لغاتِ و محاوراتِ ناسخ

(امام بخش ناسخ لکھنوی)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر

ادارہ تالیف و ترجمہ جامعہ پنجاب لاہور

پروفیسر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر

ولادت: ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۳ء

تعلیم: ایم اے اردو، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور ۱۹۷۵ء

سرٹیفکیٹ ہندی زبان اورینٹل کالج ۱۹۸۲ء

پی ایچ ڈی (تدوین کلیاتِ شعرِ ناسخ) پنجاب

یونیورسٹی، ۱۹۹۰ء

اورینٹل کالج سے وابستگی: لیکچرر ۲۰ فروری ۱۹۹۴ء

اس سے پہلے ۲۴ جون ۱۹۷۷ء سے ۲۰ فروری ۱۹۹۴ تک محکمہ اطلاعات و ثقافت حکومت پنجاب کے ادارہ پنجاب آرٹ کونسل میں ملازمت کی۔ ۲۰ فروری کو ریذیڈنٹ ڈائریکٹر، آرٹ کونسل بہاولپور کے عہدے سے سبک دوش ہوئے اور پنجاب یونیورسٹی میں بطور استاد لیکچرر کے عہدے پر ملازمت کا آغاز کیا۔ ۸-۱۲-۱۹۹۷ کو اسسٹنٹ پروفیسر ۱-۱۲-۲۰۰۰ کو ایسوسی ایٹ پروفیسر اور ۱۵-۵-۲۰۰۸ کو پروفیسر کے عہدے پر ترقی پائی۔ آج کل شعبہ اردو اورینٹل کالج میں پروفیسر کے طور پر خدمات سر انجام دینے کے ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ میں گزشتہ تین سال سے ایڈیشنل رجسٹرار کے طور پر بھی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

ان کی نگرانی میں اب تک ایم اے کے ۳۱ اور ایم فل کے ۱۰ مقالات پر ڈگری دی جا چکی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ۳ اور امریکہ کی براؤن یونیورسٹی سے ۱ پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی جا چکی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے ۳ مزید مقالات جمع کروائے گئے ہیں اور ۶ مقالات پر کام جاری ہے۔

لغات و محاوراتِ
ناسخ

(امام بخش ناسخ لکھنوی)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر

ادارہ تالیف و ترجمہ

جامعہ پنجاب لاہور

ناشر	:	پروفیسر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر ناظم، ادارہ تالیف و ترجمہ (اردو ڈویلپمنٹ کمیٹی) نیو کیمپس، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ای۔میل: udc@udc.pu.edu.pk فون نمبر: 0092-42-99230504
طابع	:	محمد خالد خان، پنجاب یونیورسٹی پریس
کمپوزنگ	:	محمد کاشان اکبر
اشاعت اوّل	:	۲۰۱۱ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	۴۶۰ روپے

انتساب

مصباح الرحمٰن

جن کے بغیر میرے لیے زندگی ممکن نہیں اور
جنھوں نے ہر مشکل وقت میں مجھے حوصلہ، سہارا اور تقویت دی۔
پی ایچ ڈی کا آخری مرحلہ ان کی مدد اور دلائے گئے حوصلہ کے بغیر طے ہونا ممکن نہ تھا۔

بڑی بیٹی خوبی

جو ڈیڑھ سال کی عمر میں پاپا، پاپا کی آوازیں دے کر اس آخری مرحلے کے زمانے میں
میرے مطالعے کے کمرے کا بند دروازہ کھٹکھٹایا کرتی تھی اور میرا دل کٹ کر رہ جاتا تھا۔

سحر اور صفا

جو میری زندگی کا جزوِ لاینفک ہیں۔

دیباچہ

زمانہ بدل جانے کے ساتھ زبان اور زبان کو سمجھنے اور استعمال کرنے کی استعداد اور صلاحیت بدل جاتی ہے اور کلاسیکی ادب کی تفہیم بہ تدریج مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ آج جب عمومی طور پر اردو لکھنے پڑھنے والوں کا عربی، فارسی اور ہندی زبان کا علم اور استعداد بہت ہی کم ہو چکی ہے، کلاسیکی ادب کی فرہنگوں کی ضرورت و اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

کلاسیکی متون اور ادب کی اشاعت کا آغاز بابائے اُردو مولوی عبدالحق نے فرمایا تھا۔ کلاسیکی متون کی اشاعت انجمن ترقی اردو کا نہایت ہی اہم منصوبہ تھا مگر چوں کہ تدوین عرق ریزی اور دقتِ نظر چاہنے کے ساتھ ساتھ صبر آزما لمبے دورانیے کا کام ہے۔ اس لیے اردو کے کلاسیکی متون کی تدوین اور ان کی اشاعت کا کام اس معیار اور سطح کا نہیں جس کی ضرورت تھی۔ کلاسیکی متون کے ساتھ ان کے فرہنگوں کی فراہمی، بنیادی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔

ناسخ کے لکھنؤ کے دبستان کا بانی ہونے کے ساتھ ساتھ، رسمی با قاعدہ تعلیم سے محروم ہونے کی محمد حسین آزاد کی مشہور کردہ کہانی اور اصلاحِ زبان کی تحریک کا علم بردار ہونے کی بنا پر اس کے ذخیرۂ الفاظ کے مطالعے کے حوالے سے اس کے لغات و فرہنگ کی ضرورت تھی۔ میں نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے۔

چوں کہ ناسخ کو دبستانِ لکھنؤ کا بانی شمار کیا جاتا ہے اور اس سے اصلاحِ زبان کی تحریک بھی منسوب کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کے ذخیرۂ الفاظ، زبان و محاورات اور فرہنگ کی اہمیت مقابلتاً اور بھی زیادہ ہے۔ محمد حسین آزاد کے پھیلائے ہوئے مغالطوں اور مشہور کی ہوئی کہانیوں نے اردو کی علمی دنیا کو بہت گم راہ کیا ہے۔ آزاد کے پھیلائے ہوئے مغالطوں کو ایک زمانے تک مسلمہ سچائیوں کا درجہ حاصل تھا۔ آزاد کے پھیلائے ہوئے دوسرے مغالطوں اور غلط بیانیوں سے قطع نظر کرتے ہوئے ناسخ کے بارے میں آزاد کے پھیلائے ہوئے مغالطوں کا بیان بے محل نہ ہوگا۔

ناسخ کے استاد، ابتدائی زندگی اور باقاعدہ رسمی تعلیم کے بارے میں معلومات حاصل نہ کر سکنے کی بنا پر ناسخ کو رسمی تعلیم سے محروم بیان کرنا اور پختہ عمر میں ابتدائی رسمی تعلیم حاصل کرنے میں حجاب ہونے کی بنا پر مدرسے کے مقابل گلی کے پار گھر بیٹھ کر مدرسے کے بچوں کو دیئے جانے والے سبق کو یاد کرنے، پہلوانی کرنے اور دُم کٹے بھینسے کی پھبتی افسانہ طرازی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دو دیوان ہونے اور تیسرا دیوان دستیاب نہ ہونے کی داستان اور ناسخ کے شاگرد میر اوسط علی رشک کی اپنے استاد کے کلام کی تصحیح اور اس میں ترامیم کا مغالطہ ایسی کہانی تھی کہ اس پر رشید حسن خاں صاحب جیسا عالم اور محقق بھی ایمان لے آیا۔

کلیاتِ ناسخ کی تدوین بہت پھیلا ہوا کام تھا جس کی تکمیل کے لیے بہت وقت اور محنت درکار تھی۔ لغات و محاورات ناسخ کا مرتب کرنا حجم اور اہمیت کے اعتبار سے علیحدہ علمی منصوبے کے طور پر انجام دیئے جانے کا متقاضی تھا۔ اس لیے ابتدا ہی سے میں نے اسے اپنے پی ایچ ڈی کے خاکے اور منصوبے میں شامل نہیں کیا تھا۔

ہمارے کلاسیکی شاعر اور ادیب جس قدیم علمی روایت کے پروردہ اور تربیت یافتہ تھے، اس میں منطق، فلسفہ، طب، ادویہ سازی، تاریخ، علمِ فلکیات، نجوم، فقہ، تفسیر، مذاہب، اساطیر، صرف ونحو، عروض و قافیہ اور مختلف النوع پیشوں اور فنون کا علم شامل تھا۔ اس لیے کلاسیکی متون میں ان سب علوم کے مباحث اور اصطلاحات دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہی صورتِ حال ناسخ کے کلام کی ہے۔ ناسخ کے کلام خصوصاً ''سراجِ نظم'' میں مختلف علوم کی اصطلاحات سامنے آتی ہیں۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی مشکل لفظ یا اصطلاح شاملِ لغت ہونے سے رہ نہ جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے الفاظ جو ایک حد تک پڑھے لکھے لوگوں کے علم میں ہیں یا عام لغات میں مل جاتے ہیں، انھیں شامل کرنے سے بچنے کی کوشش بھی کی ہے۔ تاہم ایسے الفاظ جو عام استعداد کے قارئین کی علمی سطح سے بلند ہیں انھیں شامل کیا ہے۔ مجھے مشہور اُردو دان انگریز پروفیسر رالف رسل کی یہ بات یاد ہے جو انھوں نے لندن میں اپنی رہائش گاہ پر ایک ملاقات میں مجھ سے کہی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ لوگ عموماً فرہنگوں میں صرف وہی الفاظ درج کرتے ہیں جن کے معنی انھیں دوسرے لغات میں مل جاتے ہیں۔ وہ ان نامانوس اور مشکل الفاظ کو شامل نہیں کرتے جن کے معنی انھیں لغات سے نہیں ملتے۔ ۲۲ سال کی طویل مدت اس کام پر صرف ہوئی ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی اہم، نامانوس اور غریب لفظ شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ بعض الفاظ کے معنی کے تعین میں مہینوں سر کھپانا پڑا ہے۔

میں نے مختلف فرہنگوں اور لغات سے رہ نمائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عربی، فارسی کے بعض چوٹی کے علما اور اساتذہ کرام سے بھی وقتاً فوقتاً رہ نمائی لی ہے۔ ان میں عربی زبان کے پاکستانی پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی، مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی، اردو کے ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر وحید قریشی اور فارسی کے ڈاکٹر سید محمد اکرم اکرام، ڈاکٹر ظہورالدین احمد اور ڈاکٹر سلیم مظہر شامل ہیں۔ میں ان حضرات کی کرم فرمائی اور دست گیری کے لیے سراپا ممنون ہوں مگر اس کام میں پائی جانے والی سہو و غلطی کا میں ہی ذمہ دار ہوں۔ اس کام میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ انھی حضرات کی رہ نمائی کی بدولت ہے۔

مجھے عالم فاضل ہونے کا دعویٰ نہیں۔ میں طالب علم ہوں اور اس پر مطمئن اور قانع ہوں۔ اس لغات کی ترتیب میں جتنی سخت محنت ممکن تھی، اتنی محنت میں نے کی ہے۔ کسی کام کا عیب سے پاک ہونا کم ہی ممکن ہوتا ہے۔ قارئین اور اہلِ علم سے درخواست ہے کہ وہ اسے بہتر بنانے کے لیے نظر میں آنے والی خامیوں سے مطلع فرمائیں اور اگر اسے بہتر بنانے کے لیے کوئی مشورہ دے سکیں تو اس سے بھی گریز نہ کریں۔

لغات و محاوراتِ ناسخ کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے کام میں معاونت کے لیے میں اپنی شاگرد زہرا نثار اور کمپوزر محمد کاشان اکبر کا شکرگزار ہوں۔ ان دونوں نے یہ کام دل جمعی اور محنت سے کیا ہے۔

میرے پیارے مہربان اور شفیق دوست مشفق خواجہ مرحوم اور میرے خیرخواہ رشید حسن خاں صاحب کی شدید خواہش تھی کہ کلیاتِ ناسخ اور فرہنگ و لغاتِ ناسخ جلد شائع ہو کر سامنے آئیں۔ مجھے بہت ملال ہے کہ میں نے معیاری کام کرنے کی خواہش اور اپنی طبعی سستی سے تاخیر کر دی اور ان دونوں کو اس کام کے مکمل اور شائع ہو جانے کی خوشی سے محروم رکھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے اور آخرت میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر
پروفیسر شعبۂ اُردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
ایڈیشنل رجسٹرار
پنجاب یونیورسٹی لاہور

ا

اَب کا: اس وقت کا۔

اشک خونیں رنگ ، نالہ راگ ہے
واہ! کیا خوش رنگ اب کا پھاگ ہے

___ کی: اس وقت کی، اس مرتبہ۔

اب کے بہار میں یہ ہوا جوش اے جنوں!
سارا لہو ہمارے بدن سے نکل گیا

___ کے برس: امسال، اس سال۔

کہاں وہ اے جنوں صحرا نوردی
ہوئے زنداں میں ہم اب کے برس بند

___ یہی حساب ہے: اب یہی منصوبہ یا ارادہ ہے۔

حباب اب یہی ہے کون جائے مسجد میں
شراب خانوں میں ہاتھ آئی ہے سبوئے شراب

ابتہاج: خوشی۔

اُس دن جو سب ہوئے بے احتیاج
نام رکھا سالِ فتح و ابتہاج

اپنے گھر میں چلا خوش و مسرور
کہ نہ تھی حد ابتہاج و سرور

ابتہال: گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرنا۔

ساتھ لے تو اُن کو وقتِ ابتہال
تھا یہ چاروں مقبلانِ ذوالجلال

اَبخرے چڑھنا: اوپر کی طرف بخارات کا رجوع ہونا۔

کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں
چڑھ گئی! ابخریٔ سودا کی جو نشہ اُترا

اَبدَال: ولیِ کامل۔

قطبِ اقطاب کا ناسخ! ہے میسر پاپوش
کوئی ابدال کے چومے کوئی اوتاد کے ہاتھ

اَبر اُٹھنا: اُفق سے بدلی نمودار ہونا۔

ابر جب اُٹھتا ہے ناسخ! خیالِ برق میں
آگ برساتا ہوں اپنے دیدۂ نم ناک سے

___ کا ٹکڑا: بادل میں ایک جانب گھٹا کا ہونا۔

سمجھے سب ابر کے ٹکڑے سے یہ نکلا خورشید
یاں جو داغ سرِ شوریدہ سے پھاہا اُترا

___ نیساں: بارش برسانے والا بادل۔ وہ بادل جو موسم بہار یا موسم سرما میں برستا ہے۔ مشہور ہے کہ اس کی بوند سے سیپ میں موتی، بانس میں بنس لوچن اور دہانِ اژدھا میں زہر پیدا ہوتا ہے۔ (نیساں: قدیم شامی کیلنڈر کا ساتواں مہینہ، بارش کا مہینہ)

ہمیں کیا ابرِ نیساں سے اگر گوہر برستے ہیں
کہ اپنی کشت پر تو جائے آب اخگر برستے ہیں

اَبلَق: دورنگا، خصوصاً سیاہ اور سفید، چتکبرا۔

اپنے رُخسار پہ چھوڑے نہ کبھی تُو جو نقاب
بنے، اے صبحِ اُمید، ابلقِ ایام سفید

ابنِ تمرہ: ایک بہت چھوٹی چڑیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہر وقت اُس کے منہ میں کھجور ہوتی ہے۔

خلقتِ ابنِ تمرہ دیکھ ذرا
کہ وہ چڑیا سے ہے بہت چھوٹا

اَبنائے زَماں: اہلِ دنیا، دنیادار لوگ۔

خون سفید ایسا ہے ابنائے زماں کا ناسخ
کیجیے قتل جو اُن کو تو ہو شمشیر سفید

ابُوالبَشَر: انسانوں کا باپ، مراد حضرت آدم علیہ السلام۔

خدا کے کام کچھ آلات پر نہیں موقوف
ابوالبشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا

اپنا بوجھ ڈالنا: اپنا بار کسی دوسرے کی ذات سے متعلق رکھنا۔

بوجھ اپنا کبھی ڈالا نہ کسی پر میں نے
ہوئی تعمیر مری سقف سے دیوار جدا

____ سا غیر کا حال جاننا: دوسرے کے رنج و راحت سے اُسی طرح متاثر ہونا جس طرح انسان اپنے رنج و غم سے متاثر ہوتا ہے۔

اپنے دل سا جانتا ہوں غیر کے دل کا بھی حال
سوئے گل دیکھوں نہ ہرگز بے رضائے عندلیب

____ گھر جاننا: مغائرت نہ سمجھنا، اپنا گھر سمجھنا۔

پوچھنے کی نہیں سیلابِ بلا کو حاجت
جانتا ہے مرے ویرانے کو وہ گھر اپنا

اپنی ایڑی دیکھنا: (نظرِ بد کے اُتارے کا ٹوٹکا) چشمِ بد دور کی جگہ عورتوں کی زباں پر آتا ہے۔

کیوں نہ دیکھے اپنی ایڑی ایک تارا دیکھ کر
کم نہیں تاروں سے اُس رشکِ قمر کی ایڑیاں

____ طرف دھیان کرنا: کسی کی فہمائش سے غصہ یا تنبیہ سے باز رہنا۔

دیکھ کر میں نے جو حسرت سے دمِ سرد بھرا
اس قدر گرم نہ ہو اپنی طرف دھیان کرو

____ طرف رجوع کرنا: اپنی جانب متوجہ کر لینا۔

کیوں کر کروں میں اپنی طرف اُس کا دل رجوع؟
جب اختیار اپنے ہی دل پر نہ ہو سکے

____ فکر کرنا: اپنے نفع و نقصان پر غور کرنا۔

فکر کر اپنی ہی، ناسخ کا نہ غم کھا واعظا!
شافع اُس کا بادشاہِ کربلا ہو جائے گا

____ کہنا اور کی نہ سننا: اپنی باتوں کا ایسا سلسلہ باندھنا کہ دوسرا بات کہنے کی مہلت نہ پائے۔

اپنی کہتا ہے مؤذن غیر کی سنتا نہیں
رکھ لے ہنگامِ اذاں اُنگلی نہ کیوں ہر کان میں

____ نظر میں: اپنی نگاہ میں، اپنی آنکھوں میں۔

موج زن ایسے ہیں، یاں دیدۂ تر میں، دریا
پانی سے پتلے ہوئے اپنی نظر میں دریا

اپنے اپنے: فرداً فرداً جُدا گانہ طور پر اپنی کوئی شے۔

سب گریباں اپنے اپنے پھاڑیں اُس خورشید پر
ہے یہی چاکِ گریباں سے اشارہ صبح کا

___ پاؤں چلنا: پیادہ پا بغیر کسی کے سہارے چلنا۔

طفل، چلتے ہیں جب اپنے پاؤں، کہتی ہے، قضا
غیر آغوشِ لحد، اب دامنِ مادر نہیں

___ حال پر رہنا: اپنی حالت کو بدلنے نہ دینا۔

پسینہ اُس کے روئے آتشیں پر جائے حیرت ہے
کہ اپنے حال پر رہتی [ہے] کیوں کر آگ پانی میں

___ حال میں مست ہونا: جو جس کی کیفیت ہو اُسی میں خوش ہونا۔

ہو رہا ہوں مست اپنے حال میں
بدگماں سمجھے مجھے مے خوردہ ہے

___ دل پر اختیار ہونا: اپنے دل کو قابو میں رکھنا۔

کیوں کر کروں میں اپنی طرف اُس کا دل رجوع؟
جب اختیار اپنے ہی دل پر نہ ہو سکے

___ رتبے سے بڑھ جانا: جو جس رتبے کے قابل ہے اُس سے تجاوز کرنا۔

چشم کم سے خلق کی جانب نظر کرنے لگا
اپنے رتبے سے ذرا جب کوئی انساں بڑھ گیا

___ سر بلا لینا: اپنے اوپر آفت لینا۔

لی ہم نے بلا اپنے ہی سر سب کو بچایا
اے جان! ہے اغیار پہ احسان ہمارا

___ کام میں مصروف ہونا: اپنے مشاغل میں مبتلا رہنا۔

کیوں نہ یوں طولِ شبِ فرقت ہو، قصرِ روزِ وصل
رات دن ہے آسماں مصروف اپنے کام میں

اُتار: کسی چیز یا کیفیت کے اثر کو زائل کرنے والا عمل۔ یہاں نشہ اُتارنا مراد ہے۔

ساقی! چڑھا گیا تو ہوں جام شرابِ عشق
پر سوجھتی نہیں کوئی تدبیر اُتار کی

اُتباع: تقلید کرنے والے، کسی پر ایمان لانے والے۔ معاصرین۔ پیرو۔

جو ہیں اتباعِ مانی نقاش
وہ خدا کے منکر ہیں وہ اوباش

اُتر: شمال۔

پچھم اور اُتر کے کونے سے چلی آتی ہے روز
بوئے زُلفِ یار لے لے کر ہوائے لکھنؤ

اُتر لینا: اُتر چکنے کا مترادف ہے، اندر یا نیچے جانا۔

ہائے! جب قبر میں لاشہ بھی اُتر لیتا ہے
تب وہ بیمار محبت کی خبر لیتا ہے

اُترا ہوا مُوباف: جو موباف کام میں لا کر پھر جدا کر دیا جائے۔

مر گیا میں سُونگھ کر، اُترا ہوا مُوباف زُلف
یہ غلط میں جانتا تھا، کیچلی میں سَم نہیں

اُترنا: منزل پر ٹھہرنا، کسی سرائے یا مکان میں ٹھہرنا۔

راہ رو روز اُترتے ہی چلے جاتے ہیں
کبھی مجھ کو نظر آئی نہ یہ منزل خالی

اُتری ہوئی پوشاک: اُتارے ہوئے کپڑے۔

چادرِ گُل کی یہاں حاجت نہیں اے رشکِ گُل!
میری تربت پر چڑھا اُتری ہوئی پوشاک کو

اُترے ہوئے ہار: جو ہار گلے میں پہن کر اُتار ڈالے جاتے ہیں۔

تیرے اُترے ہوئے ہاروں کی غضب مست ہے بُو
سونگھتے ہی میں ہوا ہائے سمن بر بے ہوش

اُتَّم: بہ درجۂ کمال۔

جسم جان دار ہوتے ہیں محکم
قوتیں پاتے ہیں بحد اُتم

اُتنا، اُتنی: اس قدر۔

[illegible] سے فرق جتنا [illegible] اور امساک میں
جان [illegible] اتنا ہے [illegible] اور تریاک میں

اُتنی مدت سے ہوں میں وادیِ غربت میں خراب
کہ وطن جاؤں تو پاؤں نہ کبھی گھر اپنا

اِتنے لیے: اس لیے۔

دُور انسان سے ہیں اتنے لیے
تا ضرر آنکھوں کو پہنچ نہ سکے

نقدِ جاں لائی ہے تا [illegible] اُس ماہ سے
مشتری رکھا ہے نام اتنے لیے برجیس کا

چمن سے اُڑ چلیں اُس رشکِ گُل کے کوچے میں
ہوئے ہیں اتنے لیے بُلبُلوں کے پَر پیدا!

اُتُّو (۱): ریشمی یا اونی پٹی (آرائشی تنگ پٹی جو گلے سے کمر تک پہنتے ہیں) یہ قبا کے اوپر پہنا جاتا ہے۔

مستی ٹپک رہی ہے سراپائے یار سے
موجیں شراب کی ہیں قبا پر اُتو نہیں

راکھ پر لیٹوں جلا کر بوریے کو، جی میں ہے
خوش نہیں آتا قبائے فقر پر اُتو مجھے

____ (۲): نیل/زخموں کے نیلے رنگ کے داغ۔

____ ہونا: تلواروں کے زخموں کے بہت سے نشانات بدن پر ہونا۔

دستِ نازک سے لگائیں تُو نے تلواریں جو آج
کیا ہمارے رختِ عریانی پر اُتو ہو گیا!

اُلکانا: پھنسانا، اُلجھانا۔

تو اپنے بالے کی کھلی نہ زلف میں اُلکا
شکار سب کو نہ کر [illegible] کھلی [illegible]

اٹکنا: پھنسنا۔

دیدۂ تر سے مژہ پر لختِ دل آتے نہیں
اٹکی ہیں قلاب میں یہ مچھلیاں تالاب کی

اٹکھیلی چلنا، اٹکھیلیوں سے چلنا: خرام ناز، کج وار، کج چلنا، نازوانداز سے/لہرا کے چلنا۔

اٹکھیلیوں سے چلتے ہو تم، مجھ کو ڈر یہ ہے
اُلجھے کہیں نہ گیسوئے خم دار پاؤں میں

اُٹھ جانا: اُٹھ کر چلے جانا، مفقود ہو جانا، متروک ہو جانا، وفات پانا۔

ہو چلا تھا سرد میں تو تیرے اُٹھ جانے کے ساتھ
داغِ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا

اُٹھ گئی جب سے دوئی ناسخ کو کہتا ہوں یہی
آپ ہی شاہد ہے آپ ہی رندِ شاہد باز ہے

پہلے اپنے عہد سے افسوس سوّدا اُٹھ گیا
کس سے مانگیں جا کے ناسخ اس غزل کی داد ہم؟

____ چلنا: اُٹھنا اور معاً چل کھڑے ہونا۔

اُٹھ چلے صبحِ شبِ وصل آپ سُن کر زمزمہ
نام رکھا پُغد ہم نے مرغِ خوش آہنگ کا

____ کھڑا ہونا: احترام کے اظہار کے لیے کھڑا ہونا۔

اُٹھ جائے بیدار جائے پر ادب جانے نہ پائے
بہرِ تعظیم اُٹھ کھڑا ہوں تم جو آؤ خواب میں

اُٹھوانا: محفل سے نکلوانا۔

جو بات تمھاری ہے سو اُلٹی ہے مری جان
اغیار کو بٹھلاتے ہو، اُٹھواتے ہو مجھ کو

اثر آ جانا: ایک شے کی تاثیر دوسری میں آ جانا۔

آ گیا کچھ زباں پر اثرِ زہرِ فراق
غم نے چکھتے ہی مرا خونِ جگر چھوڑ دیا

____ پھیلنا: تاثیر کا دُور تک پہنچنا۔

کیا اثر پھیلا ہے تیرے روئے آتش ناک کا؟
صورتِ مجمر ہے دیواروں کے ہر روزن میں آگ

____ دکھانا: تاثیر پیدا کرنا۔

اثر بارے دکھایا بعد مدت میرے رونے نے
گرایا سر پہ سیلِ اشک نے دیوارِ زنداں کو

____ رکھنا: تاثیر رکھنا۔

دشمن و دوست جو سنتا ہے وہ خوش ہوتا ہے
مثلِ بلبل مرے نالے بھی اثر رکھتے ہیں

____ کرنا: تاثیر کرنا۔

ہجرِ ساقی میں غضب، نالے اثر کرتے ہیں
مئے گل رنگ کے قطروں کو شرر کرتے ہیں

____ ہونا: تاثیر ہونا۔

اُس پری کے کوچے میں لوٹیں گے ہم دیوانہ وار
سایۂ دیوار کا ہم کو اثر ہو جائے گا

اِثم: گناہ و جور وغیرہ۔

ترک اثم و فساد کرتے ہیں
توبہ کرتے ہیں دل میں ڈرتے ہیں

اَثمار: (ثمر کی جمع) پھل۔

یہ طعام و فواکہ و ازہار
یہ ریاحین تازہ و اثمار

اِجابت: (دعا کی) مقبولیت، قبول کرنا یا ہونا۔

فصلِ گُل ہے چار دن ایامِ توبہ ہیں مدام
عمر بھر اے مے کشو بابِ اجابت باز ہے

اِجارہ ہونا: قبضہ ہونا، اختیار ہونا۔

ہمارے حکم سے یہ تخم ریزی ہے مضامیں کی
کہ ناسخ ہر زمینِ شعر میں اپنا اِجارا ہے

اِجارے: ذمے، قبضے میں۔

اور سب وقت اپنے دینوں کے
اور اِجارے ہیں معاملے سارے

اُجاڑ: ویران۔

ہے بیچ میں گھر چار طرف ہے صحرا
دالان اُجاڑ ہے سڑا ہے چھپرا

اُجاڑنا: ویران کرنا۔

کر چکی ہے تیری رفتار ایک عالم کو خراب
قبر خاموشاں کو بھی چل کر اُجاڑا چاہیے

اِجازت مانگنا: حکم کا خواستگار ہونا۔

تو نزاکت سے گلستاں تک جو رخصت مانگتا
رنگ روئے گُل سے اُڑنے کی اِجازت مانگتا

اُجاغ: چولھا، آتش دان، انگیٹھی جس میں کوئلے ڈال کر آگ سلگائی جائے۔

تب غم کے اثر سے گرم ہو جاتا ہے بے آتش
جو مفلس ہیں بناتے ہیں اُجاغ اکثر مری بگل کا

اَجل سر پر کھڑی ہونا: موت کا نہایت نزدیک ہونا، بہت قریب ہونا۔

اَجل سر پر کھڑی ہے خوابِ غفلت میں زمانہ ہے
چھپر کھٹ کے عوض لازم جنازے کا بنانا ہے

____ سر پر ہونا: موت کا نہایت قریب ہونا۔

ہر چند ہوں پیر اور سر پہ ہے اَجل
تس پر نہیں پیٹ کے سوا فکرِ عمل

ہے رشتۂ عمر مختصر سا لیکن
شیطان کی آنت ہے مرا طولِ امل

اَجمعین: تمام، سب۔

جتنے ہیں اصحاب باصدق و یقین
رحمت اللہ علیہم اجمعین

آجی: مخاطب کرنے کا کلمہ مساوی رتبہ میں۔

کیا! اگلا مہینہ! اَجی! ہو جائے ابھی وصل
شوال سے خالی کا مہینہ نہیں اچھا!

اُچکنا: جست کرنا۔ جھپٹ لینا، ہتھیا لینا، اُڑا لینا، مراد بلندیٔ خیال کی طرف مائل ہونا۔

جب اُچکتی ہے طبیعت بہرِ مضمونِ بلند
طائرِ سدرہ کے آ جاتے ہیں شہ پر ہاتھ میں

اَچنبا / اَچنبھا: تعجب۔

کیوں؟ اَچنبھا ہے تجھے ناسخؔ! فراقِ یار کا
ایک دن ناداں فراق جان و تن ہو جائے گا

اُچھالنا: بلند کرنا۔

ہر صاحب خزانہ کو ہے اوج ہی زوال
چھلکے نہ کیوں اُچھال کے فوارہ آب کو

اُچھلنا: جست کرنا۔

مرغ گُلو بُریدہ کی مانند ساقیا!
و دم بط شراب اُچھلتی ہے جگر میں

اَچھے رہنا: مزے میں رہنا، فائدے میں رہنا۔

اغنیا کو ہے یہاں حسرت، فقیروں کو ہے عیش
باغ کے مزدور ہی اَچھے رہے شداد سے

اِحتراق: جلا ہوا، سوزش، آتش زدگی، الاؤ۔

قمر ہی کیا ترے آگے محاق میں آیا؟
کہ آفتاب بھی تو احتراق میں آیا؟

اَحجار: (حجر کی جمع) پتھر۔

کیا اگر سنگر ہوا کوئی سفینہ سنگ دل
دال ہے اس کی نبوت پر کلام اَحجار کا

اِحرام باندھنا: کعبہ کی زیارت سے پیشتر دو اَن سِلی چادریں بطور چادر و تہ بند استعمال کرنا، ترکِ عیش کرنا، نیت باندھنا۔

کاہے کو باندھ کے اِحرام چلے کعبے کو؟
حرم دل سے جو ناسخؔ! کوئی محرم ہو جائے

اِحسان کرنا: کسی کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا۔

منتیں کر کر کے اِحساں کرتے ہیں ہم مے پرست
جام اگر خالی نظر آیا تو شیشہ خم ہوا

_____ ہونا: بارِ سلوک کسی پر ہونا، باعثِ شکر گزاری ہونا۔

اے اجل! ایک دن آخر تجھے آنا ہے ولے
آج آتی شبِ فرقت میں تو اِحساں ہوتا

اَحشا: جو اعضا سینہ و پیٹ کے اندر ہیں۔

رہتے احشائے جوف سب عاطل
عمل اَحشا کے ہوتے سب باطل

اِحصا: شمار، گنتی۔

یہ سمجھنا ہے اُن کا محض خطا
نفع ان میں ہے بے حد و اِحصا

اَحطاب: (حطب کی جمع) ایندھن، لکڑی۔

ہیں زمینیں منابت و اخشاب
اس سے ہوتے ہیں ہیمہ و احطاب

اَحکام: بہت مضبوط، پائیدار تر، مضبوطی، پختگی۔

دودھ ہی کی رہے غذا جو مدام
جسم اطفال میں نہ ہو اَحکام

اَخبار کا ہرکارہ: خبر پہنچانے والا۔

خواب میں بھی یار تک ممکن نہ تھا دخلِ رقیب
جن دنوں اپنا خیال اَخبار کا ہرکارہ تھا

اُخروی: آخرت سے متعلق۔

نفع تھوڑا اُسے جو ملتا اب
ہوتا خسرانِ اُخروی کا سبب

اَخشاب: (خشب کی جمع) لکڑیاں۔

ہیں زمینیں منابت و اَخشاب
اس سے ہوتے ہیں ہیمہ و اطاب

اَخگر: جلتا ہوا کوئلہ، انگارہ، چنگاری۔

ہے شبِ فرقت میں کس کو پھولوں کا بستر پسند؟
بے کلی میں لوٹنے کو ہیں مجھے اخگر پسند

اَخیار: خیر پسند، شر سے بچنے والے لوگ، اشرار کی ضد۔

اصح ہے یہ اخبارِ اَخیار سے
کہ وہ نقل کرتے ہیں عمار سے

اُداس: بے رونق۔

ہو رہا ہے کیا چمن، بے بلبلِ نالاں، اُداس
داغ حسرت، ہیں مرے سینے میں، لیکن دل نہیں

اُداسی: ملال، غمگینی۔

پوچھ اے ناسخ نہ کچھ میری اُداسی کا سبب
آپ میں دن رات حیراں ہوں ہوا ہے کیا مجھے؟

اُداہٹ: اُوداپن۔

کبود رنگ ہے مسّی کا، تیرے ہونٹ ہیں لال
ملیں جو دونوں تو پیدا نہ کیوں اُداہٹ ہو

ادبار: بدنصیبی، نحوست، تنزل، پستی، اقبال کی ضد۔

اور مُو ہائے دم سے یہ ہے نفع
چرک ادبار میں جو ہوتی ہے جمع

اِدریس: (لغوی معنی پڑھنے والا) پیغمبر۔ جن کے بارے میں ایک عام عقیدہ یہ ہے کہ وہ جنت میں دائمی زندگی گزار رہے ہیں اور زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے۔

جیسے جنت میں ہیں ادریس، رہوں میں بھی مدام
لائیں گر طالعِ بیدار ترے کوچے میں

اَدنیٰ: قریب تر، زیادہ نزدیک، معمولی، خفیف، نچلے درجے کا۔

ہے جو عاشق تیرے ابرو پہ ہلال
آگے تھا تیغ اب وہ ادنیٰ ہو گیا؟

اَدوات (۱): (ادات کی جمع) آلات۔

کہ بنے ان سے آلہ و اَدوات
اور کام آتے رہتے ہیں دن رات

____ (۲): (ادات کی جمع) آواز کی اُٹھان، اونچے سُر۔

ہوتے اَدوات صوت سے تنبیہ
پر خوش آئی یہی مجھے تشبیہ

اَدھا: لڑکوں کا ایک کھیل جس میں معاہدہ کر کے ایک دوسرے کی ہاتھ کی چیز کو دیکھ کر ادھا کہتے ہیں اور نصف بانٹ لیتے ہیں۔

عہدِ طفلی میں بھی تھا غم ہی تفکہ اپنا
مانگتا تھا کوئی اَدھا نہ کبھی یاری کا

اِدھر: اس طرف۔

ہوں کدھر آنکھیں نگاہیں ہیں اِدھر
کب ترے تیر خطا کرتے ہیں؟

___ آیا اُدھر گیا: بے ثبات، بے اعتبار۔ جلد ختم ہونا۔ جلد گزر جانا۔

اِدھر آئی گئی اُدھر شبِ وصل
نہیں آئی مجھے نظر شبِ وصل

اَذان دینا: نماز کے پانچوں وقت با آوازِ بلند مؤذن کا کلماتِ معینہ سے نمازیوں کو آگاہ کرنا۔

قلقل کے بدلے شیشۂ مے دیتے ہیں اذاں
ہر ظرفِ مے ہے ظرفِ طہارت کی آب کا

___ ہونا: مؤذن کی آوازِ معینہ کا نماز سے کچھ دیر پہلے سنا جانا۔

صبح دم جب صحنِ مسجد میں اذاں ہونے لگی
ہم نے بھی مے خانے کے دروازے پر آواز کی

اِذعان: اطاعت، حکم ماننا۔

کریں اِذعان بادشاہی کا
پائیں فرمان بادشاہی کا

اُذیت دینا: تکلیف دینا۔

آئے گا پیچ میں، ہے خواہشِ رفعت جس کو
دیتے ہیں سخت اذیت رہِ کوہسار کے پیچ

اَراذل: (ارذل کی جمع) انتہائی رذیل (صفتِ تفضیلی) ذلیل، حقیر و کمینہ۔

دعوتِ حضرت نہ کی ہرگز قبول
تھے اَراذل ان میں جو از بس فضول

اِرسال: بھیجنا، روانہ کرنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے یا بھیجے جانے کا عمل۔

خشک غم سے ہو گیا میرا بدن مثلِ قلم
خط کے جو اِرسال میں اُس بے وفا نے دیر کی

اَرمان نکلنا: دل کی آرزو پوری ہونا۔

لی جان خدا نے، کسی بُت نے نہ کیا قتل
نکلا نہ دمِ مرگ بھی ارمان ہمارا

اَرّہ: چھوٹی آری۔

کسی سہی قد کو چمن میں آج سُلجھانے ہیں بال
شہپرِ قمری ہے اَرّہ شانۂ شمشاد کو

اَرے: کلمۂ ندا ہے۔

کیا تُو کہتا ہے؟ کیوں ہوا صدقے؟
اَرے! میں تیرے آس پاس نہیں

اَریکہ: تخت، مسہری، یہاں برجِ حمل میں قیام پذیر ہونا مراد ہے۔

اے دوستو! نوروز مقرر ہے آج
خورشید اریکۂ حمل پر ہے آج

اُڑ بھاگنا: جلدی سے بالا بالا غائب ہو جانا۔

ہو گیا اندھیر جب پنہاں وہ مہ رُو ہو گیا
شمع کا شعلہ یہ اُڑ بھاگا کہ جگنو ہو گیا

___ جانا: جلدی میں نظر سے غائب ہو جانا۔

اُڑ گیا مجھ کو نظر آتے ہی کیا وہ شہ سوار
رشتۂ نظارہ گویا تازیانہ ہو گیا

___ چلنا: پرواز کر جانا۔

چمن سے اُڑ چلیں اُس رشکِ گُل کے کوچے میں
ہوئے ہیں اتنے لیے بلبلوں کے پَر پیدا

___ کے پہنچنا: عالمِ پرواز میں کسی جگہ پہنچ جانا، جلد پہنچنا۔

ہے یہی حسرت کہ پہنچوں اُڑ کے کوئے یار میں
بعدِ مُردن خاک میں بھی مجھ کو راحت خاک ہے

اُڑ اڑا کر بیٹھ جانا: کسی مکان کا دفعتاً آواز کے ساتھ گر پڑنا۔

میں جو رونے کو غمِ ہجر میں کل بیٹھ گیا
اُڑ اڑا کر وہیں گردوں کا محل بیٹھ گیا

اُڑا آنا: بہت جلد آنا، تیز روی سے آنا۔

کیا اُڑا آتا ہوں تیری بادِ پا کے ساتھ ساتھ
آج خاک و آب و آتش بھی ہوا سے کم نہیں

___ پھرنا: عالمِ پرواز میں گشت کرنا، جلد جلد گشت کرنا۔

پَر لگائے مجھے وحشت نے، اُڑا پھرتا ہوں
مجھ سے پامال کوئی خارِ بیاباں نہ ہوا

___ جانا: تیز روی، بہت جلد جانا۔

اُڑا جاتا ہوں اُس کوچے کو میں بے اختیارانہ
دھواں ہوں میں سیہ بخت اور جذبِ یار صرصر ہے

اُڑانا: کسی کی وضع کو اپنی جودتِ طبع سے بغیر سیکھے یا سکھائے ہوئے اختیار کر لینا، روپیہ کو بے جگری سے فضول کاموں میں دفعتہً صرف کرنا، کسی سے مضحکہ کرنا۔

باندھتا ہے یوں ہی خورشید کی دستار، فلک
کیا اُڑائی ہے! ترے شملۂ سر کی بندش

جو اُس خورشید رُو کے عشق میں ہاتھ آئے اے ناسخ!
تو ذروں کی طرح دم میں اُڑا دوں گنجِ قاروں کو

اُڑتے پھرنا: ہوا میں پرواز کرنا۔

دیوان بھی ہوا جو، گریباں کے ساتھ چاک
گُل برگ اُڑتے پھرتے ہیں، بادِ بہار میں

اُڑنے سے رہنا: اُڑنے کی طاقت نہ رہنا، پرواز سے معذور ہونا۔

ایسے ہم روئے، رہا، پرواز سے مرغِ نگاہ
بھیگنے سے، طائروں کے ہوتے ہیں بے کار پَر

اَڑیل: جو گھوڑا راہ چلتے چلتے ٹھہر جائے۔

کوڑے نالوں کے لگاتا ہوں قدم اُٹھتا نہیں
کیا ہی! شب دیزِ شبِ فرقت بھی اَڑیل ہو گیا

اَزبر ہونا: زبانی یاد ہونا۔

بھولے نہ تیرا مُصحفِ رُخسار دیکھ کر
جس سے کہ ایک حرف بھی اَزبر نہ ہو سکے

اَزہار: پھول۔

یہ طعام و فواکہ و اَزہار
یہ ریاحین تازہ و اثمار

اَژدَر: بڑااور موٹا سانپ جو شکار کو اپنی لپیٹ میں دبا کر کچل دیتا ہے اور سالم نگل جاتا ہے۔

دیکھ کر خنجر کو، یاد آئی، جو وہ زلفِ سیاہ
موجۂ دریا نگل جانے کو اژدر ہو گیا

اَسپ: گھوڑا، فرس۔

دم میں مثل اُس کا ہے نہ گوش میں ہے
برزخ اسپ و دراز گوش میں ہے

اِستادہ: کھڑا، قائم، گڑا ہوا، ٹھہرا ہوا، ساکن۔

کہہ رہا ہے، انتظارِ یار میں، ہر سروِ باغ
عمر گزری منتظر، اک پاؤں سے استادہ ہوں

اِس درجہ: اس قدر، اتنا۔

آسماں نے بخل پر اس درجہ باندھی ہے کمر
چشمۂ خورشید تک محتاجِ شبنم ہو گیا

____ سے: اس کے عوض، اس وجہ سے۔

کرتے پھرتے کیوں کسی کے مصحفِ رخ پر نگاہ؟
صبح سے تا شام بیٹھے اِس سے قرآں دیکھیے

شعر رنگیں مرے پڑھے اس سے
لب محبوب میں یہ لالی ہے

____ کو کیا کہتے ہیں: کلمۂ سوالیہ تعجب اور حیرت کے مقام پر۔

کہتے ہیں اس کو کیا کہ میں روتا ہوں رات دن؟
آیک نیر کا پسر ہے جو ہے میری نظر سے دور

____ کی باتوں پر نہ جاؤ: اُس کی باتوں پر کچھ خیال نہ کرو۔

اپنے کاموں میں رہو مشغول تم اے غافلو!
اس کی باتوں پر نہ جاؤ ناسخ اک دیوانہ ہے

____ لیے: اس سبب سے۔

دیکھنی ہے مجھ کو اے گل! تیرے ہنسنے کی بہار
اس لیے چہرے کی رنگت زعفرانی چاہیے

اِستحالا: حالت کی تبدیلی۔

میری قسمت کا طبیبو! استحالا دیکھنا
جب سرور آیا، مرے دل میں وہیں غم ہو گیا

اِستخارہ کرنا: فال لینا، کسی کام کے لیے غیبی اشارہ طلب کرنا، خیر طلب کرنا۔

جی میں آتا ہے کریں موزوں ترے دانتوں کے وصف
موتیوں کی ہو جو سرن استخارا کیجیے

اُستُخوان: ہڈی، پنجر۔

کس نے مجھ وحشی کی پھینکی اُن کے آگے استخواں؟
اک سرے سے ہو گئے مجنوں سگانِ کوئے دوست

اُسترا پھرنا: بالوں کا مونڈا جانا۔

اُسترا اُس کے ذقن پر جب پھرا ثابت ہوا
دُور ہو جاتے ہیں تنکے حلقۂ گرداب سے

اِستراق: چوری چوری چُھپ کر باتیں سننا (ظاہر نہ ہونے والی باتیں)۔

استراقِ سمع کو شیطاں تمام
جانبِ افلاک جاتے تھے مدام

اِستفاضہ: فیض اُٹھانا۔

خدا نے نبیؐ پر افاضہ کیا
علیؑ نے وہیں استفاضہ کیا

اِستلام: چومنا، بوسہ لینا (پانا)۔

اِستلامِ سنگِ اسود سے ہمیں کیا زاہدا؟
بوسۂ خالِ تہِ ابروئے جاناں چاہیے

اَسقام: امراض، بیماریاں۔

یرقان و وبا و طاعون کو
اور اَسقام زیرِ گردوں کو

اَسّی کوس: نہایت فاصلے پر۔

یاں سے اَسّی کوس وہ محبوب ہے
وصل کا اب کون سا اسلوب ہے؟

اِشارہ کرنا (۱): ارادہ ظاہر کرنا۔

رحمتِ حق ہے سبب اپنی گنہ گاری کا
ابر کرتا ہے اشارہ ہمیں مے خواری کا

____ کرنا (۲): ایما ظاہر کرنا، آنکھ کو جنبش دینا۔

یاد ہے رات کو تم ہوتے تھے ہم سے نزدیک
دُور سے کرتے تھے اے جان! اشارے دن کو

اِشارے میں باتیں کرنا: ارادہ ظاہر کرنا۔

سو رمز کی کرتا ہے اشارے میں وہ باتیں
ہے لطف خموشی میں تکلم سے زیادہ

اِشباہ: ان جیسے، مماثل (مشابہ)۔

مگسِ شہد و پشہ اور اشباہ
نہیں آ سکتے جو حضورِ نگاہ

اِشتِرا: خریدنا، مول لینا۔

اِشترائے مے کی رغبت دیتی ہے
مے کشو! کرتی ہے دلالی گھٹا

اِشراق: صفائے باطن کی وجہ سے روشن ضمیری، کشف، الہام، روشن ہونا، صبح کی روشنی۔

دُور ہوں لیکن مفصل ہے عیاں سب حالِ یار
یہ تصور کشف ہے اعجاز ہے اِشراق ہے

____ فلاطوں: روشن ضمیری، کشف، الہام، افلاطون جیسی روشن ضمیری۔

ہوا دل مشرقِ خورشیدِ معنی اس خمِ مے سے
کیا ہے ہم نے حاصل بارے اشراقِ فلاطوں کو

اَشق: نہایت مشکل۔

تھا اَشق ایسا فراقِ مصطفیٰ
اوستن حنّانہ چلانے لگا

اَشنان کرنا: نہانا، غسل کرنا، یہ اصطلاح خاص اہلِ ہنود کی ہے۔

اَشنان کشن جی نے کیا ہے جو مدتوں
اب تک آبی اثر سے ہے رنگ چمن کبود

اَصح: نہایت صحیح۔

اَصح ہے یہ اخبار اخیار سے
کہ وہ نقل کرتے ہیں عمار سے

اضرار: (ضرر کی جمع) نقصانات۔

ساتھ اضرار کے ہیں منفعتیں
چھپی ہے سنگ و چوب و آہن میں

اَظلم: انتہائی ظالم۔

کیا شقی ہیں ملاحدہ اَظلم
نہیں اقرار صانع عالم

کچھ بھی سوچیں جو دل میں یہ اظلم
کریں اقرار صانع عالم

اعجاز دکھانا: انسانی طاقت سے بڑھ کر کوئی کرامت ظاہر کرنا۔ مراد معجزہ۔

عشق نے ہم کو دکھایا آج اعجاز خلیل
آگ سے پیدا ہمارے ہاتھ کا گل ہو گیا

ـــــ کی آواز: نہایت عمدہ آواز جو بمنزلہ اعجاز و کرامت ہو۔

طنبور کے تار آب ہوئے تُو جو اَلاپا
داؤد کی مانند ہے اعجاز کی آواز

اَعماق: (لفظی معنی) گہرائیاں۔

ہوں رگیں یا مفاصل و اعماق
نہیں ان کو نفوذ کرنا شاق

اَعمال: (عمل کی جمع) اچھے یا برے کام۔

تُو ستاروں کے نفع بے حد جان
اکثر اعمال و وقت کے ہیں نشان

اَعمیٰ: (عمی کی جمع) نابینا، اندھا۔

کر خرام ایسا کہ ہوں پامالِ ناز اہلِ نظر
پیسے دل، آوازِ پا، اعمائے مادر زاد کا

اَعناب: (عنب کی جمع) انگور۔

ہیں وہ کشت و نخیل اور اعناب
چاہیے بہر انتفاعِ دواب

اِغراق: شدید مبالغہ۔

صمغ و جلد و برگ و ریشہ و ساق
نفع انسان ہے سب میں بے اِغراق

اَغیار: بیگانے لوگ، مخالفین، دشمن، رقیب یا مدِ مقابل۔

جو دعوائے خدائی ہے نکال اَغیار کو گھر سے
خدا نے اے صنم! باہر کیا جنت سے شیطاں کو

اُف کرنا: درد سے ایک بے ساختہ آواز منہ سے نکل جانا۔

ہر دم مجھے جلاتے ہو، کہتے ہو اُف نہ کر
انسان کو بھی تم نے سمندر بنا دیا

اِفاضہ: فیض پہنچانا۔

خدا نے نبیؐ پر افاضہ کیا
علیؑ نے وہیں استفاضہ کیا

پردۂ شب میں ہے نہاں سورج
پر افاضی میں ہے عیاں سورج

اُفتادم: ناگہانی آفت، سانحہ۔

معاذ اللہ زدواہ زنائے حار
پہ روئے بستر افتادم یکایک

اُفتادوں: طبیعت کا رحجان یا جھکاؤ، طبعی خاصہ، فطرت۔

آگے اُفتادوں کے پاتے ہیں کوئی سرکش فروغ
سرد ہو جائے نہ کیوں بازارِ آتش آب سے؟

اُفتیموں: آکاس بیل۔

کہیں رکھتے نہیں مواد زبوں
شہترہ ہو کہ نوعِ افتیموں

اَفشاں چُننا: ماتھے پر ستارے چپکانا زینت کے واسطے یا لچکے کی کترن وغیرہ۔

جو چُنتے ہیں پیشانی پر آپ افشاں
یہ صفحہ مطلا ہوا چاہتا ہے

____ چُھڑانا: ماتھے پر سے ستارے یا لچکے کی کترن جو کچھ ہو چھڑا ڈالنا/اُتارنا۔

افشاں چھڑا کے چہرے سے تم نے دکھا دیا
ذرّوں کا آفتاب سے ہوتا جُدا مجھے

اِفلاس: غربت، مفلسی، تنگ دستی، مالی محتاجی، امارت کی ضد۔

موسمِ گُل میں ہمیں تو داغ ہو اِفلاس کا
آگے آنکھوں کے زرِ گل یوں اُڑائے عندلیب

اَفیُون پینا: افیون کو پانی میں گھول کر پینا۔

بہت خالِ عذارِ آتشیں سے جو مشابہ ہے
بہ رغبت اس لیے پیتے ہیں سب لالے کی افیوں کو

اَقرَع: جس کے سر کے بال گر گئے ہوں، گنجا۔

رگڑتا ہے سر اپنا کب سے تیرے آستانے پر
سبب یہ ہے جوائے خورشیدِ تاباں! ماہ اقراع ہے

اَقطاب: (قطب کی جمع) وہ چار سرتاج اولیا جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ ہر زمانے میں موجود ہوتے ہیں۔ قطب، غوث، ابدال، اوتاد۔

قطب اقطاب کا ناسخؔ! ہے میسر پاپوش
کوئی ابدال کے چومے کوئی اوتاد کے ہاتھ

اَقوِیا: (قوی کی جمع) طاقت ور۔

ستم اقویا ضعیفوں پر
در پے غصب مال و فکر ضرر

اِک اور: یعنی ایک شے جو موجود ہے ویسی ہی شے دوسری بھی۔

یار نے پہنا ہے منت کا دلا! اِک اور طوق
کیوں نہ وحشت ہو زیادہ، مجھ کو اگلے سال سے؟

____ آن میں: دم بھر میں، لحظہ بھر میں۔

لشکرِ ناز و ادائے یار کا تو ذکر کیا!
قتل عالم کو کیا اک آن سے اِک آن میں

____ بات کی بات: دم بھر، ذرا دیر کے لیے۔

روک لے، اک بات کی بات اپنے دست و تیغ کو
دے لیں اے قاتل! رقیبوں کو مبارک باد ہم

____ پاؤں سے کھڑے ہونا: حد سے زیادہ انکسار و تعظیم و اطاعت۔

کہہ رہا ہے، انتظارِ یار میں، ہر سروِ باغ
عمر گزری منتظر، اک پاؤں سے استادہ ہوں

____ پل: ایک لمحہ/ نہایت ہی جلدی، دم بھر سے بھی کم، جتنی دیر میں آنکھ جھپکے یا نبض چلے جتنی دیر میں گھڑی کی ایک ٹک ٹک ہو۔

نہ ہوئے دیدۂ تر اشکوں سے اِک پل خالی
کبھی ہوتے نہیں پانی سے یہ بادل خالی

____ جہان: اگرچہ لفظ اک کے ساتھ یہ اصطلاح مشہور ہے مگر معانی اس کے کُل دنیا کے ہیں۔ کیونکہ جہان دو ہیں ایک دنیا دوسرا عقبیٰ۔ اُن میں سے اِک جہان یعنی دنیا مراد ہے۔ دنیا کے لوگ۔

کرتا ہے اِک جہان بسر، شب کو، خواب میں
ہو کیوں نہ مستِ بادۂ غفلت، شباب میں

____ سرے سے: سب، آغاز سے انجام تک۔

کس نے مجھ وحشی کی پھینکی اُن کے آگے استخواں؟
اِک سرے سے ہو گئے مجنوں سگانِ کوئے دوست

____ عمر: مدت العمر، طویل عمر۔

عقل کھو دی تھی جو اے ناسخ جنونِ عشق نے
آشنا سمجھا کیے اِک عمر بے گانے کو ہم

____ نظر دیکھنا: ایک مرتبہ کسی کی طرف نظر کرنا۔

تجھ کو جس گُل پیرہن نے اِک نظر دیکھا کبھی
نکہتِ گُل کی روش جامے سے باہر ہو گیا

اَکّال: بلانوش، بسیار خور مرد۔

بڑا اکال ہے ناسخ غم عالم فراہم کر
ارادہ ہے اگر اے چرخ اُس کی مہمانی کا

اکبری دروازہ: لکھنؤ میں چوک کا پھاٹک جو نخاس یا پُل غلام حسین کی طرف سے چوک کو جاتے ہوئے ملتا ہے۔

دیکھتا ہوں جب درِ فردوس کو
جانتا ہوں اکبری دروازہ ہے

اُکتانا: دم گھبرانا، عاجز ہونا۔

بختِ خوابیدہ بھی اُکتا گئے سوتے سوتے
کیا شبِ ہجر ہے اے دیدۂ بیدار دراز

اَکسیر کی بُوٹی: مُہَوّسوں (کیمیا گروں) کے خیال میں وہ گھاس جس کا عرق گرم رانگے یا تانبے میں ڈالنے سے سونا یا چاندی بن جاتا ہے۔

پان اکسیر کی بوٹی دہنِ یار میں ہو
ورقِ نقرہ لپیٹیں ورقِ زر ہو جائے

اَکل: حلق سے کوئی چیز اُتارنے کا عمل، کھانا، نوش کرنا (بالعموم شرب کے ساتھ ترکیب میں آتا ہے)۔

کسے ہے اَکل سے مطلب سوائے شُربِ شراب
نہیں ہے غم مجھے ساقی! گریں جو سارے دانت

اَکیلا/ اکیلے: تنہا۔

اکیلے تم نہانے کو نہ اُترو سُن لو ناسخ کی
نہ غوطہ مارے بیٹھا ہو کوئی مردود پانی میں

میں اکیلا شرح اپنے غم کی کر سکتا نہیں
کوئی مثلِ مرثیہ خواں چاہیے بازو مجھے

اَکھاڑا: جو مقام خاص کُشتی لڑنے کے واسطے معین کیا جائے۔

خاک میں مل جائیے ایسا اکھاڑا چاہیے
لڑ کے کُشتی دیوِ ہستی کو پچھاڑا چاہیے

اُکھاڑنا: کسی دخیل کو بے دخل کرنا جس کی شرکت ہو یا اثر و رسوخ ہو۔

جما ہے بزمِ صنم میں، رقیب سبز قدم
میں کیوں کر اُس کو اُکھاڑوں، وہ کچھ گیاہ نہیں

اَگر کی بتّی: اَگر اور صندل کے برادے کی مخلوط بتی۔

بتی اُس کے مَیل کی، بتی اگر کی بن گئی
ریزہ ریزہ میل، صندل کا برادہ ہو گیا

اَگلا: آئندہ، گذشتہ، سابق۔

کیا! اگلا مہینہ! اجی! ہو جائے ابھی وصل
شوال سے خالی کا مہینہ نہیں اچھا!

یار نے پہنا ہے منت کا دلا! اِک اور طوق
کیوں نہ وحشت ہو زیادہ، مجھ کو اگلے سال سے؟

اَلاپنا: گانے سے پہلے آواز کا اُتار چڑھاؤ، گانا۔

طنبور کے تار آب ہوئے تُو جو الاپا
داوٗد کی مانند ہے اعجاز کی آواز

الاپا وہ پری طلعت سلیماں، جو لبِ دریا
بجائے شور ہو گا نغمۂ داوٗد پانی میں

اِلْتِذاذ: لذت، مراد درختوں کے نظارے سے لذت و فرحت حاصل ہونا۔

ہے درختوں میں التذاذ بصر
کہ خوش آیند ہیں جو آئیں نظر

اِلتہابوں: (التہاب کی جمع) شعلہ بھڑکنا، آگ بھڑکنا۔

غنچہ ہوا شہاب کی مانند شرم سے
جس پھول سے چمن میں وہ گُل متصل ہوا

اِلتیام: زخم بھرنا، زخم کے دونوں حصوں کا باہم ملنا، چپکنا۔

زخمِ دل میرا نہیں جو ہو نہ ہر گز التیام
ایک دن بند اس پری کا چاک در ہو جائے گا

اُلٹا اثر: اثر، بد کا اچھا، نیک کا بُرا۔

میری آنکھیں جلتی ہیں دم بھر نہیں گر دیکھتا
کیا اثر اُلٹا ہے تیرے شعلۂ رخسار کا؟

___ پھرنا: واپس اُسی طرف جانا جس طرف سے آتا ہوا تھا۔

تک آ کر مرے بالیں سے تو جانے پر تھا
قاصدا سچ تو یہ ہے آپ میں، مَیں خوب آیا

اُلٹی بات: جس کا مطلب اُلٹا ہو، مزاج کے خلاف بات۔

کہتے ہیں ہوتی ہے بات اُلٹی پری زادوں کی
اے پری [ہے] ترے اقرار سے انکار پسند

___ سانس لینا: سانس اُکھڑنا، دم توڑنا، نزع کا وقت۔

پھر گیا ہے اُدھر اُلٹا کوئی آتے آتے
سانس اُلٹی دل بے تاب ادھر لیتا ہے

___ سوجھنا: برعکس باتیں ذہن میں آنا۔

بجائے شیشہ واژون ساغرِ لب ریز ہوتا ہے
ہمیشہ کیا ہی اُلٹی سوجھتی ہے بختِ واژون کو

___ ہوا چلنا: ہوا برخلاف چلنا، خلافِ قاعدہ کوئی امر واقع ہونا۔

ہم صفیرو! دیکھنا قسمت، چلی اُلٹی ہوا
اُڑ کے گلشن کو جو بعد از ذبح اپنے پر چلے

اُلٹے پاؤں بھاگنا: تیز روی کے ساتھ فوراً واپس پلٹ جانا۔

آتے آتے کیوں نہ اُلٹے پاؤں بھاگے دُور سے؟
صبح ڈرتی ہے بہت میری شبِ دیجور سے

اُلجھن: جان کنی کے عالم میں دم گھبرانا۔

زُلفیں نظر جو آئیں تو اُلجھن ہے نزع کی
جینے سے تنگ ہوں دمِ یار دیکھ کر

اُلجھنا: کسی خاردار شے میں کوئی چیز پھنس جانا۔

قوی ہوں گو، ستمِ آسماں سے زار ہوں میں
اُلجھ کے دامنِ محشر چھٹے، وہ خار ہوں میں

الطیّبون: (طیب کی جمع) زوج۔ پاک مرد (سورۂ نور کی آیت کا ٹکڑا "پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں")۔

زوج ، زوجہ دونوں تھے وہ نیک ذات
ہے خبر الطیّبون للطیبات

الغیاث: فریاد ہے، دہائی ہے، مدد کے لیے پکارنے کا کلمہ۔

تا کجا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں
الغیاث اے شیرِ یزداں الغیاث

اَلِف ہونا: گھوڑے کا اگلے پاؤں اُٹھا کر پچھلے پاؤں کے بل کھڑا ہو جانا۔

ہو گیا اُس سروِ قامت کی سواری کا اثر
اب الف ہونا بھلا کیا اُس کا توسن چھوڑ دے؟

اُلفت: محبت، یہاں محبوب کی درازقامتی کا عشق مراد ہے۔

الفتِ ابرو میں کھینچا ہے یہ ماتھے پر الف
ڈھیر بھی ہو سرو کے سائے میں مجھ آزاد کا

اَلَگ: علیحدہ، جُدا۔

کاسہ سرِ فغفور کا گردن سے الگ ہے
زانو سے جُدا ہو گئیں تیمور کی ساقیں

اَلْماوٰی: واپسی کی جگہ، مکان، ٹھکانہ، جائے پناہ۔

جنت الماوٰی سے یہ نازل ہوئیں
آمنہ کے گھر میں سب داخل ہوئیں

اَلَنگ: الانگ، چھلانگ، زقند۔

آئینۂ خانۂ دلِ حیراں، ہے کیا وسیع!
سدِ سکندر ایک اِسی کی النگ ہے

اُلوف: (الف کی جمع) ہزار۔

ہے یہ صَرفِ الوف الوف درم
ایک بارش کے مرتبے سے کم

اِمام: تسبیح کا ایک دانہ جو سو دانوں کے علاوہ اور سب دانوں سے لمبا ہو۔

بجائے دانہ ہیں ساقی جو دانۂ انگور
ہم اپنی سبحہ میں ڈالیں امام شیشے کا

اِمتحان کرنا: آزمائش کرنا۔

دونوں کا کر چکا ہوں میں اے ناسخ! امتحاں
سیّد میں مہر ہے، نہ وفا برہمن میں ہے

____ ہونا: آزمائش ہونا۔

عرش کے توڑے ہیں تارے جائے مضمونِ بلند
آج بارے امتحانِ طبعِ عالی ہو گیا

اَمتِعَہ: (متاع کی جمع) اجناس، سامان، اسبابِ تجارت۔

قسم ہائے حبوب و امتعہ سب
جن دواؤں سے سب کو ہے مطلب

اِمساک: بخل، کنجوسی۔

زاہدا! ہے فرق جتنا، جُود اور امساک میں
جان! اُتنا ہے تفاوت، مے میں اور تریاک میں

اَمعا: (معا کی جمع) آنت، رودہ۔

جب تک اطفال کے ہیں نرم اعضا
اور باریک باطن امعا

اِمکاں: (۱) ممکن ہونے کی صورتِ حال، ہوسکنا، محال کی ضد (۲) وجود کی وہ حالت جو عارضی ہو اور جس میں کسی شے کا ہونا نہ ہونا دونوں یکساں ہوں، وجوب کی ضد، (مجازاً) عالمِ فنا۔

ہوا ہے ظالم اُس کا دشمنِ جاں
ہوا ہے تنگ اُسے صحرائے امکاں

اَمَل: اُمید، آرزو۔

ہے رشتۂ عمر مختصر سا لیکن
شیطان کی آنت ہے مرا طولِ امل

اگر طولِ امل ہو قطع ہے ترکِ لباس آساں
کہ رشتے کی بدولت ربط ہے کپڑوں سے سوزن کو

اُمنگ: ولولہ، جوشِ جوانی۔

ہوں گا میں ایک جست میں مثلِ شرر تمام
جینے میں جستوں کی دل کیوں امنگ ہے؟

اُمید بر آنا: آرزو پوری ہونا۔

نہ داغِ یاس سے گھبرا بر آنے کی امید
گلوں کے بعد ہوا کرتے ہیں ثمر پیدا

ـــــ رکھنا: آسرا رکھنا۔

معشوقوں سے اُمیدِ وفا رکھتے ہو ناسخ!
ناداں نہیں دنیا میں کوئی تم سے زیادہ

اَمیرُ النحل: حضرت علیؑ کو دیا گیا خطاب، شہد کی مکھیوں کا سردار۔

میرے مولا کو امیرالنحل ملنا تھا خطاب
خانۂ زنبور میں تب انگبیں پیدا ہوا

اِن دنوں: آج کل، اِس زمانے میں۔

منکشف خورشید ہو جاتا ہے آتے ہی ادھر
بارکب ظلمت کدے میں ان دنوں پاتی ہے دھوپ

اَناج: غلہ۔

ہر طرح رزق ہم کو ملتا ہے
غم ہے موجود اگر اناج نہیں

اَنامل: اُنگلیاں؛ عقدِ انامل سے مراد ہے انگلیوں کی پوروں پر خاص طریقے سے شمار کرنا۔

پئے تحصیلِ زر زاہد خدا کا ذکر کرتا ہے
گِنا کرتا ہے یہ گویا درم عقدِ انامل سے

گِنا کرتا ہے کتنے بے گناہوں کا کیا ہے خوں؟
جو اُس کو مشغلہ ہے رات دن عقدِ انامل کا

اَنباز: مقابل، شریک۔

جل کے ہوں خاک مگر آنچ نہ پہنچے تجھ تک
اس میں اپنا کوئی پروانہ بھی انباز نہیں

گواہ اس امر پر ہیں میرے اعجاز
نہیں میرا جہاں میں کوئی انباز

اَنبان: چمڑے کی تھیلی۔

صورتِ نائے حلق انساں ہے
شش بلا شک شبیۂ انباں ہے

اِنتِزاع: معزولی، ضبطی، چھیننا، چھین لیا جانا۔

یہ محاذاتِ صُوری اے دانا!
کہ ثوابت سے انتزاع ہوا

اِنتظار رہنا: کسی کی راہ دیکھنا۔

کر رہا ہوں شام سے میں انتظار اُس ماہ کا
دیدۂ بیدار ہر اِک آج اختر ہو گیا

اِنْتِفاع: فائدہ، نفع پانا۔

ہیں وہ کشت و نخیل اور اعناب
چاہیئے بہر انتفاع دواب
حمل و نقلِ متاع کیا ہوتی
صورتِ انتفاع کیا ہوتی

اِنْتِقالِ بُرُوج: آسمانی برجوں کا جگہ بدلنا۔

انتقالِ بروج ، جملہ عرب
جانتے ہوں تقابلِ کوکب

اِنْتِقام لینا: بدلہ لینا، عوض لینا۔

انتقام اِس کا، کہیں لے نہ فلک، ڈرتا ہوں
جھوٹے وعدوں سے، جو وہ شاد کیا کرتے ہیں

اِنْجاح: حاجت پوری کرنا، حاجت پوری ہونا۔

ہے ہوس، یار ملے ہم سے، کرے غیر کو ترک
مطلب اپنا وہ ہے جو قابلِ انجاح نہیں

اَنْجام کو سوچنا: نتیجہ پر غور کرنا۔

انجام کو کچھ سوچو! کیا قصر بناتے ہو؟
آباد کرو دل کو، تعمیر اسے کہتے ہیں

اَنْدر باہر: ظاہر و باطن۔

چشمِ عاشق میں برابر ہے دلا گھر باہر
ایک سا جلوۂ معشوق ہے اندر باہر

اَنْدھا کُنواں: جس کنوئیں میں پانی خشک ہو گیا ہو۔

جتنے اندھے ہیں کنوئیں سوکھے ہی دیکھے لیکن
خشک کوری میں بھی یاں دیدۂ خوں بار نہیں

اَنْدھیاری: چمڑے کے ڈھکنے جو بیل، گھوڑے وغیرہ کے کلّے کے دونوں جانب آنکھوں پر چڑھائے گئے ہوتے ہیں۔

شہ سواری کا جو اُس چاند کے ٹکڑے کو ہے شوق
چاندنی نام ہے شب دیز کی اندھیاری کا

اَنْدھیر ہونا: ظلم ہونا۔

ہو گیا اندھیر جب پنہاں وہ مہ رُو ہو گیا
شمع کا شعلہ یہ اُڑ بھاگا کہ جگنو ہو گیا

اندھیرا: تاریکی۔

کیا آج کیا ہے شبِ فرقت نے اندھیرا
گھٹتا ہے دم اے دیدۂ بیدار! گلے میں

اندھیری رات: شبِ تاریک۔

تو لبِ دریا اگر، جائے اندھیری رات کو
قمقمے سارے، حبابوں کے، ہوں روشن، آب میں

____ قَبر: تاریک گور۔

خاک پر، جا کر اندھیری قبروں میں، لیٹے ہیں شاہ
جانتے جب ہم کہ لے جاتے وہاں اورنگ و شمع

____ گور: تاریک قبر۔

یا علیؑ! ناسخ اندھیری گور میں گھبرا گیا
خُلد میں دروازہ مثلِ بابِ خیبر توڑیئے

انڈا کھٹک کر باہر نکلنا: بیضے کو چونچ سے توڑ کر چوزے کا باہر نکل آنا۔

انڈا کھٹک کے نکلے ہے باہر تو کیا ہوا؟
بُلبل کو جسم بیضۂ فولاد ہو گیا

انڈے سے نکلنا: پرندے کے بچے کا بیضہ سے باہر آنا۔

مرغ زریںِ فلک انڈے سے بھی نکلا نہیں
یہ شبِ فرقت ہے اے ناسخ! ابھی ہے دُور صبح

انزِوا: گوشہ نشینی۔

بادشاہی کر رہے ہیں انزوائے فقر میں
پائے خفتہ کو کہیں اب طالعِ بیدار ہم

انصاف کرنا: منصفی کرنا۔

حسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر
اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے اُلٹی جور کا

انطباق: جُڑنا، باہم ملنا، پورا ہونا، مطابقت، موافقت۔

ہے ان افعال میں بہر صورت
انطباقِ قواعدِ حکمت

انقضا: (صورتِ موجودہ یا مدتِ معینہ کا) گزر جانا، پورا ہو جانا۔

ہو گیا جب انقضائے چار ماہ
تھام کر دیوار کو چلتے تھے راہ

انگارا: اخگر، آتش پارہ، سرخ دہکتا کوئلہ۔

کس قدر ہے تیز ظالم آتشِ رنگِ حنا؟
سنگِ پا تلووں سے بس لگتے ہی انگارا ہوا

انگاروں پر لوٹنا: رشک وحسد سے سوختہ ہونا۔

ہے شبِ فرقت میں کس کو پھولوں کا بستر پسند؟
بے کلی میں لوٹنے کو ہیں مجھے اخگر پسند

اَنگارے برسنا: انتہا کی گرمی، نہایت تمازتِ آفتاب ہونا۔

ہمیں کیا ابرِ نیساں سے اگر گوہر برستے ہیں
کہ اپنی کشت پر تو جائے آب اخگر برستے ہیں

اَنگبیں: شہد، عسل۔

میرے مولا کو امیرالنحل ملنا تھا خطاب
خانۂ زنبور میں تب انگبیں پیدا ہوا

اَنگریزی: انگریزوں کا وہ ملک جس پر انگریز قوم حکومت کرے؛ مراد ہندوستان۔

دل ملکِ انگریزی میں جینے سے تنگ ہے
رہنا بدن میں روح کو قیدِ فرنگ ہے

اَنگڑائی لینا: خمیازہ، دونوں ہاتھ سر سے بلند کر کے بدن توڑنا۔

لے ہر اک شاخ کیوں نہ انگڑائی
دیکھیں اُس گُل کا جب خمار درخت

اَنگُشتاں: ہڈی یا سینگ وغیرہ کا حلقہ جسے تیر انداز تیر چلاتے وقت انگلی میں پہن لیتے ہیں۔ یہاں مراد مضراب ہے۔

ہیں یہ آلات مثلِ انگشتاں
متواتر جو نائے پہ ہوں رواں

اُنگلی کی پور: اُنگلی کا اُس قدر حصہ جو دو گرہوں کے بیچ میں ہو۔

یار کی شیریں ادائی کا جہاں میں شور ہے
پور جو انگلی کی ہے وہ نیشکر کی پور ہے

اَنگور: (۱) فارسی عنب ہے (۲) زخم کی بیت مجموعی خشک ہونے کے بعد کھال اکٹھی ہو کر جو کھر نڈ بن جاتا ہے۔

توڑتا ہے محتسب شیشۂ مے انگور کا
توڑنا لازم ہے مجھ کو زخم کے انگور کا

اَنگیا کی چڑیا: دونوں کٹوریوں کا جوڑ جہاں چناؤ دے کے سیتے ہیں۔

داغے ہیں انگیا کی چڑیا کو، بُت کی چٹیاں
بلتی ہے بالے کی مچھلی، موتیوں کی آب میں

اُڑ نہیں سکتی تیری انگیا کی چڑیا اس لیے
جالی کی کُرتی کا اُس پر اے پری رُو جال ہے

___ کی کٹوری: محرم کا وہ حصہ جو چھاتیوں کے اُبھار کو منڈھ دیتا ہے۔

اُس کی انگیا کی کٹوری کو ہوا دیکھ کے مست
ساقیا! اب نہ دکھا ساغرِ صہبا مجھ کو

اِنّی سَقیم: بے شک میں بیمار ہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قرآن میں منقول قول)۔

ہر اک دل میں ہے درد اُس کا مقیم
علیل اُس کا، کہتا ہے، انی سقیم

اُنھی: اُن ہی کے عوض بولتے ہیں۔

بال اپنے جن دواؤں سے بڑھائے یار نے
کیا اُنھی سے گیسوئے شب ہائے ہجراں بڑھ گیا

اَو: اے کا مترادف۔

آبِ جُو میں او سہی قامت! نہ اپنا عکس ڈال
شرم سے سروِ لبِ جُو آبِ جُو ہو جائے گا

اَوتاد: (وتد کی جمع) ولی کامل۔

قطبِ اقطاب کا ناسخ! ہے میسر پاپوش
کوئی ابدال کے چومے کوئی اوتاد کے ہاتھ

اَوج پر ہونا: بلند ہونا، رفیع القدر ہونا۔

اوج پر جو لوگ ہیں، ہوتا ہے جلد اُن کا زوال
ہے ہوا تھوڑی سی بھی صرصر چراغِ بام کو

اَوجاع: (وجع کی جمع) تکلیف۔

ناخن و مُو جو بڑھتے ہیں اکثر
رنج و اوجاع ہوتے ہیں باہر

اَودی گھٹا: ابرِ سیاہ، کالی گھٹا۔

یہ روئے کہ شرمندہ کرے اودی گھٹا کو
دیکھے جو نہ دم بھر تری مستی کی دھڑی آنکھ

اَور: دوسرا، مزید، غیر۔

اور طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہاں؟
نسر طائر، خط مرا اُس ماہ کو لے کر گیا

فصلِ گل میں فصد کیا کرتا ہے میری او طبیب!
جوشِ سودا اور ہو گا گر لہو کم ہو گیا

کام اوروں کے جاری رہیں ناکام رہیں ہم
اب آپ کی سرکار میں کیا کام ہمارا

روتے ہیں اور نالے جو کرتے ہیں ناصحا!
اپنی طبیعت اس سے بہلتی ہے ہجر میں

___ ارادے سے دیکھنا: بدنیتی سے دیکھنا۔

میں نے جو دیکھا اور ارادے سے
ہنس کے بولا کہ وہ نظر بدلی

___ بھی: مزید، زیادہ۔

سخت حیراں ہوں، جو بگڑوں گا تو بننے کی نہیں
گر دبوں گا اور بھی وہ تند خو ہو جائے گا

___ تو کچھ: اس کے علاوہ۔

ناتواں ہیں اور تو کچھ ہم سے ہو سکتا نہیں
کرتے ہیں تعریف بس تیری کمر کے بال کی

___ کچھ: قلیل، اس کے علاوہ۔

غربت میں نہیں ہے اور کچھ رنج
کرتا ہے مجھے غم وطن زرد

___ کیا چاہتا ہے: اس کے سوا کیا مطلوب ہے۔

وہ ہے پاس جس کو دلا چاہتا ہے
تڑپتا ہے کیوں اور کیا چاہتا ہے؟

___ ہی: دوسرے ڈھنگ کا۔

یہ خجل ہو گلِ خورشید کہ شبنم ہو جائے
دیکھے عالم جو ترا اور ہی عالم ہو جائے

اَورَنگ: (دُکان داری) وہ مقام جہاں بڑے بڑے صنعتی کارخانے ہوں۔

خاک پر، جا کر اندھیری قبروں میں، لیٹے ہیں شاہ
جانتے جب ہم کہ لے جاتے وہاں اورنگ و شمع

اُوسْتن: ستون؛ یہاں کھجور کا وہ خشک تنا مراد ہے جس کا سہارا لے کر حضورؐ خطبہ دیا کرتے تھے۔

تھا اثق ایسا فراقِ مصطفٰی
اوستن حَنّانہ چلانے لگا

اَوصیا: وہ افراد جن کو انبیا از روئے وصیت اپنا نائب مقرر کریں یا جن کی نامزدگی سے متعلق اپنے ماننے والوں کو وصیت کر جائیں۔

ہوئے سب انبیا مل کر عزادار
ہوئے سب اوصیا غم سے دل افگار

اَوْضاع: (وضع کی جمع) قسمیں، حالتیں، درجے، ڈھنگ۔

دیکھ انواعِ نخلِ خُرما بھی
دیکھ اوضاعِ نخلِ خرما بھی

اُن کے اوضاع دال ہیں جن پر
جو ہیں آیندہ حادثے اکثر

اَوطان: (وطن کی جمع) سکونت کے مقامات۔

نقلِ اوطاں سے اُن میں آتے ہیں
کاخ و قصر و محل بناتے ہیں

اَوگی/ اوگھی: (۱) جوتوں کے کار چوبی کام کے پتے؛ چمڑے کے ایسے ٹکڑے جن پر چاندی کا رنگ پھیرا ہوتا ہے، پتے کہلاتے ہیں ان سے جوتے کا اوپر کا حصہ بناتے ہیں۔ (۲) گوٹے کا تھان۔

سورج تُو بنا سنہری اوگی
سورج کی کرن کرن بنی ہے

اُولُو الاَلباب: عقل والے لوگ۔

دُور ہوتی ہیں یہ بلائیں شتاب
تا کہ عبرت کریں اولوالالباب

اُونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ: یہ مثل اس مقام پر بولی جاتی ہے جب کوئی کام کرنا، خود کو منظور نہ ہو اور کوئی شخص بھی نہ کرنے کی تحریک کرے۔

مر رہا تھا آپ میں، ناحق ہوا بدنام تُو
اُونگھتے کو ٹھیلتے کا اِک بہانہ ہو گیا

اہلِ ہوا: ہوس پرست لوگ۔

کر کھل جاتا ہے جلد، اہلِ ہوا کا دہر میں
کیا رہے اک دم سے افزوں دلقِ سالوسِ حباب

اِہمال: ڈھیل، تاخیر، ٹال مٹول، غفلت۔

ہے یہ اس امر کی دلیل قوی
نہیں اہمال و اختلاف ذری

اور جو کچھ ہے اس میں فرمایا
یعنی اہمال سے کبھی اصلا

اعتبار اِس کا اس کا استدلال
نہ سمجھ کر حقیر کر اہمال

اَیاغ: پیالہ، شراب کا پیالہ۔

بلبل شرابِ عیش سے کیا بے نصیب ہے
ٹوٹا ہوا ہے روزِ ازل سے ایاغ گل

اِیجاد کرنا: کوئی نئی چیز بنانا، اختراع کرنا۔

یہ زمیں ہے بے وفا، یہ آسماں بے مہر ہے
جی میں ہے، ایک اب نیا عالم کریں ایجاد ہم

اِیذا اُٹھانا: تکلیف اُٹھانا۔

کیا بارِ زلف ہے کمرِ یار پر وبال
ایذا اُٹھائی کس نے نہ موذی کو پال کے؟

____ دینا: تکلیف دینا۔

خاک ساروں کو نہ دے ایذا کہ ظالم! ایک ہے
ہاتھ اُٹھانا، پاؤں سے پامال کرنا خار کا

____ میں ہونا: تکلیف میں ہونا۔

جب سے نظروں میں سمائی ہے کمر ایذا میں ہوں
رنج دیتا ہے بہت آنکھوں میں پڑنا بال کا

____ ہونا: تکلیف ہونا۔

کوئے جاناں میں مجھے جانے سے کیا ایذا ہوئی!
غیر کا نقشِ قدم تلووں کو بچھو ہو گیا

ایڑی: پاشنہ، پاؤں کے تلوے کا پچھلا حصہ۔

تیری ایڑی سا اثر کاہے کو رکھتا ہے سہیل
گل سے بھی خوشبو زیادہ کفش کا گل ہو گیا

ایڑیاں گھسنا: ایڑیاں رگڑنا کا مترادف ہے۔

مدتوں آٹھوں پہر تڑپا ہوں کوئے یار میں
گھس گئی ہیں ہائے مجھ بے خواب و خور کی ایڑیاں

ایزدِ متعال: اللہ جو بلند بزرگ ہے۔

دیکھ تدبیر ایزدِ متعال
عین حکمت ہے گریہ اطفال

ایسا نہ ہو: اس طرح نہ ہو۔

تم سہی ہشیار ہم غافل سہی پر زاہدو!
سمجھے بیداری جو تم ایسا نہ ہو [وہ] خواب ہو

ایسے نصیب نہیں: یعنی نصیب اچھے نہیں۔

جیتے جی پاؤں دوست کا دیدار
ناسخ! ایسے مرے نصیب نہیں

ایضاح: وضاحت۔

جتنی چیزیں ہیں باقی ہیں اصلاح
کچھ نہیں اس میں حاجتِ ایضاح

ایک (۱): کسی ایک شخص پر۔

کیوں جنازے کو اُٹھا کر سب نے شرمندہ کیا
ایک کے، دل پر، نہ جیتے جی ہوئے تھے بار ہم

___ (۲): یکساں، برابر۔

جو اُس پری سے شبِ وصل میں رکاوٹ ہو
مجھے ہے ایک، جنازہ ہو یا چھپر کھٹ ہو

___ آدھ: خال خال، قلیل تعداد میں۔

ایک آدھ رہے جسمِ مُشبک میں ترا تیر
خالی نہ کبھی صید سے ہو دام ہمارا

___ اِک دم میں سو سو رنگ بدلنا: ایک حالت پر قائم نہ رہنا۔

کیا ہے گرگٹ آسماں کے سامنے
بدلے ایک اِک دم میں سو سو بار رنگ

___ اوقات: زندگی کا وقت یکساں حالت میں گزرنا۔

ہجر میں بارہ مہینے اپنی ایک اوقات ہے
گو کبھی جاڑا، کبھی گرمی، کبھی برسات ہے

___ پانی: ایک جھالا بارش کا۔

گر نہیں بارانِ رحمت اشکِ حسرت ہی سہی
میری کِشتِ آرزو کو ایک پانی چاہیے

___ پل میں: ایک دقیقہ میں، طرفتہ العین میں، ایک لمحے میں، آنکھ جھپکنے میں۔

چھوڑ کر چہرے پہ زُلفیں معجزہ اُس نے کیا
ایک پل میں بڑھ گئی رات اور دن کم ہو گیا

___ تارا دیکھ کر اپنی ایڑی دیکھنا: عورتوں میں ایک تارا دیکھنا منحوس ہے اس لیے وہ ایسے وقت اپنی ایڑی دیکھ کر باعتقادِ خود دفعِ نحوست کرتی ہیں۔

کیوں نہ دیکھے اپنی ایڑی ایک تارا دیکھ کر
کم نہیں تاروں سے اُس رشکِ قمر کی ایڑیاں

___ جاننا: برابر جاننا، یکساں سمجھنا۔

کود کانہ ہوتے ہیں مُردے بھی کاندھوں پر سوار
جانتے ہیں ایک ہم انجام اور آغاز کو

____ رنگ کر دینا: یکساں حالت کر دینا، برابر کر دینا۔

عشق کر دیتا ہے سلطان و گدا کا ایک رنگ
کوہ کن کی طرح خون آخر کیا پرویز کا

____ سا: یکساں۔

چشمِ عاشق میں برابر ہے ولا گھر باہر
ایک سا جلوۂ معشوق ہے اندر باہر

____ سا نقشا ہو جانا: ایک سی حالت ہو جانا۔

تیری دوری سے ہے اب صبح اُمید عاشقاں!
ہو گیا ہے ایک سا نقشہ ہمارا شام کا

____ سمجھنا: یکساں سمجھنا۔

خط کترتا ہے ترا اے شمع رُو! حجام آج
کیوں نہ سمجھوں ایک اب مقراض اور گل گیر کو

____ صورت پر: ایک ڈھنگ پر۔

جس قدر رتبہ زیادہ اُتنی ہی سرگشتگی
ایک صورت پر ازل سے گردشِ افلاک ہے

____ عالم: مراد زمانے اور خلائق سے ہے۔

کُھلے گر فصد تیری خون ہو جائے زمانے کا
تُو وہ لیلیٰ ہے ظالم، ایک عالم، تیرا مجنوں ہے

____ مدت: ایک معین زمانہ، ایک محدود عرصہ۔

ایک مدت رو چکیں آنکھیں لہو
نشہ سے پھر سُرخ ہوں اب جام بھیج

ایمان جانا: اپنے ایمان کا برقرار نہ رہنا۔

ڈر نہ واعظ جو ہوا عشق بتوں سے مجھ کو
جائے گا دین نہ ایمان خدا حافظ ہے

____ چھوڑنا: بے ایمانی کرنا، ہٹ دھرمی کرنا۔

خور ہے ساقی مرا کیوں کر ہے مے مجھ پر حرام؟
واعظا کرتا ہے کیا باتیں تُو ایماں چھوڑ کر؟

آ

آ پہنچنا: قریب آ جانا۔

پھر ہرن ہو گئی مری وحشت
پھر وہ رعنا غزال آ پہنچا

____ رہنا: کسی مقام پر یکا یک آ جانا۔

تیری مسجد میں بہک کر آ رہے ہم مے پرست
زاہدا! رستہ بتا دے خانۂ خمار کا

____ لپٹنا: یکا یک آ کر لپٹ جانا۔

روشنی کی سیر جب میں نے شبِ فرقت میں کی
شعلے آ لپٹے مجھے، سروِ چراغاں چھوڑ کر

____ نکلنا: اتفاقاً کہیں آ جانا۔

آ نکلتا ہے کبھی یہ بات وہ کرتا نہیں
بولتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ اب جاتا ہوں میں

آب: تلوار اور خنجر کی آبداری، باڑھ۔

ساقیا! لا جامِ مے درپیش ہے جنگ خزن
ہے بجا تیغِ زباں پر آج ہونا آب کا

____ آب ہونا: شرمندہ ہونا۔

خجلتِ دندانِ جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا

____ آہن: تیزی، دھار، کاٹ، تلوار کی تیزی۔

پُر ہو جامِ زندگی بے یار بزمِ عیش میں
جامِ مے اَب مجھ کو ساقی ! آبِ آہن چاہیے

____ جُو: ندی کا پانی، نہر کا پانی۔

آبِ جُو میں او سہی قامت! نہ اپنا عکس ڈال
شرم سے سروِ لبِ جُو آبِ جُو ہو جائے گا

____ حیواں: آبِ حیات، وہ پانی جس کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت خضرؑ نے پیا تھا اور عمر جاوداں حاصل کی تھی۔

خط سے دونی ہو گئی اس کے دہن کی آب و تاب
خضر کے فیضِ قدم سے آبِ حیواں بڑھ گیا

____ داری: تلوار، خنجر وغیرہ کی جلا، صیقل، باڑھ۔

ہزاروں قتل ہوتے ہیں، مگر یہ آبداری ہے
کہ لگتا ہی نہیں، ہرگز، لہو شمشیرِ ابرو میں

____ و تاب ہونا: رونق، چمک دمک۔

خط سے دونی ہو گئی اُس کے دہن کی آب و تاب
خضر کے فیضِ قدم سے آبِ حیواں بڑھ گیا

____ و رنگ: رونق۔

وہ آب و رنگ کہاں روئے یار پر
ہزار آنکھ ہو نرگس کی وہ نگاہ نہیں

آبرو دینا: عزت بخشنا۔

دی ہے خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو
کیوں نہ آنکھوں پر جگہ ہو ابروئے خم دار کو؟

____ ریزی ہونا: بے عزتی ہونا۔

آبرو ریزی جو غیروں کی ہوئی وقتِ گریز
آب پاشی ہو گئی میری شہادت گاہ میں

____ کھونا: بے قدری کرنا۔

نہ پائیں زاہد بے آبرو شراب کہیں
نہ اپنے ساتھ کہیں کھوئیں آبروئے شراب

____ گھٹنا: بے قدری ہونا، پہلی سی عزت نہ ہونا۔

دے گھٹا سے نہ مرے دیدۂ تر کو نسبت
آبرو میری نہ ہم چشموں میں اے یار! گھٹا

آبلہ پھوٹنا: چھالے کا ٹوٹ جانا۔

دشتِ جنوں میں آبلے پھوٹے نہیں مرے
یہ ہے شبیہ دیدۂ خوں بار پاؤں میں

____ پھوڑنا: چھالے کا توڑنا۔

فرقتِ ساقی میں آتا ہے خیال اے مے کشو!
شیشۂ مے آبلہ ہے اِس کو پھوڑا چاہیے

آپ: خود۔

جب تصور یار کا باندھا ہم آپ آئے نظر
سامنے آنکھوں کے آئینہ ہمارا دل ہوا

___ سے آپ: خود بخود۔

غیر کا منہ ہے کہ لے بوسے ترے او ظالم!
نیل گوں ہو گئے ہوں گے یہ عذار آپ سے آپ

___ سے باہر ہونا: بے خود ہونا، از خود رفتہ ہونا۔

باہر قدم نکالیں جو ہم گھر سے کیا مجال؟
یہ ضعف ہے کہ آپ سے باہر نہ ہو سکے

___ کو دُور کھینچنا: غرور کرنا، نفرت کرنا۔

دور اتنا آپ کو مجھ سے نہ اے خوں خوار کھینچ
ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ

___ کو روکے رہنا: ضبط کرنا۔

اوّلِ شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے
نہ رہی وصل میں پر ضبط کی تاب آخرِ شب

___ کو عرش پر پہنچانا: غرور کر لینا۔

پہنچے دل تک شکلِ قد یار یہ ممکن نہیں
طولِ قد سے آپ کو گو عرش تک پہنچائے سرو

___ کو کھونا: آپ کو مٹا دینا۔

کھوئے جب آپ کو، ملے محبوب
گم ہوئے تب یہ بات پائی ہے

___ میں آنا: ہوش میں آنا۔

تنگ آ کر مرے بالیں سے تو جانے پر تھا
قاصدا سچ تو یہ ہے آپ میں میں خوب آیا

آپس میں دشمنی رکھنا: باہم ایک دوسرے سے عناد رکھنا۔

ازل سے دشمنی طاؤس و مار آپس میں رکھتے ہیں
دلِ پُر داغ کو کیوں کر ہے عشق اُس زلف پیچاں کا؟

آتا ہے؟: معلوم ہے؟ جانتا ہے؟

اُس مسیحائے زماں سے ہے یہ ناسخ کا کلام
کچھ علاج آتا ہے تجھ کو میرے دل کی ٹیس کا

آتش کا پَر کالا ہونا: آگ کا ٹکڑا، انگارا، دہکتا ہوا کوئلہ ہونا۔

پھر بہار آئی چمن میں زخم گل آلے ہوئے
پھر مرے داغ جنوں آتش کے پر کالے ہوئے

آتے آتے: آتے ہوئے۔

پھر گیا ہے اِدھر اُدھر کوئی آتے آتے
سانس اُلٹی دل بے تاب ادھر لیتا ہے

آٹھ آٹھ آنسو رونا: زار زار رونا۔

روتے ہیں آٹھ آٹھ آنسو ہم
ہائے! آٹھوں پہر جدائی میں
روؤں کیوں آٹھ آٹھ آنسو؟
ہو جاؤں اگر دو چار قاصد

___ پہر، آٹھوں پہر: شبانہ روز۔

ہے تصور مجھے ہر دم تری یکتائی کا
مشغلہ آٹھ پہر ہے یہی تنہائی کا

سوزش اپنے داغ حسرت کی ہے دیکھ آٹھوں پہر
اے فلک دن بھر فقط جلتا ہے داغ آفتاب

آج سے: زمانہ حال میں۔

ہے یوں ہی مدتوں سے حسینوں کا دور دور
کچھ آج سے زمانے میں دورِ قمر نہیں

___ کا کام کل پر رکھنا: کام میں سہل انگاری کرنا، غفلت اور سستی کرنا، وقت پر کام نہ کرنا۔

کوئی دم فرصت جسے مل جائے سمجھے مغتنم
رہ گیا بس جس نے رکھا کام کل پر آج کا

___ کل: عنقریب، تھوڑے زمانے میں، حیلہ حوالہ، ان دنوں۔

گر یہی ہیں تمہارے ابرو کے اشارے قاتل
آج کل چلتی ہے تلوار تیرے کوچے میں

کہیو! پیامبر! کہ یہاں تو ہے آج کل
حالت وہاں تباہ ہے بے تابِ وصل کی

اپنا کچھ آج کل سے نہیں کفر، زاہدا!
مثلِ شرر ازل سے ہیں سنگِ صنم کے ساتھ

آدمی کا جنگل: کثرتِ آبادی۔

قیس کی قیس جانے میں لیکن
وحشی ہوں آدمی کے جنگل کا

آدھا کر دینا: بہت کم کر دینا۔

رنجِ فرقت کو اجل نے آج آدھا کر دیا
روح ہے بے تاب لیکن جسم کو آرام ہے

___ ہو جانا: لاغر ہو جانا۔

دیکھیے کیا روزِ فرقت میں ہو حالت شام تک
دوپہر میں ہائے میرا جسم آدھا ہو گیا

آذوقہ: آزقہ، پرند کا چوگا، تھوڑی سی غذا، رزق، دانہ پانی۔

اتنا آذوقہ چاہیے وہ پائے
کہ رہائی تک اکتفا کر جائے

اُن کو آذوقہ شاہ دے بے شک
جس کو کھائیں حصول حاصل تک

آرا: منشار، ارّہ، لوہے کا دندانے دار آلہ جس سے لٹھے چیرے جاتے ہیں۔

کس ادا سے تُو نے شانہ اپنے بالوں میں کیا
سر پہ ہر محجوب کے خط مانگ کا آرا ہوا

آرام سے بیٹھنا: مطمئن ہو کر بیٹھنا۔

باعثِ گردش ہوا یہ وحشت آبادِ وجود
بیٹھے تھے کنجِ عدم میں ہم جنوں! آرام سے

___ سے سونا: مطمئن ہو کر سونا۔

اب تُو سو آرام سے، ہے خیریت
دیکھ لے او دیدۂ بیدار خط

___ سے ہونا: مطمئن ہونا۔

آرام سے وہی ہے، جو پھیرے خدا سے منہ
دیکھو ہے مرغِ قبلہ نُما، اضطراب میں

آرد: پیا ہوا آٹا۔

آرد دیتی ہے جہاں کو آپ کتنی ہے ہوس
تنگ چشمی پر ہے کیسا حوصلہ غربال کا

آرزو بر آنا: مراد حاصل کرنا، دل کا ارمان نکلنا، چھلنی۔

کیا ہاتھ اُٹھاؤں بہر دعا سوئے آسماں
بر آئے جو کبھی وہ میری آرزو نہیں

آری: لوہے کا دندانہ دار چھوٹا آلہ جس سے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں کاٹی جاتی ہیں۔

کیا گل گشت میں کس سرو قد نے زلف میں شانہ؟
درختوں کو چمن میں کم نہیں ہر برگ آری سے

آڑ کرنا: پردہ کرنا۔

آگے اُس خورشیدِ تاباں کے جو ہوتا ہے خجل
ماہِ تاباں ابر سے کہتا ہے جلدی آڑ کر

آڑا کپڑا: ترچھا/ٹیڑھا، مقیشی تار کی ڈور یا سرخ رنگ جس کے جامے شادی بیاہ میں بنتے ہیں۔

کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیے

آزاد ہونا: چھٹکارا پانا، قید سے چھوٹنا۔

سودائی ہو کے پھنس گئے زنداں میں گرچہ ہم
دل تو ہر ایک قید سے آزاد ہو گیا

آزادی ملنا: چھٹکارا پانا۔

کیا فقط مجھ کو غمِ دنیا سے آزادی ملی؟
چُھٹ گیا تکلیف دینے سے بھی جو دیوانہ ہے

آس (۱): اُمید۔

کبھی، مل جائے خدا، اس کی مجھے یاس نہیں
اے صنم! پر، ترے ملنے کی، مجھے آس نہیں

____ (۲): چکی۔

آس دندانِ تیز پاتے ہیں
جو غذا چاہتے ہیں چباتے ہیں

____ پاس: گرد و قریب۔

کیا تُو کہتا ہے؟ کیوں ہوا صدقے؟
ارے! میں تیرے آس پاس نہیں

آستین چڑھانا: غضب ناک ہونا، آمادۂ جنگ ہونا۔

قیامت کیوں نہ ہو جس دم چڑھائے آستیں قاتل؟
صفائے ساعدِ سیمیں بیاضِ صبحِ محشر ہے

آسرا: اُمید۔

یاں آسرا ہے ساقیِ کوثر کی ذات کا
ہے ساغرِ شراب سفینہ نجات کا

آسمان پر پہنچنا: سربلند ہونا۔

سفلے کو گو کہ پر لگیں لیکن ہے نارسا
پہنچے کبھی ہوا سے نہ کاہ آسمان پر

____ پر دماغ چڑھ جانا: مغرور ہو جانا۔

میرے نالے سُن کے چڑھ آیا وہ ظالم بام پر
آسماں کو اب دماغ اپنا چڑھایا چاہیے

____ کے تارے: انجمِ فلک۔

آسماں کے نظر آتے نہیں تارے دن کو
تری جوتی کے چمکتے ہیں ستارے دن کو

آسمانی دوپٹہ: نیلگوں دوپٹہ۔

آج اوڑھا ہے دوپٹا آسمانی یار نے
میرے سر کو بھی بلائے آسمانی چاہیے

آسیا: چکی۔

دے ہے تکلیف آسیا و خمیر
جہتِ ناں کی بنانے ہے تدبیر

آسیب ہو جانا: بہ عقیدہ جاہلیت کسی خراب روح کا سایہ ہو جانا، یا دیو پری جن کا سایہ ہو جانا۔

محتسب کو ہو گیا آسیب جو توڑا ہے خم
جوتیوں سے اس کے جن آج جھاڑا چاہیے

آشیانِ عنقا: ایک فرضی پرندہ کا نام (بعض پرندوں کے بارے میں روایت ہے کہ روشنی کے لیے جگنوؤں کو اپنے گھونسلے میں قید رکھتے ہیں)، فرضی پرندے عنقا کا گھونسلہ۔

کھلے نہیں دہنِ تنگ سے ہنسی میں دانت
چمک ہے جگنوؤں کی آشیانِ عنقا میں

آغشتہ: آلودہ، بھیگا ہوا، لتھڑا ہوا۔

بہت کاری لگے جب زخم تن پر
گئے آغشتۂ خوں پیشِ حیدر

آغوش میں لینا: گود میں لینا۔

گر فرش ناچیز سے نکلے اُسے رکھیے عزیز
پیار سے آغوش میں لیتا ہے شعلہ کاہ کو

آفت آنا: ناگہانی مصیبت آنا۔

موذیوں کو خانماں برباد کرتا ہے فلک
جب نہ تب آتی ہے آفت خانۂ زنبور پر

___ نازل ہونا: یک بارگی مصیبت کا سر پر آ پڑنا۔

ہوئی میرے سرِ شوریدہ پر آفت نازل
آج لڑکوں کے نظر آتے ہیں داماں خالی

آفتاب نکلنا: سورج نکلنا۔

گر آفتابِ حشر بھی نکلے نہ ہو زوال
اُس مے کا دورِ حسن ہے دورِ قمر نہیں

آفریں: شاباش۔

یہ گل کھلے ہیں تمھارے ہی ہجر سے صاحب
ہمارے دیکھتے ہو داغ، آفریں دیکھو

آگ بجھنا: آگ ٹھنڈی کرنا۔

اُڑائے خاک کو کیوں کر ہوا تیری حکومت میں
نہیں بجھتی ہے اب اے عدل گستر! آگ پانی میں

___ برسانا: بے حد گرمی ہونا۔

ابر جب اُٹھتا ہے اے ناسخ! خیالِ برق میں
آگ برساتا ہوں اپنے دیدۂ نم ناک سے

___ برسنا: شدت کی گرمی ہونا۔

آگ برسے، تو نہیں جائے عجب، فرقت میں
ہے [یہ] دودِ دلِ سوزاں، نہیں گھنگھور گھٹا

___ بھڑک اُٹھنا: یکا یک آگ کا روشن ہو جانا۔

دبی تھی آگ جو سینے میں پھر بھڑک اُٹھی
کل اُس بھبھوکے نے دکھلائی جو بھڑک ہم کو

___ بھڑکنا: آگ روشن ہونا۔

یاد آیا مجھ کو مجنوں، آپ مجنوں ہو گیا
دامنِ صحرا سے بھڑکی آتشِ سودائے دل

___ **پانی میں عداوت ہے:** یعنی پانی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

جلایا مجھ کو نالوں نے ڈبویا مجھ کو رونے نے
عداوت ہی نظر آئی سراسر آگ پانی میں

___ پھونکنا: نہایت گرمی کرنا، آگ لگا دینا۔

بادِ نو روزی نے پھونکی داغ ہائے تن میں آگ
یاں برنگِ غنچۂ لالہ ہے پیراہن میں آگ

___ دبی ہونا: راکھ/ خاک کے اندر آگ چھپی ہونا۔

دبی تھی آگ جو سینے میں پھر بھڑک اُٹھی
کل اُس بھبھوکے نے دکھلائی جو بھڑک ہم کو

___ دہکنا: آگ کا روشن ہونا۔

دونوں حنائی ہاتھ دہکتے ہیں آگ سے
مچھلی کفِ صنم کی سمندر سے کم نہیں

___ دینا: آگ لگانا۔

دی آگ اُس نے پرتوِ رُخ سے شراب کو
شرمندہ جام سے ہے کیا آفتاب کو

___ سے کمان سینکنا: کمان کو آگ سے گرمی پہنچانا۔

آگ سے جب تک نہ سینکیں ہو کماں کیوں کر درست
حسنِ ابرو کے لیے وہ روئے آتش ناک ہے

___ لگ اُٹھنا: یکا یک جلنے لگنا۔

اس قدر سوزش ہے اے جراح! میرے زخم میں
لگ اُٹھے گی دم میں تنکے کی طرح سوزن میں آگ

___ لگانا: کسی شے کو آگ دینا جسے جلا دینا منظور ہو۔

مثلِ پروانہ جو اُس محفل میں جائے عندلیب
آگ اپنے آشیانے کو لگائے عندلیب

___ ہو جانا: نہایت گرم ہو جانا۔

سوزِ غم سے ہو گیا ہے آگ سب میرا لہو
پھینک دی قاتل نے ایسی ہو گئی تلوار گرم

آگے: پہلے، سابق میں، روبرو۔

آگے تھی اُمیدِ وصل اب ہیم ہجر
غم ترے آنے سے دونا ہو گیا

رسائی میری اوجِ فکر تک ہو گی نہ حاسد کو
غرور آگے مرے کرتا ہے کیا تحصیلِ سلم کا

___ آگے: پیش پیش۔

آگے آگے ہوئی ہے روح رواں
پیچھے پیچھے چلا غبار اپنا

___ بڑھ جانا: بہت دُور نکل جانا۔

اور مُردوں کے کفن سے کانٹے اُلجھے رہ گئے
آگے صحرائے عدم سے بھی میں عریاں بڑھ گیا

___ قدم نہ اُٹھنا: کسی جگہ ٹھہر جانا، آگے نہ جا سکنا۔

وہ گُزارِ یار سے آگے نہیں اُٹھتے قدم
نقشِ پائے یار کر لیتے ہیں کیا تسخیر پا

___ ہونا: کسی کے سامنے آنا، پردہ نہ کرنا۔

غیر کے آگے نہ ہو مان مرے کہنے کو!
اے صنم! کرتی ہے تاثیر نظر پتھر میں

آلہ ہونا: زخم کا کچا ہونا۔ ایسا زخم جو مندمل ہو کر پختہ نہ ہوا ہو۔ زخم کا ہرا ہونا۔

پھر بہار آئی چمن میں زخمِ گل آلے ہوئے
پھر مرے داغِ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے

آماج: ہدف، نشانہ۔

تجھ سے کیا نسبت کہ ہیں خطِ شعاعی جائے تیر
صاف ہے خورشید میں نقشہ ترے آماج کا

ہے نگاہِ یار میرے داغ پر
یہ چراغ اب تیر کا آماج ہے

آماس: سوجن، ورم، گانٹھ، غدود۔

وصل کانٹوں سے ہوا، شادی سے بالیدہ ہوئے
دشتِ وحشت میں، مرے پاؤں، پر آماس نہیں

دشتِ غربت میں ہے لاغر سب بدن
بس ہمارے پاؤں پر آماس ہے

آمد آمد ہونا: کسی کے آنے کی گرم خبر ہونا۔

دکھا اس کو جہاں میں غل ہے جس کی آمد آمد کا
الٰہی! ہوں بہت مشتاق دیدارِ محمدؐ کا

آمد و شُد: آنا جانا؛ انسان یا غیر انسانی چیز کا آنا جانا۔

ہم ضعیفوں کو کہاں آمد و شُد کی طاقت؟
آنکھ کی بند، ہوا کوچۂ جاناں پیدا

آمُرزش: معافی، بخشش، گناہوں کی معافی۔

نقد آمرزش فقط کیا، وہ مجھے کچھ اور بھی
تم ہوئے جو مشتری یاں نرخِ عصیاں بڑھ گیا

آن: (۱) تھوڑی دیر، دم بھر وقت۔ (۲) ناز و ادا۔

اِک آن میں نوازشِ فندق سے اے پری!
سونے کے تار ہو گئے تیرے سر تار میں

لشکرِ ناز و ادائے یار کا تو ذکر کیا!
قتلِ عالم کو کیا اِک آن سے اِک آن میں

آنا: کسی علم و ہنر یا حرکات و سکنات میں ماہیت و مداخلت ہونا (آمدن کا ترجمہ)۔

بھاگ جاؤں گا جہنم کو میں جنت چھوڑ کر
آتے ہوں گے ناز آدم زاد سے گر حُور کو

___ چھوڑ دینا: کسی ایسی جگہ آنا جانا ترک کر دینا جہاں پہلے آنے جانے کا اکثر اتفاق ہوتا ہو۔

ان دنوں چھوڑا میرے گھر کا جو آنا یار نے
تُو بھی اے روحِ رواں! اب خانۂ تن چھوڑ دے

___ ہوا: آنے کا اتفاق ہوا۔

مر چکا ہوں پر ہوا آنا جو اُس صیاد کا
طائرِ روحِ رواں بے بال و پر ہو جائے گا

آنتوں کا قل ھو اللہ پڑھنا: نہایت بھوک معلوم ہونا۔

ہو رنج مرے دل کو دیا ہو آرام
جز ذکرِ خدا نہیں ہے مجھ کو کچھ کام

فاقوں سے تباہ میری حالت ہے مگر
آنتیں پڑھتی ہیں قل ہو اللہ مدام

آنچ پہنچنا: صدمہ پہنچنا۔

جل کے ہوں خاک مگر آنچ نہ پہنچے تجھ تک
اس میں اپنا کوئی پروانہ بھی انباز نہیں

آندھی: بادِ تند، جھکڑ۔

شب فراق ہے اور آندھیاں ہیں آہوں کی
چراغ کو میرے ظلمت کدے میں بار نہیں

___ آنا: نہایت زور سے تند ہوا چلنا۔

آئی آندھی بھی مگر پہنچی نہ کوئے یار تک
ہو گئی برگشتہ کیا تقدیر میری خاک سے

آنسو بہانا: رونا۔

راز پوشی کاش ہم کو بھی سکھائے عندلیب
نام شبنم کا ہو اور آنسو بہائے عندلیب

___ بہنا: آنکھ سے پانی قطرہ قطرہ ہو کر گرنا۔

آتا ہے کبھی جو مجھ کو خطِ جاناں
ہوتا ہے زیادہ دل کو رنجِ ہجراں

پڑھتا ہوں جو خط، بہتے ہیں اشک آنکھوں سے
تاثیر میں دودۂ مرکب ہے دھواں

___ بھر لانا: آب دیدہ ہونا، رونا۔

طنز سے تُو قہقہہ مارے جو او سروِ رواں!
شکلِ فوارہ لبِ جو اشک ابھی برسائے سرو

___ پی جانا: آب دیدہ ہو کر ضبط کر جانا کہ آنسو گرنے نہ پائیں۔

مے پائی نہ پینے کو تو ہم پی گئے آنسو
اشکوں سے بھی ساقی نہ بھرا جام ہمارا

___ تھمنا: رونا کم ہونا۔

کیا ہی! آنکھیں ہجر میں جلنے لگیں
کوئی دم جو میرے آنسو تھم رہے

___ رُکنا: رونا بند ہونا۔

میرے آنسو کیا رُکیں تیرے حضور
دیکھ لے تجھ کو تو دریا تھم رہے

___ گرنا: آہستہ آہستہ رونا۔

گرے تھے ایک دن دو چار آنسو چشمِ جاناں سے
بجائے سبزہ، نرگس پھولتی ہے میرے مدفن پر

___ نکل آنا: آب دیدہ ہو کر آنکھ سے آنسو گر پڑنا۔

اُس ماہ کی فرقت میں جو تارے نکل آئے
تاروں سے سوا اشک ہمارے نکل آئے

آنسوؤں کا تار: مسلسل آنسو نکلنا، زیادہ رونے کی حالت۔

ہو گیا فرقتِ جاناں میں ایسا ناتواں
توڑنا مشکل ہوا ہے آنسوؤں کے تار کا

آنکھ اُٹھا کر دیکھنا: توجہ کرنا۔

گل عذاروں سے ہوئی تم سے مجھے بے زاری
آنکھ اٹھا کر کبھی دیکھوں نہ گلستاں کی طرف

___ بدلنا: بے مروتی کرنا۔

رنگ چہرے کا یاں بدلنے لگے
آنکھ تیری جہاں ذرا بدلی

___ بند کرنا: سونے کا قصد، ضعف کی حالت، تصور کا عالم۔

ہم ضعیفوں کو کہاں آمد و شد کی طاقت؟
آنکھ کی بند، ہوا کوچۂ جاناں پیدا

___ بھر کر دیکھنا: ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔

آنکھ بھر کر دشت کو دیکھا تو جیحوں ہو گیا
ٹھوکریں کھا کھا کے میری کوہ ہاموں ہو گیا

___ پر پٹی باندھنا: آنکھ کو ایک کپڑے کے ٹکڑے سے پوشیدہ کرنا۔

ہمارے زخم کے نظارے کی کب تاب ہے اس کو
تُو اے جراح! پہلے باندھ پٹی چشمِ سوزن پر

___ پر رکھنا: عزت دینا۔

کیا کسی ناچیز کو ناچیز ہم سمجھیں بھلا!
آنکھ پر رکھتے ہیں اکثر وقتِ حاجت کاہ کو

___ پڑنا: نظر پڑنا، دیکھنا۔

کی خدا نے کافروں پر، اے صنم! جنت حرام
ورنہ کس کی آنکھ پڑتی تیرے ہوتے حور پر؟

___ پھڑکنا: خود بخود پپوٹے کا حرکت کرنا۔

پھڑکی جو چشمِ یار ہوئی اُس کی احتیاج
نسبت ہے کوہ سرمہ کو کیا برگِ کاہ سے

___ جھپکنا: نیند آ جانا۔

ہے جھپکنا مشکل اپنے دیدۂ بیدار کا
چہرے پر نقشہ ہے تیرے روزنِ دیوار کا

___ چار کرنا: سامنے آنا، آنکھ ملانا۔

شرمندہ اپنی جلد روی سے جو ہو گئی
پھر آنکھ مجھ سے وصل کی شب نے نہ چار کی

___ سامنے نہ کر سکنا: محجوب ہونا، شرمندہ ہونا۔

پڑھ کے خط اُس بے وفا نے جو نہ کہنا تھا کہا
آنکھ کر سکتا نہیں میں نامہ بر کے سامنے

___ سامنے نہ ہونا: حجاب معلوم ہونا۔

سامنے ہوتی نہیں اُس شمع رو کے اپنی آنکھ
اے صبا محفل سے پروانہ کی خاکستر اُٹھا

___ سیدھی ہونا: لطف کی نظر ہونا۔

وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھ سے سیدھی آنکھ تھی
جب نہ تب میں اب تو پاتا ہوں نگاہِ یار کج

___ کڑی پڑنا: تیز نگاہ پڑنا۔

سودا جو تری زلف پہ اے جان! ہے مجھ کو
ہر حلقۂ زنجیر کی پڑتی ہے کڑی آنکھ

____ کسی طرف ہونا: توجہ کی نگاہ ہونا۔

حُسن کب اُن کو نظر آتا ہے
آنکھ جن کی ہے قباحت کی طرف

____ کھلنا: ہوشیاری۔

بدلے تاروں کے اُسی چاند کو میں نے دیکھا
آنکھ کھلتے ہی ہوا جلوۂ جاناں پیدا

____ گڑنا: غور کے ساتھ نگاہ کا کہیں قائم ہو جانا۔

پھسلا ہی کیا، پائے نگہ سارے بدن پر
ہے کیا ہی! صفائی کہ کسی جا نہ گڑی آنکھ

____ لڑنا: دوچار ہونا۔

میرے رونے سے مشابہ ہے جھڑی ساون کی
اُسی محبوب سے کیا آنکھ لڑی ساون کی؟

____ لڑانا: ٹکٹکی باندھ کے دیکھنا، گھورنا، لگاوٹ کرنا۔

مار ڈالا جان سے جس سے لڑائی تُو نے آنکھ
ساقیا! ڈورے تری آنکھوں میں ہیں تلوار کے

____ لگانا: آنکھ کا متصل کرنا۔

لگا کر آنکھ، نظارہ میں کر سکتا نہیں ڈر سے
گماں ہے چشمِ درباں کا درِ جاناں کے روزن پر

____ لگنا: نیند آ جانا۔

وصل کی شب سو گیا تھا میں سو غم نے عمر بھر
آنکھ پھر لگنے نہ دی میری پئے تعزیرِ خواب

____ لگی رہنا: آنکھ کا متصل رہنا۔

تصور بھی، عجب ہے دوربیں، ہم ہوں کہیں لیکن
لگی رہتی ہے آنکھ اپنی، درِ جاناں کے روزن پر

آنکھوں سے: نہایت رغبت اور توجہ سے۔

آنکھوں سے نکالوں ، پاؤں پھیلا
گر کوئی چُبھا ہو خار قاصد

____ سے اوجھل ہونا: غائب ہونا۔

کوئی دم اوجھل نہ ہو نظروں سے او خورشید رُو!
بعد مدت آج میری چشمِ تر کھاتی ہے دھوپ

____ سے لگانا: عزت کرنا، تعظیم کرنا۔

جب کہ سو جاتا ہے آنکھوں سے لگا لیتے ہیں ہم
رات بھر میں لاکھ بار اُس بے خبر کی ایڑیاں

____ کو ترسانا: دیدار سے محروم رکھنا، آنکھوں کے سامنے سے دُور رہنا۔

ساکنِ دل تُو ہوا آنکھوں کو ترساتا ہے کیوں؟
جس قدر دل صاف ہے ویسی نگہ بھی پاک ہے

____ کی سیاہی: سوادِ چشم۔

کیا فقط اشکوں نے آنکھوں کی سیاہی دھوئی؟
کہ ہوئے ہیں مری پلکوں کے بھی سب بال سفید

____ کے آگے: مقابل، سامنے۔

موسمِ گُل میں ہمیں تو داغ ہو افلاس کا
آگے آنکھوں کے زرِ گُل یوں اُڑائے عندلیب

____ کے آگے اندھیرا چھانا: تیورا جانا، ضعف سے غشی معلوم ہونا، غش میں کچھ دکھائی نہ دینا۔

اندھیرا سا اندھیرا چھا رہا ہے آگے آنکھوں کے
شب تاریک میں مجھ کو خیالِ زُلفِ شب گوں ہے

____ کے آگے پھر جانا: خیال کرنے کے ساتھ پیش نظر ہونا۔

آگے آنکھوں کے جو پھر جاتے ہو چلاتا ہوں میں
پہلے بجلی کوندتی ہے رعد کی آواز سے

____ کے آگے ناک، سوجھے کیا خاک: مثل ہے، طنزیہ بولتے ہیں جب سامنے کی چیز نظر نہ آئے۔

ہے عیاں جلوہ خدا کا اِن بتانِ ہند میں
سوجھے کیا زاہد! تجھے آنکھوں کے آگے ناک ہے؟

____ کے ڈورے: آنکھوں کے اندر کی باریک سُرخ سُرخ رگیں جو آنکھ کی سفید گولائی پر نظر آتی ہے۔

مینائے بادہ کا جو تصور ہے ساقیا!
آنکھوں کے ڈورے ہو گئے وقتِ خمار سبز

____ کے سامنے: مقابل۔

سامنے آنکھوں کے اب دن رات اُس کا خال ہے
ان دنوں تاباں ہمارا کوکبِ اقبال ہے

____ میں آنسو بھر آنا: آب دیدہ ہونا۔

یار کے جاتے ہی بھر آئے مری آنکھوں میں اشک
نوش تاروں کا ہوا خورشید پنہاں ہو گیا

____ میں پھر جانا: کسی کا تصور بندھنا۔

جن کی رفتار کے پامال ہیں ہم
وہی آنکھوں میں پھرا کرتے ہیں

____ میں پھرنا: تصور بندھا رہنا۔

اُس کی نگاہ پھرتی ہے، چشمِ پُر آب میں
گویا کہ برق، کوند رہی ہے، سحاب میں

____ میں جالا آ جانا: آنکھوں کی ایک بیماری ہے جو اندھا کر دیتی ہے۔

ہو گیا ہوں انتظارِ آمدِ ساقی میں کور
نشے کے ڈوروں کی جا آنکھوں میں اب جالے ہوئے

____ میں جگہ دینا: منظورِ نظر سمجھنا، پسند کرنا، مرغوب جاننا۔

ہر ایک اپنی آنکھوں میں دے مجھ کو اب جگہ
سرمہ کیا ہے یار نے برقِ نگاہ سے

____ میں جگہ ہونا: آبرو ہونا، قدر ہونا۔

دی ہے خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو
کیوں نہ آنکھوں پر جگہ ہو ابروئے خم دار کو

____ میں چھا جانا: نگاہوں میں سمانا۔

میں مطلع نہیں شبِ تارِ فراق سے
آنکھوں میں چھا رہی ہے جو تنویر یار کی

____ میں حلقے پڑ جانا: ضعف سے آنکھوں کا اندر دھنس جانا۔

پاؤں پر سر آ رہا ہے ناتوانی سے جنوں!
پڑ گئے حلقے مری آنکھوں میں اب زنجیر کے

____ میں حیا نہ ہو تو ڈھیلے اچھے: بے حیا آنکھ کسی کام کی نہیں۔

حلم اگر دل میں نہ ہو تو کہیں بہتر پتھر
ڈھیلے اچھے ہیں حیا نہ ہو اگر آنکھوں میں

____ میں رات کٹنا: جاگ کر رات بسر ہونا۔

سب کی سب، کیا، ہیں شبِ قدر ہماری راتیں؟
کٹتی ہیں آنکھوں ہی میں ہجر کی ساری راتیں

____ میں سمانا: مرغوبِ نظر ہونا، آنکھوں میں بس جانا۔

اس قدر کھپ گئی ہے اُس کی سنہری رنگت
اے پری! اب تو سماتا نہیں زر آنکھوں میں

____ میں کھپ جانا: آنکھوں میں سمانا، آنکھوں میں دھنس جانا، نہایت مرغوب ہونا۔

اس قدر کھپ گئی ہے اُس کی سنہری رنگت
اے پری! اب تو سماتا نہیں زر آنکھوں میں

____ میں کھٹکنا: ناگوار ہونا۔

تابہ کے اغیار اپنی آنکھ میں کھٹکا کریں؟
آبلوں میں کچھ دنوں خارِ مغیلاں دیکھیے

____ میں موتی کوٹ کر بھرنا: آنکھوں کا نہایت آب دار ہونا۔

کوٹ کر موتی بھرے ہیں تیری آنکھوں میں اگر
قطرۂ اشک یہاں بھی ہیں گہر آنکھوں میں

____ میں موہنی ہونا: ایسی نظر ہونا کہ جسے دیکھ کے کوئی فریفتہ ہو جائے۔

دیکھا جسے وہ ہو گیا عاشق
تیری آنکھوں میں موہنی ہے

____ میں نشہ ہونا: نشے سے آنکھیں چڑھی ہونا، خمار ہونا۔

نہ دہشت محتسب کی ہے نہ منت مے فروشوں کی
یہاں ہے نشہ آنکھوں میں شراب شیشۂ دل کا

____ نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی: نایاب، عجیب، بے مثل، لاثانی۔

ناک ایسی دیکھی آنکھوں نے نہ کانوں نے سُنی
بو تمھارے کاکلوں کی ہوتی ہے سم ناک میں

جس کو آنکھوں نے نہ دیکھا نہ کانوں نے سُنا
ہے دہانِ تنگ اُس کا اور اپنا راز ہے

آنکھیں بچھنا: انتہا کی عزت ہونا۔

قدر اُس کے سر کی سوچو ہوتی ہیں روحیں فدا
راہ میں بچھتی ہیں آنکھیں دیکھنا توقیرِ پا

____ بند ہونا: مر جانا، سو جانا۔

ہوں گی بند آنکھیں تو سمجھو گے کہ بیداری یہ ہے
دیکھتے ہو کھول کر آنکھیں جو تم یہ خواب ہے

خواب میں سارے مزے وصل کے ہم لوٹتے ہیں
بند آنکھیں ہیں مگر بند کوئی کام نہیں

ـــــ بیٹھ جانا: آنکھ کے ڈھیلے کا اندھا ہو کر اندر گھس جانا۔
روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہیں آنکھیں
کیا مرے پاس سے اے آفتِ جاں اُٹھتا ہے

ـــــ پونچھنا: آنسو پونچھ کر آنکھیں صاف کرنا۔
آیا ناسخ گریہ سے یار
ناسخ! اب پونچھ ڈال آنکھیں

ـــــ پھوٹ جانا: اندھا ہو جانا۔
وہ بحرِ حُسن جو نظر آتا نہیں کبھی
کیا پھوٹ پھوٹ جاتی ہیں آنکھیں حباب کی

ـــــ پھیر لینا: خفا ہونا، بے مروتی کرنا۔
تُو نے آنکھیں پھیر لیں یاں کام آخر ہو گیا
طائرِ جاں پائے بندِ رشتۂ نظارہ تھا

ـــــ تلوؤں سے ملنا: خوشامد کرنا، انتہائی عاجزی۔
اُس کے تلوؤں سے مَلیں سوتے میں کیا آنکھوں کو ہم
ناخنِ پُر نور ہیں چشمِ نگہباں پاؤں میں

ـــــ چُرانا: لجانا، بے مروتی کرنا، اغماض کرنا۔
جب نظر آتا ہے آنکھیں ہی چُرا جاتا ہے وہ
آ گیا ہے دل ہمارا ہائے کس بے دید پر؟

ـــــ چڑھانا: (۱) خراجِ تحسین ادا کرنے کی غرض سے قبر پر کچھ رکھنا، (۲) نشے سے آنکھوں کا پھرا ہونا۔
رہا جو زندگی بھر عشق، مجھ کو خوش نگاہوں کا
چڑھا جاتے ہیں آ ہو، اپنی آنکھیں، میرے مدفن پر

ـــــ چڑھنا: نشے کے آثار معلوم ہونا۔
دکھا کے باغ میں آنکھیں چڑھی ہوئیں اپنی
وہ نشہ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا

ـــــ دکھانا: قہر و غضب سے دیکھنا۔
دکھائیں یار نے آنکھیں چُھپا کے چھاتی کو
عطا کیے مجھے بادام انار کے بدلے

ـــــ روتی ہیں: آنسو جاری ہیں۔
میری آنکھیں روتی ہیں ناسخ! اِسی افسوس میں
آہ ہم تر ہوں لبِ آلِ پیمبرؐ خشک ہو

ـــــ روتے روتے سفید ہو جانا: آنکھوں کی بینائی جاتی رہنا۔
روتے روتے میری آنکھیں ہو گئیں اے گل! سفید
پائی ہے بادام نے صورت گُلِ بادام کی

ـــــ روشن ہونا: آنکھیں بینا ہونا، دکھائی دینا۔
یہ اندھے ہیں جو کہتے ہیں ہم ہی ہم ہیں
جو آنکھیں ہوں روشن تو پھر تُو ہی تُو ہے

ـــــ سفید ہونا: بینائی جاتی رہنا۔
دکھلا گیا کبھی نہ وہ چشمِ سیاہ کو
آنکھیں مری سفید ہوئیں، انتظار میں

ـــــ سینکنا: نظارہ بازی کرنا۔
آتشِ رُخ سے آنکھیں سینکتے ہیں
کیا زمستاں میں کام منقل کا

ـــــ کُھل جانا: ہوشیار ہو جانا۔
مُردے جی اُٹھے تری ٹھوکر سے زندے مر گئے
کھل گئیں دو چار آنکھیں، ہو گئیں دو چار بند

___ کھول کر دیکھنا: ہوشیار ہونا، جاگنا۔

ہوں گی بند آنکھیں تو سمجھو گے کہ بیداری یہ ہے
دیکھتے ہو کھول کر آنکھیں جو تم یہ خواب ہے

___ لڑانا: گھورنا، نظر سے نظر ملانا۔

کس سے منظور ہیں قاتل کو لڑائی آنکھیں
ہے سیاہی و تنگ تیغ و سپر آنکھوں میں

___ لگی ہونا: نگاہ کا نہایت غور سے کسی طرف متوجہ ہونا۔

لوٹتے ہیں خاک میں آنکھیں لگی ہیں سوئے بام
مرتے ہیں معراج پر اُفتادگانِ کوئے دوست

___ ملانا: متوجہ ہونا، اچھی طرح دیکھنا۔

آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا
ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا!

___ ملنا: توجہ ہونا۔

اُس کی آنکھیں کیا ملیں عاشق کی آنکھوں سے بھلا؟
جتنے آہو ہیں انھیں ہر ایک سے رم چاہیے

___ نکالنا: (۱) دیدے حلقۂ چشم سے نکلوا کر پھنکوا دینا، ایک قسم کی سزا ہے جو زمانۂ سابق میں دی جاتی تھی (۲) غصے میں تیز نگاہ سے دیکھنا۔

ہے اہلِ نظر سے بغض تجھ کو
نادر کی طرح نکال آنکھیں

دیکھا آنکھوں کو میں نے کس دن؟
مجھ پر نہ عبث نکال آنکھیں

___ نہ ملنا: بے اعتنائی ظاہر ہونا۔

ربط دن بھر، شام سے آنکھیں تری ملتی نہیں
جیسے پنہاں ہوتے ہیں سارے چکارے رات کو

آنے پانا: آتے وقت کسی کا سدِ راہ نہ ہونا۔

کہہ دے اِک روز کہ غیر آنے نہ پائے گھر میں
جنگ دیکھی نہ اگر ہو سگ و درباں میں کبھی

___ دینا: کسی کے آنے میں حارج نہ ہونا، آنے کی اجازت دینا۔

گھر میں نہ آنے دے تو نہ آنے دے، غم نہیں
مجھ کو ہے تیرے روزنِ دیوار سے غرض

آواز بند ہونا: بولنے کی سکت نہ رہنا۔

غبارِ دشتِ مجنوں، کیا ہے سُرمہ؟
کہ ہو جاتی ہے آوازِ جرس بند

___ بھاری ہو جانا: چلاّتے چلاّتے گلا بیٹھ جانا۔

نہ سُنا پر نہ سُنا کیا ہی گراں گوش ہیں گل
ہو گئی نالوں سے آوازِ عنادل بھاری

___ بھول جانا: کسی کے لہجے کا یاد نہ رہنا۔

نالے کر آتا ہوں ہر شب زیرِ دیوار اس لیے
بھول جائے تا نہ وہ کافر مری آواز کو

___ دب جانا: بلند آواز کے آگے ہلکی آواز نہ سُنائی دینا۔

کیا رقیب روسیہ ہے چیز ناسخ کے حضور؟
دب گئی آوازِ خر کی شیر کی آواز سے

___ دینا: پکارنا، صدا بلند کرنا۔

سیکڑوں آہیں کروں پر ذکر کیا آواز کا؟
تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا

___ ملنا: آواز میں آواز کا شامل ہونا۔

ساتھ میری آہ کے زنجیر نے آواز کی
راگ سے آواز مل جاتی ہے جیسے ساز کی

___ نہ نکلنا: خوف سے خاموش ہو جانا۔

اِک تیر میں مثلِ لبِ سُوفار ہوا چپ
نکلی نہ ترے عاشقِ جاں باز کی آواز

آوازہ: طعن، تشنیع کا فقرہ۔

باغ میں آوازِ چاکِ جیبِ گُل
صاف ہم دیوانوں پر آوازہ ہے

آہ پڑنا: صبر پڑنا، بددعا کا اثر ہونا۔

آہ پڑ جائے ابھی تجھ پر کسی مخمور کی
محتسب! تُو نے صراحی کیا ہی چکنا چور کی

___ کرنا: آہستہ آہستہ بے قراری کی صدا۔

ہوں میں ایسا رحم کے قابل کہ گنبد کی طرح
آہ کرتا ہے فلک بھی سُن کے میری آہ کو

___ کھینچنا: آہ کرنا۔

ہجرِ ساقی میں بطِ مے ہو گئی جل کر کباب
جائے قلقل اے صراحی! آہِ آتش بار کھینچ

آہٹ: چاپ، پاؤں کی صدا سنائی دینا۔

مانگتے ہیں یہ دُعا سونے کے وقت اے یار! ہم
ہوں تیرے پاؤں کی آہٹ سے کہیں بیدار ہم

___ ہونا: پاؤں کی صدا سُنائی دینا۔

محال خوابِ لحد سے ہے گرچہ بیداری
میں چونک اُٹھوں اگر اُس کے قدم کی آہٹ ہو

آہک: چونا۔

آہک و مس و زیبق و قلعی
مثلِ فولاد و آہن اور کئی

آہوں کا دھواں: مسلسل آہیں۔

ضعف سے ناسخِ مہجور کہاں اُٹھتا ہے؟
کبھی اُٹھتا ہے تو آہوں کا دھواں اُٹھتا ہے

آئینہ داری کرنا: خدمت گاری کرنا، اطاعت کرنا۔

تیری زلفوں کے لیے شانہ بکف ہے ہر دن
اور کرتی ہیں تری آئینہ داری راتیں

آئینے کا گھر: وہ حلقہ چوبی یا برنجی جس کے اندر آئینہ جڑ جاتا ہے۔

پڑ گیا ہے اُس کو اب دیدارِ جاناں کا مزا
خانۂ زنداں نہ کیوں ہو جائے گھر آئینے کو

___ مکان میں لگانا: مکان کو آئینے لگا کر سجانا۔

شیشے طاقوں میں ہیں شیشوں میں ہیں پریاں جلوہ گر
کیا لگائے اپنے مے خانے میں خمار آئینہ

___ میں بال آنا: آئینے میں ضرب پہنچنے سے خط پڑ جانا۔

ہو گیا مجھ کو یقیں اک بال اس میں پڑ گیا
اُس نے دکھلائی جو ہے اپنی کمر آئینے کو

آیئے: تعظیماً بلانے کا لفظ ہے۔

شیب آ گیا شباب گیا اب بھی آیئے
کرنا ہے صبح دم مجھے اے مہربان کوچ

آیہ: (آیت)۔

چشمِ زاہد میں ہوں گو خوار گناہوں سے مگر
مغفرت کا تو مری شان میں آیہ اُترا

___ فاصدع: کھول کر سنا دیں قرآن کریم کی آیت:
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤمَرُ کی طرف اشارہ ہے۔

آیۂ فاصدع جب پایا نزول
دعوتِ ظاہر لگے کرنے رسولؐ

ب

باب کھلنا: معاملہ کھلنا، معاملے کی خبر ہونا۔

اور اس میں گڑا ہو قلابا
کیا نہ تم پر کھلے گا باب اس کا

بات: طرز و روش، ناز و انداز۔

یدِ بیضا سے ہاتھ آئی یہ بات
حسن محتاج کب ہے زیور کا؟

___ اُٹھانا: کسی کی سخت کلامی سُن کر ضبط کر جانا۔

بات جن نازک مزاجوں سے نہ اُٹھتی تھی کبھی
بوجھ اُن سے سیکڑوں من خاک کا کیوں کر اُٹھا؟

___ بُری ہو جانا: وضع داری کے خلاف امر ہونا۔

بات کی غیر سے تُو نے، مری کیا بات رہی
ہو گئی تجھ سے یہ اے رشکِ پری! بات بُری

___ تیر سی لگنا: بات سُن کر بُرا ماننا۔

تیر سی لگتی ہے دل میں بات جو کرتا ہے تُو
ہیں لبِ نازک ترے مثلِ لبِ سوفار سُرخ

___ جانا: اعتبار کم ہو جانا، بے اعتباری۔

گو جان جائے غم نہیں لیکن نہ بات جائے
وہ کھنچ رہا ہے مجھ سے تو میں بھی کشیدہ ہوں

___ چلنا: تذکرہ ہونا۔

صفتِ ابروئے قاتل میں جو تقریر چلے
ہے یقیں میری زباں صورتِ شمشیر چلے

___ رہنا: عزت اور وقار کا باقی رہنا، سُرخ روئی ہونا۔

بات کی غیر سے تُو نے، مری کیا بات رہی؟
ہو گئی تجھ سے یہ اے رشکِ پری! بات بُری

___ کا پاس: پاسِ سخن، اپنی بات کی ساکھ اور اعتبار کا لحاظ۔

عشق تو مدت سے اے ناسخ! نہیں
مجھ کو اپنی بات کا اب پاس ہے

____ کرنا: بات کہنا۔

بات کس سے کروں چپکی مجھے لگ جائے نہ کیوں
وہ نہیں ہائے مجھے جس کی ہے گفتار پسند

____ مُنہ سے نہ نکلنا: سکتہ سا ہو جانا، رعب چھا جانا، شدتِ غم سے بات کرنے کی قوت نہ رہنا۔

پہروں ہی بات مرے منہ سے نکل سکتی نہیں
یاد آ جاتی ہے کوئی جو تری بات مجھے

____ میں مار ڈالنا: ایسی معشوقانہ بات کرنا کہ بے ساختہ سامع محو ہو کر کشتۂ سخن ہو جائے۔

مار ڈالا بات میں، ٹھوکر سے زندہ کر دیا
سحر ہے گفتار میں، اعجاز ہے رفتار میں

____ نہ ماننا: ہٹ کرنا، فہمائش کو خیال میں نہ لانا۔

گرچہ اے جان! نہیں تیری کوئی بات بُری
پر مری بات نہ مانی، ہے یہی بات بُری

باتوں میں اُڑانا: دوسرے کی بات کو خیال میں نہ لانا اور اپنی باتوں سے ٹال دینا۔

اِس قدر تُو نے اُڑایا ہے مجھے باتوں میں آج
اے پری! زیبا ہے دعوائے سلیمانی مجھے

____ میں لگا لانا: ایسی دل چسپ اور پُرکشش باتیں کرنا کہ سامع اُن کے سننے کے لیے ساتھ چلا آئے۔

جو مجھ سے گریزاں تھا کل اُس کو میں گھر اپنے
باتوں میں لگا لایا، تقریر اِسے کہتے ہیں

باتیں کرنا: گفتگو کرنا، مکالمہ کرنا۔

یار سے کرتا ہوں میں باتیں جلے جاتے ہیں غیر
صاعقہ اُن کو ہوا شعلہ مری آواز کا

بادِ بہاری: بہار کی سبک رو ہوا جس کی وجہ سے نمو کی قوتیں از سرِ نو پیدا ہو جاتی ہیں۔

باغ میں آج جو اُس گل کی سواری آئی
شور بلبل نے کیا بادِ بہاری آئی!

بادشاہی کرنا: سلطنت کرنا۔

بادشاہی کر رہے ہیں انزوائے فقر میں
پائے خفتہ کو کہیں اب طالعِ بیدار ہم

بادکش: دھونکنی، پنکھا۔

عذارِ آتشیں پر بادکش کا اک بہانا ہے
کہ منظور اُس کو اپنے سبزۂ خط کا جلانا ہے

بادل: ابر۔

نہ ہوئے دیدۂ تر اشکوں سے اِک پل خالی
کبھی ہوتے نہیں پانی سے یہ بادل خالی

____ اُٹھنا: ابر کا گھر کر آنا، بدلی چھانا، گھٹا چھانا۔

اُدھر اُٹھے ہیں بادل اور اِدھر ناتیخ ہوں میں گریاں
مقابل ہو کے دیکھوں تو بھلا کیوں کر برستے ہیں

____ ہونا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

تیرے دونوں معجزے ہیں ایک اے نُورِ خدا!
سایہ تیرا رتبۂ اعلیٰ سے بادل ہو گیا

بادۂ گلگوں: سُرخ شراب۔

ایک قطرے میں ہوا ناتخ مرا ٹکڑے جگر
بادۂ گُل گوں فراقِ یار میں زہراب ہے

باذِل: سخی، بخشنے والا۔

تُو وہ باذل ہے زمانے میں کہ تیرے ڈر سے
کہیں ہوتا نہیں گنجینۂ قاروں پیدا

بارِد: ٹھنڈا/ٹھنڈی۔

تو مقرر کرے گا وہ اظہار
کہ یہ بارد دوا ہے یا ہے حار

بارود اُڑنا: بارود کا آگ کی مدد سے دُور پہنچنا۔

ہے سوزِ عشق شہ پر پرواز مُرغِ دل
بارود کب اُڑے، رہے جب تک شرر سے دُور

بارہ دری: وہ بلند عمارت جس میں بارہ در ہوں۔

مشرقِ خورشید تیرے نُور سے ہے، ورنہیں
کون ہے بارہ دری میں، آج جو ششدر نہیں

____ مہینے: سال بھر، ہمیشہ، سارے موسموں میں۔

سیلِ اشک، آنکھوں سے جاری، ہجر میں دن رات ہے
تیس دن، بارہ مہینے، اپنے گھر برسات ہے

باری/بار: متعدد دفعہ۔

کئی باری دیا ظالم نے پیغام
کہ ہم کو ہے یہ حکم حاکمِ شام

____ سے تاپ آنا: جو بخار ہر روز نہ آتا ہو، ایک یا دو روز کا وقفہ دے کر بخار آنا۔

جو اِک دن وصل کی راحت تو اِک دن رنج فرقت کا
وہ ہیں ہمدرد میرے جن کو تپ آتی ہے باری سے

بارے: آخرِ کار، خیر۔

بام پر وہ ماہ کرتا ہے نظارا صبح کا
آج بارے خوب چمکا ہے ستارا صبح کا

بارِیکا: وہ باریک خط جو علاوہ جدول کے صفحہ کے کنارے کھینچا جاتا ہے۔

وصفِ خط ہے، کہیں، دیوان میں، کہیں وصفِ کمر
ساتھ ہو جدولِ زنگار کے اِک باری کا

باڑھ: تلوار کی دھار، باڑھ رکھوانے سے مراد دھار کو تیز کروانا ہے۔

میری گردن ضعف سے، اتنی نہ جھکتی تھی کبھی
باڑھ رکھوائی ہے اُس نے آج کیا تلوار پر؟

سان کی مانند گردش میں ہے گویا آسماں
باڑھ آتی ہے نظر تیغِ ہلالِ عید پر

____ رکھوانا: سان کے پتھر پر تیز کرانا۔

میری گردن ضعف سے، اتنی نہ جھکتی تھی کبھی
باڑھ رکھوائی ہے اُس نے آج کیا تلوار پر؟

____ کا ڈورا: دمِ شمشیر کا نشان، دھار کی باریکی۔

سیکڑوں گردن کے ڈورے کیجیے اُس پر نثار
باڑھ کا ڈورا وہ ہے، قاتل، تری تلوار میں

باز آنا: کسی بدکام یا بدعادت کو ترک کر دینا۔

بدعمل جو ہیں وہ باز آتے نہیں تعزیر سے
چور کو پروا نہیں گو ہے مثالِ دار شمع

____ **ہونا:** کُھلا ہونا۔

فصلِ گُل ہے چار دن ایامِ توبہ ہیں مدام
عمر بھر اے مے کشو بابِ اجابت باز ہے

بازار بند پڑا ہونا: دُکانیں بند ہونا۔

یوسفستاں ہو گئے ہیں کوچہ ہائے لکھنؤ
ایک مدت سے پڑا ہے مصر کا بازار بند

____ **سرد ہونا:** بکری کم ہونا، فروخت کی کمی۔

آگے اُفتادوں کے پاتے ہیں کوئی سرکش فروغ
سرد ہو جائے نہ کیوں بازارِ آتش آب سے؟

____ **کا سودا:** موجوداتِ بازار کی خریداری۔

تیرے رستے سے جو گزرا اے پری! مجنوں ہوا
داغِ سودا ہے فقط سودا تیرے بازار کا

____ **گرم ہونا:** خوب بکری ہونا، فروخت کی کثرت۔

تھی خریداری متاعِ جنسِ یوسف کی کسے؟
آتشِ شوقِ زلیخا سے ہوا بازار گرم

بازو: مددگار، ساتھی، بغل یا پہلو میں بیٹھا ہوا شخص جو گانے والے یا مرثیہ خواں کو مدد دیتا ہے، سانس لینے کا وقفہ مہیا کرنے کے لیے گانے یا مرثیہ پڑھنے میں کہیں کہیں حصہ لیتا ہے۔

میں اکیلا شرح اپنے غم کی کر سکتا نہیں
کوئی مثلِ مرثیہ خواں چاہیے بازو مجھے

اب تو باہر آ کہ ہم کب سے کھڑے ہیں منتظر
پیکر اپنا تیرے دروازے کا بازو ہو گیا

____ **بند:** بازو کے زیور کا نام ہے۔

مل گئے ہیرے کے بازو بند صاف اے رشکِ ماہ!
سیم خالص سے زیادہ ہیں ترے بازو سفید

____ **کی مچھلی:** بازو کے اندر گوشت کسی قدر اُبھرا ہوا۔

بے قراری کا ہوں پُتلا مثلِ موج اے بحرِ حُسن!
کیوں نہ ہر بازو کی مچھلی ماہیِ بے آب ہو؟

باشہ/ باشہ: عقاب کی ایک قسم۔

زاغ ، بط ، کرکرا ، کبوتر ، قاز
ترمتی ، شکرہ ، باشہ ، بہری ، باز

باطل: تلف، ضائع۔

حق جو ماں باپ کے ہوں، باطل ہوں
حکمتیں ہیں جو اس میں عاطل ہوں

باغ باغ ہونا: خوش ہونا۔

روحِ سعدی ہو گئی ہو گی خوشی سے باغ باغ
آج پڑھنے کے لیے اُس کو گلستاں چاہیے

بافتے کا تھان: بے دھلے سوت کی ساٹن، کورا لٹھا۔

حیرتی ہیں خیال ، وہم ، گمان
پر ہے ہر ایک بافتے کا تھان

باقلا: سبزی، بیج دار لوبیہ کی طرح کی پھلی۔

دانوں میں صنعتِ الٰہی دیکھ
عدس و ماش و باقلا بھی دیکھ

باک: ڈر۔

خواہشِ نظارہ کو ضعفِ بصر کا باک ہے
رات دن آنکھوں کے آگے روئے آتش ناک ہے

باگ: عنان۔

جانتے ہیں جس کو سب تارِ نفس
توسنِ عمرِ رواں کی باگ ہے

____ **موڑنا**: باگ کا رخ کسی طرف کر دینا۔

ہم کہیں کو جاتے ہیں کہتی ہے دنیا کی ہوس
توسنِ عمرِ رواں کی باگ موڑا چاہیے

باگریں: ڈار، گروہ۔

ہرنوں کی باگریں تو گینڈوں کے غول
پھرتے ہیں دشت دشت ڈانواں ڈول

بال: مو و نشانِ خط۔

موئے کمر ہے یوں بدنِ یار میں عیاں
دُرِ نجف کے جرم میں جس طرح بال ہو

____ **بال**: مو بہ مُو، مراد پورا جسم۔

سیاہ کار کوئی کب ہے زلفِ جاناں سا؟
گناہ گار نظر آیا بال بال مجھے

____ **گنہ گار ہونا**: سراپا گناہوں سے آلودہ ہونا۔

گنہ گار اب جو میرا بال بال آیا نظر ناسخ!
وہ اپنے کاکلِ مشکیں سے مشکیں میری کستا ہے

____ **بڑھانا**: بالوں کو دراز کرنا۔

بال اپنے جن دواؤں سے بڑھائے یار نے
کیا انھی سے گیسوئے شب ہائے ہجراں بڑھ گیا

____ **خورا**: ایک مرض ہے جس سے چندیا کے بال گر جاتے ہیں۔

کیوں بال خورے کا ہے خطِ یار میں گماں؟
ہم سے سنو، لگا ہے یہ کیڑا کتاب میں

____ **سفید ہونا**: بڑھاپا آنا، جوانی کی رخصت۔

بل بے طولِ شبِ فرقت، نہ ہوئی اب تک صبح
ہو گئے آہ مرے موئے سیہ فام سفید

____ **سلجھانا**: اُلجھے ہوئے بالوں کو کنگھی سے صاف کرنا۔

بال سلجھاتا ہے وہ دستِ حنائی سے جو آج
پنجۂ مرجاں ولا اُن گیسوؤں کا شانہ ہے

بالا: کانوں میں پہننے کا سونے کا بڑا حلقہ۔

وہ بلا، بالا ہے تیرے کان کا اے بحرِ حسن!
مچھلیاں بھی ہو سکیں باہر نہ اِس گرداب سے

بالش: سرہانہ، تکیہ۔

بھر لے بالش میں، نہیں ہیں جو سزاوارِ قفس
پَر مرے کیسے اُڑے پھرتے ہیں صیاد کے ساتھ

بالی: سونے یا چاندی کا کان میں پہننے کا چھوٹا حلقہ۔

لاغر ہوں میں ایسا کہ تیرے کان کی بالی
ہو جائے صنم، طوقِ گلو گیر گلے میں

بالے کی مچھلی: مچھلی کی صورت کا سونے کا زیور جو بالوں میں لٹکا کر پہنتے ہیں۔

بوسے لیتی ہے ترے بالے کی مچھلی اے صنم!
ہے ہمارے دل میں عالم ماہیِ بے آب کا

بان: آتشیں تیر جو آگ لگانے یا ہاتھیوں کو ڈرانے کے لیے چلائے جاتے ہیں۔

چھوٹنے پر ہیں ہمارے نالۂ سوزاں کے بان
پیلِ گردوں بھاگ نکلے گا ابھی چنگھاڑ کر

___ چھوٹنا: ایک قسم کی آتش بازی جو چھوٹتے وقت ایک آگ کی سی لکیر بن کر زمین سے آسمان کی طرف روشن سی چلی جاتی ہے۔

چھوٹنے پر ہیں ہمارے نالۂ سوزاں کے بان
پیلِ گردوں بھاگ نکلے گا ابھی چنگھاڑ کر

بانا: وضع یا پیشہ جو کسی نے خاص طور پر اختیار کر لیا ہو۔

حقارت سے نظر کرتے ہو کیوں چاکِ گریباں پر
نہ سمجھو مفلسی، ہم عشق بازوں کا یہ بانا ہے

بانبی: سانپ کے رہنے کا سوراخ یا بل۔

دفن بانبی میں ہوا میں ناتواں مرنے کے بعد
عاشقِ کاکل جو تھا پیچھا نہ چھوڑا سانپ کا

بانٹنا: تقسیم کرنا۔

بانٹ لے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہیں
بارِ غم دُنیا میں اُٹھواتے نہیں مزدور سے

باندھا جانا: اشعار میں مضمون کا ضبط کیا جانا۔

یقیں ہے ایک دن مانندِ مضموں باندھے جائیں گے
نہیں دُزدانِ مضموں کو خطر سلطانِ عادل کا

باندھنا: کسی مضمون کو شعر میں موزوں کرنا۔

دمِ فکرِ سخن اکثر ہماری طبعِ روشن نے
تجھے خورشید باندھا اور زمیں کو آسماں باندھا

بانکپن: دھج۔

بانکپن میں پانچ ہے چلتا ہے وہ پنجوں کے بل
راہ میں ٹکتی نہیں اُس فتنہ گر کی ایڑیاں

بانوا: خوش نوا، گا کر مانگنے والا فقیر۔

ہے فقیری کا سبب اُلفت قدِ آزاد کی
چاہیے ہم بانوا رکھیں چھڑی شمشاد کی

باؤ میں آنا: خوشی سے پھولے نہ سمانا/خوشی سے اُڑنا۔ ہوا میں اُڑنا۔

اُس پری نے دی نشانی ہم کو جو انگشتری
ایسے آئے باؤ میں گویا سلیماں ہو گئے

___ کا گھوڑا: ہوا کا گھوڑا؛ مراد نہایت برق رفتار و تیز دوڑنے والا۔

کٹی پیادہ روی میں نہ راہِ منزلِ عشق
مروں تو باؤ کے گھوڑے پہ اب سوار ہوں میں

باؤلا کتّا: پاگل کتا، خاص جراثیم کا شکار کتا جو ہر اِک کو کاٹتا ہے اور اس کے کاٹنے سے وہ جان دار مر جاتا ہے۔

تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بشر دیوانے ہیں
گرگ دیکھے گا تو کتّا باؤلا ہو جائے گا

باہر آنا: گھر کے اندر سے نکل کر باہر آنا۔

ڈر نہیں، گر وقت بے وقت، آئیں باہر طفلِ اشک
شیر کے ناخن کی، ہیکل ہے، صفِ مژگاں نہیں

ـــــ باہر: تاکید کا جملہ جس کا یہ مطلب ہے کہ اندر ہرگز نہ داخل ہونا۔

خانۂ چشم میں بے یار جو نیند آنے لگی
مردمِ دیدہ یہ چلائی کہ باہر، باہر

ـــــ کرنا: نکال دینا۔

جو دعوائے خدائی ہے نکال اغیار کو گھر سے
خدا نے اے صنم! باہر کیا جنت سے شیطاں کو

ـــــ نکلنا: گھر کے اندر سے باہر نکلنا۔

منتظر بیٹھے ہیں گھر میں کسی محبوب کے ہم
مثلِ تصویر، نکلتے نہیں دم بھر باہر

ـــــ نہ ہونا: دریغ نہ کرنا، حکم کی تعمیل کرنا۔

دن کو گر روزہ رکھیں گے مے پئیں گے رات کو
ہم نہ باہر ہوں گے اے پیرِ مغاں ارشاد سے

ـــــ ہی باہر ہونا: گھر کے اندر مطلقاً نہ آنا۔

میرے گھر کی راہ کترا کر نکل جاتا ہے چاند
رہتی ہے فرقت کی شب باہر ہی باہر چاندنی

بایاں: اُلٹے ہاتھ۔

بائیں کو بیٹھے وہ اُٹھ کر میری دہنی سمت سے
دردِ دل اب ہو چکا دردِ جگر کا وقت ہے

بُت: خاموش۔

نہیں ہیں یہ صنم بھولے، جو چپکے بُت سے بیٹھے ہیں
چھپی ہے یوں شرارت، ہوں شرارے جیسے پتھر میں

بتاسا/ بتاشا: دودھیا رنگ کی پھولی ہوئی گول شکل میں بلبلے کی طرح کی ارزاں شیرینی۔

ترا دہن ہے وہ شیریں کہ ایک کُلّی میں
بتاشا بن گئے سارے حباب دریا میں

بتّی: بدن کا میل چھڑاتے وقت ہاتھ کی رگڑ سے جو بتّی کی صورت بن جاتی ہے۔

بتّی اُس کے میل کی، بتی اگر کی بن گئی
ریزہ ریزہ میل، صندل کا برادہ ہو گیا

بجالانا: تعمیل کرنا۔

کیا جو عہد موسیٰ سے بجا لایا میں اے ناسخ!
بہت گوسالے چلائے نہ چھوڑا میں نے ہاروں کو

بجرا: ایک قسم کی کشتی۔

ناسخ نے لکھی ہے اس کی تاریخ
بجرا ہے بطرزِ کشتیِ نوح

بجلی: کان میں پہننے کا ایک قسم کا زیور، صاعقہ، برق۔

اے پری رُو! ہے ترے کان کی بجلی بجلی
نظر آتے ہیں ترے گیسوئے خم دار گھٹا

ـــــ چمکنا: تابشِ برق۔

فراقِ یار میں بجلی نہیں، چمکتی ہے تیغ
غبارِ لشکرِ غم ہے سحاب کے بدلے

___ کوندنا: بجلی چمکنا۔

اُس کی نگاہ پھرتی ہے، چشمِ پُر آب میں
گویا کہ برق، کوند رہی ہے، سحاب میں

___ کی تلوار: بہت اعلیٰ درجے کی آب دار تلوار، وہ تلوار جو ایسے لوہے سے بنائی گئی ہو جس پر بجلی گر چکی ہو۔

ہجر میں بجلی کی تلوار دکھاتی ہے مجھے
آج مانندِ فلک ہو گئی خوں خوار گھٹا

___ گرنا: بجلی کے شعلے کا کسی آدمی یا درخت کو چھو کر جلا دینا یا دیوار یا مکان کی چھت کو مَس کر کے شق کر دینا۔

کیا نرالی گرم بازاری مرے یوسف کی ہے
پڑ گئی جب آنکھ، اِک بجلی گری بازار پر

___ گرانا: صدمہ پہنچانا، ایذا پہنچانا۔

کیا ترے سونے کی بجلی نے گرائیں بجلیاں
طور ہے یہ اے پری پیکر مرا سینہ نہیں

بچ کے قدم رکھنا: محتاط ہو کر کہیں پاؤں رکھنا۔

جان کر کانٹا مُسافر بچ کے رکھتے ہیں قدم
اس قدر میں وادیِ غربت میں لاغر ہو گیا

بَچنا: محتاط رہنا۔

چھپ کے بچتے ہو کہاں مجھ عاشقِ بے باک سے
جھانک لیتا ہوں میں تم کو اپنے دل کے چاک سے

بچھو: عقرب، کژدم: رینگنے والا کیڑا جس کی دم میں زہر ہوتا ہے اور جو ڈنگ مارتا ہے اور اس کے ڈنگنے سے سخت اذیت ہوتی ہے۔

کوئے جاناں میں مجھے جانے سے کیا ایذا ہوئی!
غیر کا نقشِ قدم تلووں کو بچھو ہو گیا

بچھوا: ایک قسم کا چاندی کا زیور جسے قومِ ہنود کی کتخدا (شادی شدہ) عورتیں پاؤں کی اُنگلیوں میں پہنتی ہیں۔

کرتے ہیں عالم کو جس کے پاؤں کے بچھوے شہید
اُس ستم گر کی بلا لیتی ہے خنجر ہاتھ میں

بچھوے: پازیب۔

کرتے ہیں عالم کو جس کے پاؤں کے بچھوے شہید
اُس ستم گر کی بلا لیتی ہے خنجر ہاتھ میں

بحار: (بحر کی جمع) دریا۔

نور میں کرتے ہیں عبورِ بحار
کٹتی ہے راہ دشتِ تیرہ و تار

یوں ہی ہیں علم درمیانِ بحار
علمِ عالم بھی سب کو ہے دشوار

بحث کرنا: مباحثہ کرنا۔

آج دعویٰ اُس کی یکتائی کا باطل ہو گیا
بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا

بحثنا: بحث کرنا۔

نطق ہو گا بند او زاہد! نہ مے خواروں سے بحث
بے صدا ہو جائے گا گنبد تری دستار کا

بَحِیرہ: توریت اور انجیل کا بڑا راہب عالم، بصرا شہر میں عیسائی علماء کے مرکزی گرجے کا راہب تھا، اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۲ سال کی عمر میں عظمت (نبوت) کی نشان دہی کی تھی۔

شہر بصرہ میں گیا جب کارواں
تھا بحیرہ نام اک راہب وہاں

بُخار: کسی شے کے بخارات کے لپکے یا مرغولے۔

لے لے گئی ہے پنبۂ مینائے مے ہوا
نسبت ہے کیا بخار سے ابرِ بہار کو؟

___ اُترنا: تپ اُترنا۔

اُترا مرا بخار جو تُو نے بدن چُھوا
تعویذ کی لکیریں ہیں تحریر ہاتھ میں

بخیر: خیریت ہے۔

عاشقوں کی طرح تو اُس کو مٹا دے سو بہ خیر
یہ خطِ رُخسارِ ظالم نامۂ تقدیر ہے

بدبُو کرنا: کسی شے سے ناگوار بُو آنا، عفونت آنا۔

یا زُلف کی بُو سے تھا معطر یہ مشام
یا مارِ سیہ کرتے ہیں آ کر بد بُو

___ دماغ کرنا: مزاج برہم کر دینا۔

اُس گلِ تر کو نہ کر او نکہتِ گُل! بے دماغ
مارے غصے کے ابھی آ جائے گا دم ناک میں

___ کیش: بری عادت۔

ہے جو موجود خدا پھر بُتِ بد کیش بھی ہے
زہ بھی ہے قوس بھی ہے تیر بھی ہے کیش بھی ہے

بَدلی: بہ معنی بادلی، بادل کی تصغیر۔

کبھی بدلی کبھی صفائے ہوا
معتدل کس طرح نہ آئے ہوا

رندِ مے خوار جب پکارتے ہیں
دُور سے دیتی ہے صدا بدلی

___ آ جانا: گھٹا آنا، ابر چھانا۔

کب مرے داغ پہ یہ چھایا ہے؟
آ گئی آفتاب پہ بدلی

بدلے: بہ جائے۔

جب نہ تب باتیں سناتا ہے وہ مجھ کو سخت سخت
سر کے بدلے اے جنوں! لگتے ہیں پتھر کان میں

بَدَن: جسم۔

چہرہ ہے ورد و یاسمن توام
کبھی دکھلایئے بدن اپنا

___ اُترنا: کمزور ہونا، پتلا ہونا۔

ذہن میں کاغذِ تصویر ، تصوّر سے گراں
جب سے وہ دھیان چڑھا کیا بدن اپنا اُترا

___ پر کپڑا ہونا: لباس پہنے ہونا، عُریاں نہ ہونا۔

مجھ کو ننگا دیکھ کر احسان قاتل نے کیا
گر نہیں کپڑے بدن پر زخم دامن دار ہیں

___ ٹوٹنا: اعضا شکنی۔

ساتھ شیشوں کے، بدن ٹوٹنے لگتا ہے مرا
واعظا! مجھ کو کبھی توبہٗ مے راس نہیں

___ جلنا: حرارت تیز ہونا۔

رکھا ہے قدم کوچہٗ جاناں میں جو ہم نے
جلتا ہے بدن تب سے مگر ہے کفِ پا سرد

___ چُرانا: سمٹ جانا۔

میں نے کب شمشیرِ قاتل سے چُرایا تھا بدن؟
بے سبب جرّاح! میرے زخم میں کیوں چور ہے؟

___ خشک ہونا: لاغری، ناتوانی۔

خشک غم سے ہو گیا میرا بدن مثلِ قلم
خط کے جو ارسال میں اُس بے وفا نے دیر کی

___ زرد ہونا: رنج یا ضعف سے جسم کا پیلا پڑ جانا۔

دل خوں ہے مرا بہ رنگِ لالہ
گیندے کی روش سے ہے بدن زرد

___ گُھل جانا: نہایت لاغر و ناتواں ہو جانا۔

جسم ایسا گُھل گیا ہے، مجھ مریضِ عشق کا
دیکھ کر کہتے ہیں سب، تعویذ ہے بازو نہیں

___ مَلوانا: مالش کرانا۔

میل سب چھٹ جائے گی مجھ سے بدن ملوایئے
ہاتھ میرے ہیں زیادہ کیسۂ دلاک سے

___ میلا ہونا: جسم کا کثیف ہونا، بدن پر میل جمنا۔

بام پر ننگے نہ آؤ تم شبِ مہتاب میں
چاندنی پڑ جائے گی میلا بدن ہو جائے گا

___ میں لہو نہ ہونا: نہایت لاغر ہو جانا۔

ناسخ! فراقِ یار میں آئے جو برشگال
جز اشک مثلِ ابر بدن میں لہو نہیں

بدنام ہونا: رسوا ہونا۔

مر رہا ہوں آپ، تم بدنام ہوتے ہو عبث
غصہ جانے دو کرو تلوار اپنی میان میں

بَر: خُشکی، خشک زمین، بیاباں۔

آندھیاں خوف ناک ، مینہ کا وفور
شدتِ بر و گرمیوں کا ظہور

برابر جاننا: یکساں جاننا۔

برابر جانتے ہیں خشک و تر کے جُز و کل کو ہم
جو ذرّہ ہے وہ ہاموں ہے جو قطرہ ہے وہ جیحوں ہے

___ سمجھنا: یکساں سمجھنا۔

اِس سے پاتے ہیں حلاوت ہونٹ میرے اُس سے کان
کیوں نہ میں سمجھوں برابر بوسہ و دشنام کو؟

___ نکلنا: یکساں ثابت ہونا۔

میرے داغوں کے برابر جب نہ نکلا آفتاب
صبح کیا نادم ہوئی اپنا گریباں پھاڑ کر

برابری کرنا: ہم سری کا دعویٰ کرنا۔

برابری کبھی کی تھی جو اُس کے اَبرو سے
مروڑ ڈالی ہے کیا آہوئے تتار کی شاخ

بُرا ہو: کلمۂ نفرین، کسی کے حق میں دعائے بد کرنا۔

اثر خونِ جگر میں کیا ہے آبِ زندگانی کا؟
نہیں مرتا میں فرقت میں، بُرا ہو سخت جانی کا

بَرایا: (بریّہ کی جمع) خلق اللہ، رعایا۔

پس نظر کر کہ حق تعالیٰ نے
خالق و رازق برایا نے

حمد اُس رازقِ توانا کا
شکر اُس خالقِ برایا کا

برباد کرنا: تباہ کرنا۔

نکہتِ گل کی روش اے فلکِ ناہنجار
تُو نے اُس گل سے چھُڑوا کر مجھے برباد کیا

بَرچھا: بڑا نیزہ۔ بھالا۔

برچھے ہیں اگر اِس کے جلو میں تو بجا ہے
کچھ شبہ نہیں شیرِ نیستاں ہے یہ گھوڑا

بَرچھی: چھوٹا نیزہ جس کا پھل چوڑا ہوتا ہے۔

مژۂ یار سے ہے ابروئے خم دار دراز
ورنہ بَرچھی سے کہاں ہوتی ہے تلوار دراز

برداشت نہ ہونا: نہ سہا جانا۔

چینِ ابرو کی نہیں برداشت اے قاتل! مجھے
غم نہیں، تلوار مجھ پر دن میں سو سو بار کھینچ

بَرزَخ: درمیانی چیز، یہاں مراد خچر ہے۔

دُم میں مثل اُس کا ہے نہ گوش میں ہے
برزخ اسپ و دراز گوش میں ہے

بَرزگر: کاشت کار۔

بھلا برزگر کیا زراعت کریں
مرے رزق کی کیا کفالت کریں؟

زراعت کیا کرتے تھے برزگر
مجھے دیتے تھے عہد تھا جس قدر

برسات: بارش کا موسم۔

فرقتِ یار میں انساں ہوں میں یا ہوں سحاب
ہر برس آ کے رُلاتی ہے جو برسات مجھے

___ کی گھٹا: موسمِ باراں کا ابر۔

ابرِ مژگاں ہے جدائی میں گھٹا برسات کی
اپنی ٹھنڈی سانس ہے گویا ہوا برسات کی

___ کی ہوا: موسمِ باراں کی ہوا۔

ابرِ مژگاں ہے جدائی میں گھٹا برسات کی
اپنی ٹھنڈی سانس گویا ہے ہوا برسات کی

برسوں: سالہا سال۔

یار آیا نہ نظر برسوں رہا میں گریاں
برق چمکی نہ مرے سامنے باراں میں کبھی

بُرِش: دھار، تیزی، کاٹ۔

ساحل کے واسطے تیرے ابرو کے عکس سے
تلوار کی بل ہے بُرِش موجِ آب کو

برشتہ: بھنا ہوا۔

برشتہ آتشِ خورشید میں ہو حوتِ فلک
کباب کھائے جو وہ بادہ خوار مچھلی کا

برشگال: بارش، مینہ، برسات کا موسم۔

ناسخ! فراقِ یار میں آئے جو برشگال
جز اشک مثلِ ابر بدن میں لہو نہیں

برشگالی: برساتی موسم۔

بارش ابرِ مژہ کے ساتھ چلانے لگا
مرغِ دل بھی صاف مرغِ برشگالی ہو گیا

بُرقع کی جالی: برقع کا وہ جالی دار حصہ جو آنکھوں پر رہتا ہے۔

جالی برقع کی نہیں، لیلیٰ تمھارے عشق میں
خاکِ صحرا چھانتی پھرتی ہے اس غربال سے

برگِ گل: گلاب کی بہت سی پنکھڑیاں، ایک ہی قسم کی چیزیں۔

ساقی نے برگِ گل سے لگائے جو دونوں ہونٹ
مے کو شرابِ دُردِ مکرر بنا دیا

بُروت: مونچھ۔

نہ ہوں ریش و بروت مرد اگر
شبہ طفل و زن رہے اُس پر

بُروں سے بُرا: انتہا کا خراب۔

بُروں سے بُرا آپ کو جانیو تو
اگر اے دل! اپنا بھلا چاہتا ہے

بُری بات: خراب حرکت، فعلِ بد، اچھی بات نہ ہونا۔

ہے بُری بات یہ، اغیار سے باتیں کرنی
ورنہ اے جان! تری اچھی ہیں ساری باتیں

بُرے وقت کام آنا: مصیبت اور تکلیف میں رفاقت کرنا۔

کہاں کا زر، بُرے وقت اہلِ جوہر کام آتے ہیں
کوئی زردار بنواتا نہیں تلوار سونے کی

___ وقت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا: مصیبت میں عزیز، اقربا، دوست، آشنا سب کنارہ کر جاتے ہیں۔

دیتا ہے کہاں ساتھ بُرے وقت میں کوئی؟
پتھر کو لگی چوٹ شرارے نکل آئے

بڑا دن: انگریزوں اور عیسائیوں میں مسیح کی ولادت کی خوشی کا دن جو ماہِ دسمبر کی پچیسویں تاریخ کو ہوتا ہے (کرسمس)۔

مشہور بڑا دن ہے یہ کیوں دنیا میں؟
کوئی نظر آتی نہیں توجیہ ہمیں

بڑی: بہت۔

کیا پردے سے باہر نکل آیا ہے وہ خورشید؟
خلقت جلی جاتی ہے بڑی آج پڑی دھوپ

____ آنکھ: اعضا کے تناسب کے برعکس آنکھ کا بڑا اور نمایاں ہونا، دل آویز آنکھ۔

آگے تری آنکھوں کے، چکارہ ہے، پری رو!
ہر چند کہ ہوتی ہے چکارے کی بڑی آنکھ

بڑھ کر: زیادہ۔

کروں اُس کے دشمن کو قتل اُس سے بڑھ کر
دلاور اگر وہ ہے تلوار میں ہوں

بس: فقط، صرف، کافی، بہت۔

سرو قد اُس نوجواں کا بس ہے مجھ آزاد کو
شجرۂ ملعونہ مانگوں زاہدا! کس پیر سے؟

خاک میں ملتی ہے غیرت روندتے ہیں مجھ کو غیر
اس گلی سے بس ہماری خاک اے صرصر اُٹھا

نہ کوئی مال دنیا کا اُٹھا لے جائے گا سر پر
زمانے میں نصیب ایسے ملے بس ایک قاروں کو

____ چلنا: اختیار ہونا، قابو چلنا۔

پیر زن نے کوہ کن کا کام آخر کر دیا
زور کا کچھ بس نہیں چلتا ہے ہرگز زور سے

____ کرنا: موقوف کرنا، کسی چیز سے آسودہ ہو کر انکار کرنا۔

بھر جائے اگر بادہ منہا منہ نہ کروں بس
مے خواری میں ہے ظرف مرا خُم سے زیادہ

____ میں ہونا: قابو میں ہونا، کسی کے اختیار میں ہونا۔

ترے بس میں، جو مجھ کو دیکھتا ہے، رو کے کہتا ہے
کوئی انساں، نہ آ جائے، کسی انساں، کے قابو میں

بس کھپرا: گرگٹ کا ہم شکل دُم کی جانب سے کسی قدر بڑا اور لمبے منہ کا ایک جانور جس کے کاٹنے سے آدمی مر جاتا ہے۔

دروازے میں زنجیر کی جا مار سیاہ
کھپریل میں کھپرا جو ہے سو بس کھپرا

بسانِ: مانند، مثل۔

گو بیٹھ رہا ہوں ایک جا لیک
پامال بسانِ نقشِ پا ہوں

بستر کو پیٹھ لگ جانا: بستر سے اُٹھنے کی سکت نہ ہونا۔ بیماری میں مسلسل لیٹے لیٹے پیٹھ میں زخم ہو جانا۔

لگ گئی بیماریِ فرقت میں یہ! بستر کو پیٹھ
اُٹھ چلوں بالفرض میں تو ساتھ ہی بستر چلے

____ کرنا: بچھونا بچھانا، کسی جگہ قیام کرنا۔

جی میں ہے ہو جائیے اس سرو قامت پر فقیر
بس کسی آزاد کے تکیے میں بستر کیجیے

بستی آباد کرنا: آدمیوں کا اُجاڑ جگہ آباد کرنا۔

زاد ہائے طبع کی کثرت ہوئی ہے اس قدر
ہم نے اِک بستی زمینِ شعر میں آباد کی

بسر کرنا: اوقات گزاری۔

کرتا ہے اِک جہاں بسر، شب کو، خواب میں
ہوں کیوں نہ مست بادۂ غفلت، شباب میں

بسم اللہ کا دن: ایک تقریب ہے جس روز بچوں کو پہلے پہل بٹھا کر پڑھانا شروع کراتے اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔

قامتِ موزوں نظر آئے مجھے جائے الف
تھا شروعِ عاشقی دن میری بسم اللہ کا

بسنتی: جو شے زرد رنگ کی ہو۔

دیکھی جو تری قبا بسنتی
پھاڑا گیندے نے پیرہن زرد

___ جوڑا: بسنتی پوشاک۔

دیکھ لے جوڑا بسنتی، جب وہ جسمِ یار میں
پھولے کیوں سرسوں، نہ، چشمِ نرگسِ بیمار میں

بسیار: بہت، ایسی چیز جو تعداد، مقدار، کیفیت یا تاثیر میں معمول سے زیادہ ہو۔

اور بھی ہیں حوادثِ بسیار
ہیں یہ اُن کے حدوث کے آثار

بُشریٰ: ذہانت، انسانی دانش وقوتِ فکر۔

حسنِ یوسف سے فزوں اُس کو ملا
اور دیا بشریٰ اُسے یعقوب کو

بط: بطخ۔

زاغ، بط، کرکرا، کبوتر، قاز
ترمتی، شکرہ، باشہ، بہری، باز

___ شراب: بطخ کے شکل کی شیشی / شراب کی صراحی۔

مرغِ گلو بُریدہ کے مانند ساقیا!
ہر دم بطِ شراب اُچھلتی ہے ہجر میں

___ مے: شراب کی صراحی جو عموماً بط کی شکل کی ہوتی ہے۔

ہجرِ ساقی میں بطِ مے ہو گئی جل کر کباب
جائے قلقل اے صراحی! آہِ آتش بار کھینچ

بطالت: بےکاری۔

جو یہاں صاحبِ ضلالت ہیں
جو یہاں صاحبِ بطالت ہیں

بطنِ نخلہ: ایک مقام / جگہ کا نام جہاں جن حضور نبی اکرمؐ پر ایمان لائے تھے۔

بطنِ نخلہ میں جو تھے خیر البشرؐ
لایا ایماں لشکرِ جن آن کر

بطی السَّیر: دیر سے فاصلہ طے کرنے والا، آہستہ چلنے والا، سست رفتار۔

دورۂ آفتاب ہے لاغیر
کیوں کہ وہ جرم ہے بطی السیر

بغل میں دابنا: بغل میں لینا۔

چاندنی دابی بغل میں اور چنپت ہو گیا
رات جو آیا نظر جلوہ تمھارا چاند کو

___ میں لینا: گود میں لینا، پہلو میں بٹھانا، ہم کنار ہونا۔

میں ترا عاشق ہوں اے عیسیٰ نفس! ہے جائے رشک
گور لیتی ہے بغل میں لاشہ مجھ رنجور کا

بقا: (۱) (تصوف) یہ ایک مقام ہے سالک کے لیے جہاں پہنچ کر وہ حق کو موجود اور عالم کو معدوم دیکھتا ہے اور کوئی شے اس کو رویت حق تعالیٰ سے نہیں روک سکتی۔

(۲) (شاعر) شیخ بقا اللہ بقا اکبر آبادی ابن حافظ لطف اللہ خوش نویس۔ دہلی میں ولادت ہوئی۔ سکونت لکھنؤ میں اور وطن آگرہ تھا۔ وفات ۱۷۹۱ء/۱۲۰۹ھ۔ وہ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔ فارسی شاعری میں مرزا فاخر مکین کے شاگرد ہوئے اور حرس تخلص اختیار کیا؛ جب کہ اردو شاعری میں شاہ حاتم اور میر درد کے شاگرد ہوئے۔ میر و سودا کے حریف تھے۔ قصیدہ گوئی اور ہجو میں امتیاز حاصل کیا۔ رنگین طبع ہونے کے باعث فارسی شاعری میں عشق نازنیناں کو موضوع بنایا۔

تھا بقا اک رات اے تاریخ پس محمل رواں
گوش و چشم اپنے لگائے بر صدائے زنگ و شمع

بقول: (بقل کی جمع) سبزی۔

سب بقول و فواکہ دنیا
شجر میوہ دار اے دانا!

بگڑ بیٹھنا: ناراض و آزردہ ہو کر بیٹھ رہنا۔

چُپ اگر بیٹھتے ہیں ہم تو بگڑ بیٹھتے ہو
مُنہ بنا لیتے ہو کچھ مُنہ سے اگر کہتے ہیں

بگڑا ہوا: آزردہ و ناراض۔

روٹھے ہوئے تھے آپ کئی دن سے من گئے
بگڑے ہوئے تمام مرے کام بن گئے

بگڑنا: آزردہ ہونا۔

سخت حیران ہوں، جو بگڑوں گا تو بننے کی نہیں
گر دبوں گا اور بھی وہ تندخو ہو جائے گا

بگڑے ہوئے کام بن جانا: نادرست کاموں کا درست ہو جانا۔

روٹھے ہوئے تھے آپ کئی دن سے من گئے
بگڑے ہوئے تمام مرے کام بن گئے

بگولا: گرد باد، ہوا کا پیچ دار ہو کر گولے کی صورت میں میدان میں گرد اُڑانا۔

کل تلک آراستہ، دیکھی ہے جس جا، بزمِ رقص
آج واں کوئی بگولوں کے سوا رقصاں نہیں

___ اُٹھنا: خاک دھول کا پیچ ہوا کے ساتھ بلند ہونا۔

جب بگولہ کوئی اُٹھا تو میں وحشی سمجھا
مرے رہنے کو حویلی ہوئی تیار نئی

بل پڑ جانا: کجی پیدا ہو جانا۔

آتشِ رنگِ حنا سے، رقص میں رکھتے ہی ہاتھ
سیکڑوں بل پڑ گئے، موئے میانِ یار میں

___ کھانا: غضب ناک ہونا، پیچ و تاب کھانا۔

دیکھ کر چوٹی کو ایڑی تک جو بل کھانے لگا
سنگ پائے یار سے سر میں نے پھوڑا سانپ کا

بَلا: آفت، مصیبت، پیچھے لگ جانے والی شے، نامعلوم شے۔

کرتے ہیں عالم کو جس کے پاؤں کے بچھوے شہید
اُس ستم گر کی بلا لیتی ہے خنجر ہاتھ میں

___ آنا: آفت آنا۔

قمریاں کہتی ہیں باہم دیکھ کر بالائے سرو
اُس سہی بالا سے آتی ہے بلا بالائے سرو

___ جانے: بے پروائی کے موقع پر یہ کلمہ بولا جاتا ہے۔

دل کو پوچھا جو میں نے وہ بولے
کہیں ہو گا مری بلا جانے

___ سے: ہمیں پروا نہیں، ہمیں خبر ہے نہ تعلق نہ دل چسپی۔

لب جام تر ہو یہ ہے فکر ساقی!
بلا سے اگر خشک میرا گلو ہے

___ گردان ہونا: صدقے ہونا، بلائیں لینا۔ قربان ہونا۔

ملی جب خاک میں لیلیٰ، کہا مجنوں نے حسرت سے
تمنا تھی غبار اپنا، بلا گرداں ہو محمل کا

___ میں پڑنا: گرفتارِ بلا ہونا، مصیبت میں پڑنا۔

چلا عدم سے میں جبراً تو بول اٹھی تقدیر
بلا میں پڑنے کو کچھ اختیار لیتا جا

___ ہو جانا: آفت ہو جانا۔

عالم بالا بھی تجھ پر مبتلا ہو جائے گا
رفتہ رفتہ او سہی بالا! بلا ہو جائے گا

بُلاق: ناک کے بانسے میں پرو کر ڈالنے کا ایک چھلا جس میں ایک نگ بھی لٹکا ہوتا ہے۔

اجی یہ عرشِ معلٰی کے گوشوارے کا
گہر کہاں سے تمھارے بلاق میں آیا

بلائیں لینا: واری جانا، قربان ہونا: عورتوں کا دستور ہے جب کسی کی بلائیں لیتی ہیں تو اپنے دونوں ہاتھ اُس کے سر پر پھیر کر اپنی دونوں کنپٹیوں پر اُلٹے رُخ رکھ کر اُنگلیاں چٹکاتی ہیں اس حرکت کا نام بلائیں لینا ہے۔ اُس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے سر کی تمام بلائیں ہم نے اپنے سر لے لیں۔

تری بلائیں مری طرح وہ بھی لیتا ہے
نہ کیوں کر آگ میں اسپند کی یہ چٹ چٹ ہو

بُلبُلا: حباب۔

یہ ناتواں ہوا ہوں فراقِ ساقی میں
شراب کا ہے مجھے بلبلا سبوئے شراب

بُلبُلِ چشم: ایک قسم کا کپڑا جس کی بناوٹ میں بلبل کی سی آنکھوں کے پھول بنائے جاتے ہیں، دھاگے کی ریشمی دھاری دار ململ کی ایک قسم۔

ہے تصور میں جو ہم خواب آج وہ گل پیرہن
چشمِ بُلبل ہے جو بُلبل چشم ہے یاں کھیس میں

بَلع: نگلنا، نیچے ڈالنا۔

اور بھی ہوتے ہیں زباں سے کام
ہے مدد وقتِ بلع آب و طعام

بَلعمِ باعور: حضرت موسیٰ کے زمانے میں بنی اسرائیل کا ایک مستجاب الدعوات زاہد جس کے باپ کا نام باعور تھا۔ (ادبیات میں بطور تلمیح مستعمل ہے) کہا گیا ہے کہ اس نے ترغیبِ نفس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں بددعا کی۔ وہ چالیس برس سرگرداں رہے۔ آخر کار حضرت یوشع علیہ السلام کی بددعا سے اس کی توفیق سلب ہوئی، یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی گردن لمبی اور جسم بے ہڈی تھا۔

آدمی کوئی نہیں مثلِ سگِ اصحابِ کہف
ہیں سگِ دنیا ہزاروں بلعمِ باعور سے

بلقیس: شہر سبا کی ملکہ جو بعد میں ستارہ پرستی چھوڑ کر ایمان لائیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی زوجہ بنیں۔

کر دیا مسخ بخت نصر کو
مارا بلقیس باعثِ شر کو

بُلند مضمون: اعلیٰ مضمون۔

مضمونِ بلند عالمِ بالا سے لاؤں گا
ہونے دے اپنے قد کو تُو اے نوجواں بلند

بَن: جنگل۔

خاک اُڑاتا ہوا ہر اک بَن میں
صورتِ گردِ کارواں جاؤں

بنا: تیار (بنانے) کرنے کا طریقہ معلوم ہونا۔

یا ہر اک شخص کیمیا جانے
چاندی سونا ہر اک بنا جانے

بَناتُ النَّعش: سات ستاروں کا ایک جھمکا، عقدِ ثریا، عقدِ پروین، دبِ اکبر، سپت رشی۔

ہیں نجوم بنات النعش ایسے
متصف ہیں یہ نجم صغریٰ سے

بُنا گوش: کان کی لو۔

ہے بُنا گوشِ یار کا شکوہ
شام سے، ہو گئی سحر، شبِ وصل

بنّاء: بنانے والا، معمار، راج۔

جتنے بناء ہیں اور ہیں نجار
نہ ہو کام ایک ہاتھ سے زنہار

بنّائی: معماری، راج گیری۔

ہے وہ نجاری اور بنائی
زرگری اور بھی ہے پیشہ وری

بُنت کی چتّی: شیشے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو بنت میں ٹکے ہوتے ہیں۔

دانے ہیں انگیا کی چڑیا کو، بُنت کی چتیاں
پلتی ہے بالے کی مچھلی، موتیوں کی آب میں

بَند: (۱) کاغذ کی طولانی (۲) کپڑے کے بند۔ نظم کے اشعار کا ٹکڑا (۳) وہ فیتا یا ڈورا جو لباس یا جوتے وغیرہ کے ادھر اُدھر کے حصوں کو کسنے اور متصل رکھنے کے لیے باندھتے ہیں۔

سمائے گا نہ دستوں میں بھی مطلب
ہوئے القاب میں تو صرف دس بند

ہوئی یاں آمد و رفتِ نفس بند
قبا کے اس قدر ظالم! نہ کس بند

____ جُدا کرنا: جوڑ علیحدہ کرنا، کمربند (جس سے لباس کمر سے باندھا جاتا ہے) کا کھلنا۔

خرام میں جو لچکتا ہے قد نزاکت سے
کرے نہ بندِ کمر کو بہ پیچ و تاب جُدا

____ کرنا: خاموش کرنا، قائل کرنا، کسی امر کو نہ ہونے دینا۔

کھل گئی جادو بیانی بزم میں ناسخ کی آج
کر دیا میں نے اُسے تقریر میں سو بار بند

(۱) ہرچند ساحر مُنہ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیوں کر بند کرتے ہیں

____ کسنا: بند کس کر باندھنا۔

ہوئی یاں آمد و رفت نفس بند
قبا کے اس قدر ظالم نہ کس بند

____ کھولنا: بند کی گرہ کھولنا۔

چاہتا ہوں چودھویں رات آج کی ہو چاند رات
شام سے بند نقاب اے ماہِ پیکر! کھول دے

بُندا: ایک قسم کا کان کا زیور۔ بُن کان میں ساتھ ملا ہوا زیور (ٹاپس)۔

بُندا بالے میں نہیں تعویذ بالوں میں نہیں
وہ ستارا صبح کا ہے، یہ ستارا شام کا

بندِش: باندھنا، صلاحیت اور قوت کا ناکارہ کر دینا، نظر کا دھوکا۔

ہے کہاں اُس کی کمر اور کمر بند کہاں
یہ تو ہے واہمۂ اہلِ نظر کی بندش

بِنکیتی: سرجنگی، بانکپن۔

رنگینی سے خالی نہیں قاتل کی بنکیتی
رومال ہے تلوار کا اِک بار گلے میں

بُو آنا: بو پیدا ہونا۔

کیا جو دستِ حنائی سے اُس نے قتل مجھے
مرے لہو سے بھی صاف آتی ہے حنا کی بُو

____ باس: بُو۔

گورے پنڈے سے مشابہ ہے تو کیا؟
یاسمیں میں کب تری بُو باس ہے؟

____ پانا: بُو محسوس کرنا۔

برنگِ غنچہ ہے پنہاں، حجابِ شرم میں رنگ
صبا نہ پا سکی اُس یارِ باوفا کی بُو

____ کا مست ہونا: بُو کا خوش گوار ہونا، خوشبوئی۔

ترے اُترے ہوئے ہاروں کی غضب مست ہے بو
سونگھتے ہی میں ہوا ہائے سمن بر بے ہوش

____ نکلنا: خوش بُو پھیلنا۔

غنچۂ گل سے نکلتی ہے یہ ہر دم بوئے گل
کب نکلتا ہے دھواں، اے گل، ترے منہال سے

بُوتا: چھوٹی قامت والا اونٹ، اونٹ کا بچہ۔

تابعِ طفل کیوں وہ ہوتا ہے؟
ہے بڑا اونٹ یا کہ بُوتا ہے

بُوتُراب: حضرت علیؓ کی کنیت جنھیں ایک بار زمین مسجد پر محوِ خواب ہونے کی حالت میں خاک آلودہ دیکھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے پکارا تھا۔

ہوئے خاکسار اس قدر وہ جناب
کہ آخر لقب ہو گیا بوتراب

بُوتل: انگریزی لفظ باٹل ہے اُسی کا لہجہ اُردو میں یوں تبدیل ہوا ہے، دبیز شیشے کا ظرف۔ اُس میں سیال اشیاء، مشروبات اور دارو وغیرہ رکھتے ہیں۔

توڑوں بھلا میں فرقتِ ساقی میں کیا خمار
سر پھوڑوں آج طاق سے بوتل اُتار کے

___ **کٹنا:** دھار کا اس قدر تیز ہونا کہ بوتل کٹ جائے۔

کیا کہیے! تیغِ ابروئے قاتل کی آب کی
عکسِ مژہ سے کٹتی ہے بوتل شراب کی

بوتہ: کٹھالی۔ سونا، چاندی گلانے کی کٹھالی۔

دولتِ کونین جو چاہے کرے توقیرِ صبح
بوتۂ زر کرتی ہے خورشید کو اکسیرِ صبح

بوٹا سا قد: قدِ موزوں جو مثلِ گلبن کے خوش نما معلوم ہو : دل کش اور خوش نما قامت۔

قد وہ بوٹا سا ہوا نامِ خدا سروِ سہی
نغمہ سنجی قمریوں کی ہے بجائے عندلیب

بوٹی بوٹی پھڑکنا: نہایت شوخ اور چلبلا ہونا، نچلا نہ بیٹھنا، بہت شریر اور چنچل ہونا۔

بوٹی بوٹی ناز سے جس کی پھڑکتی ہے مدام
اُس کے غم سے سینے میں ہر لختِ دل بے تاب ہے

بوجھ اُترنا: سر سے بار اترنا۔

کوئے قاتل میں پہنچ کر سر ہوا مجھ کو وبال
بوجھ اُترنے کی جگہ دم چڑھ گیا مزدور کا

___ **اُٹھنا:** بار اُٹھنا۔ گراں باری کا تحمل۔

بات جن نازک مزاجوں سے نہ اُٹھتی تھی کبھی
بوجھ اُن سے سیکڑوں من خاک کا کیوں کر اٹھا

___ **ہونا:** گراں باری ہونا۔

بارِ دامن سے اُکھڑ جائے نہ کیوں میری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اترا

بُود و باش: رہن سہن، طرزِ زندگی۔

چل دلا! دیکھیں اور نگری کو
اب یہاں طورِ بود و باش نہیں

بوڑھا ہو: دعا کا کلمہ ہے، یعنی طویل عمر پاؤ۔

بوڑھا ہو تیرے بال ہوں اے مہ جبیں! سفید
کافور کی طرح سے ہو یہ مشک چیں سفید

بوسہ دینا: کسی کو اپنے چومنے کا ایک بار ایما کرنا، چومنا۔

مسکرائے ہو تو اِک بوسہ بھی دو ہونٹوں کا
جاں بہ لب ہوں مرے مر جانے کا سامان کرو

___ **لینا:** چومنا، پیار کرنا۔

غیر کا منہ ہے کہ لے بوسے ترے او ظالم!
نیلگوں ہو گئے ہوں گے یہ عذار آپ سے آپ

بول اُٹھنا: یک بارگی کچھ کہہ اُٹھنا۔

کہا جو میں نے کہ پاس آ تو بول اُٹھا چل دور!
مرا سوال جُدا ہے ترا جواب جُدا

چلا میں عدم سے جبراً تو بول اُٹھی تقدیر
بلا میں پڑنے کو کچھ اختیار لیتا جا

___ بالا ہونا: بلند نامی وشہرت ہونا۔

خوب موزوں ہم سے وصفِ قدِ بالا ہو گیا
عالم بالا تک اپنا بول بالا ہو گیا

___ چال: گفتگو اور روش۔

گُل کی زباں گنگ ہے تو لنگ پائے سرو
کیا عندلیب و کبک میں یہ بول چال ہو؟

___ نکلنا: (۱) گیت کے اشعار یا ٹکڑے منہ سے ادا کرنا۔ (۲) گیت کے الفاظ، ساز کی آواز سے کسی ساز کا آہنگ، دوسرے ساز سے پیدا کرنا۔

اس طرح بول نکلتے نہ سُنے تھے ہم نے
کرتے ہیں صاف صنم! تیری ستاری باتیں

بولنا: بات کہنا، بات کرنا۔

سب بولے، برج قوس میں، داخل ہے آفتاب
رکھا جو اُس نے، پائے حنائی، رکاب میں

بُولَہب: (شعلے کا باپ) آنحضرتؐ اور حضرت علیؓ کے سگے چچا، جس نے تادمِ آخر اسلام قبول نہیں کیا۔

شان آگئے خاک سار کے سرکش کی کب رہے؟
چچا ہو بوتراب تو کیا بولہب رہے

بُوم: اُلّو۔

حسرتِ اقبال میں ہم خانہ ویراں ہو گئے
جس قدر کی بُوم نے جلدی، ہُما نے دیر کی

بُونا: کاشت کرنا۔

مل گیا خاک میں پس پس کے حسینوں پر میں
قبر پر بوئیں کوئی چیز حنا پیدا ہو

بُوند پڑنا: قطرہ افشانی ہونا۔

ترے بدن پہ اگر ایک بوند مینہ کی پڑی
برنگِ برق مرے دل کو اضطراب ہوا

بُوندی: پھوار، ننھی بوند، پانی کا قطرہ، مینہ کا قطرہ۔

فراق یار میں آئی اجل ابرِ بہاری سے
ہر اک بوندی نہیں کم مجھ کو بوندی کی کٹاری سے

بُونڈی / بوندی: کٹاری۔ (۱) راجپوتانہ (بھارت) کے شہر بُوندی کی بنی ہوئی کٹار جو آب داری اور کاٹ میں مشہور اور ادبیات میں مستعمل ہے (۲) وہ کلی جو کھلنے کے قریب ہو۔

تیرِ قاتل کو سمجھتا ہوں ، بہ رنگِ شاخ گل
گُل یہ ہے، بوندی نہیں ہے، غنچہ ہے، پیکاں نہیں

بہار آنا: اختتامِ موسمِ سرما پر درختوں میں نئی پتیاں نکلنے کا موسم آنا، پھول کھلنے کا زمانہ، بسنت کی رُت۔

پھر بہار آئی چمن میں زخمِ گل آلے ہوئے
پھر مرے داغِ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے

____ دکھانا: سرسبزی ظاہر کرنا۔ خوب صورتی، حسن، جوبن (کسی چیز کا پُرلطف) سماں دکھانا، کیفیت دکھانا۔

دکھلائے اپنے فندقِ پا کی جو تُو بہار
پابوس کو چمن میں جھکے نارون کی شاخ

____ کے دن: ایّامِ بہار۔

کرنے لگے ہیں برگِ خزاں شورشِ جنوں
شاید قریب آئے دلا! دن بہار کے

بہتا پھرنا: پانی کا سطح پر رواں ہونا۔

آرزو ہے اس قدر، ہوے کشو جوشِ شراب
مے کدے کا مے کدہ بہتا پھرے سیلاب میں

بُہتان: تہمت، افترا۔

خلق نے بہتان پر باندھی کمر، کب ہے کمر؟
ہے کہاں اُس کا دہن اِک بات ہے افواہ میں؟

____ باندھنا: الزام لگانا، تہمت لگانا۔

زاہدا! باندھ نہ بہتان سیہ کاری کا
جوشِ سودا سے ہے میرا دلِ رنجور سیاہ

بہکانا: بھڑکانا، ورغلانا، غلط بیانی کرنا۔

آسماں نشۂ رفعت سے یہ بہکا کہ مجھے
ساغرِ مے کے عوض دیدۂ تر دیتا ہے

بہم پہنچنا: ایک ساتھ پہنچنا، یکجا پہنچنا۔

ہر کسی کا کام، رکھتا ہے ادھورا، آسماں
گر بہم پہنچا سر شوریدہ، تو پتھر نہیں

بیٹھ رہنا: معطل ہو کر بیٹھنا، کوئی کام نہ کرنا، گھر بیٹھے رہنا۔

گو بیٹھ رہا ہوں ایک جا لیک
پامال بسانِ نقشِ پا ہوں

____ کر رونا: زارزار رونا۔

کیوں نہ روئیں بیٹھ کر ہم قصرِ جاناں کے تلے؟
دیدۂ تر اپنے دریا ہیں کڑاڑا چاہیے

بے اغراق: بلا مبالغہ۔

صمغ و چلد و برگ و ریشہ و ساق
نفعِ انسان ہے سب میں بے اغراق

____ آبرو ہونا: بے عزت ہونا، ذلیل ہونا۔

سفلہ ہو جاتا ہے وقتِ امتحاں بے آبرو
ہے دلیل اِس ادّعا پر ٹوٹ جانا چاہ کا

____ آس ہونا: نااُمید ہونا۔

وصلِ جاناں سے جو مجھ کو یاس ہے
ہجر میں جینے سے جی بے آس ہے

____ پردہ ہونا: پروا نہ کرنا، بے تکلف، بے حجاب ہونا۔

تُو شبِ تار میں بے پردہ جو ہو زیرِ فلک
جو ستارہ ہے وہ اک نیرِ اعظم ہو جائے

____ حقیقت: ناچیز، فرومایہ، کم تر۔

آپ کو جو دُور کھینچے بے حقیقت ہے دلا!
دیکھ لو سوئے فلک، قوسِ قزح بے تیر ہے

____ دم پڑا ہونا: مُردے کی طرح بے حس وحرکت پڑا ہونا۔

میں بے دم پڑا تھا جلایا ہے مجھ کو
یہ قاصد مسیحا ہوا چاہتا ہے

____ دم ہو جانا: دم نکل جانا۔

ہے بہت شہرہ دمِ تیغِ صفاہانی کا
ابروئے یار اگر دیکھ لے بے دم ہو جائے

____ دید: بے مروّت۔

جب نظر آتا ہے آنکھیں ہی چُرا جاتا ہے وہ
آ گیا ہے دل ہمارا ہائے کس بے دید پر

____ طرح: بے طور، بے ڈھب۔

بے طرح آج مری نیند اُڑی جاتی ہے
دیکھو تکیوں میں تو کوئی پَر سرخاب نہیں

____ غرض محبت نہیں ہوتی: بغیر مطلب کے دوستی نہیں ہوتی۔

سچ ہے دنیا میں نہیں ہوتی محبت بے غرض
کیا! شب تیرہ میں وہ رشکِ قمر آتا ہے یاد

____ کسی برسنا: اس قسم کے آثار نمایاں ہونا جس سے ثابت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔

کیا! برتی ہے بجائے ابرِ رحمت، بے کسی
ہے یہی تربت مقرر ناسخِ مغفور کی

____ مزہ ہونا: کبیدہ خاطر ہونا۔

میں جس کے غم میں جلوں ہو وہ بے مزہ مجھ سے
کیا ہے بختِ [illegible] نے کیا سوختہ کیا [illegible] مجھے

____ نصیب ہونا: کسی مطلوبہ شے سے محروم رہنا۔

بُلبل شرابِ عیش سے کیا بے نصیب ہے
ٹوٹا ہوا ہے روزِ ازل سے ایاغِ گل

____ ہوش کرنا: بے خبر و بدحواس کر دینا۔

ہوش جب تک مجھے رہتا ہے یہی کہتا ہوں
ساقیا اتنی پلا مے کہ مجھے کر بے ہوش

____ ہوش ہونا: بے خبر و بدحواس ہونا۔

ہوش کب حسرتِ دیدار میں رہتے ہیں بجا؟
ہو گیا حضرت موسیٰ سا پیمبر بے ہوش

بیار: شراب (شراب کا پیالہ) / یار کی طرف متوجہ۔

دل ہے اگر بیار تو ہے دست بھی بہ کار
دل میں تصور، اور ہے تصویر ہاتھ میں

بیاضِ صبحِ محشر: روزِ آخرت کا اُجالا۔

قیامت کیوں نہ ہو جس دم چڑھائے آستیں قاتل؟
صفائے ساعدِ سیمیں بیاضِ صبحِ محشر ہے

بَیتُ الحُزن: غم کا گھر۔

شاید گزر کرے یوں ہی وہ رشکِ آفتاب
مثلِ فلک رنگاؤں میں بیت الحزن کبود

بَیر: عداوت، دشمنی۔

کیا تجھے دیکھا جو اے صحرا نورد؟
لیلیٰ و مجنوں میں باہم بیر ہے

بیڑا پار لگانا: مشکل آسان ہونا، کامیابی حاصل ہونا۔

کشتیِ مے نے لگایا پار بیڑا ساقیا!
[illegible] غم میں ہم نے [illegible] اٹھا [illegible]

بیڑی: لوہے کا حلقہ اور زنجیر جو مجرموں کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے۔

بیڑی کے بدلے ہوں مرے پاؤں میں پائزے
دروازۂ صنم کی ہو زنجیر ہاتھ میں

___ پڑنا: پاؤں میں حلقہ آہنی پڑنا، پابہ زنجیر ہونا۔

میں کیا کہ پائے نکہت گل میں بھی ان دنوں
بیڑی پڑی ہے موجِ نسیم بہار کی

___ پہنانا: مجرم کے پاؤں میں حلقہ آہنی ڈالنا۔

بیڑیاں حداد پہناتے ہیں میرے پاؤں میں
کوئی دم دستِ جنوں کو مشغلہ ہو جائے گا

بیستوں: ایران کے ایک پہاڑ کا نام جس میں فرہاد نے شیریں کے ساتھ شادی کی شرط پوری کرنے کے لیے پہاڑ کاٹ کر سرنگ یا دودھ کی نہر (جوئے شیر) نکالی تھی اور جو ادبیات میں تلمیح کے طور پر مستعمل ہے۔

اپنے سر کو پھوڑ کر، اب جانِ شیریں کیوں نہ دوں؟
بیستوں پر مجھ کو ناسخ کوہ کن یاد آ گیا

نقشِ شیریں سنگ سے مثلِ شرر بھاگے ابھی
بیستوں میں گر لگا دیں ہم تری تصویر کو

بیستوں پر جا کے ٹکر کیوں نہ لیں فرہاد سے؟
سیکھے ہیں، ہم دونوں، یہ فن ایک ہی اُستاد سے

بیضۂ فولاد: انڈا، لوہے کا انڈا، مراد انتہائی سخت انڈے کا چھلکا۔

انڈا کھٹک کے نکلے ہے باہر تو کیا ہوا؟
بلبل کو جسم بیضۂ فولاد ہو گیا

بیعت لینا: کسی کو اپنا مُرشد بنا کر اُس سے مریدی اختیار کرنا، کسی کی ہدایت کو تسلیم کرنے کا اقرار۔

بدلے ہاتھوں کے اجی! پاؤں سے بیعت لیجیے
روشنی ہے دستِ موسیٰ سے دو چنداں پاؤں میں

___ مانگنا: کسی کو اپنا مرید یا تابع ہونے کی ترغیب دینا۔

جو تری اُنگلی ہے، فُندق سی وہ شمعِ طور ہے
تو اگر ہوتا یدِ بیضا سے بیعت مانگتا

___ نصیب ہونا: کسی مُرشد کے مرید ہونے کا اعزاز میسر ہونا۔

بیعت خدا سے مجھ کو ہے بے واسطہ نصیب
دستِ خدا ہے نام مرے دست گیر کا

بیلا: چنبیلی کی قسم کا دوہری سفید رنگ کی پتیوں والا خوش بودار پھول۔

ہو گئے ہیں دیکھ کر اُس رشکِ گُل کو باغ میں
موگرا بیلا چنبیلی موتیا شبو سفید

بیلے کی کلی: بیلے کا شگوفہ۔

بیلے کی نظر آ گئیں کلیاں گُلِ تر میں
ہنسنے میں جو کل دانت تمھارے نکل آئے

بیم: خوف، ڈر۔

کہ بدی کرتے اور پاتے ثواب
اپنے دل میں نہ رکھتے بیم عتاب

بین: ایک قسم کا ساز جس کے دو جانب تونبی بنی ہوتی ہے۔ اس میں ہوا پھونکی جاتی ہے۔

بین کی آواز دل کش اس قدر ہوتی نہیں
کر رہی ہیں سحر اُس مطرب پسر کی اُنگلیاں

بھاری: دشوار۔

جو گیا سایۂ دیوار میں دیوانہ بنا
اُس پری رو کی گلی سمجھے ہیں عامل بھاری

ــــ رات: شب دراز۔

جو گھڑی ہے نظر آتی ہے مجھے ایک پہاڑ
ہیں غضب فرقتِ محبوب کی بھاری راتیں

ــــ منزل: منزلِ دور دراز۔

جسم کو جی ہے گراں سینے کو ہے دل بھاری
ہے وہ درپیش مجھے عشق کی منزل بھاری

بھاگ نکلنا: جماعت یا گروہ سے نکل کر بھاگ جانا۔

چھوٹنے پر ہیں ہمارے نالۂ سوزاں کے بان
چیلِ گردوں بھاگ نکلے گا ابھی چنگھاڑ کر

بھاگا بھاگ: (۱) بھگدڑ، فرار، بھاگنے کی ہل چل۔ (۲) عجلت، جلدی۔

دیتی ہے فوجِ فنا پیہم شکست
لشکرِ ہستی میں بھاگا بھاگ ہے

بھاگڑ پڑ جانا: (۱) ہل چل مچنا، اضطراب پیدا ہونا، تہلکہ مچنا۔ (۲) لوگوں کا کثیر تعداد میں بھاگنا۔

سیر کو تو جو گیا، پڑ گئی بھاگڑ اے گل!
اُڑ چلا رنگ چمن نکہت برباد کے ساتھ

بھالا: نیزہ، برچھا، بلم۔

کس قدر میں نے بڑھایا اُس بتِ خوں ریز کو؟
پیش تر جو تیرِ مژگاں تھے سو وہ بھالے ہوئے

بھانا: پسند آنا۔

دن گزر جاتا ہے جوں توں، رات کٹتی ہی نہیں
ناگوارا ہجر میں ہے چاندنی، بھاتی ہے دھوپ

بھانڈ: نقال، جو حرکاتِ تمسخر یا مضحکہ آمیز گفتگو سے اربابِ محفل کو ہنسائے۔

رندو! ضرور رقص ہو بزمِ شراب میں
ہاتھ آئے گر نہ بھانڈ تو صوفی کا حال ہو

بھبھوت: خاکستر۔ گوبر کی راکھ جو ہندو فقیر یا سادھو شیو کی تقلید میں اپنے بدن پر ملتے ہیں: مندر کی راکھ جسے ہندو اپنی پیشانی پر لگاتے ہیں۔

چاند پر یہ خاک ہے یا اُس کے چہرے پر بھبھوت؟
بدلی میں سورج ہے یا محبوب کمل پوش ہے

بھبھوکا: (۱) نہایت سُرخ رنگت والا (شعلہ کی طرح)، سُرخ پوش (۲) تابناک، دمکنے والا۔

یوں فلک سے کبھی اُترے نہ شہابِ ثاقب
جس طرح بام سے اپنے وہ بھبھوکا اُترا

بھٹی: (۱) بہت بڑا دیگ دان، آتش دان، بڑا چولھا۔ (۲) وہ جگہ جہاں شراب کشید کی جائے۔

اینٹھتا ہے زاہدا! مسجد میں جاڑے سے عبث
بھٹیوں سے ہو رہا ہے خانۂ خمار گرم

بھر: یہ لفظ تمام اور کامل کے معانی دیتا ہے۔

ہوں وہ وحشی زیست بھر بھولا رہا پوشاک کو
جب کفن پہنا تو مجھ کو پیرہن یاد آ گیا

___پور: کامل، پورا۔

کیا حسد ہے اگر اِک شب نظر آیا بھرپور
ساغرِ ماہ کا گردوں نے کنارا توڑا

بھرا گھر: خانہ آباد، پُررونق گھر۔

نہیں آتا ہی نظر اُس کے سوا کچھ مجھ کو
کیوں نظر آئے نہ بے یار بھرا گھر خالی؟

___ ہونا: غصّے میں ہونا، آزردہ ہونا۔

تم ہو مری طرف سے مقرر بھرے ہوئے
خالی مجھے، رقیب کو ساغر بھرے ہوئے

بھراؤ: پیٹ بھرنا (بھرنے کا عمل)۔

پھر نکالو غذا وہ پونے سے
اس غذا سے بھراؤ تم بچے

بھڑک: شوکت وجاہ وتجمل، چمک دمک، آب وتاب۔

ہو بھڑک جتنی زیادہ جلد ہے اُتنا زوال
سب ستاروں سے ہے روشن تر ستارا صبح کا

___ اُٹھنا: آگ کا شعلہ زن ہونا، تیزی سے جلنا، گرم ہونا۔

دبی تھی آگ جو سینے میں پھر بھڑک اٹھی
کل اُس بھبھوکے نے دکھلائی جو بھڑک ہم کو

بھڑکانا: مشتعل کرنا، بہکانا، وحشت دلانا۔

اگر جان جاؤں تو بھڑکاؤں اُس کو
جسے وہ بُت بے وفا چاہتا ہے

بھڑنا: متصل ہونا جنگ ومباحثہ کے لیے، ٹکرانا، گتھ جانا، متصادم ہو جانا، لڑائی پر آمادہ ہونا۔

سر برہنہ جو یہ رند نہ بھڑنا ان سے
کہنہ ہو جائے گی زاہد تری دستار نئی

بھگونا: تر کرنا، گیلا کرنا۔

لازم اِس مینہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے
نہ بھگو دے تری سکھ پال کا سب توڑ گھٹا

بھلا: کس طرح، کیسے۔

ایک دل، دو کی سمائی ہو بھلا کیا! ناسخ
خود فراموش ہوا میں جو اُسے یاد کیا

ہے ہند بھلا کیا کہ ترے رہنے کو ناسخ!
مکہ نہیں اچھا کہ مدینہ نہیں اچھا

___ چاہنا: نیکی کا خواہاں ہونا۔

بڑوں سے بُرا آپ کو جانیو تُو
اگر اے دل! اپنا بھلا چاہتا ہے

___ دیکھوں تو یا دیکھیں تو: بھلا آزمائش تو کروں، کلمۂ اصرار کسی امر کے اثبات یا نفی کے لیے۔

دلا! ہرچند ساحر منہ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیوں کر بند کرتے ہیں؟

___ ہونا: نیکی ہونا، فائدہ ہونا۔

رات دن غافل! بدوں سے بھی کیا کر نیکیاں
کیا بُرا ہے اس میں کچھ تیرا بھلا ہو جائے گا

بُھلا دینا: فراموش کر دینا۔

رنج اٹھا کر بھاگتا ہے پر بُھلا دیتا ہے شوق
شمع ہے تُو اے ستم گر! دل مرا پروانہ ہے

بَھلی بات: اچھی بات، معقول بات۔

چاہیے ہے کہ نہ ہو میری بُری بات بُری
آپ تو جانتے ہیں میری بھلی بات بُری

بَھنبھوڑنا: دانتوں سے کاٹنا۔

کیا ہوں میں وحشی! کہ رہتا ہے سگِ جاناں کو دھیان
شیر بھی کوئی جو آ جائے بھنبھوڑا چاہیے

بَھنور: گرداب۔

تو اپنے مُنہ سے جو اُلٹے نقاب دریا میں
ہر ایک بھنور ہو وہیں آفتاب دریا میں

بَھنوْرا: سیاہ رنگ کا اُڑنے والا کیڑا جو منڈلاتا رہتا ہے۔

یاسمن سے گالوں پر چاروں کے چاروں مست ہیں
آنکھیں ہیں بھنورے کا جوڑا، زلفیں جوڑا سانپ کا

بُھور ہونا: تمام ہونا، آخر ہونا، کچھ نہ رہنا، بالکل ختم ہو جانا۔

ہجر کی شب کا جو ہے ایسا ہی طور
صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہے

بُھورے بال: جن بالوں میں سیاہی کے ساتھ سُرخی اور زردی شامل ہو، کم سیاہ، مٹیالا رنگ۔

بھورے بھورے نہیں اُڑتے ہیں ترے سر کے بال
ہیں ہوا سے یہ ترے شعلۂ رخسار بلند

بُھوک بڑھنا: گرسنگی زیادہ ہونا، کھانا کھانے کی خواہش کی شدت ہونا۔

ناتوانی ہوئی دن رات کے غم کھانے سے
جس قدر بھوک بڑھی اور مرا زور گھٹا

____ لگنا: گرسنگی معلوم ہونا، کھانا کھانے کی ضرورت محسوس ہونا۔

ہوں ملک اے حور! تیرے عشق میں
بھوک لگتی ہے نہ مجھ کو پیاس ہے

بُھول جانا: فراموش کر دینا۔

اب تلک یاد نہ جنت میں کیا ناسخ کو
اپنے مداح کو کیا شاہِ زمن بھول گئے

____ کر آ جانا: قصداً نہ آنا بلکہ سہواً آ نکلنا۔

بھول کر او چاند کے ٹکڑے! اِدھر آ جا کبھی
میرے ویرانے میں بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

بَھولا: نادان۔

نہیں ہیں یہ صنم بھولے، جو چپکے بُت سے بیٹھے ہیں
چھپی ہے یوں شرارت، ہوں شرارے جیسے پتھر میں

بُھولے سے: سہواً، غلطی سے۔

عکس افگن اب کبھی بھولے سے بھی ہوتا نہیں
وہ صنم حیران اپنا جان کر آئینے کو

بھونچال: زلزلہ۔

حادثاتِ دہر سے محفوظ ہیں اربابِ فکر
غم نہیں ہرگز زمینِ شعر کو بھونچال کا

بھون لینا: بریاں کر لینا (تل لینا)۔

رنگِ حنا ہے آگ، بطِ مے کو بھون لے
حاجت ہے مے کشی میں تجھے کیا کباب کی

بھونکنا: کتے کا آواز نکالنا۔

دیکھ کر تجھ کو نہ کیوں کر نعرہ زن ہوں سب رقیب؟
بیشتر کتوں کو بھونکاتا ہے جلوہ ماہ کا

بھوؤں میں بل ڈالنا: آزردہ ہونا۔

بھوؤں میں کیوں بل ڈالتے ہو جان! مجھ کو دیکھ کر؟
کیا رہے قیمت جو ہو جائے کوئی تلوار کج

بھنویں چڑھانا: آزردہ ہونا۔

دیکھ کر طاقِ حرم کو جو چڑھاتا ہے بھنویں
عشق ہے مجھ کو ولا! اب اُس صنم بے دین کا

بھیس: لباس، وضع، ہیئت۔

خوار جو ظاہر میں ہیں اُن کو حقارت سے نہ دیکھ
کیمیا گر پھرتے ہیں اکثر گدا کے بھیس میں

بھیک مانگنا: گدائی کرنا۔

ولا! ہے بھیک بے گانوں سے بہتر
نہ مانگے آشنا سے آشنا قرض

پ

پاتراب کرنا: سفر کی نیک ساعت پر ساتھ لے جانے والی چیز کسی ایسے مقام پر رکھ دینا جو راستے میں پڑے یہ شگون اس وقت کیا جاتا ہے جب پہلی ساعت پر سفر کرنا منظور نہ ہو اور دوسری ساعت سفر نیک نہ پڑتی ہو ہندی میں اس کو پرستھان کہتے ہیں۔ سفر یا نقل مکانی کا ارادہ کرنے کے بعد نیک شگون کے لیے پہلے کسی اور جگہ منتقل ہونا۔

کوچ میں دیر کی تو، گور میں میں
کروں گا، پا تراب اے قاصد

پارے کا اڑنا: سیماب کا آگ پر نہ ٹھہرنا۔

تیرے روئے آتشیں کو دیکھتے ہی اڑ گیا
اضطرابِ دل جسے سمجھے تھے ہم سیماب تھا

____ کی کان: معدنِ سیماب۔

نکل آؤں ابھی باہر گزر ہو گا حسینوں کا
لحد پارے کی ہے کان اور میری خاک پارہ ہے

پاسنگ: وہ چیز جو ترازو کا ہلکا پلہ برابر کرنے کے لیے اس میں لٹکا دی جاتی ہے۔

فلک نے جبکہ تیرے حسنِ عالم سوز کو تولا
تو کوہ طور کو میزاں میں بس پاسنگ ٹھہرایا

پاک محبت رکھنا: فقط صورت دیکھنے کی محبت' وہ محبت جس میں مباشرت کی خواہش شریک نہ ہو۔

تجھ سے رکھتا ہوں محبت پاک میں
مجھ کو خاکِ پاک کی سوگند ہے

____ نگاہ: وہ نظر جو فقط حسن پرست ہو اور مباشرت کی آرزو سے مبرا ہو۔

ساکنِ دل تُو ہوا آنکھوں کو ترساتا ہے کیوں ؟
جس قدر دل صاف ہے ویسی نگہ بھی پاک ہے

____ نگاہ سے دیکھنا: فقط حسن پرستی کی نظر سے دیکھنا نہ کہ مباشرت کی خواہش سے۔

ڈرو نہ آتشِ دوزخ سے زاہدو ہرگز!
نگاہِ پاک سے تم روئے آتشیں دیکھو

پال: کپڑے یا سرکیوں کی پوشش جو بطور خیمہ کے تان دی جاتی ہے۔ چھولداری، پردہ، بادبان۔

آگیا یادِ سیہ خانہ وطن کا مجھ کو
دشتِ غربت میں جو رہنے کو ملی پال سفید

پالان: بارکش جانور کی کاٹھی: جانور، گدھے، خچر، گھوڑے اونٹ کی کمر کے دونوں طرف لٹک جانے والے بڑے تھیلے یا چوکیاں۔

ساتھ حضرتؑ کے جو واں منبر نہ تھا
کتنے پالانِ شتر کو رکھ دیا

پالکی: پنس۔ کہاروں کے کاندھوں پر لے جائی جانے والی پردہ دار سواری جو ڈولی سے بڑی اور لکڑی کی بنی ہوتی تھی۔

ہوتا ہے ایک خلق کو تابوت کا گمان
جس وقت پالکی مری چلتی ہے ہجر میں

____ پر توڑ ہونا: توڑ تر کی لفظ ہے اردو میں مستعمل ہے پالکی کی پوشش جسے چھتکا بھی کہتے ہیں۔ اس پر کارچوبی کا کام بھی ہوتا ہے۔

چرخ پر تارے نظر آتے ہیں جب چمکے ہوئے
جانتا ہوں اس پری کی پالکی پر توڑ ہے

پالنا: پرورش کرنا۔

کیا بارِ زُلف ہے کمرِ یار پر وبال
ایذا اٹھائی کس نے نہ موذی کو پال کے ؟

پان کا لاکھا: عورتوں کا زینت کے واسطے پان کی سرخی کو دونوں ہونٹوں پر جمانا۔

واں لبِ گوہر فشاں پر پان کا لاکھا نہیں
ہے حفاظت کو لکھوٹا درجِ مروارید پر

پانچ ہونا: نہایت ہوشیار ہونا، چالاک ہونا، عیار و مکار ہونا۔

بانکپن میں پانچ ہے چلتا ہے وہ پنجوں کے بل
راہ میں ٹکتی نہیں اُس فتنہ گر کی ایڑیاں

پانی بھرنا: کنوئیں یا تالاب سے پانی کھینچنا۔

وہ بہشتی رُو، لگا بھرنے جو پانی، ناز سے
دلو میں، آیا نظر خورشید، یوسف چاہ میں

____ پانی ہونا: شرمندہ ہونا۔

پانی پانی رشکِ دنداں سے ستارے ہو گئے
آسماں اے ماہِ تاباں! ابرِ باراں ہو گیا

___ تھوڑا ہونا: دریا کا پایاب ہونا۔

نہانے والے کہیں گے کہ پانی تھوڑا ہے
ملا دوں جی میں ہے کچھ اشک اپنے گنگا میں

___ چڑھنا: طغیانی۔

کیا مرے رونے سے اک یار کا چہرہ اترا
آبِ اشک ایسا چڑھا شرم سے دریا اترا

___ چوانا: نزع کے وقت منہ میں پانی ٹپکانا۔

کون پانی حلق میں اس کے چوائے وقتِ نزع
جس کے ہوتے ہی تولد شیرِ مادر خشک ہو

___ سے پتلا: ذلیل، بے آبرو۔

موج زن ایسے ہیں، یاں دیدۂ تر میں، دریا
پانی سے پتلے ہوئے اپنی نظر میں دریا

___ کا سانپ: وہ سانپ جو مچھلی کی طرح پانی میں رہتا ہے۔

ہے عرق آلود رخ پر، زلفِ جاناں، غم نہیں
سانپ پانی کا جو ہے، زنہار اُس میں سم نہیں

___ مانگنا: جان کنی کی حالت میں پیاس کا ہونا۔

احباب سے مانگوں میں اگر، نزع میں پانی
ٹپکائیں نہ آبِ دم شمشیر گلے میں

___ میں آگ لگانا: کارِ دشوار کرنا، ناممکن کام کرنا۔

نہیں ہے بادۂ گل رنگ یہ، خمار نے رندو!
دکھایا شعبدہ تازہ، ملا کر آگ پانی میں

___ میں بجھانا: آب میں چھری وغیرہ کا تیز کرنا۔

نہیں ممکن، کہ ہو اصلاح ظالم کی طبیعت کی
رہے خوں ریز خنجر، گو بجھائیں آبِ حیواں میں

پائزہ: (۱) لوہے کے حلقے جو کواڑوں میں لگاتے ہیں۔ قلابہ، قبضہ (۲) وہ رسی جو خیموں اور سراپردوں میں میخ سے باندھتے ہیں۔

بیڑی کے بدلے ہوں مرے پاؤں میں پائزے
دروازۂ صنم کی ہو زنجیر ہاتھ میں

پائینچہ: پاجامے کے نچلی طرف کا حصہ جو ٹانگوں کو ڈھانپتا ہے۔

پائینچہ سرکاؤ اپنے ساقِ سیمیں سے صنم!
یہ نہیں وہ شمع، حاجت ہو جسے فانوس کی

پاؤں باندھ رکھنا: روکنا، جانے نہ دینا۔

گرمی میں میسر یہ کہاں چین کی راتیں
قابو ہو تو میں باندھ رکھوں پائے زمستاں

___ بھر جانا: پاؤں کا کسی چیز سے آلودہ ہو جانا۔

پاؤں تیرا بھر گیا بے پیر! میری خاک سے
کشتۂ حسرت ہوئی اکسیر میری خاک سے

___ پر لوٹنا: نہایت عاجزی کرنا، پاؤں پڑنا۔

لوٹتا ہے پاؤں پر مانندِ سایہ باغ میں
تیرے آگے پست ہوتا ہے قدِ بالائے سرو

___ پڑنا: نہایت عاجزی اور خوشامد کرنا۔

پڑتا ہے پاؤں اُس بتِ پُرنور کا جہاں
تاریک شب میں ہوتی ہے اتنی زمیں سفید

___ پھیلا کر سونا: پاؤں دراز کر کے سونا۔

نفت کاں خاک کا آیا شبِ فرقت میں دھیان
پاؤں پھیلائے ہوئے سوتے ہیں کیا آرام سے

___ پھیلانا: ناز و غمزہ کرنا۔

شام ہو جاتی ہے چڑھتی ہی نہیں دیوار پر!
روزِ فرقت کیا زمیں پر پاؤں پھیلاتی ہے دھوپ

___ پھیلائے پڑا رہنا: کاہل ہو جانا، مجہول ہو جانا۔

پاؤں پھیلائے، زمین پر میں پڑا رہتا ہوں
صورتِ سایۂ دیوار، ترے کوچے میں

___ پھیلنا: پاؤں دراز ہونا۔

سایۂ سرو سے ثابت یہ ہوا گلشن میں
پھیلیں جز پا نہ کبھی مردمِ آزاد کے ہاتھ

___ توڑنا: نہ چلنا، بیٹھے رہنا۔

توڑوں جو اپنے پائے طلب فائدہ نہیں
تدبیر وہ کروں کہ شکستہ ہوں پائے حرص

___ جمنا: کسی جگہ قیام کرنا۔

چھٹے ہے لاسا سی جو لاگی شراب
پاؤں اپنے مے کدے میں جم رہے

___ چومنا: قدم بوس ہونا۔

گر پڑا جو تیرے قدموں پر میں گریاں، کیا ہوا؟
آبِ جُو گلشن میں ہر دم چُومتی ہے پائے سرو

___ رکھنا: کسی جگہ پر جانا، قدم رکھنا۔

راہ پائے ترے کوچے میں جو وہ آنے کی
نہ رکھے بادِ صبا پاؤں گلستاں میں کبھی

___ سو جانا: پاؤں کا بے حس و حرکت ہونا۔

کوئے جاناں سے نکلنے کا کیا میں نے جو قصد
سو گئے اُٹھنے سے پہلے دیکھنا تزویرِ پا

___ کی مہندی چھوٹنا: چلنے کے قابل ہونا۔ (مہندی جب سوکھ کر جھڑ جاتی ہے اور پوری طرح رنگ چڑھ جاتا ہے تو دھو کر چلنا پھرنا شروع کیا جاتا ہے)۔

نبضیں بھی مری چھوٹ گئیں منتظری میں
مہندی ترے پاؤں کی مگر یار نہ چھوٹی

___ گاڑنا: جما کر۔

انتظارِ سروِ قامت میں درختوں کی طرح
میں کھڑا رہتا ہوں پہروں پاؤں اپنے گاڑ کر

___ میں زنجیر پڑنا: پابہ سلاسل ہونا، بندھ جانا۔

کیوں نہ چلنے سے رہے رفتارِ جاناں دیکھ کر
پڑ گئی آبِ رواں کے پاؤں میں زنجیرِ موج

___ نہ اُٹھنا: طاقتِ رفتار نہ ہونا۔

پاؤں اُٹھ سکتے نہیں، کیا جاؤں کوئے یار کو؟
ہاتھ اپنے، زیست سے اب اے دلِ مضطر اُٹھا

پائے خُفتہ: پاؤں کا سو جانا۔

بادشاہی کر رہے ہیں انزوائے فقر میں
پائے خفتہ کو کہیں اب طالعِ بیدار ہم

پپوٹا: آنکھ کے اوپر کا پوست جس سے دیدہ کی پوشش ہوتی ہے، نیامِ چشم، غلافِ چشم۔

برگِ گل کو دیکھ کر کہتے ہیں ہم اے عندلیب!
یہ پپوٹا ہے ہمارے دیدۂ خوں بار کا

پتلی: آنکھ کا گول سیاہ حصّہ، مردمکِ چشم۔ جس سے روشنی کی کرن گزرتی ہے۔

بدلے پتلی کے ہے وہ نورِ نظر آنکھوں میں
بن گیا تارِ نظر موئے کمر آنکھوں میں

پتلی کمر: باریک اور نازک کمر۔

کمال اے غیرتِ گل! ہے تری، نازک کمر، پتلی!
رگِ گل بھی نہیں باغِ جہاں میں اس قدر پتلی

پتنگ گرنا: کنکوا گرنا، گڈی گرنا۔

اس شمع رو کی بزم میں گرتا ہے جب نہ تب
پروانہ ہے دلا! کہ ہمارا پتنگ ہے

پتے لگنا: درخت میں پتے پیدا ہونا۔

لگے ہیں موتیوں کے پھل تو سونے کے پتے
ہوا جہاں میں نہ اس سرو سا شجر پیدا

پتھر برسنا: پتھر پھینکے جانا / مارا جانا، ژالہ باری ہونا۔

دعا باراں کی جب میں مانگتا ہوں وقتِ مے خواری
تو ساقی! میرے شیشوں پر وہیں پتھر برستے ہیں

——— چلنا: کسی پر سنگ ریزوں کی بوچھاڑ ہونا۔

سمجھے سب، آئی قیامت، سیر کرتے ہیں پہاڑ
کوئے جاناں میں یہ مجھ دیوانے پر پتھر چلے

——— کھانا: سنگ ریزوں کی مار کھانا۔

شوق پتھر کھانے کا ایسا ہے مجھ دیوانے کو
چھٹیاں لڑکوں کو دلواتا ہوں روز اُستاد سے

——— گھسنا: پتھر کا فرسودہ ہونا، رگڑ کھا کھا کر باریک ہو جانا۔

اس قدر مثلِ قلم میں نے جبیں سائی کی
بن گیا گھس کے درِ یار کا پتھر کاغذ

پَٹ: کواڑ، دروازے (یا کھڑکی) کا ایک تختہ یا پلّا (مجازاً) دروازہ، پردہ وغیرہ۔

کرو انصاف اہلِ ہوش و بصر
در کا اک پٹ جو آئے تم کو نظر

دونوں پٹ ہوں گے جب کہ جفت بہم
ہو گا تیار ایک در اُس دم

دوسرا پٹ وہ ہے ضرور اس کا
اس میں قلاب ہے سبب جس کا

پٹی باندھنا: پارچہ طولانی پھاڑ کر بندش کرنا۔

باندھ دیں پٹی جو اس محبوب کے موباف کی
کیا ہی بر آئے مرے زخمِ کہن کی آرزو

پٹے: کان کی لٹک بال۔

خیال اُس کے پٹوں کا شہ پر ہوا ہے
مرا طائرِ جاں اُڑا چاہتا ہے

پنجا: (۱) سونے یا چاندی کے تاروں کا لچھہ۔ (۲) گوکھرو وغیرہ کی توئی جو اطلس یا ساٹن وغیرہ کی چوڑی گوٹ پر بنی ہوئی ہو جسے دوپٹے یا کرتی پر ٹانکتے ہیں۔

نقرئی پنجے کا ڈالا نہیں تُو نے! مُوباف
ہے سیہ سارا بدن اور دُمِ مار سفید

پچانا: پچانا سے، ہضم کرلینا۔

کب چبا کر غذا وہ کھاتا ہے
اس حرارت سے، پَر، پچاتا ہے

پچکاری: ٹین یا پیتل یا چاندی کا کھوکھلا نل جس میں باریک سوراخ کی ایک نے ہوتی ہے اس نل میں رنگ بھر کر ایک سینچے سے جس کے ایک سرے پر لٹو اور دوسرے سرے پر کپڑے کا گتہ لگا ہوتا ہے دباتے ہیں تاکہ اس نے کی سوراخ سے رنگ کی دھار نکلے۔

روئے گل رنگ، اگر حوض میں ہو عکس فگن
طور فوارے میں ہو رنگ کی پچکاری کا

پَچھاڑنا: پٹک کر کسی کی پیٹھ زمین پر لگا دینا۔

خاک میں مل جائیے ایسا اکھاڑا چاہیے
کر کے کشتی دیو ہستی کو پچھاڑا چاہیے

پچھتانا: بعد کو افسوس کرنا۔

بس یوں ہی روزِ قیامت تک رہے گی اب سیاہ
کیا! مرے ظلمت کدے میں آکے پچھتاتی ہے دھوپ

پچھلا پہر: آخرِ شب و آخرِ روز مگر آخرِ شب کے معنی عام ہیں۔

حشر کرتا ہے بپا پچھلے پہر سے شب وصل
دم چُھری نیچے کہاں مرغ سحر لیتا ہے

پَچھم: مغرب۔

پچھم اور اُتر کے کونے سے چلی آتی ہے روز
بوئے زُلفِ یار لے لے کر ہوائے لکھنؤ

پُختِ ناں: روٹی پکانا۔

دے ہے تکلیف آسیا و خمیر
پختِ ناں کی بنائے ہے تدبیر

پَر: مگر، لیکن۔

اوّلِ شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے
نہ رہی وصل میں پر ضبط کی تاب آخرِ شب

___ باندھنا: پر مثلاً کبوتر کے شہ پروں کو مضبوط ڈورے سے باندھ دینا تاکہ بہت بلندی پر نہ اڑ سکے۔

تُو نے شہباز نگہ کو جو ادھر چھوڑ دیا
ہم نے بھی طائرِ دل باندھ کے پر چھوڑ دیا

___ بند کرنا: پر باندھنا۔

یہاں صیادو! ایسا رشتۂ نازک خیالی ہے
ہزاروں طائرِ مضموں کو ہم پر بند کرتے ہیں

___ کا تکیہ: جس میں روئی کی جگہ پَر بھرے جاتے ہیں۔

بے طرح آج مری نیند اُڑی جاتی ہے
دیکھو تکیوں میں تو کوئی پر سرخاب نہیں

___ کا کبوتر اڑانا: بچوں کا کھیل ہے کہ کبوتر کے پر کو منہ سے پھونک کر اڑاتے ہیں اور فرضی کبوتر سمجھ کر اسے بلاتے ہیں۔

مرغ دل تب سے آپ کا ہے صید
جب کبوتر اڑاتے تھے پر کا

___ کھول دینا: بندھے ہوئے پروں کے ڈورے کو کاٹ دینا یا گرہ کھول کر ڈورا علیحدہ کر دینا۔

فرقتِ گل میں ہمارا توڑ کر تارِ نفس
مرغِ جاں کے آج صیادِ قضا پر کھول دے

___ لگانا: پروں کا شانے پر نصب کرنا، مجازاً تیز روی میں مشق پیدا ہونا۔

پر لگائے مجھے وحشت نے، اُڑا پھرتا ہوں
مجھ سے پامال کوئی خارِ بیاباں نہ ہوا

___ لگنا: اُڑ جانے کی قدرت ہونا۔

سفلے کو گو کہ پر لگیں لیکن ہے نارسا
پہنچے کبھی ہوا سے نہ کاہ آسمان پر

پُرانا: پارینہ، کہنہ۔

اس سے بہتر ہے کہیں عریاں پھرنا! اے مجنوں!
جامۂ ہستی نہایت اب پرانا ہو گیا

پَرایا: بے گانہ۔

میں جاں بہ لب ہوا جو کہا اس نے وصل میں
کیا کاٹتا ہے سنگ دلی سے پرائے ہونٹھ

پَرائے بَس میں ہونا: دوسرے شخص کے اختیار میں ہونا۔

بس میں ہوتا میں پرائے نہ کبھی اے ناسخ
آہ میرا، مرے قابو میں اگر دل ہوتا

پَرتَلا: جس تسمے میں تلوار لٹکاتے ہیں اور کاندھے سے کمر تک اس تسمے کو پہن لیتے ہیں۔ دوالِ شمشیر۔

تو لگائے گا جو قاتل! سرمۂ دنبالہ دار
تیری شمشیرِ نگہ کو پرتلا ہو جائے گا

پَرتوا (پرتوہ): پرتو، عکس، پرچھائیاں، روشنی۔

یوسف اُس خورشید کا تھا پرتوا
موسیٰ اُس کے حُسن پر بے خود ہوا

پَرچھائیں پڑنا: سایہ پڑنا۔

او بھبھوکے! تیری قامت کی جو پرچھائیں پڑے
باغ میں مانندِ نخلِ طور! ابھی جل جائے سرو

پَرداخت: محافظت، خبر گیری، دیکھ بھال، پرورش۔

عقل کی تجھ میں ہے اگر پرداخت
کیوں نہیں لطفِ میزباں کی شناخت؟

پَردہ اُٹھانا: پردہ کھول دینا، پردہ قائم نہ رکھنا۔

پردۂ شرم اُٹھا، مجمعِ اغیار نہیں
بندہ موسیٰ کی طرح طالبِ دیدار نہیں

پَردیس: غریب الوطنی، بے گانہ شہر۔

اے مغنی! سن مرے نالے ذرا پردیس میں
درد ایسا ہے بھلا کاہے کو تیرے دیس میں

پُرزے اُڑانا: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

جوابِ خط میں نہ پرزا کبھی لکھا اس نے
اور الٹے پرزے اڑائے مرے سفیروں کے

پرونا: کسی چیز کو دھاگے سے پرونا اور لڑی کی شکل دینا۔

رکھتی ہے بے سجہ تیرے نام کو وردِ زباں
اپنے رشتے میں پروئے اشک کا ہر دانہ، شمع

لختِ دل، غم نے پروئے، آنسوؤں کے تار میں
دانۂ یاقوت بھی ہیں، موتیوں کے ہار میں

پری طلعت: پری کی طرح حسین، پری چہرہ۔

الاپا وہ پری طلعت سلیماں، جو لبِ دریا
بجائے شور ہو گا نغمۂ داؤد پانی میں

پریوں کے تخت اُتارنا: پریوں کا اپنے تخت پر اُڑتے ہوئے آنا اور کسی جگہ اترنا۔

شاعری سے فائدہ پڑھیے کوئی ایسا عمل
جس سے گھر میں تخت پریوں کے اُتارا کیجیے

پسنا: عاشق ہونا۔

مل گیا خاک میں پس پس کے حسینوں پر میں
قبر پر بوئیں کوئی چیز حنا پیدا ہو

پسند آنا: مرغوب و مطبوع ہونا کسی شے کا۔

یہ خلق کی بے تابی آئی ہے پسند اس کو
سیماب کو وہ کافر اکسیر نہیں کرتا

____ کرنا: مطبوع و مرغوب سمجھنا۔

جب سے عاشق ہوں تمنا ہے یہی دور ہو عشق
جز شفا کچھ نہیں کرتا کوئی بیمار پسند

پسیجنا: رحم کرنا۔

گر پسیجے میرے نالوں سے نہ تو پھر اے سنگ دل!
ہے یقین مانندِ یخ ہر گز نہ پتھر خشک ہو

پسینا: عرق جو گرمی کی وجہ سے بدن سے نکلے۔

کر پسینے سے طلائی نقرۂ زنجیر کو
کالبد تیرا بنایا گوندھ کر اکسیر کو

____ آنا: بدن سے عرق نکلنا۔

آتا ہے پسینا جو اسے آبِ بقا ہے
حیوان ہے تو چشمۂ حیواں ہے یہ گھوڑا

____ پونچھنا: بدن کا عرق کپڑے میں جذب کرنا۔

اس نے جو پونچھا پسینا روئے عالم تاب کا
بن گیا رومال کونہ چادرِ مہتاب کا

پشتارا: بار، بوجھ، گٹھری۔

پیٹھ پیچھے میرے بد کہنے سے زاہد! یہ ملا
پیٹھ پر بارِ گنہ کا جمع پشتارا ہوا

پشہ: مچھر۔

مگس شہد و پشہ اور اشباہ
نہیں آ سکتے جو حضورِ نگاہ

پکارنا: باواز بلند کسی کا نام لینا۔

رات ہو جائے یقیناً مرے اٹھتے اٹھتے
حالتِ ضعف میں گر کوئی جو پکارے دن کو

پکھراج: جواہرات میں سے ایک قسم جس کا زرد رنگ ہوتا ہے۔

زرد ہے کیا تیرے آگے یاسمن
تھا جو ہیرا ان دنوں پکھراج ہے

پل مارنے میں: لحظہ میں، لمحے بھر میں۔

ایسے مری مژہ کے ہیں بادل بھرے ہوئے
پل مارتے میں دیکھے ہیں جل تھل بھرے ہوئے

پُل: وہ عمارت جو دریا یا نہر یا نالے کے اوپر بطور راہ گزر بنائی جاتی ہے۔

نہیں آپ کی تلوار خم دار
قلزمِ عشق کا یہی پل ہے

پلٹن: ہزار سپاہیوں کی جماعت۔

ہے یادِ صفِ مژہ جو دل میں
گویا پلٹن کی چھاونی ہے

پلک: مژہ۔ پپوٹوں کے بالوں میں سے ہر ایک۔

پلکیں اپنی رونگٹے ہیں، آنکھیں ہیں داغ جنوں
ہے سراپا اے صنم طالب ترے دیدار کا

____ سے پلک لگنا: بہت تھوڑی دیر سونا، دم کے دم خواب کرنا۔

سیلاب رواں ہے چشمِ تر سے ہر دم
سوتے نہیں اک آن شبِ ہجر میں ہم
کس طرح پلک پلک سے لگ جائے کبھی؟
ملتے نہیں دریا کے کنارے باہم

پلنا: پرورش پانا۔

دانے ہیں انگیا کی چڑیا کو، بنت کی چنیاں
پلتی ہے بالے کی مچھلی، موتیوں کی آب میں

پلنگ: چارپائی۔

ہجر میں مثلِ پلنگ اب پھاڑے کھاتا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورتِ دیبا مجھے

پلنگڑی: چھوٹی سی چارپائی جس کی پائیاں اور پائے سبک (ہلکے) ہوں۔

فلک ہر شب یہ کاتی چارپائی کیا دکھاتا ہے
پلنگڑی تیری اعلیٰ ہے کہیں بے پیر! چاندی کی

پناہ مانگنا: طالبِ امن ہونا۔

ناتوانوں سے پناہ اے ظالمو مانگا کرو!
دیکھ لو! اک بال ہے بازو شکن شمشیر کا

____ ملنا: بچاؤ کی صورت ہونا، بچنا۔

پناہ ملتی ہے خلقت کو مرگِ ظالم سے
جو کرگدن کو کریں قتل ہو سپر پیدا

پنبۂ توشک: بستر کی چادر کے نیچے بچھانے والا روئی کا چپٹا گدا۔

ہیں جو غافل اُن کو سولی پر بھی آ جاتی ہے نیند
پنبۂ توشک پہ ہیں منصور سے بیدار ہم

—— منصور: (منصور حلاج) حلاج دُھنیے کو کہتے ہیں۔
اس رعایت سے روئی کا وہ پھاہا جو کسی بوتل کے منہ میں بطور کارک اُسے بند کرنے کے لیے پھنسایا جاتا ہے۔

کف مے کافی ہے ساقی سرِ مینائے شراب
پنبۂ حضرتِ منصور سے کچھ کام نہیں

—— مینا: شراب کی صراحی کا منہ بند کرنے کے لیے لگائی جانے والی ڈاٹ جو سفید مسالے سے بنتی ہے۔ مجازاً شراب کی بوتل کھلنے سے صراحی کے منہ پر آنے والی جھاگ۔

لے لے گئی ہے پنبۂ مینائے مے ہوا
نسبت ہے کیا بخار سے ابرِ بہار کو

پَنْجَنیں / پَنْجَنی: پازیب۔ کانسی یا پیتل کا کڑا جو ٹخنے میں پھنسا ہوتا ہے اور اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے اور اس کے اندر کنکر ڈالے گئے ہوتے ہیں اور چلنے پر بجتا ہے۔ پرندے (خصوصاً کبوتر) کے پاؤں میں ڈالنے کی جھانجھن۔

مثلِ رفتار آج اُس کے رقص کی بھی کر لے نقل
پنجنیں پہناؤں اے کبکِ خراماں! پاؤں میں

پنجوں کے بل چلنا: بانکپن اور نخوت جتانا۔

بانکپن میں پانچ ہے چلتا ہے وہ پنجوں کے بل
راہ میں ٹکتی نہیں اُس فتنہ گر کی ایڑیاں

پنجہ: ہاتھ کی حالتِ مجموعی کو باعتبار پانچ انگلیوں کے کہتے ہیں۔

ایسے پنجے ہیں نہ ایسی ہیں بشر کی ایڑیاں
پنجہ خورشید کے پنجے، قمر کی ایڑیاں

—— پھیرنا: پنجہ مروڑ دینا۔

پنجہ اس کا کیوں نہ پھیرے پنجۂ خورشید کو؟
وہ کرے جب ایک انگلی کا اشارہ چاند کو

—— کرنا: پنجے سے پنجہ گانٹھ کر لڑانا۔

بے طرح پنجے کی کسرت کا ہوا شوق اِن دنوں
سخت ہو جائیں گی اُس رشکِ قمر کی انگلیاں

—— کی کَسْرَت: پنجہ لڑانے کی ورزش۔

بے طرح پنجے کی کسرت کا ہوا شوق اِن دنوں
سخت ہو جائیں گی اُس رشکِ قمر کی انگلیاں

—— مَرْجان: کوئی آلہ یا پرزہ جس سے پنجے کی طرح گرفت کا کام لیا جائے۔ مراد کنگھی۔ مرجان کی کنگھی۔

بال سلجھاتا ہے وہ دستِ حنائی سے جو آج
پنجۂ مرجاں دلا اُن گیسوؤں کا شانہ ہے

پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑنا: ستانے کے واسطے کسی کے گرد ہونا، اس طرح کہ رہا نہ ہو سکے۔

لے گیا صحرا کی جانب واں انھیں شوقِ شکار
شیرِ غم پیچھے پڑا، یاں کیا ہی! پنجے جھاڑ کر

—— سے چھوٹنا: آزاد ہونا۔

گر قفس میں پھنس گئی بلبل کو اس کا غم نہیں
ہے یہی صدمہ کہ چھوٹی پنجۂ صیاد سے

پنڈا: بدن، جسم۔

مبونے گھل گھل کے گورے پنڈوں پر
ہو کفن ، برگِ یاسمن اپنا

پنس: پالکی جسے چار کہار اٹھاتے ہیں۔

ممکن نہیں ایسی ہے کوئی تنگ پنس
اعضا ہیں شکنجے میں تو محبوس نفس

ہوں زمزمہ سنج بوستانِ معنی
ہو جاؤں نہ کس طرح گرفتارِ قفس

پنّے: سونے چاندی یا کسی دھات کے پترے یا تختیں۔

یہ ذرّے ہیں ہر مخلوقات
پنّے تیرے ہیں ہر مخلوقات

پوچھنا: اجازت لینا۔

پوچھنے کی نہیں سیلاب بلا کو حاجت
جاننا ہے مرے ویرانے کو وہ گھر اپنا

پور: (۱) پونڈے کا وہ حصہ جو ایک گرہ سے دوسری گرہ کے درمیان ہوتا ہے (۲) انگلی کا وہ حصہ جو ایک گرہ سے دوسری گرہ کے درمیان ہوتا ہے۔

غیرتِ شیریں ہے او فرہاد! وہ شیریں ادا
گل شکر ہیں ہونٹ، پوریں نیشکر کی انگلیاں

نرم ایسی انگلیاں ہیں استخواں گویا نہیں
پور پور ان کی مگر فرمائے تو بے خستہ ہے

پورا وار: ایسا وار لگانا کہ ایک ہی مرتبہ کام تمام ہو جائے۔

لگا اک وار پورا، ہے جگہ غیرت کی او قاتل!
تری تلوار پر میرا دہانِ زخم خنداں ہے

پوشاک بدلنا: میلے کپڑے اُتار کر اُجلے کپڑے پہننا۔

اپنے جامے [سے] وہیں ہو گئے باہر لاکھوں
گھر سے پوشاک بدل کر جو وہ باہر آیا

پونچھنا: رومال سے پانی یا پسینہ یا کوئی اور شے صاف کرنا۔

آیا تاثیر گریہ سے یار
ناسخ! اب پونچھ ڈال آنکھیں

پہاڑ ٹلنا: مصیبت و سختی کا دور ہونا۔

گیا دل بغل سے ٹلا کوہِ غم بھی
گراں بار وہ ہے سبک بار میں ہوں

پہلو تہی کرنا: دریغ کرنا، کمی کرنا۔

جو او پہلو نشیں! تُو کر گیا پہلو تہی مجھ سے
جدا پہلو سے دم بھر دردِ پہلو ہو نہیں سکتا

پہلی منزل: مراد قبر سے ہے۔

ہو چکا آخر سفر، جب آپ سے باہر ہوئے
وصل اس جانِ جہاں کا پہلی ہی منزل میں ہے

پہنچ: رسائی۔

کیا پہنچ ہے تری دہلیز تک اے ماہ جبیں!
چاند کی روز جو گھستی ہے جبیں تھوڑی سی

پہنچنا: مد مقابل ہونا، برابر ہونا، رسائی ہونا۔

گرم تم کتنا کرو اپنے سمندِ ناز کو
کب پہنچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو

تا بہ مے خانہ پہنچ جاؤں تو بچ جاتا ہے جی
ساغرِ مے پیشِ تیغِ غم سپر ہو جائے گا

پہننا: زیب تن کرنا۔

بنے ہیں صاحبِ غیرت پہن کر اتری پوشاکیں
رہے غیرت سے جو عریاں انھیں بے ننگ ٹھہرایا

پے تعزیرِ خواب: پہ مخفف ہے پر کا، ظرفِ مکاں کے موقع پر بولنا درست ہے، خواب دیکھنے کے جرم کے لیے۔

وصل کی شب سو گیا تھا میں سو غم نے عمر بھر
آنکھ پھر لگنے نہ دی میری پے تعزیرِ خواب

پیارا پیارا: بہت خوش نُما جسے دیکھ کر پیار آئے۔

دے جو تیرے پیارے پیارے رُو و گیسو سے مثال
منہ ہے پیارا صبح کا گیسو ہے پیارا شام کا

پیار کرنا: چاہنا، محبت کرنا۔

کوئے جاناں سے باغ میں جو گئی
لگے کرنے صبا کو پیار درخت

پیاری راتیں: محبت بھری راتیں جو اچھی لگتی ہیں۔

ہائے! کیا پیار سے سوتے تھے لپٹ کر، اے جاں!
یاد ہر دم مجھے آتی ہیں وہ پیاری راتیں

پیارے: کلمہ جس سے محبوب کو خطاب کریں۔

تم اگر چاند نہیں ہو تو بتاؤ مجھ کو
کیوں نہاں رہتے ہو پھر نظروں سے پیارے دن کو؟

پیاس: تشنگی۔

بھر کے مشکیں آبلوں کی، اب، پلا دیجے سبیل
پڑ گئے ہیں پیاس سے، کانٹے، زبانِ خار میں

پیاسا مرنا: تشنگی کی تکلیف اٹھانا۔

وہ بادل ہیں جو لیں قرض آبِ دریا
مروں پیاسا نہ لوں آبِ بقا قرض

پیالہ پلانا: مرید کرنا۔

میں وہ ہوں جس نے پلایا ہے پیالہ سب کو
رند کیوں کر نہ کہیں پیرِ خرابات مجھے؟

ـــــ ہونا: مرنا، عرس ہونا، فاتحہ ہونا۔

پیالہ مجھ آزاد کو بھر دے ساقی
نہیں میرا پیالہ ہوا چاہتا ہے

پیالی: بہت چھوٹا پیالہ۔

حضرتِ غم! آ گئے ہیں فرقتِ ساقی میں آپ
لیجیے! کوئی پیالی پیجئے خوں ناب کی

پیٹ بھرنا: (۱) رزق حاصل کرنا۔ (۲) آسودہ ہونا۔

پیٹ کا بھرنا تو کچھ مشکل نہیں
کیجیے کیا حرص بے اندازہ ہے

زیست بھر پی شراب اے ساقی
نہ بھرا ایک دن ہمارا پیٹ

ـــــ پر پتھر باندھنا: فاقوں کی اذیت برداشت کرنا۔

باندھے ہیں فاقے سے میں نے پتھر اپنے پیٹ پر
خود غرض کا ہے تقاضا لعل و گوہر کھول دے

___ پھول کر نقارہ ہونا: پیٹ کا بہت پھول جانا۔

ہیضہ دشمن کو کوس رحلت ہو
جلد ہو پھول کر نقارہ پیٹ

___ چپاتی سا لگ جانا: بھوک سے پیٹ خالی ہونا۔

روٹی ہی کا اس کو ہے تصور دن رات
لگ جائے نہ کس طرح چپاتی سا پیٹ

___ کی فکر: فکرِ معاش۔

ہر چند ہوں پیر اور سر پر ہے اجل
تس پر نہیں پیٹ کے سوا فکرِ عمل

___ مارنا: اپنے پیٹ میں چھری مار لینا۔

نظر آیا جو پیٹ ساقی کا
شیشۂ مے نے اپنا مارا پیٹ

پیٹنا: زدوکوب کرنا۔

اے جنوں! کچھ ناتوانی کے مناسب حکم کر
پیٹنے سے دوڑنے سے اب تو ہارے ہاتھ پاؤں

پیٹھ: پشت۔

مُنہ آپ کو دکھا نہیں سکتا ہے شرم سے
اس واسطے ہے پیٹھ ادھر آفتاب کی

___ پیچھے بُرا کہنا: کسی کی غائبانہ بدگوئی کرنا۔

پیٹھ پیچھے میرے بد کہنے سے زاہد! یہ ملا
پیٹھ پر بار گنہ کا جمع پشتارا ہوا

___ لگنا: بیماری سے لیٹے لیٹے پیٹھ میں گھاؤ پڑ جانا۔

لگ گئی بیماریِ فرقت میں یہ! بستر کو پیٹھ
اُٹھ چلوں بالفرض میں تو ساتھ ہی بستر چلے

پیچ چلنا: کُشتی کا داؤ کارگر ہونا۔

تیرے آگے نہ چلے جان سیہ مار کے پیچ
زلفِ پیچاں نے اُسے مار رکھا مار کے پیچ

___ میں آنا: نقصان اٹھانا۔

آئے گا پیچ میں، ہے خواہش رفعت جس کو
دیتے ہیں سخت اذیت رہِ کوہسار کے پیچ

پیچواں: ایک قسم کا قلیان جو مثل رسی کے کئی گز لمبا اور پیچ در پیچ ہوتا ہے۔ اُمراء حقے کی جگہ اُسی کو پیتے ہیں۔

ہجرِ جاناں میں کرو حقے کو دُور
پیچواں سچ مجھے اب ناگ ہے

پیچھا نہ چھوڑنا: پیچھے پیچھے چلے ہی جانا، درپے ہونا۔

دفن بانبی میں ہوا میں ناتواں مرنے کے بعد
عاشقِ کاکل جو تھا پیچھا نہ چھوڑا سانپ کا

پیچھے پیچھے چلنا: کسی شخص کے پیچھے چلنا۔

آگے آگے ہوئی ہے روح رواں
پیچھے پیچھے چلا غبار اپنا

___ دوڑنا: کسی کے پیچھے جبکہ وہ دور نکل گیا ہو اُس کے قریب پہنچ جانے یا اُس کو پکڑنے کی غرض سے دوڑنا۔

دوڑتے ہیں پیچھے، قاتل کے، گریباں پھاڑ کر
رکھتے ہیں کیا اشتیاقِ زخم، دامن دار ہم

___ رہ جانا: ساتھ نہ چل سکنا، بچھڑ جانا۔

لے چلا ہے کوئے جاناں کو غضب سرعت سے شوق
رہ گئی روحِ رواں پیچھے مری رفتار سے

پیدا ہونا: تولد ہونا۔

ہاتفِ غیبی پکارا جب علیؑ پیدا ہوئے
آج اللہ کا سرِّ نہاں پیدا ہوا

پیر: مُرشد۔

مجھ کو بازی گاہ کافی ہے کروں کیا خانقاہ
میں مرید اِک طفل کا ہوں پیر کی حاجت نہیں

____ خرابات: شراب خانے کا مالک۔

میں وہ ہوں جس نے پلایا ہے پیالہ سب کو
رند کیوں کر نہ کہیں پیرِ خرابات مجھے؟

____ مُغاں: شراب خانے کا مالک۔

دن کو گر روزہ رکھیں گے مے پئیں گے رات کو
ہم نہ باہر ہوں گے اے پیرِ مغاں ارشاد سے

پَیراک: پیرنے والا، شناور، تیرنے والا۔

شش جہت میں موج زن ہے،تو ہی اے دریائے حُسن
فرق کیا ہے ڈوبنے والے میں اور پیراک میں؟

پَیرامون / پیرامن: اطراف، ارد گرد، آس پاس، نواحی مقامات۔

قافلے پھرتے ہیں معشوقوں کے پیرامونِ یار
جائے لیلیٰ اِن دنوں مجنوں ہی ہر محمل میں ہے

پیس ڈالنا: تباہ کرنا، ظلم کرنا، سخت اذیت دینا، برباد کر دینا۔

پیس ڈالا تُو نے سارے باغ کو اے رشکِ گُل!
کیا حنا کو ہے فقط حسرت ترے پابوس کی

پیشانی پہ لکھا ہونا: نوشتۂ تقدیر۔

خلق کی پیشانیوں پر ہے یہی مضموں رقم
سجدہ واجب ہے ترے دروازے کی محراب کا

____ کا داغ: سجدے کا نشان۔

کس کے کوچے میں جبیں سا تُو ہوا ہے ناسخ
چاند سا داغ، ہے روشن، تری پیشانی کا

پَیغام بھیجنا: کسی متوسط کی معرفت اپنے دل کا مقصد کہلا بھیجنا۔

یار جب مجھ جاں بہ لب کو بھیجے گا پیغامِ وصل
دیکھنا پیغام بر معجز بیاں ہو جائے گا

____ دینا: کوئی بات کہلا بھیجنا کسی سے۔

مجھ سے پہلے دے رقیبوں کو اگر پیغامِ موت
کیا بڑا یہ کام ہے پیکِ قضا کے سامنے

____ لانا: کسی کی بات اُس کی اجازت سے دوسرے شخص کے پاس جا کر کہنا۔

جی اُٹھے مردے ہزاروں سُن کے گھنگھرو کی صدا
واسطے زندوں کے لایا، موت کا پیغام، رقص

پیک: چابک کا سرا۔

مجھ سے پہلے دے رقیبوں کو اگر پیغامِ موت
کیا بڑا یہ کام ہے پیکِ قضا کے سامنے

____ روح: روح کی کوئل۔

آمد شدِ نفس ہے کہ بہر رہِ عدم
دن رات پیکِ روح کو مشقِ شلنگ ہے

پیکان: تیر کی نوک، انی۔

تیرِ قاتل کو سمجھتا ہوں، بہ رنگِ شاخِ گل
گل یہ ہے، بوندی نہیں ہے، غنچہ ہے، پیکاں نہیں

پیلِ گردوں: آسمان کا ہاتھی۔

چھوٹتے پر ہیں ہمارے نالۂ سوزاں کے بان
پیلِ گردوں بھاگ نکلے گا ابھی چنگھاڑ کر

پیمانہ لبریز ہونا: خاتمہ ہونا۔

بزم [میں] خالی نظر آیا جو ساقی کا مقام
شیشۂ مے کا وہیں لب ریز، پیمانہ ہوا

پھاڑے کھانا: ناگوار معلوم ہونا۔

ہجر میں مثلِ پلنگ اب پھاڑے کھاتا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورتِ دیا مجھے

پھاگ: ہندوؤں میں ہولی کا تہوار جس میں رنگ ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں اور عبیر گلال چھڑکتے ہیں۔

اشک خونیں رنگ، نالہ راگ ہے
واہ! کیا! خوش رنگ اب کا پھاگ ہے

پھاندنا: نر جانور کا مادہ سے جنسی اختلاط کے لیے اُس پر چڑھنا۔

نر جو وقت مقاربت پھاندے
تو نہ دشوار ہو جماع اُسے

پھاہا: کپڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا جس پر مرہم لگا ہوا ہو۔

اگر ہو پھاہا پرِ سمندر، یقیں ہے ہو خاک دم میں جل کر
سنا جو ہو آفتابِ محشر، کھرنڈ ہے داغِ آتشیں کا

___ **چھڑانا**: مرہم آلودہ پارچہ کو زخم پر سے علیحدہ کرنا۔

گر چھڑانا ہے تجھے پھاہا ہمارے داغ کا
پہلے کر لے فکر اے جراح! آتش گیر کی

___ **چھوٹنا**: مرہم آلود پارچہ کا زخم سے علیحدہ ہونا۔

آج میرے داغ سے چھوٹا ہے پھاہا اے نسیم!
ارمغاں لے جا یہ گلشن میں برائے عندلیب

___ **رکھنا**: مرہم آلود پارچہ کو زخم پر چپکانا۔

رکھتے ہی پھاہا جو اُٹھا شعلہ میرے داغ کا
ہو گئی کافور سردی مرہم کافور کی

___ **لگنا**: مرہم آلود پارچہ کا زخم پر چپکایا جانا۔

میں نہیں عریاں، سلامت ہیں اگر داغِ جنوں
پھاہے جب ان پر لگیں گے پیرہن ہو جائے گا

پھبتی: ایسی بات کسی کی شان میں بے ساختہ کہنا جو اس وضع کے حسبِ حال اور مشابہ ہو۔

چینی سے صاف، تربت چیں ہے ترا بدن
پھبتی تری کمر پہ ہے چینی کے بال کی

___ **سوجھنا**: سخن بے ساختہ مع وجہ تشبیہ سوجھنا۔

قطرۂ شبنم گلوں پر جب کہ دیکھے باغ میں
سُوجھی پھبتی خندۂ دنداں نمائے یار پر

___ **کہنا**: سخن بے ساختہ مع وجہ تشبیہ کسی کی شان میں کہنا۔

اس پری رخسار پر پھبتی کہی ہے حور کی
سچ تو یہ ہے سوجھتی ہے کیا ہی مجھ کو دور کی

پھپھولا: آبلہ۔

آتا ہے رشک، اے دلِ پُر آبلہ مجھے
کیا جلد پھوٹتا ہے پھپھولا حباب کا

پھٹنا: چاک ہونا، شق ہونا۔

قوی ہوں گو، ستمِ آسماں سے زار ہوں میں
اُلجھ کے دامنِ محشر پھٹے، وہ خار ہوں میں

پھر: ایک بار سے زیادہ، یعنی دوبارہ سہ بارہ وغیرہ۔

دبی تھی آگ جو سینے میں پھر بھڑک اٹھی
کل اس بھبھوکے نے دکھلائی جو بھڑک ہم کو

____ آنا: واپس آنا۔

ایک خط لے جائے گا تو جلد وہ پھر آئے گا
قاصدا! سرخاب کا اب مجھ کو جوڑا چاہیے

____ مانگ: کسی سائل کو کچھ نہ دینا منظور ہو تو یہ کلمہ کہتے ہیں کہ سائیں پھر مانگو۔

خوش نہ ہوتا تو کبھی ہنس کے نہ کہتا پھر مانگ
کیا ہوا، اس سے جو سائل میں ہوا بوسے کا

پھرنا: گشت کرنا، منحرف اور برگشتہ ہونا۔

ہو گیا چشمِ سیاہ یار پر سودا ہمیں
مثلِ آہو پھرتے پھرتے دھوپ میں کالے ہوئے

پھر گئے بندے تو برگشتہ نہ ہو کیوں کر خدا
دیکھی مسجد خانہ ہائے خلق سے سو بار کج

پھری: نمدے اور چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال جو پٹا کھیلنے والے حفاظت کے لیے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔

عکسِ عارض سے ہوئی تیری پھری آئینہ
اے پھکیت! اس کو کہیں اب سپری آئینہ

پھڑکنا: طائر کا بے تاب ہو کر بال و پر مارنا، پرندوں کی بے تابانہ پرواز۔

کہاں پرواز کی، اے ہم صفیرو میں نے گلشن میں
قفس میں بس پھڑکنے کو ہوئے ہیں بال و پر پیدا

پھکیت: گتکا پھینکنے مارنے یا چلانے کے فن کا مشاق، سیف باز۔

عکسِ عارض سے ہوئی تیری پھری آئینہ
اے پھکیت! اس کو کہیں اب سپری آئینہ

پھل پانا: ثمر پانا، نتیجہ پانا۔

باغِ عالم میں یہی پھل ہم نے پایا تھا سو اب
دانت اس کی تیغ کا ہے، زخم کے انگور پر

____ دینا: درخت کا بارآور ہونا۔

ہر شجر نے جو دیا باغِ جہاں میں اک پھل
شجرِ قد سے ہوا سیبِ زنخداں پیدا

____ لگنا: درخت کا بارآور ہونا۔

لگے ہیں موتیوں کے پھل تو سونے کے پتے
ہوا جہاں میں نہ اس سرو سا شجر پیدا

پُھل جَھڑی: آتش بازی کی کاغذی لمبی نال جس میں سے سرخ پھول جھڑتے ہیں۔

کیوں ہیں اشک اپنے پھلجھڑی کی طرح
شب فرقت ، شب برات نہیں

پُھلکاری: ایک کپڑے کا نام ہے جس میں جدا جدا پھول بنے ہوتے ہیں۔

ہے وہ نخلِ چمنِ حسن' یہ ہیں پھول اس کے
جسمِ محبوب میں گرتا نہیں پَھل کاری کا

پَھن: کفچۂ مار، سانپ کا (پھیلا اور پُھلایا ہوا) سر۔

ماہِ تاباں پَھن ہوا ہالہ ہوا مارِ سیاہ
چودھویں شب گر خیالِ کاکلِ شب گوں ہوا

پَھندا (۱): ریشم یا بال یا سُتلی کا شکار پھانسنے کا حلقہ۔

ہائے پھندا پڑ گیا زنار کا
قید اب مرغِ دل آزادہ ہے

___ (۲): پھندوانا، پھلانگنا (یہاں مراد دیوار کو پھلانگ کر دوسری طرف پار جانا)

طپشِ دل ، مجھے دیوار پھندا دیتی ہے
درِ جاناں میں جو ہے قفل ، تو وسواس نہیں

پَھندے سے نکلنا: گرفتاری سے نجات پانا۔

تیرے پھندے سے نکلنا ہے محال او قاتل!
زلف سے بھی ہیں سوا رشتۂ زنار کے پیچ

پَھنسنا: گرفتار ہونا' محبوس ہونا۔

سودائی ہو کے پھنس گئے زنداں میں گرچہ ہم
دل تو ہر ایک قید سے آزاد ہو گیا

پُھنکنا: جلنا۔

یہ پُھنک رہا ہے مرا جسم ہجر میں ساقی!
کہ مثلِ داغ جنوں ہاتھ میں ایاغ جلے

پُھول: (۱) مسلمانوں میں میت کی فاتحہ کی رسم جو مرنے کے تیسرے دن ہوتی ہے (۲) گل (۳) شراب۔

جو آئے وہ تو نہ پھولا سماؤں قبر میں میں
خبر کرے کوئی اس گل کو میرے پھولوں کی

کیا سادے اشک موسمِ گل میں بہاؤں میں
رووں لہو وہ پھول سے رخسار دیکھ کر

آئی بہار تشنہ ہے ہوں پلا دے پھول
اے مے فروش! پڑ گئے کانٹے زبان میں

___ پھولنا: گل شگفتہ ہونا۔

اگرچہ، آئی ہے برسات، پھول پھولے ہیں
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولوں کی

___ جھڑنا: آگ کی چنگاریاں لوہے یا پتھر کی رگڑ سے نکلنا۔

خوب سا روند آج میری قبر کو اے شہ سوار!
پھول جھڑتے ہیں، نہیں نعلِ سُمِ توسن میں آگ

___ چڑھانا: کسی شہید کے طاق میں یا کسی بزرگ کے مدفن پر یا کسی معبد پر تعظیماً خوشبودار پھول رکھنا۔

نہ دیکھا زیست بھر، اس غیرتِ مہتاب کو، ہم نے
چڑھاتا ہے فلک اب کیا گلِ مہتاب، مدفن پر

___ کملانا: گل کا پژمردہ ہونا۔

کیا خزاں پاس آسکے تیرے گلِ رخسار کے
پھول کملاتے نہیں ہرگز گلے کے ہار کے

___ کھِلنا: پھول کا شگفتہ ہونا۔

کہتے ہیں تیری قامت و عارض کو دیکھ کر
بالائے سرو پھول کھلا ہے گلاب کا

___ لانا: گلبنوں کا پھولوں سے لدنا۔

پھول لاتے ہیں برابر سب گلستاں ہر برس
پر ہمارے داغِ حسرت ہیں دو چنداں ہر برس

___ لگنا: کسی شاخِ گلبن میں پھول پیدا ہونا۔

داغِ جنوں کھلے ہیں مرے جسمِ زار میں
حیرت ہے اتنے پھول لگے ایک خار میں

___ مارنا: گلفشانی کرنا' پھول کھینچ مارنا۔

ہمہ تن آبلہ ہوں آتشِ گل سے بلبل!
پھول مارا جو کسی نے تو میں پتھر سمجھا

___ مرجھانا: گل کا پژمردہ ہونا۔

کیا ہی! مرجھاتے ہیں اُس خورشید رُو کے سامنے
داغ ہائے ہجر گویا پھول ہیں گُل زار کے

پھولا نہ سمانا: نہایت خوش ہونا۔

جو آئے وہ تو نہ پھولا سماؤں قبر میں میں
خبر کرے کوئی اس گل کو میرے پھولوں کی

پھولنا: شگفتہ ہونا، مغرور ہونا۔

بہت پھولو نہ مسند پر ندیموں کی خوشامد سے
یہاں ملتا ہے عہدہ مدح خواں کو نوحہ خوانی کا

پھولوں کا بستر: بسترِ گل۔ بچھونے پر پھولوں کا بچھانا۔

ہے شبِ فرقت میں کس کو پھولوں کا بستر پسند
بے کلی میں لوٹنے کو ہیں مجھے اخگر پسند

___ کی ٹوکری: سبدِ گل، ایسی ٹوکری جس میں مختلف رنگوں کے پھول ہوتے ہیں۔

مانندِ شاخِ گل ہے شمشیر دستِ قاتل
ڈھال اس کے عکسِ رُخ سے پھولوں کی ٹوکری ہے

___ کی چادر: چادرِ گل' پھولوں کے ہاروں کو مقررہ عرض وطول کے ساتھ گوندھنا۔

مرا رعنا غزال آکر، لحد پر، جا نہیں سکتا
کہ ہے گلدام کا عالم، یہاں پھولوں کی چادر میں

___ کی چھڑی: مصنوعی شاخِ گل جو ایک ہلکی لکڑی میں سبز پتے اور پھول لگا کر باغبان بناتے ہیں۔ اس چھڑی سے اکثر چوتھی کھیلی جاتی ہے۔

کرتی ہے قتل مجھ کو تری پھولوں کی چھڑی
کیا دی ہے گل فروش نے شمشیر ہاتھ میں

پھونک: دونوں ہونٹوں کو کسی قدر ملا کر منہ سے بھاپ نکالنا۔

اے طفل! تیری پھونک ہے گویا مسیح دم
جو پر اُڑا دیا وہ کبوتر سے کم نہیں

___ دینا: جلا دینا۔

کس طرح افسونِ آہِ آتشیں سے پھونک دوں
ہے رقیب دیو سیرت اُس پری پیکر کے پاس

پھیکا: بے رونق۔

جو نمک تجھ میں ہے کہاں اس میں؟
کیوں نہ پھیکا ہو رنگ سونے کا؟

پھینکنا: کسی چیز کو ڈال دینا۔

پیرہن پھینکے ہیں میں نے بیشتر کر کر کے چاک
اس سبب سے اے جنوں! صحرا کا داماں بڑھ گیا

ت

تاب نہ آنا: برداشت نہ ہونا۔

روئے آتش ناک کے نظارے کی آئی نہ تاب
اشک سے گو سالہا آنکھوں کو میں نے تر کیا

___ نہ رہنا: برداشت نہ رہنا۔

اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے
نہ رہی وصل میں پر ضبط کی تاب آخرِ شب

تابکے: کب تک۔

تابکے اغیار اپنی آنکھ میں کھٹکا کریں؟
آبلوں میں کچھ دنوں خارِ مغیلاں دیکھیے

تاپنا: جاڑے میں آگ کے پاس بیٹھنا۔

تاپ لینے کو ہے کافی آتشِ داغِ فراق
اس زمستاں میں ہمیں کیا اور مجمر چاہیے؟

تاتار: ترکستان کا علاقہ جہاں کے باسی تاتاری کہلاتے ہیں۔ اس علاقے کے ہرن مشہور ہیں۔

زلفِ جاناں میں نہیں، کوئی دلِ وحشی اسیر
یہ عجب تاتار ہے، جو ایک بھی آہو نہیں

تار بندھنا: کسی بات کا مسلسل ہونا۔

وصل کی شب صبح ہونے پر ہے باندھ اشکوں کا تار
بیشتر اے چشمِ تر بارش میں، چھپ جاتی ہے دھوپ

___ تار کرنا: کپڑے کو اس طرح پھاڑنا کہ تار تار الگ ہو جائے۔ کپڑے کے دھاگے نکل آئیں۔

تار تار اپنا گریبان کروں مثلِ سحر
آج پھر ہاتھ میں وہ گیسوئے شب رنگ نہیں

___ ٹوٹنا: سلسلہ ٹوٹنا۔

کیوں کر اُس کے آنسوؤں کا تار ٹوٹے ایک دم
کہتی ہے میرا زبانِ حال سے افسانہ شمع

___ کھینچنا: تار نکالنا۔

میرے زخموں کے اگر ٹانکے تجھے منظور ہیں
اے بتِ خوں ریز، اپنے پیرہن کے تار کھینچ

___ مسطر: پتلا، باریک سیدھا خط۔

تارِ مسطر جب ہمارا جسم لاغر ہو گیا
کیا مشابہ کاغذِ مسطر سے بستر ہو گیا

تارا: ستارہ۔

کیوں نہ دیکھے اپنی ایڑی ایک تارا دیکھ کر
کم نہیں تاروں سے اُس رشکِ قمر کی ایڑیاں

تارے چھٹکنا / چھِٹکنا: (۱) تارے کھلنا، مطلع صاف ہو کر ابر کا جاتا رہنا اور ستاروں کا نکل آنا۔ (۲) رات شروع ہونا۔

چرخ پر تارے نظر آتے ہیں جب چھٹکے ہوئے
جانتا ہوں اُس پری کی پالکی پر توڑ ہے

___ نکل آنا: آسمان پر ستارے نمودار ہونا، شام کے بعد کا وقت، آغازِ شب۔

اُس ماہ کی فرقت میں جو تارے نکل آئے
تاروں سے سوا اشک ہمارے نکل آئے

تازیانہ: (۱) چابک، ہنٹر، قمچی، کوڑا، تنبیہ (۲) وہ بید جس سے ملزموں کو سزا دی جائے۔

جہاں تارِ نفس ٹوٹا گیا میدانِ ہستی سے
دہانِ توسنِ عمرِ رواں کو تازیانہ ہے

تاک (۱): انتظار، غور و فکر، تدبیر۔

آنکھ اُس کی کیا پڑی میرے دلِ برباد پر
تاک ہے غارت گروں کی خانۂ آباد پر

___ (۲): انگور کی بیل۔

کچھ تصرف سے نہیں پیرِ مغاں کے یہ بعید
تاک اگر دانۂ تسبیح سے پیدا ہووے

تاکنا: خاص نظر سے دیکھنا۔

جس کو تاکا، بچ گیا، چُوکے جسے مارا اُسے
تم کو تیر اندازی آتی ہے نئے انداز کی

تَال: گانے بجانے کا وزن، ناچنے اور گانے میں اس کے وقت اور عمل کا پیمانہ یا دورانیہ جسے بیچ بیچ میں ہاتھ پر ہاتھ مار کر مقرر کرتے جاتے ہیں۔

جان دیں کیوں کر نہ اُس مطرب پسر کے عشق میں
تَال کا سننا ہماری جان کو سَم ہو گیا

___ دینا: اصولِ نغمہ کو ضبط اور وزن پر لانے کے لیے تالی بجانا، تالی کی مدد سے گانے یا بجانے میں دُھن اور اصول قائم رکھنے کے لیے سہارا دینا۔

خانۂ گور سے مُردے نکل آتے ہیں وہیں
تال جس وقت وہ قوال پسر دیتا ہے

تالاب: پانی کی قدرتی یا مصنوعی جھیل۔

ہر پھول تیرے رشک سے جب آب ہو گیا
صحنِ چمن بھی نظروں میں تالاب ہو گیا

تالو سے زبان لگانا: چپ ہو رہنا۔

تالو سے لگا لیتے ہیں ہم اپنی زباں کو
سُنتے ہیں اگر دُور سے غماز کی آواز

تالی بجنا: ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارنے سے آواز نکلنا۔

سنتے ہی مطرب بجانے لگتے ہیں جو تالیاں
نعرۂ صوفی بھی گویا چغد کی آواز ہے

تام: کامل، مکمل۔

کروں اِن چیزوں میں وہ تجھ سے کلام
کہ ترے دل کو ہو تسلّی تام

وقتِ اَمراض کر کے استعمال
صحت تام پاتے ہیں فی الحال

تان: آہنگ نغمہ۔

بلکری ہے گلے میں کافر کے
دیکھی جب سے ہے تان ہونٹوں پر

تاننا: کسی چیز کو وار کرنے کے لیے اُٹھانا یا بلند کرنا۔

تانے ہے دن رات سرچنگِ حوادث آسماں
سر پھرا ہے سرکشو! رکھتے ہو کیوں دستار کج؟

تانوں کے لچھے: مسلسل گانا۔

کرنے لگتا ہوں میں حسرت سے، مسلسل نالے
لچھے یاد آتے ہیں مجھ کو جو تری تانوں کے

تانی: آہستگی، تاخیر، تساہل۔

سُن کے اس کو اگر کہے کوئی
وجہ تدریج کی تانی کی

تب (۱): اُس وقت۔

روٹھنے کے بعد تب آیا ہوں تیرے گھر میں، میں
خواب میں جب میرے گھر سو مرتبہ تُو ہو گیا

____ (۲): تپ، بخار۔

کرتا ہوں جو میں چرخ سے گرمی کی شکایت
تب آتی ہے جاڑے سے مجھے، جائے زمستاں

تبر: کلہاڑی (کلہاڑی کا دستہ)، ڈھیلا۔

اے نخل بندِ باغ جہاں وہ شجر ہوں میں
جو میری شاخ ہے وہ ہوئی ہے تبر مجھے

دوست میرے ہوتے ہیں دشمن جدا ہونے کے ساتھ
وہ شجر ہوں برگ گرتے ہی تبر ہو جائے گا

تبرا: بیزاری، نفرت، تنفر، انکار اور اُس کا برملا اظہار۔

خدایا مجھ کو ہے اس سے تولا
اور اُس کے دشمنوں سے ہے تبرا

تبرید: (مجازاً) خوش کرنے یا فرحت پہنچانے کا عمل۔ ٹھنڈک پہنچانے کے لیے پلایا جانے والا شربت۔

دور ہو یارو تپ غم، گر بجائے خاکشی
خاکِ کوئے یار تم چھڑکو مری تبرید پر

تبہ: (تباہ کی تخفیف) برباد، خراب۔

ہے جو کوہ بوقبیس ایک اُس جگہ
اُس کے اُوپر جا کے با حالِ تبہ

تپاک کرنا: تواضع و خاطر و اختلاط کرنا۔

ترے جلانے کو اے سنگ دل صنم ہم نے
اک اور صاعقۂ طور سے تپاک کیا

تجویز کرنا: سمجھنا، رائے دینا، تدبیر کرنا، فیصل کرنا، طے کرنا۔

ضعف میں ٹوٹ سکا جب نہ حبابِ دریا
ہم نے تجویز اُسے بیضۂ فولاد کیا

تحتُ الثّریٰ: زمین کا سب سے نیچے کا طبقہ، پاتال، مراد غروب۔

بامِ گردوں سے چلا تحت الثریٰ کو آفتاب
اُٹھ کے تہہ خانہ سے جب وہ اپنے کوٹھے پر چلے

تحصیلِ سِلَم: سِلَم تختی کا حصول۔ جس پر بچے لکھنا سیکھتے ہیں۔

رسائی میری اوجِ فکر تک ہو گی نہ حاسد کو
غرور آگے مرے کرتا ہے کیا تحصیلِ سلم کا

تَحْلِیل: اخراج ہونا، گھٹنا، کم ہونا۔

جسمِ حیواں سے ہوتے ہیں تحلیل
سب بہ تدریج پاتے ہیں تقلیل

تَحِیّت: (۱) سلام کرنا، تسلیمات، آداب بجالانا۔ (۲) دعا، برکت۔

یہی شایان ہیں تحیت کے
یہی شایان ہیں کرامت کے

تَخالُف: متضاد ہونا، مخالفت۔

کس مرتبہ باہم ہے مزاجوں میں تخالف؟
جب گرم ہوا یار تڑپ کر میں ہوا سرد

تَخْطِیَہ: خطا پکڑنا، غلطی نکالنا۔

تخطیہ بے شعور کرتے ہیں
اور ثابت قصور کرتے ہیں

تَخَلُّف: (۱) تامّل، پس و پیش، حیلہ حوالہ کرنا۔ (۲) روگردانی، انحراف، مخالفت۔ (۳) وعدہ خلافی۔

کرنے لگتا تخلف تابش
کچھ جو ہوئی توقفِ تابش

تَخْوِیف: خوف دلانا، خوف میں ڈالنا، خوف زدہ کرنے والی۔

پند و تخویف کو یہ آتی ہیں
اہلِ غفلت کو یہ ڈراتی ہیں

تَدْبِیر: (مجازاً) کسی کو زک دینے یا تکلیف دینے کا بندوبست۔

مرے زخموں کی وہ تدبیر سے اک دم نہیں غافل
منگائے مشکِ نافی گر نمک داں ہو گئے خالی

___ چلنا: تدبیر کارگر ہونا۔

پہنچے وہ کوسوں یہاں اُٹھتے نہیں پائے قلم
آگے تقدیر کے ممکن نہیں تدبیر چلے

___ سُوجھنا: تدبیر ذہن میں آنا۔

ساقی! چڑھا گیا تو ہوں جامِ شرابِ عشق
پر سوجھتی نہیں کوئی تدبیر اُتار کی

___ کرنا: انتظام کرنا، بندوبست کرنا۔

جوئے خوں جاری کرے خواہش ہے یہ تقدیر کی
کوہ کن! کیوں تُو نے جُوئے شیر کی تدبیر کی

تَدَرْو: چکور۔ خوش آواز پرندہ، اس کی آنکھ خوبصورت ہوتی ہے۔

مثلِ تدرو مرغِ نگہ کیوں نہ ہو نثار؟
مانندِ ماہ، نور ہے اُس کے عذار میں

تدویر: گولائی۔ حرکت کواکب۔

چہرے میں کچھ بدر ساں تدویر تھی
ہر فزوں خورشید سے تنویر تھی

تدہین: چکنا کرنا، تیل چپڑنا، مالش کرنا۔

یہ تھا حکم جو کو نہ تدہیں کریں
نہ خرما سے زنہار شیریں کریں

تزویر: دھوکا، جھوٹ، فریب کاری۔

ازل سے ہم ہیں دیوانے ہمیں ہے کام لوہے سے
چلے گا مکر سونے کا نہ یاں تزویر چاندی کی

تراب: خاک۔

ہوئے خاکسار اس قدر وہ جناب
کہ آخر لقب ہوگیا بُو تراب

ترازو ہونا: تیر کا نشانے پر آ کر لگا رہنا۔

میری موزونی کی او قاتل ذرا تاثیر دیکھ
تیر جو آ کر لگا مجھ کو ترازو ہو گیا

تراہ: ہندوستان کے ایک مقام کا نام ہے جہاں کی تلوار کسی وقت میں عمدہ ہوتی تھی۔

تلوار تو تراہ کی باندھے تو سب ملک
کرنے لگیں تراہ تراہ آسمان پہ

___ تراہ کرنا: آہ و فریاد کرنا۔

تلوار تو تراہ کی باندھے تو سب ملک
کرنے لگیں تراہ تراہ آسمان پہ

تُربت: قبر۔

چادر گل کی یہاں حاجت نہیں اے رشکِ گل!
میری تُربت پر چڑھا اُتری ہوئی پوشاک کو

___ پر پھول چڑھانا: بزرگ میت کی قبر پر تعظیماً خوشبودار پھول چڑھانا۔

ٹھوکر اک پائے حنائی سے لگایا چاہیے
پھول کوئی میری تربت پہ چڑھایا چاہیے

___ پر چادر چڑھانا: میت کی قبر کو تعظیماً پھولوں کی یا کپڑے کی چادر سے ڈھانکنا۔

چادر گل کی یہاں حاجت نہیں اے رشکِ گل!
میری تُربت پر چڑھا اُتری ہوئی پوشاک کو

___ کی چادر: جو چادر (کپڑے یا پھول کی) قبر پر ڈال دی جائے۔

ہجر میں چاندنی سے کیا خوش ہوں؟
نور ہے تربتوں کی چادر کو

تربیع: چار حصوں میں تقسیم، مربع بنانا۔

کوئی تثلیث ہے کوئی تربیع
کوئی تسدیس ہے غرض یہ تبیع

تربینی: (۱) (لفظاً) وہ جگہ جہاں تین دریا ملیں۔ (۲) بھارت میں الہ آباد کا وہ مقام جہاں تین دریا (گنگا، جمنا، سرسوتی) ملتے ہیں۔

تین تر بینی تو دو آنکھیں مری
اب الہ آباد بھی پنجاب ہے

تَرس آنا: رحم آنا۔

ہمیں سے ہے کنارا، ہم کنار، اغیار سے ظالم
ترس آتا نہیں تجھ کو، ہمارا جی ترستا ہے

تَرسانا: کسی چیز کے حصول سے محروم رکھنا۔

ہجر میں تاریک ہی رہتا ہے ویرانہ مرا
رات کو گر چاندنی تو دن کو ترساتی ہے دھوپ

تَرغیب دینا: کسی کام کے کرنے پر کسی کو آمادہ کرنا۔

جنوں نے جب کہ دی روزِ ازل ترغیبِ عُریانی
گریباں صبح کو بخشا دیا دامن بیاباں کو

تَرکیں: (ترک کی جمع) دلیل (سنسکرت)۔

پر جو استادِ کار ہیں بڑھیے
ذہنی ترکیں بنائیں گے اس کے

تُرمتی: باز کی ایک قسم، شکرے کی نسل کا چھوٹا پرندہ۔

زاغ ، بط ، کرکرا ، کبوتر ، قاز
ترمتی، شکرہ ، باشہ ، بہری ، باز

تُرنج: نارنجی پھل (سنگترہ) کی قسم، نیبو کی قسم کا پھل، کاگزی۔

مانندِ ترنج اس پہ چھری پھیری ہے غم نے
ہے کچھ خبر اے یوسفِ ثانی! مرے دل کی

تَرنگ: تعلّی، نشّے کی حرکت۔

توڑے لگد سے شیشہ و ساغر جو ساقیا!
یہ بھی اک اپنے نشۂ مے کی ترنگ ہے

تریاک رتریاق: زہر، دوا۔

زاہدا! ہے فرق جتنا، جُود اور امساک میں
جان! اُتنا ہی تفاوت، مے میں اور تریاک میں

تَڑَپ: اضطراب۔

تڑپ ہے دل کی یہاں مثلِ ماہیِ بے آب
کنارِ آب وہاں انتظار مچھلی کا

تَشبیہ دینا: کسی کو کسی سے نسبت دینا کوئی نہ کوئی مناسبت دیکھ کر۔

ناسخ اُس کے عارضِ تاباں سے جو تشبیہ دی
چڑھ گیا چرخِ نہم پر اب دماغ آفتاب

تَصدِیعیں: (تصدیع کی جمع) دردِ سر میں مبتلا کرنا، تکلیف دینا۔

[اُن] کی تکلیفیں رفع ہوتی ہیں
[اُن] کی تصدیعیں دفع ہوتی ہیں

تَصَوُّر بندھنا: کسی کی شکل کا خیال آنا۔

پھر پڑا رہتا ہوں میں بے ہوش بدمستوں کی طرح
پھر تصور بندھ گیا مجھ کو کسی مے نوش کا

____ رہنا: کسی کی صورت کا خیال رہنا۔

مری آنکھوں میں پڑ جائیں نہ کیوں کر اس قدر حلقے؟
تصور رات دن رہتا ہے تیری زلفِ پُرخم کا

تَصویر کھدنا: تصویر کالوہے کے پتر یا سونے چاندنی میں یا پتھر پر کندہ کیا جانا۔

کعبے سے کم نہیں ہے ہمارا حریمِ دل
اس میں بھی ہے کھدی ہوئی تصویر یار کی

___ کھینچنا: کاغذ یا کسی اور شے پر تصویر بنانا۔

کون عالم کے مرقع میں ہے مجھ سا بے ثبات
رنگ اُڑ جاتا ہے کھنچتے ہی میری تصویر کا

___ لگانا: کسی جگہ تصویر نصب کرنا۔

نقش شیریں سنگ سے مثل شرر بھاگے ابھی
بیستوں میں گر لگا دیں ہم تری تصویر کو

تضرع: گریہ وزاری، عجز و نیاز، گڑگڑانا، رونا۔

ایک دن پاتا نہیں گر میں طعام
تجھ سے کرتا ہوں تضرع کے کلام

تعب: تھکن، ماندگی، دکھ، سختی، رنج۔

نہ ہوں حیوان کو وہ رنج و تعب
کہ وہ رنج و تعب میں جیتے کب؟

قید ہوتے حصار تنگ میں سب
پاتے عیش و طرب میں رنج و تعب

تعزیر: سزا، گوشمالی، سزا دینا۔

بدعمل جو ہیں وہ باز آتے نہیں تعزیر سے
چور کو پروا نہیں گو ہے مثال دار شمع

تعطیل: بیکاری، کام سے خالی رہنا، ناکارہ ہو جانا۔

ہوتی تعطیل سے بدل تدبیر
پاتی اللہ کی خلل تدبیر

تغار: مٹی کی ناند۔ گڑھے دار ظرف۔

اس تغار کبود کو دیکھے
جو بھرا ہو تمام پانی سے

تفاوت: فرق، درمیانی یا باہمی فاصلہ۔

زاہدا! ہے فرق جتنا، جُود اور امساک میں
جان! اُتنا ہی تفاوت، مے میں اور، تریاک میں

تفسیدہ: دہکی ہوئی، جھلسی ہوئی، گرم۔

پھول انگارے ہونے رکھنے کے ساتھ
قبر میری اس قدر تفسیدہ ہے

تَفَکُّہ: میوہ کھانا، پھلوں سے تواضع۔

میوہ بہر تفکہ و لذت
گوشت کھانے کو ہے کہ ہو طاقت

عہد طفلی میں بھی تھا غم ہی تفکہ اپنا
مانگتا تھا کوئی اڈھا نہ کبھی یاری کا

تقابل: مقابلہ، موازنہ۔

انتقال بروج ، جملہ عرب
جانتے ہوں تقابل کوکب

تقدیر موافق ہونا: قسمت کا حق میں ہونا۔

گر موافق ہوتی ہے تقدیر مجھ سے زاہدا!
ترک کرتا ہوں کسی تدبیر سے تدبیر کو

تقلیل: کم کرنا، تھوڑا کرنا۔

جسم حیواں سے ہوتے ہیں تحلیل
سب بہ تدریج پاتے ہیں تقلیل

تُکّل: ایک قسم کا کنکوا جس کا دو ثلث حصہ بیضوی اور ایک ثلث نصف دائرے (تیتری) کی شکل کا ہوتا ہے۔ چھوٹا پتنگ، گڈی۔

تکل وہ چاند وار اُڑائے جو شام کو
پھر آسماں پہ قدر رہے کیا ہلال کی؟

تکیہ: فقیروں اور آزادوں کا مسکن، درویشوں کے رہنے کی جگہ، گھر، ٹھکانا۔

جی میں ہے ہو جائیے اُس سرو قامت پر فقیر
بس کسی آزاد کے تکیے میں بستر کیجیے

یہ بیٹھا انتظارِ یار میں تکیہ لگا کر میں
کہ جوشن بن گیا ہوں اپنے دروازے کے بازو کا

___ لگا کر بیٹھنا: تکیہ یا کسی اور چیز سے پیٹھ لگا کر بیٹھنا۔

یہ بیٹھا انتظارِ یار میں تکیہ لگا کر میں
کہ جوشن بن گیا ہوں اپنے دروازے کے بازو کا

تَل: پہاڑ، ٹیلا، اونچی سطح والی زمین، کھنڈرات کا ڈھیر۔

جو نزول اس طرح نہ کر سکتا
کوہ و تل کس طرح یہ بھر سکتا

تِل: وہ نقطہ سیاہ جو دیدے کے اندر ہوتا ہے اور جس کی راہ سے نور آتا ہے۔ وہ نقطہ سیاہ جو جسم کے کسی مقام پر ہو، خال، کنجہ۔

مردم چشم ملائک ہیں ترے خال سیاہ
روئے خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہو گا

سرخ چہرہ نظر آتا ہے اسی باعث سے
عارضِ نازکِ جاناں کو ہوا تل بھاری

ٹل: یکساں، برابر۔

زر تصدق کرتے ہیں جو اغنیا ٹل بیٹھ کر
کالبد اُن کے بنائے ہیں مگر اکسیر سے

تِلال: ٹیلے۔

یہ جواہر جو سارے بیش بہا
ہیں تلال و جبال میں یک جا

تَلپٹ ہونا: تلف ہونا، ضائع ہونا، رائگاں جانا۔

جو دل کو دیتے ہو ناسخ! تو کچھ سمجھ کر دو
کہیں نہ مفت میں دیکھو! یہ مال تل پٹ ہو

تلخ باتیں: سخت باتیں، ناخوش گوار باتیں۔

کیا کسی کے کلامِ شیریں سے
سنوں باتیں تری زبانی تلخ

تَلقین: امامیہ طریقہ کے مسلمانوں میں دستور ہے کہ جب میت کو قبر میں اُتارتے ہیں تو چند مخصوص آیتیں پڑھ کر کپڑے پر شہادت نامہ لکھتے ہیں اور میت کو مع شہادت نامہ دفن کرتے ہیں۔ اس کل کاروائی کا مفہوم یہ ہے کہ ہم لوگ اس امر کے گواہ ہیں کہ میت شیعہ کی ہے۔

قبر پر بہرِ خدا نام بتوں کے لینا
دوستو! وقت اگر آئے مری تلقیں کا

تِلملانا: تڑپنا، اضطراب ہونا، بے چین ہونا۔

بجھا دے توڑ کر شیشوں کو ساقی! میرے بستر پر
شب فرقت ہے، مجھ کو بے کلی سے تلملانا ہے

تلوا: کفِ پا۔

کیا مرے تلوے میں کانٹا ہے کسی نے، دیکھنا؟
غیر کا نقشِ قدم تو، کوئے جاناں میں نہیں

تلوار باندھنا: تلوار ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا۔

تلوار تُو تراہ کی باندھے تو سب ملک
کرنے لگیں تراہ تراہ آسمان پر

___ چلنا: تلواروں کے وار ایک دوسرے پر ہونا۔

گر یہی ہیں ترے ابرو کے اشارے قاتل
آج کل چلتی ہے، تلوار ترے کوچے میں

___ حلق پر پھیرنا: تلوار سے گلا کاٹنا۔

تلوار میرے حلق پہ حسرت نے پھیر دی
اک جا جو دیکھے عاشق و معشوق، ڈاب میں

___ دکھانا: قتل کی دھمکی دینا، ڈرانا۔

ہجر میں بجلی کی تلوار دکھاتی ہے مجھے
آج مانند فلک ہو گئی خوں خوار گھٹا

___ سے پانی جدا نہیں ہوتا: مثل مشہور ہے کہ لکڑی یا تلوار پانی پر مارنے سے پانی کے دو حصے نہیں ہوتے یعنی ایک خاندان کا خون باوصف نفاق و علیحدگی کے جدا نہیں ہوسکتا۔

بحرِ وحدت میں ہوں میں، گو، سر، گیا مثلِ حباب
چوب کیا تلوار سے پانی جدا ہوتا نہیں

___ عرش پر جھولنا: تیغ زنی میں عروج پانا۔

جھولتی ہے عرش میں تلوار کس قاتل کی آج؟
ہے تصور دل میں کس کے ابروئے خم دار کا؟

___ کا بال: مراد تلوار کی باریک دھار، دمِ شمشیر۔

ناتوانوں سے پناہ اے ظالمو مانگا کرو!
دیکھ لو! اک بال ہے بازو شکن شمشیر کا

___ کا پانی: آبِ شمشیر۔ شمشیر کی تیزی اور کاٹ۔

قہر ہے اُس کو شرابِ ارغوانی چاہیے
مثلِ شمشیر اب مرے قاتل کو پانی چاہیے

___ کا دندانہ: دھار کے گر جانے سے جو دانت پڑ جاتا ہے۔

خندۂ دنداں نما خوش آئے کس محبوب کا
یاد اے قاتل! تری تلوار کا دندانہ ہے

___ کا دھنی: تلوریا، اچھا شمشیر زن، تلوار چلانے کے فن کا ماہر۔

مارا ابرو سے سیکڑوں کو
قاتل تلوار کا دھنی ہے

___ کا ڈورا: تلوار کی باریک دھار، دمِ شمشیر۔

میرے زخموں کو اگر ٹانکے لگانے ہیں تجھے
پہلے لا جراح ڈورا یار کی تلوار کا

___ کا رومال: وہ کپڑا جو تلوار کے قبضے میں باندھتے ہیں۔

رنگینی سے خالی نہیں قاتل کی بنکیتی
رومال ہے تلوار کا اک ہار گلے میں

___ کی آب: تلوار کی چمک مراد تیزی۔

کہا کہیے! تیغِ ابروئے قاتل کی آب کی
عکس [illegible]

___ کے ڈورے: باڑ، تلوار کی دھار کا نشان جو بہ شکل خط دکھائی دیتا ہے۔

مار ڈالا جان سے جس سے لڑائی تو نے آنکھ
ساقیا! ڈورے تری آنکھوں میں ہیں تلوار کے

___ کھانا: تلوار کا وار سہنا۔

نہ نکلی بات منہ سے کھا کے اک تلوار قاتل کی
دہانِ زخم نے گویا مرا زخمِ دہاں باندھا

___ کھینچنا: میان سے تلوار کھینچنا۔

دور اتنا آپ کو مجھ سے نہ اے خواں خوار کھینچ
ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ

___ لگانا: تلوار کا وار کرنا۔

دستِ نازک سے لگائیں تو نے تلواریں جو آج
کیا ہمارے رختِ عریانی پہ اتو ہو گیا

___ مارنا: تلوار کا وار کرنا۔

ہو کے رنجیدہ جو تو تلوار مارے گا مجھے
زخم بھی بہرِ نمک خواری دہن ہو جائے گا

___ میان میں کرنا: ننگی تلوار کو نیام میں کرنا۔

مر رہا ہوں آپ، تم بدنام ہوتے ہو عبث
غصہ جانے دو کرو تلوار اپنی میان میں

___ میں چھالے پڑنا: وہ داغ جو تلوار کے لوہے میں ہوتا ہے۔

راہِ خوں ریزی میں، او قاتل! جو رکھا ہے قدم
چلتے چلتے پڑ گئے، چھالے، تری تلوار میں

___ میں کاٹ ہونا: تلوار کا اس قابل ہونا کہ جس پر پڑے اُسے کاٹ ڈالے۔

غیر، خوں ریزی، سپاہی کا کوئی جوہر نہیں
کاٹ ہو تلوار میں، کیا عیب، اگر جوہر نہیں

تلَوُّن: تنوع، رنگا رنگی۔

تجھ کو خورشید سمجھ کر میں ہوا تھا عاشق
بس تلون نہ دکھا صورتِ حربا مجھ کو

تلووں سے پار ہونا: تلووں میں چبھ جانا، گزر جانا۔

سر اٹھا کر جو چلا اُس دشتِ وحشت خیز میں
پار تلووں سے وہیں خارِ مغیلاں ہو گیا

___ میں لہو اُتر آنا: زیادہ چلنے سے ایسا ہوتا ہے مراد زیادہ مسافت طے کرنے سے ہے۔

پھرتے پھرتے سب اُتر آیا ہے تلووں میں لہو
خارِ صحرا ہیں زیادہ نشترِ فصاد سے

تلوے جلنا: کفِ پا میں سوزش ہونا۔

ترے گھر میں نہیں جاتے جو قدم
کیا مرے تلوے جلا کرتے ہیں

___ سہلانا: خوشامدانہ خدمت کرنا۔

گر میں سہلاؤں کفِ پائے حنائی آپ کی
ہو زیادہ پنجۂ مرجاں سے رنگت ہاتھ میں

تلے: نیچے۔

زبان دانتوں تلے دابی، جو اُس نے، یہ نظر آیا
کہ ہے اک پارۂ یاقوت بھی، اس فلکِ گوہر میں

تم کو قسم ہے: قسم دلانے کے وقت ایسا کہتے ہیں۔

بتاؤ مانجھیو! تم کو قسم ہے گنگا کی
کدھر وہ کھیل رہے ہیں شکار مچھلی کا

تمام ہونا: ختم ہونا، مرجانا۔

ہوں گا میں ایک جست میں مثلِ شرر تمام
پیری میں وحشتوں کی وِلا! کیوں اُمنگ ہے؟

تمامی (۱): ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں سنہری گوٹے کے تار ہوتے ہیں۔ اساوری۔ بروکیڈ۔

وہ چمک ہے تیرے ماتھے میں کہ سونے میں نہیں
جو قصابا تھا تمامی کا قصابہ ہو گیا

کیا چمکتا ہے ترا نُور بدن سے پیرہن
ایک عالم کے گماں میں تُو تمامی پوش ہے

___ (۲): آخری، سال کا آخری ماہ۔

پھر کسی روز یا تمامی ماہ
کرے وہ کام تیرے خاطر خواہ

تمتّع: فائدہ، نفع حاصل کرنا۔

ہیں محال تمتع انساں
نزہت ان میں ہے آدمی کی عیاں

تن بدن پھونک دینا: سوزش پیدا کرنا۔

تن بدن پھونک دیا ہے تپِ فرقت نے مرا
کیا عجب ہے جو مرے جسم سے بستر جل جائے

___ خواہ: مشاہرہ، کسی خدمت کا مقررہ ماہانہ معاوضہ۔

حد سے گزری پستیِ طالع تو کیا سمجھا ہوں میں؟
آسماں نے گنجِ قاروں پر مری تنخواہ کی

___ کے چلنا: غرور ونخوت سے چلنا، مردانہ وار اکڑ کے چلنا۔

جب چلے گا باغ میں تن تن کے وہ سروِ رواں
طوقِ قمری کی طرح شمشاد خم ہو جائے گا

تناسُخ: کایا پلٹنا، ایک قالب سے دوسرے قالب میں آنا۔

ناسخ تمام رجس تناسخ سے پاک ہے
وہ شمع ہو گیا تو یہ پروانہ ہو گیا

تنزیہہ: پاکیزگی، تقدیس، ذاتِ باری تعالیٰ کا نقص، تعین وتشبیہ سے منزہ و پاک وصاف ہونا۔

اے مفضل! خدا کی کر تنزیہ
اور لفظوں سے اب کروں تنبیہ

کروں تحمید طیب خاطر سے
کروں تنزیہ قلب حاضر سے

تنکا: سوکھی گھاس کا ٹکڑا۔

حال لکھا ہے جو میں نے بدنِ لاغر کا
لے اُڑا تنکے کی مانند کبوتر کاغذ

تنکے چُننا: دیوانوں کے سے کام کرنا، مخبوط الحواس ہو جانا، مجنوں ہو جانا، عاشق ہو جانا۔

باغ باں! آتا نہیں گل گشت کو وہ رشکِ گل
تنکے اب چننے لگا دیوانہ گل چیں ہو گیا

تنگ آنا: دق اور پریشان ہونا، بے زار ہونا، عاجز آجانا۔

تنگ آ کر مرے بالیں سے تُو جانے پر تھا
قاصدا سچ تو یہ ہے آپ میں مَیں خوب آیا

____ کرنا: دق اور پریشان کرنا۔

لشکرِ غم نے بہت تنگ کیا ہے مجھ کو
کیجیے اب طرفِ خانۂ خمار گریز

____ ہونا: دق اور پریشان ہونا۔

ہوں تنگ جو انتظارِ خط میں
کہتا ہوں ہائے قاصدِ یار

تُنگ: (۱) پانی یا شربت وغیرہ رکھنے کا چھوٹے منہ کا برتن یا کوزہ جس کی گردن لمبی ہو۔ (۲) چھاگل۔

کیا لبالب ہے ترے تنگِ دہن میں شکر
دیجیو ہم کو بھی اے طفلِ حسیں! تھوڑی سی

تنوِیر: روشنی، نور، چمک۔

چہرے میں کچھ بدر ساں تدویر تھی
ہر فزوں خورشید سے تنویر تھی

غش کیا موسیٰ نے جب دیکھا تری تنویر کو
آ گئی لکنت زباں میں سُنتے ہی تقریر کو

تو: اُس حالت میں، اُس صورت میں، کلمہ جو کلماتِ شرط یعنی اگر کے بعد بولا جائے۔ بہ معنی تب، پھر۔

ہو گیا مینائے مے خالی اگر تو جان لے
ساقیا! لب ریز اپنی عمر کا پیمانہ ہے

____ کیا: اس کلمہ کے بعد نقصان ہوا یا حرج ہوا یا مضائقہ ہوا محذوف سمجھنا چاہیے۔

تا دمِ مردن نہ نکلی اوج کی حسرت تو کیا
لے گئی صرصر فلک تک میری مشتِ خاک کو

____ کیا ہوا: کچھ نہیں ہوا، بے سود ہوا۔

انڈہ کھنک کے نکلے ہے باہر تو کیا ہوا؟
بلبل کو جسم بیضۂ فولاد ہو گیا

تُو: خصوصیت کے موقع پر یہ کلمہ بولا جاتا ہے۔

ناسخ کو ہوئی یاس بتوں سے، تو نہیں غم
محروم خدایا! تُو نہ رکھ اپنے کرم سے

____ ہی تُو ہے: خداوند تعالیٰ کی شان میں کلمۂ معرفت۔

یہ اندھے ہیں جو کہتے ہیں ہم ہی ہم ہیں
جو آنکھیں ہوں روشن تو پھر تُو ہی تُو ہے

توا: لوہے کا آئینہ، لوہے کی چادر جو کنویں کی تہہ میں پانی کے فالتو اخراج کو روکنے کے لیے رکھی جاتی ہے۔

چشمۂ آب اور ہے، یہ چشمۂ خورشیدِ حسن
ہو توے کی جا ترے چاہِ ذقن میں آئینہ

توافُق: باہم موافق ہونا، یکسانیت، مطابقت۔

یہ وقوف حقائق اشیاء
یہ کمال توافق اشیاء

توبہ تو: تذرتہ۔

توبہ تو ایسی ہیں اگر ان کو
ابر دیکھے تو پانی پانی ہو

توبہ توڑنا: جس بات کی توبہ کرنا پھر اُس عہد پر قائم نہ رہنا۔

خاطرِ ساقی نہ ٹوٹے گو کہ ہے ماہِ صیام
اپنی توبہ کی طرح روزے بھی اکثر توڑیے

توتے رطوطے پڑھانا: توتے (طوطے) کو بولنا سکھانا، ایسے شخص کو پڑھانا جو معانی سمجھنے پر قادر نہ ہو۔

ٹو پڑھائے تو صنم! طوطی تو کیا؟
ہو ابھی مرغ خوش آہنگ آئینہ

توتیا: (۱) تانبے، جست، لوہے، گندھک کا نیلا چمکیلا تیزاب جو کاٹ کر چمک لاتا ہے، نیلا تھوتھا۔ (۲) سُرمہ، وہ پتھر جسے پیس کر سُرمہ بناتے ہیں۔

سیم وزر کے دیکھنے سے خوش نہ کیوں انسان ہوں؟
توتیائے چشم ہوتا ہے دھواں ٹکسال کا

توحّش: وحشت، وحشی ہونا، پریشانی، نفرت۔

بے کھٹکے توحش میں نہ کیوں دوڑتے پھرتے
پہلو میں ہے بے خار بیابان ہمارا

توڑ (۱): وہ پردہ جو میانے یا پالکی پر ڈالتے ہیں، اس پر کارچوبی کا کام بھی ہوتا ہے۔

لازم اس مہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے
نہ بھگو دے تری سکھ پال کا سب توڑ گھٹا

____ (۲): دریا کی روانی کا زور، طغیانی، چڑھاؤ، سیلاب۔

تند رفتاری سے ہو گا جلد دولت کا زوال
دیکھا دریا میں کہاں، جو توڑ ہے سیلاب میں؟

____ (۳): جالی دار پردہ (چادر)۔

چرخ پر تارے نظر آتے ہیں جب چھنکے ہوئے
جانتا ہوں اُس پری کی پالکی پر توڑ ہے

توڑا: گلے اور ہاتھ اور پاؤں کی نقرئی اور طلائی زنجیر، چھوٹی بوری۔

دسترس ہو تو رگ جاں کے برابر رکھوں
جان ہے کیا؟ ہے ترے ہاتھ میں پیارا توڑا

دھوئیے پائے حنائی آب جوئے باغ میں
پاؤں میں شمشاد کے سونے کا توڑا چاہیے

ہجر ساقی میں مجھے گردن مینا ہے تفنگ
آتش مے کا ہے ہر ایک شرارا توڑا

شاخ صندل ہے، اگر نازک کلائی آپ کی
جان عاشق کو اثر دکھتا ہے توڑا سانپ کا

خط میں وہ مضموں کہ پڑھتے ہی جسے لوٹی کمر
نامہ بر کہتا ہے انعام ایک توڑا چاہیے

توڑے کا منہ کھول دینا: مراد خوب بخشش اور فیاضی کرنا، اشرفیوں کی بوری کا منہ کھول دینا۔

سب کریں تیری ستائش، خود ستائی ہے عبث
بند کر منہ کو، دہانِ کیسۂ زر کھول دے

توسن: گھوڑا۔

وہ اُدھر رخصت ہوا، اُٹھا اِدھر طوفانِ اشک
تیرتا جاتا ہے، اُس قاتل کا توسن، آب میں

____ عمر: عمر کا گھوڑا۔

جانتے ہیں جس کو سب تار نفس
توسن عمر رواں کی باگ ہے

توشک: لحاف (توشکِ تصویر: لحاف عموماً چھینٹ کے کپڑے کا بنایا جاتا ہے جس پر بیل بوٹے بنے ہوتے ہیں)۔

میرے بستر سے جو وہ صبح شبِ وصل اُٹھ گیا
صورتِ تصویرِ توشک کر گیا بے جاں مجھے

پوست کی طرح نہ چھوٹے ترے تن سے توشک
میری تصویر اگر صورتِ دیبا ہووے

تَوَقُّف: تامل، پس وپیش، غور وخوض، سوچ بچار۔

کرنے لگتا تخلّفِ تابش
کچھ جو ہوتی توقفِ تابش

تَوَلّا: محبت، دوستی، اُلفت، پیار۔

خدایا مجھ کو ہے اس سے تولا
اور اُس کے دشمنوں سے ہے تبرا

تَوَلُّد: پیدائش، ولادت۔

کون پانی حلق میں اُس کے چوائے وقتِ نزع
جس کے ہوتے ہی تولد شیرِ مادر خشک ہو

تُومنا: دھنا۔

کہ اسے تُومیں، کاتنے کو دُھنیں
بہرِ پوشاک و رخت تھان بُنیں

تُونبی یا تونبے: (۱) کدوے تلخ جس کے اندر کا گودا نکال کر فقیر اپنے پاس رکھتے ہیں۔ (۲) اندر سے خالی کیا ہوا کدو جس سے تیراک (عموماً) ابتدائی مشق میں پیٹ کے نیچے رکھ کر تیرنا سیکھنے میں سہارا لیتے ہیں۔

قلزمِ غم میں کدوئے مے مجھے درکار ہے
[illegible]

تَوے کا ہنسنا: توے کے نیچے کے کاجل کا سپید رنگ ہو جانا۔ بعض مرتبہ روٹی پکانے میں ایسا ہو جاتا ہے کہ توے کے نیچے سیاہی کے عوض سپیدی چھا جاتی ہے اس کو توے کا ہنسنا کہتے ہیں اور شگون نیک لیتے ہیں۔

نہیں غم گر رقیب رو سیہ ہے، خندہ زن، ہم پر
شگوں شادی کا لیتے ہیں، توا، جس وقت ہنستا ہے

تہ خانہ: وہ مکان جو ایک منزل کی بلندی کے موافق زمین کھود کر زیرِ زمین تعمیر کیا جائے گرمیوں میں ایسے مکان ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

بامِ گردوں سے چلا تحت الثریٰ کو آفتاب
اُٹھ کے تہہ خانے سے جب وہ اپنے کوٹھے پر چلے

تیّار: مستعد، آمادہ، چوکس۔

کر دیا ہے قاق ایسا عشق کے آزار نے
پیش ازیں تیار تھے ناسخ! ہمارے ہاتھ پاؤں

تیر پار ہونا: تیر کا نشانے کو توڑ جانا۔

پار ہو جائے نہ کیوں ہر دم ترا تیرِ نگاہ
آئینہ ہے، دل مرا، کچھ، سدِ اسکندر نہیں

___ چلنا: تیر اندازی ہونا۔

وصل میں صبح جو آ پہنچی ہے ناسخ نزدیک
آہوں کے چلنے لگے تیرِ شہابِ آخرِ شب

___ سی لگنا: تیر کی طرح صدمہ دینا، تیر کی طرح ضرر رساں اور ناگوار معلوم ہونا۔

ہجر میں تیر سی لگتی ہے صفیرِ بلبل
[illegible]

___ شہاب: شہابِ ثاقب کے گرنے سے آسمان پر کھنچ جانے والی سرخ لکیر۔

اُس بھبوکے کی نگہ گرم ہے تیر شہاب
چہرہ گیسو سے ستارہ ذو ذنابہ ہو گیا؟

___ کا خطا کرنا: تیر کا نشانہ چوکنا، تیر کا نشانے پر نہ لگنا۔

ہوں کدھر آنکھیں نگاہیں ہیں ادھر
کب ترے تیر خطا کرتے ہیں

___ لگنا: تیر کا نشانہ پر گزند پہنچنا۔

ہے جو افتادہ، اُسے کیا ضربِ دشمن سے گزند
تیر لگنے سے نہیں پڑتا ہے روزن، آب میں

___ مارنا: کسی پر تیر چلانا۔

جب شب فرقت میں اے ناسخ! نظر آیا مجھے
میں نے جھنجھلا کر خدنگِ آہ مارا چاند کو

تیرا دم رہے: تو سلامت رہے۔

گو کہ دم میں ٹالتا ہے تُو مجھے
پر صد و سی سال تیرا دم رہے

تیرنا: سطحِ آب پر رواں ہونا، شناوری۔

گنبدِ مدفن مرے اشکوں میں یوں ہے بعدِ مرگ
بلبلے ترتے نظر آتے ہیں جیسے آب پر

وہ اُدھر رخصت ہوا، اُٹھا اِدھر طوفانِ اشک
تیرتا جاتا ہے، اُس قاتل کا توسن، آب میں

تیس دن: مہینا، مہینوں۔

تیس دن رکھتا ہے دن دنیا میں وہ خورشید رُو
عالمِ امکاں میں اب کیا ہو گزارا شام کا

تیغِ صفاہانی: اصفہان کی بنی ہوئی تلوار جو صفائی اور تیزی کے لیے مشہور تھی۔

ہے بہت شہرہ دمِ تیغِ صفاہانی کا
ابروئے یار اگر دیکھ لے بے دم ہو جائے

تیمّن: بابرکت ہونا، برکت لینا۔

مثلِ دل گودی میں اُس کو لے لیا
کعبے میں بہرِ تیمن لے گیا

تیمور: مشہور فاتح بادشاہ تیمور لنگ۔

کاسہ سرِ فغفور کا گردن سے الگ ہے
زانو سے جدا ہو گئیں تیمور کی ساقیں

تین دن: ناپائدار، چند روزہ۔

بادشاہی خوش نہیں آتی ہے نوشاہوں کی طرح
تین دن کو اے فلک کیا چاہیے نوبت ہمیں؟

___ دن صاف گزر جانا: تین دن کا فاقہ ہونا۔

تین دن اے چرخِ ممسک! جب گزر جاتے ہیں صاف
تب کہیں ملتا ہے روٹی کا کنارا چاند کو

تیوری چڑھانا: چیں بہ جبیں ہونا، ناراض ہونا۔

عریاں دیکھ کر جو لپٹنے کو میں ہوا
تیوری چڑھائی آپ نے کپڑے اُتار کے

تیہو: بٹیر۔

دیکھ دُراج و کبک و تیہو اب
صنع اللہ تا ہو ظاہر سب

تھالا: درخت کے گرد کم گہرا گڑھا جس میں پانی موجود رہے۔

یاد جو آیا چمن میں وہ نہالِ باغ حُسن؟
میرے اشکوں سے لبالب یک قلم تھالے ہوئے

تھامنا: کسی شے کو ہاتھ سے پکڑنا، روکنا۔

تیری صیادی جدا عالم سے ہے اے شہ سوار!
صید دوڑے جاتے ہیں تھامے ہوئے فتراک کو

تھپیڑا: طمانچہ۔

بات جب کرتے ہیں ہم، حاسد کا پھر جاتا ہے منہ
یہ تھپیڑا دیو کا ہے یا ہماری بات ہے

تھرّانا: کانپنا، لرزنا۔

سر سے پا تک اپنے شعلہ کی طرح تھرا گئی
شمع کو جس شب میرا بیت الحزن یاد آ گیا

تھرتھرانا: کانپنا۔ لرزنا۔

نالۂ ناقوس سمجھو اے بتو! اس کو نہ تم
تھرتھرا دے کعبے کو صدمہ مری فریاد کا

تھک کے بیٹھ رہنا: عاجز اور درماندہ ہو کر بیٹھ رہنا۔

مرے بوڑھا تو نہ خوش ہو کہ ہے غیرت کا مقام
راہ میں تھک کے جواں بیٹھ رہے پیر چلے

تھمنا: رُکنا۔

میرے آنسو کیا رُکیں تیرے حضور
دیکھ لے تجھ کو تو دریا تھم رہے

تھوڑا: کسی قدر۔

کر گیا وحشت وہ تیری بے قرار دیکھ کر
عشق میں ناسخ! بشر کو ضبط تھوڑا چاہیے

____ سا: کسی قدر۔

ہے شب ہجر جو اے ماہ جبیں! تھوڑی سی
ہے مرے جسم میں بھی جانِ حزیں تھوڑی سی

تھیلی: کیسہ۔

نقدِ جاں کیسۂ قالب سے جو نکلے، نکلے
دیکھ مسک کہیں تھیلی سے نہ ہو زر باہر

ٹ

ٹاپ: گھوڑے کا سُم۔

جھڑتے ہیں سنگِ لحد سے ٹاپیں لگنے میں شرر
میری تربت پر جلاتا ہے ترا توسن چراغ

ٹانکنا: کپڑے میں موتی یا بنت لچکہ سوئی تاگے سے لگانا۔

چاند سورج کو جو ٹنکواتے ہیں ٹوپی میں صنم
کیا قیامت ہے، بہم شمس و قمر کرتے ہیں

ٹانکے لگنا: زخم سیا جانا۔

مثلِ شانہ، عشقِ گیسو میں ہوا ہے، چاک، چاک
تارِ گیسو سے لگیں، ٹانکے، دلِ افگار میں

ٹکٹکی باندھنا: غور سے دیر تک کسی کی طرف دیکھنا۔

میں ہوں نرگس تو ہے گل باغ جہاں میں اے صنم!
ٹکٹکی باندھے نہ کیوں دیکھوں ترے رخسار کو

ٹکر لینا: کسی کی ہم سری کرنا، مقابلہ کرنا۔

بیستوں پر جا کے ٹکر کیوں نہ لیں فرہاد سے؟
سیکھے ہیں، ہم دونوں، یہ فن ایک ہی اُستاد سے

ٹکڑی: کبوتروں کا غول جو خاص کر اُڑانے کے واسطے تیار کیا جائے۔

کیا ہی اے طفل! تری تابِ کمر کا ہے اثر
تیری ٹکڑی کے کبوتر بھی کمر کرتے ہیں

ٹکڑے ہونا: پرزہ پرزہ ہونا، پاش پاش ہونا۔

لڑکھڑاؤں گا عروجِ نشہ میں تو دیکھنا
ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خُمِ گردوں ہوا

ٹکسال: روپیہ پیسہ بنانے کا کارخانہ، وہ جگہ جہاں نوٹ اور چاندی، سونے وغیرہ کے سکے بنتے ہیں، دارالضرب، (مجازاً) معیار، کسوٹی۔

سیم و زر کے دیکھنے سے خوش نہ کیوں انسان ہوں؟
توتیائے چشم ہوتا ہے دھواں ٹکسال کا

ٹلنا: آہستہ آہستہ کسی جگہ سے جانا۔

ٹلتا ہی نہیں ہجر کا دن کیا ہے اڑی دھوپ!
خورشید قیامت نے مرے گھر میں جڑی دھوپ

ٹوپی: کلاہ۔

چاند سورج کو جو ٹنکواتے ہیں ٹوپی میں صنم
کیا قیامت ہے، بہم شمس و قمر کرتے ہیں

ٹوٹ کر رہ جانا: کسی چیز کا جو کسی چیز میں پیوست ہو چکی ہو نکالتے وقت ٹوٹ جانا اور سب باہر نہ نکلنا۔

کی اِدھر دل نے کشش، کھینچا اُدھر سفاک نے
ٹوٹ کر آخر مرے سینے میں پیکاں رہ گیا

ٹوٹے بال گھونسنا: جو بال کنگھی کرنے میں ٹوٹتے ہیں عورتیں اُن کو لپیٹ کر اکثر دیواروں کے سوراخوں میں کھونس دیتی ہیں ایسے بالوں کا ہوا میں اُڑ کر کوڑے میں جانا خلافِ مصلحت سمجھتی ہیں۔

جو کچھ ٹوٹے ہوئے بال اُس نے کھونسے زُلفِ مشکیں میں
تو عالم روزنِ دیوار میں ہے نافِ آہو کا

ٹوکری: سبد۔

چمن دولت سرا کا صحن ہے رنگیں خرامی سے
ترے جاروب کش کی ٹوکری پھولوں کی ڈالی ہے

ٹیڑھی نگاہ: نگاہِ کج، ترچھی نگاہ، نگاہِ قہر آلود۔

پڑ گئی گلشن میں جو اے گل! تری ٹیڑھی نگاہ
ہو گئی ہر ایک شاخِ نرگسِ بیمار کج

ٹیڑھے تار کا جوتا: چاندی سونے کے خمیدہ تاروں کا جوتا۔

ہے مناسب کیا ہی! کج ہونا تری رفتار کا
پاؤں میں جوتا بھی ہے اے جان! ٹیڑھے تار کا

ٹیس: درد۔

اُس مسیحائے زماں سے ہے یہ ناسخ کا کلام
کچھ علاج آتا ہے تجھ کو میرے دل کی ٹیس کا

—— اُٹھنا: درد اُٹھنا۔

اُٹھنے لگی ہے کیوں مرے زخمِ کہن سے ٹیس؟
آتی ہے شاید آج ہوا کوئے یار کی

ٹیکا: پیشانی پر صندل یا سیندور وغیرہ کا نشان، قشقہ، تلک۔

بُرا ہو بدبخت عاشقی کا، نہ دیں ہو برباد یوں کسی کا
بنا ہے عشقِ بتاں میں ٹیکا، نشانِ سجدہ مری جبیں کا

ٹیلا: اُونچی زمین۔

جس شعلہ رُو کو دیکھئے عالم ہے نُور کا
ٹیلا ہمارے شہر میں ہے نام طور کا

ٹھاننا: دل میں کوئی بات قرار دینا۔

اے جنوں! ٹھانی ہے اب کے شہر سے چلیے اگر
دشتِ وحشت میں پہنچ کر پائے رہ بر توڑیے

ٹھکانا: رہنے کی جگہ۔

ہوں راندۂ حرم تو ٹھکانہ ہے دیر میں
یادِ صنم ہے دل میں اگر یادِ حق نہیں

ٹھنڈک پڑنا: چین پڑنا۔

ہتھیلی رکھ دے کہ پڑ جائے بس ابھی ٹھنڈک
بہت ہے آج جلن اپنے داغِ سودا میں

ٹھنڈی زمین: وہ طرح جس میں اچھے مضمون پیدا نہ ہوسکیں۔

ہیں مضامینِ عذارِ آتشیں یار گرم
ہو زمیں کیسی ہی ٹھنڈی میں کہوں اشعار گرم

—— سانس: سردآہ، (مجازاً) اُداسی کی کیفیت۔

ابرِ مژگاں ہے جدائی میں گھٹا برسات کی
اپنی ٹھنڈی سانس ہے گویا ہوا برسات کی

ٹھوکر: پاؤں کی ضرب۔

لڑکھڑاؤں گا عروجِ نشہ میں تو دیکھنا
ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خُمِ گردوں ہوا

—— کھانا: پاؤں میں کسی سخت چیز کی چوٹ لگنا۔

لغزشِ رہِ سلوک میں اُفتادوں کو ہو کیا؟
ٹھوکر نہ کھا کے ایک دن آبِ رواں گرا

—— لگانا: پاؤں سے ضرب پہنچنا۔

کاش! وہ بُت کوئی ٹھوکر میری تربت کو لگائے
حشر کرنے میں قیامت ہی! خدا نے دیر کی

—— لگنا: پاؤں میں ضرب پہنچنا، صدمہ پہنچنا۔

اپنے سر کو ٹھوکریں لگتی ہیں اپنے پاؤں کی
قد ہمارا ناتوانی سے نہایت خم ہوا

ٹھہرانا: قرار دینا۔

بنے ہیں صاحبِ غیرت پہن کر اُتری پوشاکیں
رہے غیرت سے جو عریاں اُنھیں بے ننگ ٹھہرایا

ٹھیس: خفیف، صدمہ۔

میرے ساغر کو نہ سختی سے دھکیل اے بے فروش!
شیشۂ دل ٹوٹ جاتا ہے ذرا سی ٹھیس میں

ٹھیک دوپہر: نصف النہار کا وقت جس وقت سر پر آفتاب ہو۔

جل گیا دھوپ میں اب گھر میں مجھے آنے دے
دوپہر ٹھیک ہوئی سایۂ دیوار نہیں

ث

ثابت ہونا: کسی بات کا ثبوت ظاہر ہونا۔

قوسِ قزح کو دیکھ کے ثابت یہ ہو گیا
کھینچا ہے نقشہ ابر نے ابروئے یار کا

ثروت: دولت، خوشحالی۔

ہوتی ہے غربت میں ثروت، پر، بڑی ایذا کے بعد
رنج اُٹھائے کس قدر، یوسف نے کنعاں چھوڑ کر

ثعبان: بڑا سانپ، اژدھا۔

گر یہ اں سانپ ہوں جس سے، اثر کیا اُس پر افسوں کو
بجا ہے گر کہوں ثعبانِ موسیٰ زُلفِ شب گوں کو

ثمن: آٹھواں حصہ۔

بلکہ ہے اور رُبع و ثمن زیادہ
کام کی بات ہے رہے یہ یاد

ثواب: مزدوری، اچھا بدلہ، صلہ۔

حُسنِ تدبیر جو نظر آیا
یہ ثواب انتظام کا دیکھا

کیا مضرت ہے پیشِ رائے صواب
نہ ہوئے گو وہ مستحقِ ثواب

ـــــ کا کام: خدا کی راہ میں اچھا کام۔

ان پہ ہزار بار درود و سلام بھیج
بس زندگی میں کام یہی ہے ثواب کا

ثوابت: ثابت (ثابتہ کی جمع) وہ اجرامِ فلکی جو گردش نہیں کرتے، ایک جگہ قائم رہنے والے ستارے۔

یہ محاذاتِ صُوری اے دانا!
کہ ثوابت سے انتزاع ہوا

ثویبہ: حضورؐ کے چچا کی بیٹی جس نے آپؐ کی دایہ حلیمہ سعدیہ سے پہلے چند روز آپ کو دودھ پلایا تھا۔

آمنہ کا دودھ کتنے دن پیا
بعد یہ عہدہ ثویبہ کو ملا

ج

جا پڑنا: بغیر ارادے کے کسی چیز کو دیکھنا۔

آ گیا یاد آہ! محبوب نمازی کا رکوع
آنکھ میری جا پڑی مسجد کی جب محراب پر

ـــــ پہنچنا: کہیں پہنچ کر فروکش ہونا۔

یاروں نے راحت عدم میں کی میں نالاں رہ گیا
قافلہ منزل میں جا پہنچا جرس یاں رہ گیا

جاتا رہنا: دفع ہو جانا، گم ہو جانا۔

عکس پڑتا ہے جو تیرا آئینے میں بیشتر
اضطراب اس واسطے جاتا رہا سیماب کا

جادو ہونا: کسی پر سحر و افسوں ہونا۔

مقابل آپ کی آنکھوں سے آہو ہو نہیں سکتا
اُنھی کے آگے جادوگر سے جادو ہو نہیں سکتا

جاذِبہ: (قوت کے ساتھ) غذا کو ایک عضو سے دوسرے عضو میں جذب یا منتقل کرنے کا عمل، قوت یا ذریعہ۔

قوتِ جاذبہ ہے اوّل اگر
دوسری ماسکہ ہے باور کر

جاڑا: موسم سرما۔

ہیں پاؤں تک جو بال ترے سر کے اے جنوں!
جاڑے میں ہو گیا ہے لبادہ سمور کا

جاڑے سے اینٹھنا: سردی کی شدت سے بدن کا اکڑ جانا۔

اینٹھتا ہے زاہدا! مسجد میں جاڑے سے عبث
بھٹیوں سے ہو رہا ہے خانۂ خمار گرم

جال: دام۔

ہمارے دل کو ہوئی زلفِ یار جزوِ بدن
نسوں کی طرح نہ ہو گا کبھی یہ جال جدا

____ میں پھنسنا: دام میں گرفتار ہونا۔

پھنس گیا گیسوؤں کے جال میں جا کر ایسا
پھر ہوا مرغ نگہ کا نہ گزر آنکھوں میں

جالی: پتھر، لکڑی، مٹی یا لوہے کا مسطح تختہ جس میں بڑے بڑے سوراخ کر کے غرفے میں یا مُرِی میں نصب کرتے ہیں، ایک قسم کا کپڑا جس میں سوراخ ہوتے ہیں۔

دمکتا ہے جو کُندن سا بدن ہر ایک حلقے سے
تری جالی کی کُرتی میں ہے عالم کامدانی کا

جام چڑھانا: پیالہ پینا۔

ساقی! چڑھا گیا تو ہوں جامِ شرابِ عشق
پر سوجھتی نہیں کوئی تدبیر اُتار کی

جامے سے باہر ہونا: بےخود ہو جانا، آپ میں نہ رہنا، اپنے آپ پر اختیار نہ رہنا۔

تجھ کو جس گل پیرہن نے اک نظر دیکھا کبھی
نکہتِ گُل کی روش جامے سے باہر ہو گیا

جان: توانائی، معشوق کا خطاب، معشوق کو پکارنے کا لفظ۔

شوق میں آ گئی ہے جان مری ہونٹوں پر
آج اے جان! کرو وعدہ وفا بوسے کا

____ آنا: کنایہ ہے تفریحِ طبع اور شگفتگیِ خاطر سے۔

بات جو میرے مسیحا کی ہے اک اعجاز ہے
جان آ جائے تنِ بے جاں میں وہ آواز ہے

____ بچا کر بھاگنا: ہلاکت کے مقام سے جان سلامت لے کر فرار ہونا۔

کیا بچا کر جان بھاگے دشمن اُس کے ہاتھ سے
رکھتی ہیں طاقت جہاں شق القمر کی اُنگلیاں

___ بچنا: جان سلامت رہنا۔

تا بہ مے خانہ پہنچ جاؤں تو بچ جاتا ہے جی
ساغرِ مے پیشِ تیغِ غم سپر ہو جائے گا

___ بہ لب ہونا: قریب المرگ ہونا۔

مسکرائے ہو تو اک بوسہ بھی دو ہونٹوں کا
جاں بہ لب ہوں مرے مر جانے کا سامان کرو

___ بیچنا: وہ کام کرنا جس سے جان کو خطرہ ہو۔

کام خوں ریزی ہے اُس یوسفِ بازاری کا
جان بیچے، سو کرے، قصد خریداری کا

___ پانا: زندگی ہو جانا، نہایت شاد ہونا۔

جان پائے گا چمن اے گل! تری گل گشت سے
ہر شجر میں مرغِ جاں کا آشیاں ہو جائے گا

___ پر کھیلنا: جانبازی کرنا، ایسے کام کی جرأت کرنا جس میں خوف ہلاکت ہو۔

جان پر کھیلنے کو کھیل سمجھتے ہیں ہم
یہ نہ اے جان! کہو کوئی بھی جاں باز نہیں

___ تھوڑی سی ہونا: بدن میں کچھ جان باقی ہونا۔

ہے شبِ ہجر جو اے ماہ جبیں! تھوڑی سی
ہے مرے جسم میں بھی جانِ حزیں تھوڑی سی

___ جاتی رہنا: ہلاک ہو جانا، مر جانا۔

اپنے اپنے بخت، یوسف کو زلیخا مول لے
جانِ شیریں مفت میں جاتی رہی فرہاد کی

___ جانا: مر جانا، آگاہ ہو جانا۔

گو جان جائے غم نہیں لیکن نہ بات جائے
وہ کھنچ رہا ہے مجھ سے تو میں بھی کشیدہ ہوں

اگر جان جاؤں تو بھڑکاؤں اُس کو
جسے وہ بُتِ بے وفا چاہتا ہے

___ دینا: مر جانا، خودکشی کرنا، پیار کرنا، حد سے زیادہ چاہنا۔

اپنے سر کو پھوڑ کر، اب جانِ شیریں کیوں نہ دوں؟
بیستوں پر مجھ کو ناخنِ کوہ کن یاد آ گیا

جان ہم تجھ پہ دیا کرتے ہیں
نام تیرا ہی لیا کرتے ہیں

___ رہے یا نہ رہے: اپنی جان کی کچھ پروا نہ کرنا۔

خط روانہ میں کروں جان رہے یا نہ رہے
مرغِ جاں لے کوئی صیاد کبوتر کے عوض

___ سے مار ڈالنا: قتل کرنا، ہلاک کرنا۔

مار ڈالا جان سے جس سے لڑائی تو نے آنکھ
ساقیا! ڈورے تری آنکھوں میں ہیں تلوار کے

___ سے مایوس ہونا: زندگی کی اُمید باقی نہ رہنا۔

سانپ کو قابو میں لا کر، چھوڑ دینا زہر ہے
جان سے مایوس ہوں میں، زلفِ جاناں چھوڑ کر

___ سے ہاتھ دھونا: زندگی سے دست بردار ہونا۔

وضو ہے ہاتھ دھونا جان سے، سجدہ ہے سر کٹنا
طریقِ عشق میں ہے قتل گہ مسجد نمازی کو

____ کا خواہاں ہونا: کسی کو مار ڈالنے کی خواہش کرنا۔
جان دے کر جاؤں گا اندر میں جنت کی طرح
جان کا خواہاں جو دربانِ درِ جانانہ ہے
____ کا ڈر ہونا: ہلاکت کا اندیشہ ہونا۔
نہ جا اے نامہ بر! گر اُس گلی میں جان کا ڈر ہے
کہ بالِ شوق سے نامہ ہمارا خود کبوتر ہے
____ کے برابر رکھنا: بہت عزیز رکھنا، جان کی طرح پیارا سمجھنا۔
دسترس ہو تو رگِ جاں کے برابر رکھوں
جان ہے کیا؟ ہے ترے ہاتھ میں پیارا توڑا
____ کھونا: ہلاک ہونا۔
تن پروری کے شغل میں کھوتا ہے جاں عبث
فکرِ مکیں ضرور ہے فکرِ مکاں عبث
____ لینا: جان ستانی، مار ڈالنا، واقف ہونا۔
یہ صدا عالمِ بالا سے مجھے آتی ہے
لے سکے کون تیری جان خدا حافظ ہے
____ میں جان آنا: جان کو تازگی حاصل ہونا۔
آ جائے ابھی جان میں جان آؤ اگر تم
تن ہجر میں بے جان ہے اے جان ہمارا
____ نکلنا: دم نکلنا، مرنا، فریفتہ و عاشق ہونا۔
جانِ شیریں فراق میں نکلے
ہو گئی مجھ کو زندگانی تلخ
میں ہی مرتا نہیں کچھ اُس بتِ لاثانی پر
جانِ عالم کی نکلتی ہے مرے جانی پر

____ ہلاک کرنا: کسی کے بارے میں انتہائی مرتبہ فکر و مشقت اور تردد و جانکاہی کرنا۔
جو علمِ غیب نہیں ہے سوائے عالمِ غیب
ہلاک جان نہ کر آج فکرِ فردا میں
____ ہونٹوں پر آنا: قریب المرگ ہونا، نزع کا عالم۔
شوق میں آ گئی ہے جان مری ہونٹوں پہ
آج اے جان! کرو وعدہ وفا بوسے کا
جانی: محبوب، میری جان۔
میں ہی مرتا نہیں کچھ اُس بتِ لاثانی پہ
جانِ عالم کی نکلتی ہے مرے جانی پہ
جانے دینا: جانے کی اجازت دینا۔
جانے دے اپنے گلے میں زاہدا! سیلِ شراب
دُور کر دل سے وساوس کی خس و خاشاک کو
جاہ: رتبہ۔
کیا حسد سے چاک ہوتے ہیں جگر مانندِ صبح
دیکھ کر تاباں کسی کے آفتابِ جاہ کو
جاہلی: جاہلیت، کفر۔
جھوٹے جھوٹے جو کہتے ہیں اخبار
کرتے ہیں جاہلی کا صاف اظہار
جِبال: (جبل کی جمع) پہاڑ۔
یہ جواہر جو سارے بیش بہا
ہیں تلال و جبال میں یک جا

جب تک جان میں جان ہے: جب تک زندگی ہے۔

حاسد کو ایک دم نہیں صحت جہان میں
رنجِ حسد ہے، جان ہے جب تک کہ جان میں

—— تک دم ہے: جب تک زندگی ہے۔

اے جنوں! سب جیتے جی کے ہیں، موئے کا کون ہے؟
مجھ میں جب تک دم رہا تالے رہے زنجیر کے

—— نہ تب: ہر وقت۔

جب نہ تب باتیں سناتا ہے وہ مجھ کو سخت سخت
سر کے بدلے اے جنوں! لگتے ہیں پتھر کان میں

—— ہم جانتے: اُس وقت ہمیں پتہ چلتا/ہم تب سمجھتے۔

خاک پر، جا کر اندھیری قبروں میں، لیٹتے ہیں شاد
جانتے جب ہم کہ لے جاتے وہاں اورنگ و شمع

جبیں سائی: (جبیں سا کا اسم کیفیت) ماتھا رگڑنا، پوجا کرنا، عبادت کرنا۔

اس قدر مثلِ قلم میں نے جبیں سائی کی
بن گیا گھس کے درِ یار کا پتھر کاغذ

جبھی/جب ہی: اسی وجہ سے۔

بہت کر کر کے گرمی غیر سے وہ سوخت دیتا ہے
جبھی واسوخت کے مضمون ہم اکثر بند کرتے ہیں

جِتنا: جس قدر۔

کم بضاعت جتنے ہیں کرتے ہیں وہ جوش و خروش
توڑ ہوتا ہے کسی دریا میں کب سیلاب کا؟

جَدوَلِ زِنگار: خانوں اور قطاروں میں عمودی اور افقی سمت میں کھینچی جانے والی سبز اور نیلی لکیریں۔

وصفِ خط ہے، کہیں، دیواں میں، کہیں وصفِ کمر
ساتھ ہو جدولِ زنگار کے اِک باری کا

جُدی: جدا، مختلف۔

صنعتیں یہ بھی ہیں عیاں ان میں
جُدی ان میں ہے فرق دان ان میں

جِدھر: جہاں، جس جگہ۔

یار جاتا ہے جدھر ساتھ نظر رکھتے ہیں
گھر میں ہم رہتے ہیں پر اُس کی خبر رکھتے ہیں

جَرّاح: (زخم پر) نشتر لگا کر مرہم رکھنے والا، نشتر زن، پھوڑا، پھنسی اور زخم کا علاج کرنے والا، سرجن۔

اس قدر سوزش ہے اے جراح! میرے زخم میں
لگ اُٹھے گی دم میں تنکے کی طرح سوزن میں آگ

جَراد: ملخ، اقاقیا، ٹڈی (مراد ٹڈی دَل کا حملہ)۔

ذکر تھا جو جراد و طاعوں کا
جو بلائیں ہیں اور ان کے سوا

جِرم: جسم، حجم۔

جرمِ مہتاب، داغِ پیشانی
ہے جہاں تاب داغِ پیشانی

موئے کمر ہے یوں بدنِ یار میں عیاں
دُرِ نجف کے جرم میں جس طرح بال ہو

جریح: گھائل، زخمی۔

نہ ہوں تا پردہ ہائے گوش جریح
رہیں سالم ہمیشہ اور صحیح

جڑ سے اُکھاڑنا، جڑ سے اُکھیڑنا: درخت کو جڑ سمیت زمین سے الگ کرنا اس طرح کہ درخت کی ہیئت مجموعی میں فرق نہ آئے۔

وہ سہی قد کر کے ورزش خوب زوروں پر چڑھا
کہہ رہا ہے سرو کو جڑ سے اُکھاڑا چاہیے

جڑاؤ: وہ زیور جس میں نگینے جڑے ہوں۔

جب کبھی پہنا جڑاؤ اُس نے زیور کان میں
نازکی بولی کہ کیوں لٹکائے پتھر کان میں

جڑنا: (۱) کسی چیز کو مثلاً نگینہ وغیرہ کو اس طرح نصب کرنا کہ آپ سے نہ اُکھڑے۔ (۲) کسی چیز سے ضرب پہنچنا۔

ملتا ہی نہیں ہجر کا دن کیا ہے اُڑی دھوپ
خورشید قیامت نے مرے گھر میں جڑی دھوپ

سلطنت کی نہ طمع چرخ زبردست سے رکھ
کوئی سرچنگ نہ جڑ دے کہیں افسر کے عوض

جزیل: بہت، وافر، بڑا، مضبوط، استوار، بزرگ۔

عمل و سعی سے وہ مرد جلیل
ہو گیا مستحق اجر جزیل

جسے: جس کو۔

یہ اجوش بریاں ہے اشک کا یم، کہ ساتوں دریا ہیں قطرے سے کم
جسے کہ کہتے ہیں سب جہنم، شرر ہے ایک آہ آتشیں کا

جعد: گھونگریالے بال۔

موئے دل کش تھے سبط نہ جعد تھے
تھے معطر تر نسیم خلد سے

جفت: جوڑا، ہر شے جو دو ہوں، جڑنا۔

دونوں پٹ ہوں لگے جب کہ جفت بہم
ہو گا تیار ایک در اُس دم

بس یونہی فرد ہے ہر اک جان دار
پیشِ عاقل ہے جفت اُسے درکار

____ ہونا: جوڑا ہونا (نر و مادہ کا)، جفتی کھانا، جنسی ملاپ ہونا۔

جفت آپس میں تاکہ ہوں دونوں
جفت ہونے سے بچے پیدا ہوں

جھُتے پڑنا: باریک کپڑے کے تاگے جا بجا سمٹ کر ایک میں مل جانا، سلوٹ پڑ جانا، شکنیں پڑ جانا۔

رات بھر تڑپے فراقِ یار میں ہم اس قدر
پڑ گئے جھُتے ہزاروں چادرِ مہتاب میں

جگر تھام کے بیٹھ جانا: نہایت بیتاب اور بے قرار ہونا۔

بیٹھ جاتا ہوں جگر تھام کے میں دیوانہ
وہ پری رُو میری محفل سے جہاں اُٹھتا ہے

____ ٹکڑے ہونا: رنج یا صدمے یا کسی چیز کی تیزی سے کلیجہ پاش پاش ہونا۔

ایک قطرے میں ہوا ناسخ مرا ٹکڑے جگر
بادۂ گلگوں فراقِ یار میں زہراب ہے

____ کے ٹکڑے ہونا: رنج یا صدمے سے کلیجہ پارہ پارہ ہونا، بہت زیادہ رنج یا صدمہ۔

جگر کے ٹکڑے ہیں گل، لالہ ہے، دل پُر داغ
مرے چمن سے کچھ اے گل عذار لیتا جا

جگنو: چھوٹا سا کیڑا جو اُڑتا ہے اور رات میں چمکتا ہے، کرمِ شب تاب۔

ہو گیا اندھیر جب پنہاں وہ مہ رُو ہو گیا
شمع کا شعلہ یہ اُڑ بھاگا کہ جگنو ہو گیا

جل اُٹھنا: یکا یک جلنا، دفعتاً جلنا۔

ہو رہی ہے آتشِ حُسن ان دنوں یہ مشتعل
جل اُٹھے پونچھے وہ منہ اپنا اگر رومال سے

____ **بجھنا**: سوختہ ہوکر سرد ہونا۔

ہے مقدر میں، جلوں داغِ فراقِ یار سے
جانتا تھا جل بجھوں گا شعلۂ رخسار سے

____ **تھل**: بحروبر، تری و خشکی۔

ایسے مری مژہ کے ہیں بادل بھرے ہوئے
بلی مارتے میں دیکھے ہیں جل تھل بھرے ہوئے

____ کر خاک ہونا: مجازاً کسی امر سے منغض اور ناراض ہونا۔

اگر ہو پھاہا پر سمندر، یقیں ہے ہو خاک دم میں جل کر
سُنا جو ہو آفتابِ محشر، کھرنڈ ہے داغِ آتشیں کا

____ کر کباب ہونا: سخت منغض اور ناراض ہونا۔

ہجرِ ساقی میں بطِ مے ہو گئی جل کر کباب
جائے قلقل اے صراحی! آہِ آتش بار کھینچ

جلاجل: (جُلجُل کی جمع) جانجھ یا تال جو دونوں ہاتھوں میں ایک ایک لے کر بجاتے ہیں، دف، دائرہ۔

صدا یوں سینہ کوبی میں ہے یاں زنجیر سے نکلی
سماں ہو دف زنی میں جیسے آوازِ جلاجل کا

جلانا: دوسرے کو ناگوار یا حرکاتِ ناپسندیدہ سے آزردہ کرنا۔

ترے جلانے کو اے سنگ دل صنم ہم نے
ایک اور صاعقۂ طور سے تپاک کیا

جلباب: چادر، پردہ کی اوٹ، برقع۔

تُو وہ باطن ہے کہ جلباب ہیں تجھ پر لاکھوں
تُو وہ ظاہر کہ بے تاب ہیں مظہر لاکھوں

جلدی: فوراً۔

ابھی تو رُوٹھ کے بھاگا ہے وہ صنم مجھ سے
خدا کے واسطے جلدی یہیں کہیں دیکھو

____ کرنا: کام میں عجلت کرنا۔

حسرتِ اقبال میں ہم خانہ ویراں ہو گئے
جس قدر کی بوم نے جلدی، ہما نے دیر کی

جلن: سوزش۔

لیتے ہیں رنج، مرشدِ کامل، مرید کا
مہتاب میں ہے داغ، جلن، آفتاب میں

جلنا: سوختہ ہونا۔

جل کے موتی تیرے دانتوں کے حضور
سیپ کی مانند چونا ہو گیا

جَلوہ دِکھانا: اپنی سج دھج دکھانا۔

ہر صبح دکھاتا ہے ہمیں جلوہ پری کا
بالائے ہوا دار سلیمان ہمارا

جَماد: (جمع جمادات) بے جان چیزیں۔

وہی فیض ابر سے ہے آٹھ پہر
ہر جماد و نبات و حیواں پہ

جَمازہ: تیز رو اونٹنی یا سانڈنی۔

دیکھ کر چاند کو مجنوں یہ کہا کرتا ہے
جلوہ گر ہے سر جمازۂ گردوں لیلیٰ

پس جمازۂ لیلیٰ یہ کہتا ہے جرس دل کا
ہمارا پردۂ غفلت ہی بس پردہ ہے محمل کا

جماہی لینا: سستی یا غنودگی کے عالم میں منہ کھولنا۔

منہ کھولتا ہوں میں کہ پلا دے کوئی شراب
ہر دم جماہیاں نہیں لیتا خمار سے

جَمشید: ایران کا بہت شان وشکوہ کا مالک بادشاہ جو جم بھی کہلاتا تھا، پیش دادی خاندان کا چوتھا بادشاہ۔

ایک دیوانہ ہے ، ناسخ کی حقیقت کیا ہے
دوڑے جمشید ، پری ! تیرے ہوا دار کے ساتھ

جَمنا: کسی چیز کا منجمد ہونا، کسی جگہ بہت دیر تک بیٹھنا۔

لب جاں بخشِ جاناں پر، ہوا آغاز سبزے کا
نہیں معلوم کائی جم چلی ہے یا یہ کوثر میں

جما ہے بزمِ صنم میں، رقیبِ سبز قدم
میں کیوں کر اُس کو اُکھاڑوں، وہ کچھ گیاہ نہیں

جِن: جس کا مترادف ہے جمع کے ساتھ۔

بال اپنے جن دواؤں سے بڑھائے یار نے
کیا اُنھی سے گیسوئے شب ہائے ہجراں بڑھ گیا

جَنازہ اُٹھانا: میت کو اپنے اپنے مذہبی قاعدے سے کفنا کر مدفن یا مرگھٹ کی طرف لے چلنا۔

کیوں جنازے کو اٹھا کر سب نے شرمندہ کیا
ایک کے، دل پر، نہ جیتے جی ہوئے تھے بار ہم

—— بنانا: میت لے جانے کی چارپائی تیار کرنا۔

اجل سر پر کھڑی ہے خوابِ غفلت میں زمانہ ہے
چھپر کھٹ کے عوض لازم جنازے کا بنانا ہے

جُنباں: جھلانا، جھلانے والا، ہلنا، جنبش دینا۔

رہے گہوارہ جنباں جس کا جبریلؑ
سُلا دیں خاک پر اس کو عزازیل

باتیں کرتا تھا سدا ماہِ فلک
مہد جنباں اُس کے رہتے تھے ملک

جُنبانی: (جنباں کا اسم کیفیت) حرکت، جنبش۔

عبدہ حیدر سے ملے مروحۂ جنبانی کا
ہوئے جبریل کے اس واسطے شہپر پیدا

جُنبش دینا: حرکت دینا، ہلانا۔

کب کسی کے قتل کو نکلی تری تیغ نگاہ
ایک جنبش دے اگر پلکوں کو سو خنجر چلے

جنگل ہو جانا: آباد جگہ کا ویران ہو جانا۔

کیا غرور اتنی عمارت پر کہ اکثر غافلو!
شہر کل آباد دیکھا آج جنگل ہو گیا

جنھیں: جن لوگوں کو۔

جنھیں تقطیعِ شعر آتی ہے یہ مصرع سمجھتے ہیں
ہے یہ موزوں مہِ نو مطلع ابروئے قاتل کا

جواز: بہ معنی جائز، روا۔

ممکن نہیں ہے بے مے و معشوق زندگی
واعظ اب اضطراب میں سب کچھ جواز ہے

جُود: سخاوت۔

زاہدا! ہے فرق جتنا، جُود اور امساک میں
جان! اُتنا ہی تفاوت، مے میں اور، تریاک میں

جوڑنا: اہتمام کرنا، بندوبست کرنا۔

ڈرتے ڈرتے گر پڑے ہیں ایک دو آنسو مرے
نوح کے طوفان کا طوفان جوڑا چاہیے

جوشِ صفا: شدتِ سپیدگی، انتہائی گورا رنگ۔

تجھ پر چمن میں عکسِ زرِ گل جو پڑ گیا
جوشِ صفا نے سونے کا زیور بنا دیا

جَوشَن: جنگی لباس جس میں زرہ کی طرح کڑیوں کے علاوہ پٹریاں بھی ہوتی ہیں۔

ادھر ہے قصد اُس تیر نگاہ ناوک افگن کو
دلا! غربال جس نے کر دیا ہر ایک جوشن کو

جَوف: اندر کا خلا، پیٹ۔

بس کہ جوفِ زمیں میں ہے پانی
تابع ارض ہیں با آسانی

جُوئے شِیر: دودھ کی ندی/نہر، وہ نہر جو فرہاد نے شیریں کی خواہش پر پہاڑ کاٹ کر بنائی تھی مراد مشکل کام۔

جوئے خوں جاری کرے خواہش ہے یہ تقدیر کی
کوہ کن! کیوں تُو نے جوئے شیر کی تدبیر کی

جُویا: ڈھونڈنے والا، تلاش کرنے والا، کھوجی۔

جویا بدل ما تحلّل کا پیٹ
چٹ کر گئی اِشتہا تمام اپنا پیٹ

جُہال: جاہل کی جمع۔

پر وہ جہال عیب کیا کرتے
حکمتِ حق میں ریب کیا کرتے

جیبِ سَحَر: سحر کا پیرہن/لباس۔

جنوں نے ہجر کی شب ہاتھ دوڑایا ہے جب اپنا
گیا ہے چاک تا جیبِ سحر اپنے گریباں کا

— گُل: پھولوں کا گریبان یا پیرہن مراد پھولوں کی پتیاں۔

باغ میں آوازِ چاکِ جیبِ گل
صاف ہم دیوانوں پر آوازہ ہے

جَیحُوں: ایک دریا کا نام جو ماوراالنہر اور خراسان کے درمیان اور بلخ کے نزدیک ہے (مجازاً) دریا، نہر۔

آنکھ بھر کر دشت کو دیکھا تو جیحوں ہو گیا
ٹھوکریں کھا کھا کے میری کوہ ہاموں ہو گیا

جِیغہ: ایک مرصع زیور جو دستار کے اوپر باندھا جاتا تھا۔ یہ مخمل کا چھے انچ لمبا اور دو انچ چوڑا ٹکڑا ہوتا تھا جس کے درمیان سونے کا مرصع ٹکڑا جڑا ہوتا تھا؛ کلغی۔

تاج ہے خورشیدِ تاباں جیغہ والا ہلال
ہے نمونہ تختِ زریں عرش کے اطوار کا

جیغہ داغِ سجدہ ہے تختِ شہی جائے نماز
بادشاہِ کشورِ دنیا و دیں پیدا ہوا

جِیفہ / جیفا: بدبودار لاش، مردار، مرا ہوا جانور، نجس، کمینہ، بدکردار۔

ان کا جیتا نظر نہیں آتا
ان کا جیفا نظر نہیں آتا

نہ جاوے گھر سے یہ دنیائے جیفہ
پسر کو جیتے جی کیجیے خلیفہ

جُیوں: جیسے۔

گھٹا کالی تھی وہ فوج سیہ رُو
گیا جیوں ماہ، ڈوب اُس میں وہ مہ رُو

جَھپَٹ کے: جلدی سے، لپک کر۔

اگر انساں جھپٹ کے گرمی سے
دفعتاً ملتے فصل سردی سے

جَھلَک: تصویر۔

بہ رنگِ ہالہ مہینوں ہی گرد رہتے ہم
نظر جو چاند میں آتی تری جھلک ہم کو

جَھمگَھٹ: دوالی کی رات کو قمار بازوں کا ہجوم، دوالی کی آخر شب۔

ہجوم رکھتے ہیں جاں باز یوں ترے آگے
جواریوں کا دِوالی کے جیسے جھمگھٹ ہو

چ

چاٹ کھانا: مزہ لینے، ذوق و شوق یا لطف اُٹھانے کی خواہش یا نفع پانے کی خواہش پیدا ہونا۔

دم بہ دم اُس کو کاٹ کھاتی ہے
زندگانی کی چاٹ کھاتی ہے

____ لگنا: مزہ پڑ جانا۔

یہ لگی چاٹ مرے زخموں کو سیری نہ ہوئی
ہو گئے کتنے ہی قاتل کے نمک داں خالی

چار پاؤں: جن جانوروں کے چار پاؤں ہوں، مثلاً ہاتھی، گھوڑا، گائے، بیل وغیرہ۔

اس درجہ ہم نے آدمیوں سے اُٹھائے رنج
اب زندگی کریں گے بسر چار پاؤں میں

____ پائی: پلنگ، کھاٹ۔

چارپائی کے تلے مجھ کو پڑا رہنے دو
موت ہے فرقتِ محبوب میں یہ خواب نہیں

____ دِن: چند روز، عارضی طور پر، ناپائیدار۔

فصلِ گل ہے چار دن ایامِ توبہ ہیں مدام
عمر بھر اے مے کشو بابِ اجابت باز ہے

___ کے کاندھے: مراد مر جانے سے ہے، کیوں کہ میت چار کے کاندھوں پر اٹھتی ہے۔

طفلی میں تھی اِک دایہ ہیں اب چار کے کاندھے
آغاز سے کیا خوب ہے انجام ہمارا

چاک: وہ شے مدور و گول جس کو پھرا کر کمہار اُس پر برتن بناتے ہیں۔

خبر کلال کو سرگشتگی کی تھی تاتیخ
جو میری خاک سے تیار اُس نے چاک کیا

چال سیکھنا: کسی کی چال خود اختیار کرنا۔

سیکھی تیری زُلف کے سائے کی چال اے خوش خرام!
کالے ناگوں کی نہ کیوں کر ایسی ہو رفتار کج؟

چاند پر خاک پڑنا: بے عیب یا نیک یا خوب صورت آدمی یا شے میں عیب نکالا جانا۔

چاند پر یہ خاک ہے یا اُس کے چہرے پر بھبوت
بدلی میں سورج ہے یا محبوب کمل پوش ہے

___ **تارا**: ہلال اور ستارے کی شبیہ جس پر بنی ہو۔

نظر میں ساتھ ابرو کے ہے خال [اک] زیرِ ابرو بھی
قماش پردہ ہائے چشم گویا چاند تارا ہے

___ **چھپنا**: چاند کا اندھیرے میں غائب ہو جانا، نظر نہ آنا۔

چاند چُھپتا ہے جو دو دن ہوتی ہے مشتاق خلق
یاں ہوئی قدر اُس کی جو نظروں سے پنہاں ہو گیا

___ **رات**: رویتِ ہلال جس رات کو ہو، شبِ ہلال۔

چاہتا ہوں چودھویں رات آج کی ہو چاند رات
شام سے بندِ نقاب اے ماہ پیکر! کھول دے

___ **سا چہرہ**: خوب صورت چہرہ ماہتاب کی طرح۔

چاند سا چہرہ جو پردے سے عیاں ہو جائے گا
چشمِ عاشق کا ہر اک پردہ کتاں ہو جائے گا

___ **سورج**: ماہ و مہر، زیور کا نام جو سر پر پہنا جاتا ہے۔ سلمے کے چاند سورج جو ٹوپیوں وغیرہ پر ٹنکوائے جاتے ہیں۔

چاند سورج ایک جا بالوں میں آتے ہیں نظر
کم نہیں روزِ قیامت سے شب اُس مغرور کی

چاند سورج کو جو ٹنکواتے ہیں ٹوپی میں صنم
کیا قیامت ہے، بہم شمس و قمر کرتے ہیں

___ **گہن**: خسوف، چاند کا کچھ دیر کے لیے سیاہ و تاریک ہو جانا، اسے بُرا شگون سمجھا جاتا ہے۔

خطِ شب رنگ یہ گالوں پہ نہیں دھیان کرو
ہے اجی، چاند گہن، بوسہ کوئی دان کرو

___ **نکلنا**: رویتِ ہلال ہونا، چاند کا نمایاں ہونا۔

زمیں کو کر دیا رشکِ فلک تیری سواری نے
ہزاروں ماہِ نو نکلے لعلِ توسن سے

___ **وار تکل**: ایک قسم کا پتنگ جس پر چاند بنا ہوتا ہے۔

تکل وہ چاند وار اُڑائے جو شام کو
پھر آسماں پہ قدر رہے کیا ہلال کی؟

___ ہونا: رویتِ ہلال۔

جو ہوا چاند ترے سبزۂ خط کو دیکھا
اس برس ماہ کوئی جز مہ شعباں نہ ہوا

چاندنا: وہ کبوتر جس کا سر، گردن اور سینہ سفید ہو اور شہ پر بھی کچھ سفید ہوں؛ سفید پروں والا کبوتر۔

گھر مرا تاریک ایسا ہے کہ لے کر خطِ یار
چاندنا آیا تو وہ کالا کبوتر ہو گیا

چاندنی: (۱) پرتوِ ماہ، چاند کی روشنی، تابشِ ماہ۔

(۲) چمک دمک، آب و تاب، روشنی۔

شہ سواری کا جو اس چاند کے ٹکڑے کو ہے شوق
چاندنی نام ہے شب دیز کی اندھیاری کا

اے ماہ میرے کفن کے لائق
تیری محفل کی چاندنی ہے

___ اُترنا: چاند کا بلند ہونا، چاند کی روشنی کا پھیلنا، پرتوِ مہتاب کا بلندی پر سے پستی کی طرف رفتہ رفتہ سرکنا۔

تھا شب فرقت میں کیا تاریک ویرانہ مرا
سائے کے مانند اُتری چاندنی دیوار سے

___ آنا: پرتوِ مہتاب کا کسی جگہ پڑنا۔

وصل کی شب بختِ بد اپنا دکھاتا ہے کمال
میرے گھر میں چاندنی آتے ہی بن جاتی ہے دھوپ

___ پڑنا: پرتوِ مہتاب کا کسی پر منعکس ہونا۔

بام پر نکلے نہ آؤ تم شب مہتاب میں

___ چھپنا: پرتوِ مہتاب کا غائب ہونا۔

کرمکِ شب تاب تھی گویا شبِ مہ تابِ وصل
چھپ گئی کیا! دور سے صورت دکھا کر چاندنی

___ صاف ہونا: چاندنی کا نکھرنا، بارش کے بعد چاندنی چھٹکنا۔

خوب رووں اے شب غم! ہے مکدر چاندنی
بعد بارش صاف ہو جاتی ہے اکثر چاندنی

___ کا کھیت: پرتوِ مہتاب، پھیلی ہوئی چاندنی۔

میں جو رووں خرمنِ ماہِ درخشاں سبز ہو
چاندنی کا کھیت مثلِ کشتِ دہقاں سبز ہو

___ نکلنا: ماہتاب کے پرتو کا نمایاں ہونا۔

غیر تاریکی شب فرقت میں اے ناسخ! نہیں
ہاں اگر زخمی ہوں تو نکلے مقرر چاندنی

چاہ: محبت۔

عاشق کو رنج ہو، تو ہو معشوق کو بھی رنج
یوسف گرا کنویں میں زلیخا کی چاہ سے

چاہنا: خواہش کرنا، محبت کرنا، پیار کرنا۔

غزل سن کے اک بوسہ دے ڈال پیارے
یہی تجھ سے ناسخ صلا چاہتا ہے

کریں بے خطر کیوں نہ بندے خطائیں
خدا باپ ماں سے سوا چاہتا ہے

چاہنے والا: عاشق، محبت کرنے والا۔

وہ پری پیکر کہا کرتا ہے اکثر فخر سے

چاؤش: لشکر، قافلے یا سلاطین و امرا کی سواری کے آگے آگے مقررہ نعرے لگاتا ہوا چلنے والا چوب دار، نقیب، محافظ، پیام بر۔

کل جہاں چاؤش کرتے تھے صدائے دُور باش
غیر، شیر و گرگ، آج اُس جا، کوئی درباں نہیں

چبا چبا کر باتیں کرنا: باتوں میں در پردہ طنز کرنا۔

یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو
مہرباں! بات ہے نبات نہیں

چُبھنا: سوئی، کانٹے یا کسی نوک دار شے کا کسی چیز کے اندر داخل ہو جانا جس سے اذیت ہو۔

نہیں ممکن کہ کوئی خارِ تعلق چُبھ جائے
اپنے دامن کو سمیٹے ہے بیاباں اپنا

چُپ بیٹھنا: خاموش ہو کر بیٹھ رہنا۔

چپ اگر بیٹھتے ہیں ہم تو بگڑ بیٹھتے ہو
منہ بنا لیتے ہو کچھ منہ سے اگر کہتے ہیں

___ چُپاتے: خاموشی سے۔

چُپ چُپاتے ہی پری زاد چلے آتے ہیں
کیوں نہ ہو سلسلۂ زُلفِ چلیپا خاموش؟

___ رہنا: خاموش رہنا۔

دم بخود صورِ قیامت ہو جو نالاں ہوں میں
پر یہ چپ رہتی نہیں، ہے بڑی منہ زور گھٹا

___ ہونا: خاموش ہونا۔

اِک تیر میں مثلِ لبِ سوفار ہوا چُپ
نکلی نہ ترے عاشقِ جاں باز کی آواز

چپاتی: نانِ تنک، توے پر پکائی ہوئی فطیری اور پتلی روٹی جسے پتلا بنانے یا پھیلانے میں ہتھیلی کی بار بار ضرب لگاتے ہیں۔

روٹی ہی کا اس کو ہے تصور دن رات
لگ جائے نہ کس طرح چپاتی سا پیٹ

___ سا پیٹ لگ جانا: بیماری یا فاقہ کشی سے پیٹ کا نرم ہو کر کمر سے لگ جانا۔

روٹی ہی کا اس کو ہے تصور دن رات
لگ جائے نہ کس طرح چپاتی سا پیٹ

چپکانا: کسی لیس دار شے سے کسی ایک چیز کو دوسری چیز سے جوڑنا۔

میری تصویر اگر پیرِ مغاں چپکا دے
ساتھ اُس مست کے مے خانے کی دیوار چلے

چپکن: سینہ کشادہ بالا بر کا انگرکھا؛ بے گریبان لٹکتی ہوئی آستین کی اچکن جو بائیں جانب پسلیوں پر ہلالی شکل میں کھلی ہوتی ہے اور بغلوں کے نیچے سلائی نہیں ہوتی۔ بٹن کی جگہ ڈوری یا بند ہوتے ہیں۔ بیسویں صدی کے ابتدائی زمانے تک امراء میں اس کا کافی رواج تھا۔

عاشق ہیں جو سوزنِ مژہ کے
اپنی چپکن بھی سوزنی ہے

___ چُنوانا: چکن کی آستین کو ارا روٹ کی لئی سے شکن در شکن کرنا۔

پہنی جو چُنوا کے چکن یار نے
جو مرا مضموں ہے وہ چیدہ ہے

چُپکے چُپکے رونا: آہستہ آہستہ رونا، آنسوؤں سے رونا۔

چُپکے چپکے، ہمیں، رو رو کے بہانے ہیں سیل
تب برتی ہے جو چلاتی ہے سو بار گھٹا

چترِ سلطانی: چھتری، بڑی چھتری، خصوصاً جو سلاطین و امرا کے سر پر لگائی جاتی ہے۔

ساتھ اُڑتے ہیں ہماؤں کے حماموں کی طرح
چترِ سلطانی ہے چھتری اُس کبوتر باز کی

چٹ چٹ: آواز جو دانۂ اسپند کے آگ میں جلنے یا بلائیں لیتے وقت انگلیوں سے پیدا ہوتی ہے۔

تری بلائیں مری طرح یہ بھی لیتا ہے
نہ کیوں کر آگ میں اسپند کی یہ چٹ چٹ ہو

___ کر جانا: کھا جانا۔

ہُویا بدلِ ما یتحلل کا پیٹ
چٹ کر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ
روٹی ہی کا اس کو ہے تصور دن رات
لگ جائے نہ کس طرح چپاتی سا پیٹ

چٹکنا: اُچھل کر دُور جانا مثلاً دانۂ اسپند کا آگ کی گرمی پا کر اُچھلنا اور دُور جا کر گرنا۔

کیا چٹک کر جا پڑا ہے دُور مانندِ سپند
یہ زحل گردوں پہ خال روئے آتش ناک ہے

چُٹکی: ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشتِ شہادت کے درمیان کسی چیز کو سختی سے دبانا جس کا مقصد ہلکی سی تکلیف دینا ہوتا ہے جس سے وہ جگہ سرخ ہو جاتی ہے۔

واہ! کیا رنگِ حنا ہے کہ تری چٹکی سے
سرخ ہو جائے اگر ہو لبِ سوفار سفید

چراغ بُجھانا: چراغ کو گل کر دینا۔

ہوتی ہے نورِ خرد سے اہلِ غفلت کو گریز
بیشتر انساں بجھاتے ہیں دمِ خفتن چراغ

___ بُجھنا: چراغ گل ہونا۔

جی لیتی ہے وہ زُلفِ سیاہ فام ہمارا
بجھتا ہے چراغ آج سرِ شام ہمارا

___ بڑھ جانا: چراغ گل ہو جانا۔

کیا صبا لائی ہے مژدہ آمدِ محبوب کا
ناگہاں میرا چراغِ داغِ ہجراں بڑھ گیا

___ جلانا: چراغ روشن کرنا۔

تُو وہ ہے پرکالۂ آتش جو گزرے باغ میں
پرتوِ رُخ سے چراغِ گل جلائے عندلیب

___ جلے: وہ وقت جب چراغ جلایا جاتا ہے۔

وہ کہہ گئے تھے کہ آئیں گے ہم چراغ جلے
تمام رات چراغوں سے اپنے داغ جلے

___ خاموش کرنا: چراغ گل کرنا۔

کس کو اے نورِ مجسم! تیرے آگے ہو فروغ
کر دیا تو نے چراغِ یدِ بیضا خاموش

___ روشن کرنا: چراغ جلانا۔

ساقیا! زہاد ہیں منکر ترے اعجاز کے
کر شبِ تاریک میں روشن چراغِ آفتاب

___ سدھارنا: چراغ گل ہونا۔

کیا چراغِ زندگانی بھی سدھارا اُن کے ساتھ
میرے گھر سے جب وہ اپنے گھر سدھارے رات کو

___ کا ہنسنا: تیل یا گھی کے چراغ کی بتی سے جلے ہوئے گل اور تیل کا ٹپکنا، دیے کی بتی سے گل یا پھول جھڑنا۔

اُس شمع رُو کو کیا ہے مرے مرنے کی خوشی
ہنستا ہی دیکھتا ہوں چراغِ مزار کو

___ کی بتی: روئی کو بٹ کر جو پتلی رسی بنائی جاتی ہے اُسے چراغ کے اندر رکھ کر جلانے کے لیے استعمال کرتے ہیں، فتیلہ چراغ۔

مرہم کی بتی بنتی ہے بتی چراغ میں
سوزش یہ آج تک مرے داغِ کہن میں ہے

___ گل ہونا: چراغ بجھنا، کسی ایک چیز کا کسی دوسری چیز کے مقابلے میں بے رونق ہو جانا۔

میرے مرنے سے نہ ہو اے نوجواں ہرگز ملول
صبحِ پیری تھی چراغِ زندگی گل ہو گیا

چرخ: آسمان۔

بڑا اکال ہے ناخِ غمِ عالم فراہم کر
ارادہ ہے اگر اے چرخ اُس کی مہمانی کا

___ پوجا: ہندوؤں کی ایک رسم جس میں ایک شہتیر زمین میں گاڑ کر اُس میں ایک رسی لٹکاتے ہیں اور پجاری کی پیٹھ میں لوہے کا کانٹا لگا کر اسے رسی میں باندھ کر اس کا منہ اوپر کر کے خوب گھماتے ہیں۔ جب سورج بُرجِ حمل میں داخل ہوتا ہے تو یہ رسم ختم ہوتی ہے، بہت زیادہ چکرانے کی حالت۔

منہ سوئے چرخ دنی رکھتے ہیں جو گردش میں
چرخ پوجا کا دکھاتے ہیں تماشا مجھ کو

___ دَنی: کمینہ، سفلہ آسمان، ظالم آسمان۔

منہ سوئے چرخ دَنی رکھتے ہیں جو گردش میں
چرخ پوجا کا دکھاتے ہیں تماشا مجھ کو

___ مُمسِک: بخیل/کنجوس آسمان۔

تیس دن اے چرخِ ممسک! جب گزر جاتے ہیں صاف
تب کہیں ملتا ہے روئی کا کنارا چاند کو

چَرغ: لکڑ بھگا (جانور)، تیندوا، شکرہ و باز کے قبیل کا ایک شکاری پرندہ، صقر۔

نقل اس طرح کرتا ہے عالم
چرغ و سگ کے شکار کا عالم

چرک: میل، غلاظت۔

اور مو ہائے دم سے یہ ہے نفع
چرک ادبار میں جو ہوتی ہے جمع

چڑھانا: پینا۔

خُم کے خُم صحبتِ ساقی میں چڑھا جاتے تھے
ہجر میں حلق سے یاں ایک نہ قطرا اُترا

میں وہ شوریدہ سر، دیوانہ تھا، جو بعدِ مُردن بھی
چڑھا جاتے ہیں پتھر لوگ آ کر میرے مدفن پر

چڑھی گنگا اُترنا: بڑا کام کرنا۔

اشک حسرت یہ بہے وقتِ وداعِ جاناں
کہ مرے گھر سے جو نکلا، چڑھی گنگا! اُترا

چشمِ غُول: بھتنے کی آنکھ اور وہ روشنی جو رات کو دور سے نظر آتی ہے جسے بھوت، چڑیل یا اُن کی چمکتی ہوئی آنکھ تصور کیا جاتا ہے۔

ہے گمان روزنِ دیوار چشمِ غول پر
ہوں بیاباں میں مگر ہے کوئے جاناں دھیان میں

چشمۂ حیواں: آبِ حیات کا چشمہ۔ مشہور روایت ہے کہ حضرت خضرؑ نے اس چشمے کا پانی پیا اور عمرِ جاوداں پائی۔

اپنے ہونٹوں سے جو اِک بار لگا لیتا وہ
ہے یقیں ساغرِ مے چشمۂ حیواں ہوتا

___ خُم: شراب کے مٹکے سے چھوٹنے والا فوارہ۔

گر پڑیں گے لڑکھڑا کر نشہ میں، ہو گی نماز
زاہد اپنا چشمۂ خُم سے وضو ہو جائے گا

چُغد: ایک چھوٹا پرندہ جو اُلّو نامی پرندے کی نسل سے تعلق رکھتا ہے (برصغیر میں اسے منحوس سمجھا جاتا ہے)، بُوم۔

اُٹھ چلے صبحِ شبِ وصل آپ سُن کر زمزمہ
نام رکھا چغد ہم نے مرغِ خوش آہنگ کا

چِکارا: نہایت پھرتیلا اور چھوٹے قد کا نازک صحرائی ہرن جو آدمی کو دیکھ کر چک چک کی آواز نکالتا ہے۔ یہ ہرن عموماً دریا بالخصوص جمنا کے کنارے پایا جاتا ہے، ہرن، ہرنوٹا، غزال۔

آگے تری آنکھوں کے، چکارا ہے، پری رُو!
ہر چند کہ ہوتی ہے چکارے کی بڑی آنکھ

چکاں: ٹپکنے والا۔

ہے اب کے مُخلِ صوم ہجرِ جاناں
ہر دم مجھے کھاتا ہے غم زہر چکاں

چکّر: لوہے کا گول حلقہ جس کے کنارے دھاردار ہوتے ہیں۔ عموماً سکھ اپنی پگڑی میں بھی لگاتے ہیں۔

ہو گیا جوگی وہ قاتل، پر ہے خوں ریزی وہی
بدلے مندری کے پڑا رہتا ہے چکر کان میں

رات بھر تم تو کرو بادہ کشی، محفل میں
مثلِ ساغر ہمیں تا صبح ہو چکر باہر

____ کرنا: پھرنا۔

گھر نہیں ملتا ہے مجھ سرگشتہ کا
رات دن کرتے ہیں چکر نامہ بر

چکنا چور: شیشے وغیرہ کا ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہونا۔

ساقیا! شیشۂ گردوں ہو ابھی چکنا چور
پھینک ماریں ہم اگر مستی میں ساغر اپنا

چکنانا: کسی چیز پر روغن لگانا تاکہ وہ شے چکنی ہو جائے۔

چربی و نرمی بچا لیتی ہے خوں خواروں کو بھی
زنگ کھا جائے نہ چکنائیں اگر تلوار کو

چل بسنا: مر جانا، گزر جانا۔

سر پٹکتی پھرتی ہیں، ارواح، سنگ و خشت سے
چل بسے ہیں جسم کیا کیا قصر و ایواں چھوڑ کر

____ دُور: کلمۂ بے زاری، مطلب یہ کہ الگ ہٹ، یہاں سے چلا جا۔

کہا جو میں نے کہ پاس آ تو بول اُٹھا چل دور
مرا سوال جُدا ہے ترا جواب جُدا

____ دینا: چلا جانا۔

ولا! تُو بھی چل دے تو ہے ساتھ اچھا
کوئی دم میں قاصد چلا چاہتا ہے

چلا جانا: چلنے کی رفتار، سیدھا چلنا۔

دشتِ وحشت میں چلا جاتا ہوں کیا مانندِ تیر
چُبھتے ہیں ہر چند کانٹے مثلِ پیکاں پاؤں میں

____ چاہنا: چلنے کا ارادہ کرنا۔

ولا! تو بھی چل دے تو ہے ساتھ اچھا
کوئی دم میں قاصد چلا چاہتا ہے

چلانا: غل مچانا۔

جب میں چاک اپنے گریباں کی طرح کرنے لگا
قیس چلایا مرے صحرا کا دامن چھوڑ دے

چلمن چھوڑنا: چلمن کا پردہ ڈالنا، لپٹی ہوئی چلمن کھولنا۔

اُس پری کی شرم گیں آنکھیں ہیں، کیوں کر ہوں دوچار
دیکھ کر مجھ کو نہ کیوں پلکوں کی چلمن چھوڑ دے

چلن سیکھنا: چلنے کی کیفیت یا حالت سیکھنا۔

مہندی سے ہے شعلہ قدم اُس رشکِ پری کا
پاپوش نے سیکھا ہے چلن، کبک دری کا

چلنا: کارگر ہونا، کسی طرف سدھارنا، نئے پھل پھول کا اپنے موسم میں رواج پانا۔

ازل سے ہم ہیں دیوانے ہمیں ہے کام لوہے سے
چلے گا مکر سونے کا نہ یاں تزویر چاندی کی

چلنے سے رہنا: چلنے کے لائق نہ رہنا، نہ چل سکنا۔

کیوں نہ چلنے سے رہے رفتارِ جاناں دیکھ کر
پڑ گئی آبِ رواں کے پاؤں میں زنجیرِ موج

چلیپا: کج، ٹیڑھا، خم دار۔

چُپ چُپاتے ہی پری زاد چلے آتے ہیں
کیوں نہ ہو سلسلۂ زُلفِ چلیپا خاموش؟

نہ کہتے تھے، اُسے ترسا بچے نے، اے ناسخؔ!
اسیر کر ہی لیا گیسوئے چلیپا میں

چلی جاتی ہیں: جاری ہیں، علی الاتصال ہیں، سلسلہ نہیں ٹوٹا ہے۔

کاوشیں اب تک چلی جاتی ہیں گو میں مر گیا
جائے گل، کانٹے مری تربت پہ ظالم دھر گیا

چمڑا: پوست، کھال۔

روئے آتش ناک سے رومال جل جائے نہ کیوں
اے صنم! کپڑا ہے، کچھ چمڑا سمندر کا نہیں

چمکانا: رونق بڑھا دینا، چمک دار شے کو روشنی میں نمایاں کرنا جس سے اُس کی چمک ظاہر ہو۔

ساقی دے وصال میں عالم ہے نُور کا
چمکا دے چاندنی میں پیالہ بلور کا

چمکنا: رونق زیادہ ہونا۔

رات گھٹتی ہے تو بڑھتا ہے فروغ آفتاب
حُسن رُخ چمکا جو اُس نے زُلف کو کم کر دیا

چمکی: جو ستارے سلمہ میں پرو کر ٹانکے جاتے ہیں۔

چمکی چمک رہی ہے زیادہ ستاروں سے
پاپوش میں لگاؤ کرن آفتاب کی

___ کا دستہ: خالص ستاروں کی بیل جس میں گوکھرو نہ ہوں۔

نگہ پڑتی ہے، کس کی اے فلک! تیرے ستاروں پر
قبائے یار میں جس روز سے چمکی کا دستہ ہے

چمنِ جوہرِ تیغ: تلوار پر کندہ پھول بوٹے۔

چمنِ جوہرِ تیغ آئے جو یاد اے قاتل!
شہدا کو وہیں جنت کے چمن بھول گئے

چُن چُن کر: انتخاب کر کے، چھانٹ کر۔

دوستوں کے سر کیے چُن چُن کے مقتل میں قلم
چشمِ بینا ہے ہر اک جوہر تری شمشیر کا

چنبر: مٹی، تانبے، ٹین یا چاندی کا سوراخ دار سرپوش جو چلم پر ڈھانک دیا جاتا ہے تاکہ چنگاریاں ہوا سے نہ اُڑیں۔

(۲) گھیرا، دور، حلقہ۔

رشک منہ نال پر ہے کیا اُس کو
رنگ بدلا جو تیرے چنبر کا

چنبیلی: ایک قسم کا خوشبودار پھول، یاسمین۔

دیکھے جو یہ چنبیلی کی کلیوں سی اُنگلیاں
وہ تیرے دست و پا کو کہے یاسمن کی شاخ

چنپا کا پھول: ایک قسم کا خوش بودار سفید رنگ کا پھول۔

چنپا کے پھول میں ہے نہ گُل کی کلی میں بُو
جیسی ترے بدن کی ہے چنپا کلی میں بُو

___ کلی: سونے کا ایک قسم کا زیور ہے جس میں چنپے کی کلیوں کی نقل بنائی جاتی ہے۔

چنپا کے پھول میں ہے نہ گُل کی کلی میں بُو
جیسی ترے بدن کی ہے چنپا کلی میں بُو

چَنپت ہونا: بھاگ جانا۔

چاندنی دابی بغل میں اور چنپت ہو گیا
رات جو آیا نظر جلوہ تمھارا چاند کو

چندن: صندل۔

ہوں میں وہ بے خود پئے دفعِ صداع و آبلہ
گر حنا سر پر ملی ناسخ تو چندن زیرِ پا

چندھیانا: آنکھوں کا چمک دار چیز دیکھ کر خیرہ ہونا۔

وہ رشکِ حور جب رخسارِ تاباں کھول دیتا ہے
ملائک اپنی آنکھیں چندھیا کر بند کرتے ہیں

چنگ: پنجہ، چنگل، گرفت، قبضہ۔

ہاتھ اس کے بہت بنانے قوی
کیے مضبوط چنگ و ناخن بھی

چنگاری: آگ کا پھول، بہت ننھا انگارہ۔

تو وہ خورشید ہے چہرے سے اُٹھائے جو نقاب
ہو ہراک ذرے میں عالم وہیں چنگاری کا

چنگاریاں جھڑنا: آگ کے پھول جھڑنا۔

مثلِ قفنس جھڑ رہی ہیں اے جنوں! چنگاریاں
داغ میرے دل میں کچھ طاؤس کے پر کا نہیں

چنگھاڑنا: ہاتھی کا شوروغل۔

چھوٹنے پر ہیں ہمارے نالۂ سوزاں کے بان
فیلِ گردوں بھاگ نکلے گا ابھی چنگھاڑ کر

چوب: لکڑی، درخت کی شاخ۔

ساتھ اشرار کے ہیں مشتعل
چھپی ہیں سنگ و چوب و آہن میں

چوٹ: ضرب۔

دل جو ٹوٹا آہ آتش ناک پیدا ہو گئی
چوٹ کی سوزش ہے ورنہ آگ پتھر میں نہیں

چوٹی: جعد۔

چوٹیاں لائی ہیں پریاں نذر کو اے شہ سوار!
چاہیے چابک جو تیرے توسنِ چالاک کو

چودھوں: امام مہدی (اہلِ تشیع کی اصطلاح میں)۔

اُن سے تا صاحب زماں ہیں ایک
چودھوں بے شک و گماں ہیں ایک

چودھویں کا چاند: بدر، ماہِ کامل۔

یہ نور ہے روئے مہ جبیں کا، کہ ہو خجل چاند چودھویں کا
جو حلقہ ہے زُلفِ عنبریں کا، وہ ایک نافہ ہے مشکِ چیں کا

چور: سارق، نا گفتنی جو دل میں پوشیدہ ہو۔

دل چرا کر مجھ سے تم آنکھیں چراتے ہو تو کیا
چور بن کر آؤں گا گھر میں تمھارے رات کو

بے سبب مجھ سے نہیں آنکھیں چُراتا وہ صنم
کچھ نہ کچھ میری طرف سے اُس کے دل میں چور ہے

میں نے کب شمشیرِ قاتل سے چُرایا تھا بدن
بے سبب جراح! میرے زخم میں کیوں چور ہے

___ بن کر آنا: چھپ کر آنا۔

دل چُرا کر مجھ سے تم آنکھیں چُراتے ہو تو کیا
چور بن کر آؤں گا گھر میں تمھارے رات کو

___ ہو جانا: کسی نازک شے کا ٹوٹنے کے بعد ریزہ ریزہ ہو جانا۔

کر دیا ایسا خمیدہ ناتوانی نے مجھے
چُور اپنا ٹھوکروں سے کاسۂ سر ہو گیا

چوری چھپے: پوشیدہ، در پردہ۔

رات کو چوری چھپے پہنچا جو میں
غل مچایا اُس نے دوڑو! چور ہے

چوکڑی بھول جانا: ہرن کا جست و خیز بھول جانا، حواس باختہ ہونا۔

ہائے کیا! ہوش رُبا ہیں تری آنکھیں صیاد!
چوکڑی کیا! کہ ہرن راہِ ختن بھول گئے

چوکنا: خطا کرنا، سہو کرنا۔

جس کو تاکا، بچ گیا، چوکے جسے مارا اُسے
تم کو تیر اندازی آتی ہے نئے انداز کی

چوکھٹ: آستانہ کی چوب یا سنگ۔

مجال کیا کہ ترے گھر میں پاؤں میں رکھوں
یہ آرزو ہے، مرا سر ہو تیری چوکھٹ ہو

چوکھٹا: آئینے یا تصویر وغیرہ کا لکڑی یا کسی دھات وغیرہ سے بنا ہوا چوکور گھیرا۔

پڑتی ہے عکسِ رُخِ جاناں کی ہی تشبیہ تام
چوکھٹے کو ہالے سے آئینے کو مہتاب سے

چوگرد: چاروں طرف۔

قلزمِ اشک ہے چوگرد یہاں فرقت میں
اپنے ویرانے سے جس سمت چلے پار چلے

چُول: دروازے کے پٹ کے نیچے اور اُوپر کا وہ پتلا اور گول حصہ جو اُوپر پٹاؤ کے سوراخ میں اور نیچے کندئی کے اُوپر تھمارہتا ہے۔

ایسی ہے کس ساز میں آوازِ خوش
یار کے دروازے کی کیا چول ہے

چُونا: وہ سفید پاؤڈر جو کنکر یا پتھر یا موتی یا سیپ یا کوڑی کے جلانے سے حاصل ہو۔

قبر اگر پکی بنی مُردے کو کیا
اُستخواں ہر ایک چونا ہو گیا

چونچ: منقار۔

حال سوزِ غمِ فرقت کروں تحریر جو ہو
کبک کی چونچ قلم، بالِ سمندر کاغذ

ـــــ لگا دینا: منقار سے ضرب پہنچانا، منقار سے حملہ کرنا۔

ایک چونچ لگا دے گی اگر کلکِ نوا سنج
دھنس جائے گی بُلبل! تری منقار گلے میں

چونکنا: سوتے سوتے اُچھل پڑنا۔

ہم خواب میں، واں پہنچے، تدبیر اسے کہتے ہیں
وہ نیند سے چونک اُٹھے، تقدیر اسے کہتے ہیں

چہ/ چاہ: کنواں۔

خشک سب دریا، چہ ساده ہوا
اور صحرائے ساده میں بہا

چہچہے کرنا: بلبل یا اور کسی مرغِ خوش الحان کا بولنا۔

بُلبلیں چہچہے کرتی ہیں چمن میں ساقی!
طوطیِ شیشۂ مے زمزمہ پرداز نہیں

چہرہ اُترنا: منہ سے اُداسی ظاہر ہونا۔

کیا میرے رونے سے اِک یار کا چہرہ اُترا
آبِ اشک ایسا چڑھا شرم سے دریا اُترا

____ بحال ہونا: بیمار کے چہرے پر صحت کے آثار یا غمگیں کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہونا۔

چہرہ ہو جاتا ہے میرا اُس کے آتے ہی بحال
اُنس ہے رنگِ پریدہ کو بھی اُس صیّاد سے

____ بھبھوکا ہونا: منہ سُرخ ہونا۔

خط نکلتے ہی ہوا اور بھبھوکا چہرہ
حُسن نے کاہ کو شعلے پہ مگر چھوڑ دیا

____ تمتمانا: دھوپ کی تیزی یا بُخار کی تیزی سے چہرہ سُرخ ہونا۔

تمتما جاتا ہے چہرہ چاند [سا] سورج کی طرح
دم بھر اُس جانِ نزاکت پر جو پڑ جاتی ہے دھوپ

____ چمکنا: چہرے پر رونق اور جلال ہونا۔

چہرہ ساقی چمکتا ہے برنگِ آفتاب
بادۂ گل گوں شفق ہے، ساغرِ بلور صبح

____ زرد ہونا: رنج و مصیبت یا تکلیف یا خوف یا غیرت یا ضعف و نقاہت سے چہرے کا رنگ پیلا ہو جانا۔

غمِ افلاس کہاں دل ہے تونگر اپنا
زرد چہرہ نہیں فاقوں سے یہ ہے زر اپنا

____ صاد ہونا: بادشاہی ضابطے کے مطابق دفتر میں نام لکھا جانا، جگہ ملنا، سرکاری ملازمت کی اجازت ملنا۔

تُو ہر طرف ہے اور یہ موذی ہیں ہر طرف
کلکِ ازل سے چہرہ ترا صاد ہو گیا

____ میلا ہونا: گرد و غبار سے چہرے کا آلودہ ہو جانا۔

دھوپ میں ہر چند ابھی تیزی نہیں ایسی مگر
چہرہ میلا ہو گیا ہو گا غبارِ راہ سے

چہرے سے نقاب اُٹھانا: منہ کھولنا۔

تُو وہ خورشید ہے چہرے سے اُٹھائے جو نقاب
ہو ہر اِک ذرّے میں عالم وہیں چنگاری کا

____ کا رنگ اُڑنا: چہرے کا رنگ متغیر ہونا، خوف، شرم یا رنج سے چہرے کا رنگ بدل جانا۔

اُڑ گیا کیا ہجرِ جاناں میں مرے چہرے کا رنگ
قطرۂ خوں جو بدن میں تھا سو آنسو ہو گیا

____ کا رنگ بدلنا: چہرے کا رنگ بوجہ خوف کے متغیر ہونا۔

رنگ چہرے کا یاں بدلنے لگے
آنکھ تیری جہاں ذرا بدلی

چیتے کی کمر: میانِ پلنگ، باریک کمر۔

چل کے چیتوں کی کمر میں کیجیے طوق اپنے ہاتھ
نرگسِ جادو کی جا چشمِ غزالاں دیکھیے

چیدہ: منتخب، چھانٹا ہوا، پڑتا ہوا، اعلیٰ، پسندیدہ۔

بیٹی جو پکوا کے چکن یار نے
جو مرا تجھوں نے وہ چیدہ ہے

چین آنا: قرار آنا۔

نہ مارے ہول کے اب قبر میں بھی چین آئے گا
سُنا ہے خلق ہو گی حشر میں بار دگر پیدا

____ پانا: آرام پانا۔

ایک دم پاتا نہیں چین اپنے گھر میں آئینہ
محو ہے نظارۂ رشکِ قمر میں آئینہ

____ سے سونا: آرام سے سونا۔

کھلے دروازے ہر شب چین سے سوتے ہیں ہم جب سے
دیا ہے خانۂ ویراں کو عہدہ پاسبانی کا

____ سے گزرنا: عیش و عشرت میں بسر ہونا۔

اس دل کے ہاتھوں چین سے گزرا نہ ایک دن
پیری میں یاد کیا کروں عہدِ شباب کو

____ کرنا: عیش و عشرت کرنا، فراغت سے بسر کرنا۔

آفتابِ حشر پر ہے، انتقام اُس کا، جو ہم
چین کرتے ہیں کسی کے، سایۂ دیوار میں

چینہ داں: پرند کا پوٹا۔

تا کشادہ ہو چینہ داں اُس کا
اُس کا پوٹا بڑھے برائے غذا

چینی: برتن بنانے کی ایک خاص طرح کی کھریا مٹی، نہایت سفید چکنی مٹی، اس مٹی سے برتن اور دیگر چمک دار چیزیں بنتی ہیں۔

چینی سے صاف! تربتِ چیں ہے ترا بدن
پھبتی تری کمر پہ ہے چینی کے بال کی

____ کا بال: لکیریں، جو چینی کے برتن میں پڑ جاتی ہیں۔

چینی سے صاف! تربتِ چیں ہے ترا بدن
پھبتی تری کمر پہ ہے چینی کے بال کی

چیونٹی: مور، حشرات الارض میں ایک چھوٹا کیڑا، بھورے، سیاہ اور لال رنگ کی ہوتی ہے۔ رفتار اور قوتِ شامہ تیز رکھتی ہے۔

لاغر ہیں ہم ایسے کہ نگل جائے جو چیونٹی
اٹکے نہ ہمارا بدنِ زار گلے میں

چھاتی: سینہ، پستان۔

دکھائیں یار نے آنکھیں چھپا کے چھاتی کو
عطا کیے مجھے بادام انار کے بدلے

____ پر سانپ لوٹنا: رنج اور صدمہ جو رشک و حسرت سے دل پر گزرے۔

یا ایک پری سے وصل تھا آٹھ پہر
یا دیتے ہیں رنج مجھ کو جن شام و سحر

یا کاکلِ دل دار سے تھا ربط مدام
یا لوٹتے ہیں سانپ مری چھاتی پر

____ پر ہاتھ رکھنا: دل جوئی کرنا، دادرسی کرنا۔

ہائے یہ کہنا ترا، رکھ کر، مری چھاتی پہ ہاتھ
اب تو اس دم، نالۂ آتش فشاں کرتا نہیں

____ کی سل: ناگوارِ خاطر، بارِ غم والم۔

اہلِ غفلت کا ہے ہر جزوِ بدن تک دشمن
ہاتھ بھی خواب میں ہے سینے کو اک سل بھاری

____ کے کواڑ: دایاں اور بایاں پہلو۔

تیغِ قاتل نے جو کھولے میری چھاتی کے کواڑ
حسرتِ دل کے نکلنے کو عجب در ہو گیا

چھاگل: مشکیزہ آب، چھنگل۔

نکلی زبان خشک ہر اک خار دشت کی
پہنچا جو آبلے کے میں چھاگل بھرے ہوئے

چھال کا کپڑا: وہ کپڑا جو بعض درختوں کی چھال کے ریشوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

سرو ہے باغ جہاں میں وہ صنم نام خدا
ہے بجا اُس کو پسند آئے جو کپڑا چھال کا

چھالا پڑ جانا: آبلہ پڑنا۔

سوزِ غم سے اس قدر جلتا ہوں میں، جو وقتِ قتل
پڑ گئے چھالے، جلی خوں سے زباں شمشیر کی

چھانا: ابر یا دھوئیں کا چار طرف محیط ہونا۔

صبح کو وصل میں یوں ہم نے کیا پوشیدہ
چھا دیا دودِ جگر مثلِ سحاب آخرِ شب

چھانٹنا: انتخاب کرنا۔

اے کلکِ فکر! ایسی غزل، اس زمیں میں لکھ
چھانٹا نہ جائے، شعر کوئی، انتخاب میں

چھاؤں: سایہ۔

جنوں! پسند مجھے چھاؤں ہے ببولوں کی
عجب بہار ہے ان زرد زرد پھولوں کی

چھپرا: پھونس کا سائبان یا چھت جو لکڑی کے ٹھاٹھ پر چھا کر دیواروں پر رکھی جائے، پھونس کی چھت، گھر یا کمرہ، جھونپڑی، چھوٹا جوہڑ، برساتی پانی کا گڑھا۔

ہے بیچ میں گھر چار طرف ہے صحرا
دالان اُجاڑ ہے پڑا ہے چھپرا

چھپرکھٹ: مسہری، پلنگ جس کے چاروں پاؤں پر چار ستون نصب ہوتے ہیں اور اُن ستونوں پر خم گیرہ ہوتا ہے۔

تم چھپرکھٹ میں ہم جنازے پر
کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا

چھت لگانا: چھت کے عرض و طول کے موافق رنگین یا منقش کپڑا اتیار کر کے چھت کے نیچے کڑیوں سے ملا کر لگانا۔

آج نقاشی کی چھت لگوا، نہیں مانع کوئی
گُل بہ جز خفاش لیکن سقف و ایواں میں نہیں

چھٹکارہ کرنا: فرصت دینا، چھٹی دینا۔

بارِ غم سے سایۂ گیسو میں ہے دل کو فراغ
شام کو دیتی ہے چھٹکارہ ہر اک مزدور کا

چھٹکے: پھیلے، سرایت کرے۔

کہ مبادا وہ زہر پانی سے
پھیل کر ان کے جسم میں چھٹکے

چھٹنا: رہائی پانا، علیحدہ ہونا۔

چھٹے گی کان کی مچھلی نہ زلفِ جاناں سے
یہ ہے محال کہ جی چھوڑے مار مچھلی کا

چھٹی: فرصت۔

شوق پتھر کھانے کا ایسا ہے مجھ دیوانے کو
چھٹیاں لڑکوں کو دلواتا ہوں روز اُستاد سے

چھری پھرنا: ذبح ہونا۔

یہ چھری پھرنے میں ہے مجھ صید لاغر کی دعا

_____ تلے دم لینا: صبر کرنا، قرار لینا۔

حشر کرتا ہے بپا پچھلے پہر سے شب وصل
دم چھری نیچے کہاں مرغ سحر لیتا ہے

چھڑانا: جدا کرنا۔

نکہتِ گل کی روش اے فلک ناہنجار
تو نے اُس گل سے چھڑا کر مجھے برباد کیا

چھڑی: چوب دستی، ایک قسم کی سیدھی شاخ جس میں گل فروش پھول دار پتے لپیٹتے ہیں۔

رکھی چھڑی جو ناز سے اُس نے تہِ ذقن
سب کو ہوا گماں کہ ہے سیب ذقن کی شاخ

پھول چھڑیوں میں لگا لیتے ہیں جیسے گل فروش
داغ آتے ہیں نظر یوں میرے جسمِ زار کے

چھکانا: شراب پلا کر آسودہ کرنا، سیر کرانا، پیٹ بھرانا۔

چھکاؤں میں تجھے رندوں کو تو چھکائے جا
یہی ہے جام سے ہر دم کلام شیشے کا

چھکنا: شراب وغیرہ سے مست و سرشار ہونا، بھرنا، لب ریز ہونا۔

خلق چھکتی جاتی ہے خالی نہیں ہوتا کبھی
ساقیا! ہے تیری چشم مست کا ساغر پسند

چھلکنا: رقیق چیز کا اپنے ظرف میں لب ریز ہونا۔

گر چھلکتا ہے چھلکنے دے مرا ساغر عمر
جام سے دیکھیو ساقی! نہ ہو دم بھر خالی

چھنال: زن فاحشہ، بدکار عورت۔

سر تا پا شرم وہ پری ہے
لیکن ہیں بڑی چھنال آنکھیں

چھوٹنا: علیحدہ ہونا، رہا ہونا، جدا ہونا۔

کسی بلا میں نہیں چھوٹتے، جو ہیں ہم جنس
کہ چوب مارے سے ہوتا نہیں ہے آب جدا

چھوڑ آنا: کسی چیز کو کسی مقام پر چھوڑ کر آپ چلے آنا۔

بے قراری دشتِ غربت میں ہمارے ساتھ ہے
چھوڑ آئے کوچۂ جاناں میں ہم آرام کو

_____ دینا: رہا کرنا، ترک کرنا، ہاتھ سے زمین پر یا کسی اور شے پر ڈال دینا، تنبیہ و سزا سے درگزر کرنا، شکاری جانور کو دوسرے جانور پر تیز کرنا۔

قفس تن میں رہے گا نہ مرا طائرِ روح
دامِ کاکل سے مجھے تو نے اگر چھوڑ دیا

آ گیا کچھ جو زباں پر اثرِ زہرِ فراق
غم نے چکھتے ہی مرا خونِ جگر چھوڑ دیا

سایہ ساں اب پسِ دیوار گروں گا جا کر
میں نے گو کینۂ درباں سے یہ در چھوڑ دیا

اثرِ زُہد و قناعت نے بنایا اخگر
ہاتھ میں لیتے ہی بس میں نے تو زر چھوڑ دیا

ذبح کر ڈالوں گا گر اب کی تو بولا شب وصل
میں نے سو بار تجھے مرغ سحر چھوڑ دیا

تو نے شہبازِ نگہ کو جو ادھر چھوڑ دیا
ہم نے بھی طائرِ دل باندھ کے پر چھوڑ دیا

چھیپ: گول سفید نشان جو بدن پر اکثر پڑ جاتے ہیں (جلد کی بیماری)۔

نسبت ہے میرے ماہ کو گورے بدن سے کیا
ہے چھیپ سے تو چاند کا سارا بدن سفید

چھید: سوراخ۔

چونٹیوں کے چھید تربت میں نظر آتے نہیں
میرے دل کے ہیں عیاں ناسور میری خاک سے

چھینٹا: پانی جو ہاتھ سے اُچھال کر کسی پر ماریں، قلیل بارش۔

خوابِ غفلت، اس کو کہتے، ہیں کہ چھینٹوں سے ابھی
سبزۂ خوابیدہ چونک اُٹھے، نہ ہوں، بیدار ہم

چھینٹ پڑنا: پانی کا ایسا چھوٹا قطرہ اُڑ کر بدن پر پڑنا جو محسوس ہو اور نظر نہ آئے۔

وہ دلِ پُر خوں ہے اپنا سُنتے ہیں جب اس کی آہ
پڑتی ہیں چھینٹیں لہو کی پردہ ہائے گوش پر

چھیننا: کسی کے ہاتھ سے کوئی چیز زبردستی لے لینا۔

بارہا چھینا ہے مجھ کو دستِ عزرائیل سے
کس قدر نام خدا اُس جانِ جاں میں زور ہے

ح

حاج: (جمع حجاج) حج کرنے والا۔

چشمِ ترے عشق ابرو میں چلے آتے ہیں اشک
قافلہ گویا سمندر میں رواں ہے حاج کا

طاقت ہے طاق ابروئے خم دارِ یار پر
محرابِ کعبہ حاج کہیں، وہ خمیدہ ہوں

حاجت بر آنا: ضرورت پوری ہونا۔

عاریت جو شے ہے حاجت اس سے بر آتی نہیں
پَر تو ہیں پَر کب اُڑا جاتا ہے از خود تیر سے

حار: گرم/گرمی کرنے والا۔

معاذ اللہ زدہ، نزلۂ حار
ہے روئے بستر افتادم یکایک
تو مقرر کرے گا وہ اظہار
کہ یہ بارد دوا ہے یا ہے حار

حاضر ہونا: آ کر موجود ہونا۔

ہم تو حاضر ہوئے لیکن نہ کیا تُو نے قتل
تن سے اُترا جو نہ سر، بوجھ تو سر کا اُترا

حال: ایک قسم کی بے خودی کی کیفیت جو محفلِ حال و قال میں صوفیانہ غزلیں سننے سے اہلِ دل پر طاری ہوتی ہے۔

رندو! ضرور رقص ہو بزمِ شراب میں
ہاتھ آئے گر نہ بھانڈ تو صوفی کا حال ہو

____ تباہ کرنا: بری حالت کو پہنچنا۔

کر دیا تُو نے تبہ حال ستم گار ایسا
اب مرا دل نہ کرے گا کوئی دل دار پسند

____ دگر گوں ہونا: حالت کا متغیر ہونا۔

باغِ جہاں کا حال دگرگوں ہے، کیا عجب!
سوسن ہو سُرخ اور گُلِ نارون کبود

میرے تیرے رشک سے ہے حال دونوں کا جو غیر
ہائے بلبل! کہتے ہیں گل، اور بلبل وائے گل!

____ کرنا: کسی حالت کو پہنچنا۔

کھنچتا تھا وہ بہت قامتِ جاناں کی شبیہ
حال آخر کو کیا دار نے کیا مانی کا

حالتُ تباہ کرنا: بُری حالت ہو جانا۔

رکھتے ہیں کس ادا سے زمیں پر قدم حسیں
حالت فرشتوں کی ہے، تباہ، آسمان پر

____ غیر ہونا: حالت تباہ ہونا۔

یار کے در پر سُنا ہے غیر ہے
آج اس سے میری حالت غیر ہے

حامِلانِ عَرش: عرش کو اُٹھانے والے فرشتے۔

حاملانِ عرش تجھ پر صدقے ہیں اے شمع رُو!
عرش اب مانندِ فانوسِ خیالی ہو گیا

حُباب: بلبلے، پانی کا وہ قطرہ جو ہوا ابھرنے پر پھول کر پانی کی سطح کے اوپر آ جاتا ہے اور اُلٹے پیالے کی شکل کا ہوتا ہے۔

وہ بحرِ حُسن جو نظر آتا نہیں کبھی
کیا پھوٹ پھوٹ جاتی ہیں آنکھیں حباب کی

حَبَّذا: بہت خوب، واہ واہ، قابلِ داد و مبارک باد، آفریں، کلمۂ تحسین۔

اُس مدبر کی ہے عیاں تدبیر
حبذا قدرتِ حکیمِ قدیر

ہے وہ امر صغیر و نفع کثیر
حبذا حکمتِ خدائے قدیر

حُبُوب: دانہ، بیج، گولی، چھوٹی ٹکیہ، دوا کی گولیاں (حکمت کے طریقۂ علاج میں)۔

قسم ہائے حُبوب و امتعہ سب
جن دواؤں سے سب کو ہے مطلب

حِجابُ کرنا: پردہ کرنا، لحاظ و شرم کرنا۔

جانور سے بھی مرا صیاد کرتا ہے حجاب
اس لیے کرتا ہے اکثر بند چشمِ باز کو

حُجت کرنا: کسی امر کے اثبات و نفی پر شخصِ منکر کے سامنے اصرار کرنا، بحث کرنا، جھگڑا کرنا، ضد کرنا، ہٹ دھرمی کرنا۔

ہے یہ حجت کوئی مدبر ہے
صانع و حاکم و مقدر ہے

حد سے بڑھ کر: بے انتہا، بہت زیادہ۔

حد سے کیوں بڑھ کے کرتے ہیں زخمی
تیرے ابرو ہیں ذوالفقار نہیں

____ سے گزرنا: حد سے بڑھ جانا۔

کیا درازی حد سے گزری ہے شبِ فرقت کی آج
صبح کے بدلے ہوا جلوہ دوبارہ شام کا

حَدّاد: لوہار۔

قید ہوتے ہی ہوا فارغ میں قیدِ زیست سے
کام نکلا اے جنوں حداد سے جلاد کا

حَدَقے: آنکھ کی سیاہی، آنکھ کی پتلی۔

جب وہ خورشیدِ درخشاں نظر آجائے گا
حدقے ہوں گے وہیں قرصِ قمر آنکھوں میں

حُدُوث: عدم سے وجود میں آنا، چیز کا نیا پیدا ہونا، نمودار ہونا، ظاہر ہونا۔

اور بھی ہیں حوادثِ بسیار
ہیں یہ اُن کے حدوث کے آثار

حدیث: بات، بیان، ذکر، حکایت۔

اہلِ جنت ہے خدا کے فضل سے ناسخ وہی
جو نہیں غافل حدیثِ سیدِ اسباب سے

حَرام ہونا: نفرت و پرہیز کے قابل ہونا۔

ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراقِ ساقی میں
کہ ہے گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا

حِربا: گرگٹ، اس کا منہ آفتاب کی طرف رہتا ہے اور اسی طرف پھرا کرتا ہے جب تک کہ غروب نہ ہو، آفتاب پرست۔

تجھ کو خورشید سمجھ کر میں ہوا تھا عاشق
بس تلون نے دکھا صورتِ حربا مجھ کو

حَرق: جلنا، جلنے کا عمل۔

آگ میں وقفِ حرق ہو جائے
یا کہ پانی میں غرق ہو جائے

حساب ہونا: روزِ حشر جب نامۂ اعمال میزان پر تولے جائیں گے، اُن اعمال کی جانچ۔

نجات ہو گی عذابِ حساب سے سب کو
جو پہلے روزِ قیامت، مرا حساب ہوا

حَسرت آنا: حسرت ہونا، آرزو ہونا۔

شفق میں ماہِ نو کو دیکھ کر حسرت یہ آتی ہے
لہو میرا نہیں لگتا کسی کے نعلِ توسن پر

___ رہنا: ارمان پورا نہ ہونا۔

کسی کے دل میں رہے تا نہ حسرتِ شاہی
فقیر اس لیے نام اپنا شاہ کرتے ہیں

___ لے جانا: جس قدر ارمان دنیا میں پورے نہیں ہوئے ہیں، بعد فنا، انھیں ساتھ لے جانا۔

غیر حسرت لے گیا یاں سے کوئی کیا اپنے ہاتھ
آسماں سے کس توقع پر میں دولت مانگتا

___ نکالنا: ارمان پورے کرنا۔

گر کے بجلی نے نکالی ہے، مری حسرت یہ آج
سچ تو ہے، کرتی کہاں روشن مرا کاشانہ شمع

___ نکلنا: ارمان پورا ہونا۔

حسرتِ دل نہیں دنیا میں نکلتی ناسخ
ہاتھ شل ہوتے میسر جو گریباں ہوتا

حُسنِ قَبُول: قبولیت کا بلند درجہ۔

حسن کی لاف زنی کرتے ہیں وہ چاٹ کے خاک
کب بھلا حسنِ قبول اس قدر اکسیر میں ہے

___ کا عالم: حسن کا زمانہ، حسن کا جلوہ۔

حسن کا اب جائے یا عالم رہے
تیرے در پہ زندگی برہم رہے

حَسود: بڑا حسد کرنے والا، بدخواہ۔

تڑپے ترا حسود بہ تیغِ آفتاب
تیرا عدو نشانہ ہو تیرِ شہاب کا

حشر برپا ہونا: ہنگامہ وفساد ہونا، قیامت کا سماں ہونا۔

تُو نہیں ساقی تو مے خانے میں اک برپا ہے حشر
شیشۂ مے میں نظر آتا ہے نقشہ صور کا

ـــــ میں اُٹھنا: عقائدِ اسلام کے موافق روزِ قیامت روئے زمین کے مُردوں کا ازسرِنو زندہ ہونا۔

ناسخ اُٹھیں گے حشر میں وہ لوگ سُرخ رُو
دنیا میں جو محبّ ہیں پیمبر کی آل کے

ـــــ ہونا: قیامت کے بعد روزِ حشر، نامۂ اعمال کی جانچ ہونا جس کے بعد اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ میں تمیز کی جاسکے گی۔

تیرے کوچے کے سوا ہو جو تمنائے بہشت
جاؤں دوزخ کو مرا حشر ہو شداد کے ساتھ

حَصر: حد، شمار، حساب، اندازہ۔

ہوتے محتاجِ کثرتِ آلات
کرتے بے حد و حصر سب حرکات

حِصن: قلعہ۔

شاہِ مرداں کو علم اپنا دیا
حصنِ خیبر کی طرف رخصت کیا

حَصیر: دری، چٹائی، بوریا۔

اس سے بنتے ہیں بوریا و حصیر
[illegible]

حَضیض: گڑھا، پستی، نشیب۔

کیا اوجِ دو روزہ ہے، تُو کیا گاتا ہے
پھر سوئے حضیض آسماں لاتا ہے

حظ اُٹھانا: مزہ اُٹھانا، لذت پانا۔

وصل کا حظ رات اُٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہوتا ہے سفیدہ آشکارا صبح کا

حق بات: صحیح اور سچ بات۔

غیرِ حق آتی نہیں ہرگز زباں پر کوئی بات
ہے یہی اس دارِ فانی میں نشاں منصور کا

حقارت سے دیکھنا: دیکھتے وقت کسی کو اپنے تیوروں سے حقیر و کمتر ثابت کرنا۔

خوار جو ظاہر میں ہیں اُن کو حقارت سے نہ دیکھ
کیمیاگر پھرتے ہیں اکثر گدا کے بھیس میں

حُقّہ: فرشی، نیچہ اور چلم وغیرہ کو بحالتِ مجموعی حقہ کہتے ہیں۔

ہجرِ جاناں میں کرو حقے کو دور
پیچواں نیچہ مجھے اب ناگ ہے

حقیقت کھلنا: کسی کا اصل حال یا اصل راز ظاہر ہو جانا۔

اے غافلو! کھل جائیں اگر گوشِ حقیقت
آئے دہنِ غیر سے بھی یار کی آواز

سب ہوں آگاہِ خلقتِ اشیا
کھلے سب پہ حقیقتِ اشیا

حَکّاک: مہرکن، نگینہ ساز۔

کیا جفائے چرخ سے ہم سینہ افگاروں کو کام
کیسے عقیقِ کندہ کو باقی ہے غمِ حکاک کا

حکم کرنا: کسی سے کوئی کام فوراً تعمیل کرنے کے لیے کہنا۔

بند کر راہِ قضا غافل! یہ کیا کرتا ہے حکم
گردِ خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج کا

حلال کرنا: ضد کرنا، کسی امر کے ارتکاب یا کسی اکل وشرب کا جائز کرنا شرع کی رو سے۔

گر محتسب کو خون ہمارا کیا حلال
یا رب! بھلا شراب تو ہم پر حلال ہو

___ **ہونا**: کسی امر کا ارتکاب یا اکل وشرب از روئے شرع جائز ہونا۔

ہے کبابوں میں نمک، کھائیں ڈبو کر کیوں نہ ہم
بادۂ گل رنگ اے زاہد! حلال اب ہو گیا

حلاوت پانا: مزہ پانا۔

اس سے پاتے ہیں حلاوت ہونٹ میرے اس سے کان
کیوں نہ میں سمجھوں برابر بوسہ و دشنام کو

حلب: شام کا ایک مقام۔

توڑ کر زنجیرِ جوہر لی حلب سے راہِ ہند
جب کہ تیرے حسن کی پہنچی خبر آئینے کو

حلق: بال کاٹنا، سر منڈانے کا عمل (خصوصاً حج وغیرہ کے موقع پر)، چھیلنا، صاف کرنا۔

اس لیے آدمی ہوئے مامور
کریں ہفتے میں حلق راس ضرور

___ **خشک ہونا**: غلبۂ تشنگی سے گلا سوکھنا؛ ڈر جانا؛ گھبرا جانا۔

تشنگی میں گر مرا حلق اے سکندر! خشک ہو
آئینے سے چشمۂ حیواں فزوں تر خشک ہو

___ **سے اُترنا**: گلے سے اُترنا، کھایا پیا جانا، پیٹ میں جانا۔

خُم کے خُم صحبتِ ساقی میں چڑھا جاتے تھے
ہجر میں حلق سے یاں ایک نہ قطرا اُترا

___ **میں پانی چوانا**: نزع کے وقت حلق میں پانی ٹپکانا۔

کون پانی حلق میں اس کے چوائے وقتِ نزع
جس کے ہوتے ہی تولد شیرِ مادر خشک ہو

حُلقوم: (جمع حلاقیم) نرخرہ، سینے اور گلے کے بیچ کا گڑھا۔

مسلماں تھے یہ کیسے کافر شوم
کہ کاٹا سبطِ پیغمبر کا حلقوم

حلّہ: لباس، چادر، جبہ، چغہ۔

یہ خدا حلۂ فردوس سے میں بھی گزرا
دیجیے بہرِ کفن پیرہن اپنا اُترا

حَمام: کبوتر۔

ساتھ اُڑتے ہیں ہماؤں کے حماموں کی طرح
چترِ سلطانی ہے چھتری اُس کبوتر باز کی

حَمائل: مجازاً قرآن کا چھوٹا نسخہ جو گلے کے ہار میں جڑا ہوتا ہے، چھوٹی تقطیع کا قرآن مجید جو گلے میں پہنا جاتا ہے۔

ترے جلوے سے ایسا ہر کتابی رُو کا منہ اُترا
کہ گویا مصحفوں میں ہو گیا عالم حمائل کا

حَنّانہ: غم سے آہ وزاری کرنے والا/ والی (مراد کھجور کا وہ خشک تنا ہے جس کا سہارا چھوڑ کر حضورؐ نے منبر اختیار کیا تو اُس ستون نے آہ وزاری کی)۔

تھا اشق ایسا فراق مصطفیٰ
او ستن حنانہ چلانے لگا

حَوادِث: (حادثہ کی جمع) واقعات، مصیبتیں، زمانے کی گردشیں، حادثات۔

اور بھی ہیں حوادثِ بسیار
ہیں یہ اُن کے حدوث کے آثار

حواس اُڑنا: ہوش اُڑنا۔

حواس و ہوش اُڑیں دیکھ کر کہیں اس کو
وہ یوسف آئے تو ہو کارواں رواں اپنا

حوالی: اردگرد، اطراف، نواح۔

داغ خوں شاہد ہیں دیکھ اپنے در و دیوار کو
رات میں تیری حویلی کے حوالی ہو گیا

حَوا: ستاروں کا ایک مجموعہ، سیاہ ہونٹوں والی۔

تھی ایک اُن میں حوائے عالی جناب
درخشندہ مثلِ مہ و آفتاب

حُوت: وہیل مچھلی، آسمان کے بارہ برجوں میں سے بارھویں بُرج کا نام۔

برشتہ آتشِ خورشید میں ہو حوتِ فلک
کباب کھائے جو وہ بادہ خوار مچھلی کا

حوصلہ تنگ ہونا: جی کھول کر کوئی کام یا بخشش وغیرہ نہ کرنا۔

وصل کی شب ہو چکی بس میری خاطر تا کجا؟
تنگ مرغانِ سحر کا حوصلہ ہو جائے گا

___ کرنا: ہمت کرنا۔

کھا گیا ہے اُسے دو روز میں غم ہی افسوس
حوصلہ جس نے کیا ہے مری غم خواری کا

حیران کرنا: ششدر و متعجب و پریشان کرنا۔

آج اے جان، خود آرائی کا سامان کرو
آپ حیران ہو آئینے کو حیران کرو

___ ہونا: پریشان و ششدر ہونا، تکلیف و دقّت اُٹھانا۔

اُس پری رُو کے مسخر کرنے میں حیران ہوں
ورنہ آساں جانتا ہوں دیو کی تسخیر کو

حیرت ہونا: تعجب ہونا۔

حیرت سی ہے، طلسمِ جہاں، دیکھ کر مجھے
یا رب! مرا خیال یہ ہے یا کہ خواب ہے

حَیرتی: حیران، حیرت میں مبتلا، وارفتہ، سرشار۔

حیرتی ہیں خیال ، وہم ، گمان
پر ہے ہر ایک بافتے کا تھان

خ

خَاتِم: انجام کو پہنچنے والا، آخری۔

نام ہے روشن زمانے میں مرا اشعار سے
سر جھکا جب فکر میں زانو پہ، میں خاتم ہوا

خارِ مُغِیلاں: ببول کا کانٹا، گوکھرو۔

تابہ کے اغیار اپنی آنکھ میں کھٹکا کریں؟
آبلوں میں کچھ دنوں خارِ مغیلاں دیکھیے

خار ہونا: ناگوار ہونا۔

کیوں گزرتی ہے بچا کر ہم کو وہ کافر نگاہ
جسمِ زار اپنا مگر پائے نگہ کو خار ہے

خاطر: التفات، مہربانی۔

میں تو کرتا ہوں بہت سی تری خاطر داری
میری خاطر بھی تو ہو او بُتِ چیں! تھوڑی سی

___ جمع رکھنا: اطمینان رکھنا، تسلی رکھنا، مطمئن رہنا۔

باغ باں اپنے گل و میوہ سے رکھ خاطر جمع
میں تو مشتاق، چمن میں ہوں چمن آرا کا

___ داری کرنا: التفات سے بات پوچھنا اور تواضع ومدارت کرنا، دل جوئی، خیال، دھیان۔

میں تو کرتا ہوں بہت سی تری خاطر داری
میری خاطر بھی تو ہو او بُتِ چیں! تھوڑی سی

___ کرنا: پاسِ خاطر کرنا، کسی کے حسبِ دل خواہ التفات کرنا۔

پھونک دیں، نالۂ سوزاں سے، اگر چاہیں، قفس
ہم فقط خاطرِ صیاد کیا کرتے ہیں

خاک: مٹی، نفی کے معنی میں، کیا، کیوں کر، کس طرح، کس لیے۔

گھر بناؤں خاک اس وحشت کدے میں ناصحا
آئے جب مزدور مجھ کو گورکن یاد آ گیا

خاک سے کیوں ہے اجتناب ایسا؟
ایک دن زیرِ خاک، خاک نہیں؟

___ اُڑانا: میت کا سوگ کرنا۔

خاک اُڑاتے جاتے ہیں وحشی ہزاروں ساتھ ساتھ
میرے لاشے پر غبار اک شامیانہ ہو گیا

___ پاؤں سے نہ لگنے دینا: زمین پر پاؤں نہ رکھنا، ناز کرنا۔

کس قدر نفرت ہے اُس کے توسنِ چالاک کو
پاؤں سے لگنے نہیں دیتا ہماری خاک کو

___ پر لوٹنا: اضطراب میں زمین پر لوٹنا یا یوں ہی لوٹنا۔

خاک پر لوٹتے ہیں فرقتِ محبوب میں ہم
چاندنی ہے شبِ مہتاب میں بستر اپنا

___ چھاننا: بے حد تلاش وجستجو کرنا۔

خاکِ صحرا چھانتا پھرتا ہوں اِس غربال سے
آبلوں میں کر دیئے کانٹوں نے روزن زیرِ پا

___ کا پُتلا: انسان۔

ہے بھلا کس کو دوام، اس گردشِ افلاک میں؟
خاک کے پتلے ہزاروں، مل گئے ہیں خاک میں

___ لگنا: مٹی کا کپڑوں یا اعضائے بدن سے مس ہو کر جم جانا۔

راہ میں خاک نہ لگ جائے کسی عاشق کی
اس قدر آپ نہ پہنا کریں شلوار دراز

___ مقرر: قرار دیئے والی مٹی، کائی کا سبز رنگ آنکھوں کو سکون وراحت دیتا ہے اور سبز رنگ معشوق کو بھی کہتے ہیں۔

سبز رنگوں کی یہ ہے خاک مقرر ناسخ
سبز رنگ اس لیے آتا ہے نظر کائی کا

____ میں ملنا: مرنے کے بعد زمین میں دفن ہونا، ضائع ہونا، تلف ہونا، مٹ جانا۔

مل گئے نو خط ، ہزاروں خاک میں
جا بجا ہو کیوں نہ سبزہ دوب کا

وصل کی شب پر ہوئی ہے تیزی رفتار ختم
خاک میں نام اس کے آگے مل گیا شب دیز کا

____ ہاتھ نہ آنا: کچھ نہ ملنا۔

چلے دنیا سے عبث خاک میں زر گاڑ کے آپ
آئے گا خاک نہ میراث میں اولاد کے ہاتھ

____ ہونا: میت کا بوسیدہ ہو کر مٹی کی طرح ہو جانا۔

اے شہ سوار! مر کے جو ہو جاؤں خاک بھی
بوسہ مجھے نصیب ہو تیری رکاب کا

خاکشی: پیلے رنگ کا پھل، ایک چھوٹا خشک بیج جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔

دور ہو یارو تپ غم ، گر بجائے خاکشی
خاکِ کوئے یار تم چھڑکو مری تبرید پر

خالِ عذار: گال پر قدرتی سیاہ تل۔

بہت خالِ عذار آتشیں سے جو مشابہ ہے
بہ رغبت اس لیے پیتے ہیں سب لالے کی افیوں کو

خالی: صرف، فقط، ماہ ذی قعدہ۔

تھوڑی ہو خاکِ رہِ یار بھی تا دُور ہو درد
نہ لگائے مرے سر پر کوئی صندل خالی

کیا! اگلا مہینہ! اجی! ہو جائے ابھی وصل
شوال سے خالی کا مہینہ نہیں اچھا!

____ جانا: بے نتیجہ ہونا، ناغہ ہونا، بے اثر ہونا۔

مری آغوش کو کرتا ہے وہ خالی ہر سال
کبھی جاتا نہیں خالی کا مہینہ خالی

____ کرنا: تہی کرنا۔

مری آغوش کو کرتا ہے وہ خالی ہر سال
کبھی جاتا نہیں خالی کا مہینہ خالی

خاموش رہنا: لب نہ ہلانا، کچھ نہ کہنا۔

آپ کو مصحفِ ناطق کی قسم یا مولا!
حشر کو میری شفاعت میں نہ رہنا خاموش

خانہ جنگ: جھگڑالو۔

وصل کی رات ہے، نہ چاہیے جنگ
وقت ہے خانہ جنگ سونے کا

____ خمار: شراب خانہ، مے خانہ۔

تیری مسجد میں بہک کر آ رہے ہم مے پرست
زاہدا! رستہ بتا دے خانۂ خمار کا

____ زنبور: بھڑ یا شہد کی مکھی کا چھتا۔

میرے مولا کو امیرالنحل ملنا تھا خطاب
خانۂ زنبور میں تب انگبیں پیدا ہوا

خبر پہنچانا: کسی کے پاس کسی کا حال کہلا بھیجنا۔

یار کو پہنچاؤں اپنی ناتوانی کی خبر
مو قلم درکار ہے مکتوب کی تحریر کو

____ پہنچنا: کسی کی زبانی کسی کا حال کہلا بھیجنا۔

توڑ کر زنجیر جوہر لی حلب سے راہِ ہند
جب کہ تیرے حسن کی پہنچی خبر آئینے کو

___ دینا: کسی کا حال بتانا۔

تیرے آنے کی خبر دیتا ہے جب پیکِ صبا
کیا ہی اے گل! پھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں

___ رکھنا: کسی امر یا حال یا معاملے سے آگاہ رہنا۔

یار جاتا ہے جدھر ساتھ نظر رکھتے ہیں
گھر میں ہم رہتے ہیں پر اُس کی خبر رکھتے ہیں

___ لینا: کسی کے حال کی تفتیش کرنا، استفسارِ حال کرنا۔

ہائے! جب قبر میں لاشہ بھی اُتر لیتا ہے
تب وہ بیمارِ محبت کی خبر لیتا ہے

___ ملنا: کسی کا حال معلوم ہونا۔

نکل چلا ہوں کہ اس کی کہیں خبر مل جائے
خدا کرے مجھے رستے میں نامہ بر مل جائے

___ ہونا: حال معلوم ہونا، آگاہی ہونا۔

اے پری! میرے تصور کی نہیں تجھ کو خبر
پردۂ قاف میں پنہاں ہو تو کر لوں پیدا

ختم ہونا: ایک ہی کے حصے میں ہونا، ایک ہی شخص پر کسی عیب یا ہنر کا اختتام ہونا۔

وصل کی شب پر ہوئی ہے تیزیِ رفتار ختم
خاک میں نام اس کے آگے مل گیا شب دیز کا

ختن: تاتار (چین) کا ایک علاقہ جہاں کے ہرن کے نافوں سے اعلیٰ قسم کی مُشک نکلتی ہے۔

ہائے کیا! ہوش ربا ہیں تری آنکھیں صیاد!
چوکڑی کیا! کہ ہرن راہِ ختن بھول گئے

خجل: شرمندہ، نادم۔

یہ خجل ہو گُل خورشید کہ شبنم ہو جائے
دیکھے عالم جو ترا اور ہی عالم ہو جائے

خجلت: شرمندگی، ندامت۔

خجلتِ دندانِ جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا

خدا جانے: لاعلمی کے محل پر یہ کلمہ بولتے ہیں۔

ناسخ بڑا غبی ہے خدا جانے کس طرح
مدت میں ایک نام ترا یاد ہو گیا

___ کا قہر ہونا: آفتیں نازل ہونا، خدا کا غضب ہونا۔

سچ تو ہے تم کس طرح ہو مہرباں
اے بتو! مجھ پہ خدا کا قہر ہے

___ کا کارخانہ: خدا کی خدائی مراد ہے۔

بگڑتے جاتے ہیں لاکھوں ہزاروں بنتے جاتے ہیں
جہاں میں رات دن جاری خدا کا کارخانہ ہے

___ کا گھر: مراد دل ہے۔

جو دل ہے وہ محلِ حوادث ہے دہر میں
محفوظ آفتوں سے خدا کا بھی گھر نہیں

___ کی یاد کرنا: اللہ اللہ کرنا، خدا خدا کرنا۔

کرے یادِ خدا جو اک ہفتہ
بادشہ ہو وہ ہفت کشور کا

___ کے کام: کارخانۂ قدرت۔

خدا کے کام کچھ آلات پر نہیں موقوف
ابو البشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا

___ کے واسطے: برائے خدا، للہ۔

ابھی تو روٹھ کے بھاگا ہے وہ صنم مجھ سے
خدا کے واسطے جلدی یہیں کہیں دیکھو

خدمت لینا: کسی سے کام لینا۔

بندگی میں سرو حاضر ہو تو کیا کہتا ہے وہ؟
منع ہے خدمت کا لینا بندۂ آزاد سے

خَدَنگ: خدنگ ایک درخت کا نام ہے جس کی لکڑی سخت ہونے کے باعث تیر کی نے اور گھوڑے کی زین کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

کاروانِ شہرِ خاموشی کا ہے زہرِ خدنگ
اس لیے رہتے ہیں اے قاتل! لبِ سوفار چپ

___ مژگاں: پلکوں کا چھوٹا تیر۔

جو وصف لکھنے لگا میں خدنگِ مژگاں کے
تو خامہ صفحے سے تا زیرِ مُشک بار ہوا

خَراب: برے حال میں، شکستہ، نادرست۔

اتنی مدت سے ہوں میں وادیِ غربت میں خراب
کہ وطن جاؤں تو پاؤں نہ کبھی گھر اپنا

___ کرنا: استعمال کے لائق نہ رہنا۔

داغِ دل ہیں نمک چھڑک ان پر
کر نہ اے محتسب خراب شراب

___ ہونا: آوارہ و پریشاں ہونا۔

اتنی مدت سے ہوں میں وادیِ غربت میں خراب
کہ وطن جاؤں تو پاؤں نہ کبھی گھر اپنا

خرچ سے سمندر خالی ہو جاتا ہے: خرچ کرنے سے دولت کتنی ہی زیادہ ہو صرف ہو جاتی ہے۔

کبھی ہوتا نہیں ابر مژہ تر خالی
کہتے ہیں خرچ سے ہو جائے سمندر خالی

خَردَل: رائی کا دانہ۔

جن سے میزان عقل پائے ہے
ایک ہے وزن کوہ و خردل کا

خِرس: ریچھ۔

رتبۂ بندۂ خدا خاک ہو اُس کے سامنے
خرس سے لے کے تا بہ خوک جو کہ خدا سمجھتے ہیں

خِرمَن: تودہ، ڈھیر۔

جمع ہوتے ہیں، نہانے کو، ہزاروں گُل بدن
روز آتے ہیں نظر، پھولوں کے خرمن، آب میں

خَرمُہرہ: کوڑی (گھونگا)۔

خر مہرہ سے بھی گوہرِ مضموں کی کم ہے قدر
وہ وقت ہے کہ کلکِ گہر بار توڑیے

خُروج کرے: باہر نکلے۔

اس زمانے میں ہے مراد اس سے
برجِ عقرب سے جب خروج کرے

خُروسِ خانگی: مرغ خانگی، گھر کا پلا ہوا مرغ، مرغا جو سحر کے وقت بانگ دیتا ہے۔

چشمِ اربابِ قناعت میں تفاوت کچھ نہیں
تاجِ شاہی میں خروسِ خانگی کے کیس میں

خریطہ: تھیلی، لفافہ (کیسہ اور خریطہ ہم معنی الفاظ ہیں)۔

اُگتے میں ہے یہ ماجرائے شگرف
صورتِ کیسہ و خریطہ ہے ظرف

خسارت: خسارہ، نقصان۔

اور ہوتا ہے مال میں نقصان
کھینچتے ہیں خسارت اور زیان

خساست: خست، کنجوسی۔

کیا شرارت سے ہو سکے منسوب
کیا خساست سے ہو سکے منسوب

خسران: نقصان، خسارا۔

نفع تھوڑا لے جو ملتا اب
ہوتا خسرانِ اُخروی کا سبب

خَسک: بُوٹی، بھکھڑا، خشک تنکا۔ گوکھرو، ایک بیل کا کانٹے دار پھل جس میں چھ نوکیں ہوتی ہیں۔

کہ خسک سے یہ نفع اعظم ہے
بہرِ عبرت یہ بات کیا کم ہے

خسوف: چاند گرہن۔

یہ جو ہے گاہ بدر و گاہ ہلال
ہیں محاق و خسوف و نقص و کمال

خشک: وہ آدمی جو دل لگی، مذاق سے متنفر ہو اور کسی قسم کا شوق دنیوی نہ رکھتا ہو۔

اپنے رندوں ہی میں ناسخ شعر خوانی کیجیے
خشک ہے زاہد، اسے کیا آئیں شعرِ تر پسند

خضر: سبز رنگ۔ تلمیح، روایت ہے کہ حضرت خضر جس جگہ بیٹھ جاتے یا گزر جاتے وہ جگہ سبز و شاداب ہو جاتی۔ ان کی نسبت مشہور ہے کہ انھوں نے آبِ حیات پیا تھا۔ بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

خط سے دونی ہو گئی اُس کے دہن کی آب و تاب
خضر کے فیضِ قدم سے آبِ حیواں بڑھ گیا

___ سے ملنا: گم کردہ راہ کو راہ بتانا۔

خوشی کے مارے کہوں آج مجھ کو خضر ملے
جو راہ کوچۂ جاناں کا راہبر مل جائے

خط: نامہ، رخساروں کا سبزہ۔

تاب کے فرقت میں کیجیے ہائے خط
یاالٰہی! جلد کوئی آئے خط

خط سبز آیا جو منہ پر کم ہوئی زلف دراز
راہ ظلمت معجزے سے خضر نے کوتاہ کی

___ بڑھ جانا: معمول سے زیادہ رخساروں کے بال بڑھ جانا۔

کم ہو کیا خطِ شعاعی سے فروغ آفتاب
کچھ نہیں غم گر خطِ رخسارِ تاباں بڑھ گیا

___ بنانا: خط مونڈنا۔

روز تیرا خط بنا کر قتل کرتا ہے ہمیں
کیا ہماری جان کو جلاد یہ حجام ہے

___ بھیجنا: کسی کو نامہ بھیجنا۔

بھیجیں گے فردوس سے بھی نامہ ہم اُس حور کو
جو ملک ہو گا وہ مرغِ نامہ بر ہو جائے گا

___ کترنا: استرے سے مونڈنے کے عوض مقراض (قینچی) سے خط کترنا۔

خط کترتا ہے ترا اے شمع رو! حجام آج
کیوں نہ سمجھوں ایک اب مقراض اور گل گیر کو

___ نکلنا: رخساروں پر آغازِ سبزہ ہونا۔

کب تک کروں انتظارِ خط جاناں
جو طفل تھے ان کا بھی نکل آیا خط

خطا: بھول چوک، مراد نشانہ چوکنا۔

ہوں کدھر آنکھیں نگاہیں ہیں اِدھر
کب ترے تیر خطا کرتے ہیں

خطاب دینا: ملقب کرنا، کسی خاص لقب سے۔

دیتے ہیں ساکنِ الہ آباد
مجھ کو وحشی خطاب اے قاصد

___ ملنا: چند معزز الفاظ کا کسی کے نام کے ساتھ اضافہ کیا جانا۔

گور بھی کُھد رہی ہے مُہر کی طرح
آپ خوش ہو گئے خطاب ملا

خفاش: چمگادڑ (مراد جاہل، تاریکی پسند)۔

کیا ضرر منکر ہوئے دو چار اگر خفاش طبع
سب نے دیکھا رجعتِ خورشید کے اعجاز کو

خِفّت اُٹھانا: نادم ہونا، شرمندہ ہونا، شک ہونا۔

کس قدر، اعمال سے خِفّت اُٹھائی، بعدِ مرگ
کیا عجب، ترتا پھرے، گر سنگِ مدفن، آب میں

خُفتگانِ خاک: مٹی میں سونے والے، مردے۔

خُفتگانِ خاک کا آیا شبِ فُرقت میں دھیان
پاؤں پھیلائے ہوئے سوتے ہیں کیا آرام سے

خِلاف: پیچھے والا، مراد پچھلے پیغمبر۔

ناسخ کتبِ خلاف کی منسوخ ہوگئیں
اب جا بجا ہے درس خدا کی کتاب کا

خَلخال: پائل، جھانجھ۔

تیرے خلخال میں ہے شورِ قیامت پنہاں
کیوں نہ رفتار سے ہو فتنۂ محشر پیدا

رات دن مجھ کو تصور ہے جو تیری چال کا
نالۂ زنجیر یاں نالہ ہوا خلخال کا

خُلد: جنت، بہشت۔

یاعلیؑ! ناسخ اندھیری گور میں گھبرا گیا
خُلد میں دروازہ مثلِ بابِ خیبر توڑیئے

خَلط: آمیزش۔

نہیں ہرگز خطا و سقم و خلط
ہیں عیاں حکمت و صواب فقط

خِلقت: پیدائش، آفرینش، جنم۔

خلقتِ ابنِ تمرہ دیکھیے ذرا
کہ وہ چڑیا سے ہے بہت چھوٹا

خَلَل ہونا: آسیب ہونا، خفقان ہونا۔

دیکھتے ہی ترے ہاتھوں کو ہوا دیوانہ
یدِ بیضا سے ہوا ہے یہ خلل سودا کا

خُم: مٹکا، گھڑا، بڑی ہانڈی۔

بھر جائے گر بادہ مُنہا مُنہ نہ کروں بس
مے خواری میں ہے ظرف مرا خُم سے زیادہ

___ ٹھونکنا: دائیں ہاتھ کو بائیں ڈنڈ پر اور بائیں ہاتھ کو دائیں ڈنڈ پر اس طرح مارنا کہ آواز آئے۔

وہ ہمیں ہیں عشق سے لڑتے ہیں جو خم ٹھونک کر
ورنہ ناسخ اس قدر کس پہلواں میں زور ہے

___ غدیر: شیعہ روایت کے مطابق غدیر کے مقام پر حجۃ الوداع سے واپسی پر حضور نبی اکرمؐ نے کہا "جس کا میں مولا ہوں علی اُس کا مولا ہے"۔ حضرت علی یمن میں قاضی مقرر تھے۔ کچھ لوگوں نے حضرت علی کے فیصلوں پر اعتراض کیا تھا جس پر حضور نبی اکرمؐ نے مندرجہ بالا ارشاد کیا۔ اہلِ تشیع اس سے حضرت علیؓ کے نائب مقرر کیے جانے کی وصیت مراد لیتے ہیں۔ غدیر کے مقام پر ایک چھوٹا تالاب تھا جس پر پڑاؤ کیا گیا تھا۔

جو کچھ کہ دل میں ہے، وہ ہے جاری زبان پر
ہے نشہ مجھ کو بادۂ خُم غدیر کا

___ گردوں: آسمان کا خم، آسمان کا مٹکا/گھڑا۔

لڑکھڑاؤں گا عروجِ نشہ میں تو دیکھنا
ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خمِ گردوں ہوا

___ ہو جانا: کسی سڈول چیز میں کجی واقع ہونا، جھک جانا۔

دیکھ کر ابرو ترے خنجر جو بے دم ہو گیا
پشتِ شمشیرِ صفاہانی میں بھی خم ہو گیا

خِمار: چادر، دوپٹہ، مے خانہ، خرابات، شراب ساز۔

بڑی ضد ان دنوں واعظ سے ہے مجھ رِندِ مشرب کو
پیالی مے کشی کو چاہیے خمار سونے کی

خُمار: نشہ اُترنے کے وقت دردِ سر اور اعضا شکنی کی کیفیت، وہ مستی جو نشہ/شراب کا زور ٹوٹنے کے بعد باقی رہ جائے۔

لے ہر اک شاخ کیوں نہ انگڑائی
دیکھیں اُس گل کا جب خمار درخت

___ توڑنا: نشے کے اتار کی تکلیف رفع کرنے کو پھر تھوڑی سی شراب پینا۔

توڑوں بھلا میں فرقتِ ساقی میں کیا خمار؟
سر پھوڑوں آج طاق سے بوتل اُتار کے

خنجر کی دھار: خنجر کی باڑھ۔

کھلوائی فصد یار نے میں قتل ہو گیا
کم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سے

خندۂ دنداں: کھلکھلا کر ہنسنے کی کیفیت۔

قطرۂ شبنم گلوں پر جب کہ دیکھے باغ میں
سوجھی پھبتی خندۂ دنداں نمائے یار پر

خواب دیکھنا: عالمِ بیداری کا سا منظر آنا۔

ایک عالم ہے مری غفلت و ہشیاری کا
خواب دیکھا نہ کبھی بخت نے بیداری کا

___ کی باتیں: بے اصل تذکرہ۔

ہم کو بھولیں گے نہ دنیا کے تماشے بعدِ مرگ
یاد بیداری میں آئیں گی یہ باتیں خواب کی

___ **کی تعبیر**: خواب کے بیان پر نیک و بد نتیجے کا قیاس۔

میں نے خوابِ وصل کو اُس سے کیا ہے جب بیاں
اُس نے اُلٹی ہی سنائی ہے مجھے تعبیرِ خواب

___ **میں بَرانا**: سوتے سوتے با آواز بلند باتیں کرنا یا ڈر کر شور کرنا یا ہنسنا۔

نام تیرا ہے مجھے وردِ زباں سوتے میں بھی
ہو کسی کو جیسے بَرانے کی عادت خواب میں

___ **و خیال**: بے اصل باتیں جو خیال میں گزریں یا خواب میں نظر آئیں۔

حیرت سی ہے، طلسمِ جہاں، دیکھ کر مجھے
یا رب! مرا خیال یہ ہے یا کہ خواب ہے

خَوارِق: کرامات ، خلافِ عادت امور ، انوکھا ، غیر معمولی، معجزہ۔

دیکھے حضرت سے خوارق بے شمار
سب خدیجہ سے کیے عرض ایک بار

خُوب و زِشت: اچھا، بُرا۔

آئینے کو دوست رکھتے ہیں جہاں میں خوب و زشت
دل ہوا جب صاف بس عالم سے جھگڑا پاک ہے

خَوْرْ ماہ: تیسرے شمسی مہینے کا نام جو اساڑھ کے مقابل ہے، مارچ۔

رات دن پیرِ فلک کی ہے دو رنگی ظاہر
زرد ہے پرتوِ خور ماہ کی تنویر سفید

خُوش آنا: پسند آنا۔

مصحفِ رخ کے غم میں خوش آئے
خاک سمجھے کتاب اے قاصد

___ **رہو**: کلمۂ دعا ہے۔

خوش رہو تم کو اگر قدر پرانوں کی نہیں
ڈھونڈ لیں گے اجی! ہم بھی کوئی سرکار نئی

___ **ہونا**: شاد ہونا۔

خوش عبث ہوتے ہیں ناداں، ماہِ نو کو دیکھ کر
اک مہینہ عمر کا، ہوتا ہے کم، ہر ماہ میں

خوشبوئی: خوش بُو۔

تھا زیادہ شہد سے شیریں وہ آب
اور خوشبوئی میں رشکِ مشکِ ناب

خوف آنا: ڈر معلوم ہونا۔

خوف آتا ہے کسی مغفور کی مژگاں نہ ہو
دشت میں پڑنے نہیں دیتا قدم میں خار پر

خُوک: خنزیر، سؤر۔

رتبۂ بندۂ خدا خاک ہو اُس کے سامنے
خرس سے لے کے تا بہ خوک جو کہ خدا سمجھتے ہیں

خُونِ جگر پینا: غم کھانا، رنج اُٹھانا، مشقت و فکرِ بے انتہا کرنا۔

تمام عمر پیا میں نے غم میں خونِ جگر
جہاں میں نام مگر رندِ بادہ خوار ہوا

____ خشک ہونا: خوف یا رنج کے مارے لاغر ہو جانا۔

غم سے میں ہوا ہوں آہ! سر تا پا خشک
سب سوزِ دروں سے خوں ہوا میرا خشک

____ دل پینا: رنج اُٹھانا، غم و غصہ کھانا۔

خون دل طفلی میں بھی ہم نے پیا ہے جائے شیر
عشق ہے اپنا معلم پہلے بسم اللہ سے

____ رولانا: خون کے آنسو سے رُلانا، انتہا سے زیادہ رُلانا۔

خون رُلاتا وہیں ناسور بنا کر گردوں
زخم بھی گر مرے تن پہ کبھی خنداں ہوتا

____ سفید ہو جانا: سنگ دل و بے رحم ہو جانا۔

خوں سفید ایسا ہے ابنائے زماں کا ناسخ
کیجیے قتل جو اُن کو تو ہو شمشیر سفید

____ کرنا: انسان کو قتل کرنا۔

بے گنہ کرتا ہے اے ناسخ! ہزاروں کے وہ خوں
دوسرا دنیا میں لو چنگیز خاں پیدا ہوا

____ ہونا: انسان کا قتل ہونا۔

کھلے گر قصد تیری خون ہو جائے زمانے کا
تُو وہ لیلیٰ ہے ظالم، ایک عالم، تیرا مجنوں ہے

خیار: کھیرا، ککڑی۔

خربزہ ، ہندوانہ اور خیار
اور مانند اُس کے اے ہوشیار!

خیال آنا: کسی کی صورت یا عادت یا افعال کی یاد آنا۔

دشتِ جنوں میں شامِ غریبی کو دیکھ کر
آیا خیال مجھ کو جو گیسوے یار کا

____ بندھنا: دیر تک کسی کا تصور رہنا۔

بندھا رہے کمرِ یار کا خیال ولا!
نہ مثلِ دُرِ نجف ہو کبھی یہ بال جدا

____ چھوڑنا: کسی کے خیال سے عمداً باز رہنا۔

ظلم سہتا ہے شبِ تاریکِ ہجراں کے عبث
بس دلِ ناداں خیالِ روئے روشن چھوڑ دے

____ ہونا: عالم تصور میں کسی امر کی یاد آنا یا کسی بات کی توجہ ہونا۔

ماہِ تاباں پھن ہوا ہالہ ہوا مارِ سیاہ
چودھویں شب گر خیالِ کاکلِ شب گوں ہوا

خیرُالانام: انسانوں میں سب سے بہتر، مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

میسرا جو تھا خدیجہؓ کا غلام
وہ گیا تھا ہمرہِ خیرالانامؐ

____ ہونا: سلامت رہنا، صحت و سلامتی کا برقرار ہونا۔

میں جو مر جاؤں تو کہنا غیر سے
ضعف سے غش آ گیا ہے خیر ہے

خیریت: صحت و سلامتی۔

اب تُو سو آرام سے، ہے خیریت
دیکھ لے او دیدۂ بیدار خط

د

دَاب: عادت، شان، ڈھنگ۔

کھڑی ہوتی تھی جلد تعظیم کو
بجا لاتی تھی داب تکریم کو

دابوں: (دابہ کی ہندی جمع) چار پایہ جانور۔

کان چوڑے ہیں دابوؤں کی مثال
دابوں کے سے دانت ویسے بال

اس کے اعضا نظر جو آتے ہیں
مختلف دابوؤں کے پاتے ہیں

داج: تاریکی، گھٹاٹوپ اندھیرا۔

نہیں بے کار خلق ظلمت و داج
لوگ اس کے بھی رہتے ہیں محتاج

داد مانگنا: ستائش کا خواہاں ہونا۔

پہلے اپنے عہد سے افسوس سودؔا اُٹھ گیا
کس سے مانگیں جا کے ناسخؔ اِس غزل کی داد ہم

دادار: عادل۔

نہ کر اِس امر میں تو مجھ سے تکرار
کہ ہوں میں تابعِ فرمانِ دادار

ہوئی جس وقت جو غذا درکار
پائیں بچے وہی دیتے دادار

دار بَست: انگور کی بیل چڑھانے کا بانس یا لکڑی کا بنا ہوا ٹھاٹھر۔

عالمِ بالا سے ہم بدمست پاتے ہیں جو رزق
اپنے آگے آسماں اک دار بست تاک ہے

—— پر چڑھنا: سولی پر چڑھنا۔

کیا ہی خوش ہو کے چڑھ گیا منصور
دار گویا ہے میوہ دار درخت

—— شمع: وہ رخنہ جو جلتے وقت شمع میں ایک طرف گھل جانے سے پڑتا ہے۔

بدعمل جو ہیں وہ باز آتے نہیں تعزیر سے
چور کو پروا نہیں گو ہے مثالِ دارِ شمع

داڑھی سفید ہونا: داڑھی کے بال سفید ہونا، بڑھاپا آنا۔

تائب نہ ہو تو اِس سے کہ داڑھی ہوئی سفید
کر خوب مے کشی کہ یہ ہے سیرِ ماہتاب

دَاس: درانتی کی شکل کا تاروں کا جھرمٹ جو بُرج اسد کہلاتا ہے۔

مزرعِ عمر کو ہر بار درو کرتا ہے
ماہِ نو اس کے سوا کیا ہے، اگر داس نہیں

داغ تازہ ہونا: اس صدمہ کا جو بھول گیا ہو پھر یاد آ جانا اور اُس کی وجہ سے پھر رنج ہونا، زخم ہرا ہو جانا۔

وصل کی شب ہو چکی داغِ کہن تازہ ہوئے
میری مرہم میں پڑے کافور سارا صبح کا

____ چھڑانا: پانی یا اور کسی چیز سے دھبہ دھو کر ختم کرنا۔

مرنے کا غم نہیں یہ مگر داغ ہے مجھے
دامن سے اُس نے میرے لہو کے، چھڑائے داغ

____ دیکھنا: صدمہ دیکھنا۔

میری قسمت میں نہ تھا داغِ جدائی دیکھنا
روح رخصت ہو گئی پہلے وداعِ یار سے

____ سودا: پاگل پن، دیوانگی کے آثار۔

تیرے رستے سے جو گزرا اے پری! مجنوں ہوا
داغ سودا ہے فقط سودا ترے بازار کا

____ کھانا: زخم کھانا۔

کھایئے کیوں داغ معشوقانِ گُل رخسار پر
مدعا ہے جی بہلنے سے گلستاں دیکھیے

____ لگنا: دھبہ پڑنا، کسی کی نسبت عیب عائد ہونا۔

چاندنی میں ہم نے جو، بے یار کی سیرِ چمن
داغ خوں، گویا لگے تھے، چادرِ مہتاب میں

____ مٹانا: کسی چیز کے نشان کو معدوم کرنا۔

سر رگڑوں آستانِ بتِ نازنیں سے میں
ہے جی میں داغ سجدہ مٹا دوں جبیں سے میں

____ ہونا: رنج ہونا، صدمہ ہونا۔

مرنے کا غم نہیں یہ مگر داغ ہے مجھے
دامن سے اُس نے میرے، لہو کے، چھڑائے داغ

دال: دلیل۔

گواہ اس پہ یہ ہے سورۂ ہل اتیٰ
[illegible] مشکل [illegible] ہے دال [illegible]

دام میں پھنسنا: گرفتار ہونا، جال میں پھنسنا۔

گر مشابہ تیری زلفوں سے نہ ہوا اے رشکِ گل!
دام میں کیوں آپ کو ناحق پھنسائے عندلیب

____ میں لانا: پھانسنا۔

کیا دام میں زُلفوں کے کوئی لا سکے اُن کو
رم کرتے ہیں صیادِ غزالانِ حرم سے

دامن اُلجھنا: دامن کا کسی نوک دار شے میں پھنس جانا، کسی کا پابند ہو جانا۔

کسی سے دل نہ اس وحشت سرا میں مَیں نے اٹکایا
نہ اُلجھا خار سے دامن کبھی میرے بیاباں کا

____ بچانا: دامن کو کسی خار دار شے میں الجھنے یا تر چیز میں آلودہ ہونے یا خشک چیز سے ملوث ہونے سے بچانا، بے لوث رہنا۔

ہے ساتھ ایسی آتشِ غم بعد مرگ بھی
دامن صبا بچاتی ہے میرے غبار سے

____ بھرنا: دامن میں کوئی چیز لینا، جس سے دامن معمور ہو جائے۔

مثلِ گردوں تجھے گردش ہی رہے گی دن رات
زر سے زنہار نہ اے طالبِ زر بھر دامن

____ پکڑنا: سہارا ڈھونڈنا، دامن گیر ہونا۔

ہم سے بھاگا ہے وہ گل دامن پکڑ لینا ذرا
کہتے ہیں ہم ناتواں ہر ایک خارِ راہ سے

____ پھیلنا: سوال کیا جانا، کچھ طلب کیا جانا۔

طمعِ خام سے پھیلے، جو کسی کے آگے
یا رب! ایسا تو مجھے [illegible] دامن

___ جھاڑ کر نکلنا: تعلقات دینوی سے آزاد ہونا۔

پھر بہار آئی نکلیے گھر سے دامن جھاڑ کر
سوئے صحرا اے جنوں! چلیے گریباں پھاڑ کر

___ چُھٹنا: علیحدگی ہونا۔

پیاپے پونچھتا ہوں اشک ایامِ جدائی میں
مرا دامن کبھی چھٹتا نہیں اطفالِ بد خو سے

___ چھوڑنا: جدا ہونا، بری الذمہ کرنا۔

گریبانِ سحر میں جیسے ہے رنگِ شفق لازم
نہ چھوڑے گا لہو میرا کبھی قاتل کے دامن کو

___ سمیٹنا: دامن کو ہاتھ سے یکجا کر لینا۔

نہیں ممکن کہ کوئی خارِ تعلق چُبھ جائے
اپنے دامن کو سمیٹے ہے بیاباں اپنا

___ سے منہ چھپانا: حجاب کرنا۔

منہ کو دامن سے چھپا کر جو وہ رقصاں ہوتا
شعلۂ حسن، چراغِ تہِ داماں ہوتا

___ کھینچنا: اپنی طرف کھینچنا، پاس بُلانا۔

پائے مجنوں کی قسم ہے تجھ کو اے دستِ جنوں
چھوڑ کر میرا گریباں دامنِ دل دار کھینچ

___ لینا: دامن پکڑنا۔

چاہیے وحشت میں جامہ، چاک ہونا روح کا
دامنِ قاتل کو لوں، اپنا گریباں چھوڑ کر

___ میں لہو لگنا: کسی قاتل پر اثباتِ خون ہونا، دامن کا خون میں آلودہ ہونا۔

ہم ہیں وہ وحشیِ عریاں کہ اگر قتل بھی ہوں
لہو اپنا لگے قاتل کے نہ داماں میں کبھی

دانْ کرنا: صدقہ کرنا۔

خطِ شب رنگ یہ گالوں پہ نہیں دھیان کرو
ہے ابھی، چاند گہن، بوسہ کوئی دان کرو

دانت تلے ہونٹ دبانا: غصہ ظاہر ہونا۔

لوگوں نے ہونٹ چوم لیے ہم نے کیا کیا
غصے سے کیوں نہ دانت تلے وہ دبائے ہونٹھ

___ کُند ہونا: دانت، کسی سخت چیز کے کاٹنے کے قابل نہ ہونا۔

تمھارے کاکُل پیچاں میں دیکھ کر شانہ
ہوئے ہیں مارِ سیہ کے بھی کُند بارے دانت

___ کُھلنا: ہنسی آنا۔

کُھلے نہیں دہنِ تنگ سے ہنسی میں دانت
چمک ہے جگنوؤں کی آشیانِ عنقا میں

___ کھولنا: ہنسنا۔

دانت کھولے تم نے ہنس کر جوہری بازار میں
اب کسی کو بھی نہ آئے گا کوئی گوہر پسند

___ گر جانا: دانتوں کا اُکھڑ کر دہن سے نکل جانا۔

حرص سے زاہد یہ کہتا ہے جو گر جائیں گے دانت
کیا کشادہ! بہرِ رزق اپنا دہاں ہو جائے گا

___ مارنا: کسی چیز کو دانت سے کاٹنے کی کوشش کرنا۔

دلا! کمال وفادار ہے سگِ قاتل
ہوا میں قتل، تو لاشے کو خوب مارے دانت

___ نکال دینا: عاجز ہونا، عجز ظاہر کرنا۔

قطرۂ شبنم نہیں اے رشکِ گل! تیرے حضور
عجز سے، گل نے نکالے ہیں، یہ دنداں، باغ میں

نکال دیں ترے ہنستے ہی کیوں نہ تارے دانت
خدا نے عرش سے یہ نور کے اُتارے دانت

___ نکال کے ہنسنا: منہ کھول کر ہنسنا۔

ہنستا ہوں میں نکال کے دانت اپنی بود پر
باغِ جہاں میں مثلِ انار رسیدہ ہوں

___ نکل آنا: دانتوں کا نظر آنا' خندۂ دنداں نما۔

جب ہنسنے لگے، دانت تمھارے نکل آئے
سَرکا جو شفق صاف ستارے نکل آئے

___ ہونا: رغبت ہونا، میلان ہونا۔

باغِ عالم میں یہی پھل ہم نے پایا تھا سو اب
دانت اُس کی تیغ کا ہے، زخم کے انگور پر

دانتوں سے ہونٹ چبانا: حسرت و افسوس اور غصہ کی حالت میں ایسا کرنا۔

ہونٹ اپنے پہروں دانتوں سے چباتا ہوں میں آہ
یاد جب آ جاتے ہیں اُس کے لب و دنداں مجھے

دانہ زَد: کنجوس، خسیس، دانے دانے پر مرنے والا، نہایت لالچی، حریص، جو ہاتھ سے ایک بھی دانہ نہ دے۔

ہے روزِ ازل سے دانہ زد یہ دوراں
کیا خاک ہو کوئی سیر اس کا مہماں

داور: اللہ، منصف حکمران، دادور کا مخفف۔

ان کے ادراک و فکر سے بڑھ کر
ہیں تدابیر خالق داور

اے مُفضّل! یہ صنعِ داور ہے
تابش آفتاب کیوں کر ہے؟

دَب مرنا: کسی بھاری چیز کے نیچے آ کر ہلاک ہو جانا۔

یہ ضعف ہے کہ دب مروں، کہسار کے تلے
آ جاؤں میں جو سایۂ دیوار کے تلے

دَباغت: چمڑا کمانا، تیار کرنا، چمڑا پکانا۔

نفع بعضوں میں ہے دباغت کا
یعنی اُس سے پکاتے ہیں چمڑا

دَباغی: کمانا (چمڑا کمانا)، تیار کرنا۔

اور سُن لے کہ گرمی و سردی
کرتی ہے بکروں کی دباغی

دَبنا: رعب و خوف مان کر خاموش رہنا۔

سخت حیراں ہوں، جو بگڑوں گا تو بنئے کی نہیں
گر دبوں گا اور بھی وہ شدتُو ہو جائے گا

دَبوچنا: اس طرح کسی کو اپنے قابو میں کرنا کہ پھر نہ جا سکے۔

کسی کو میں نے دبوچا کنار میں نہ کبھی
ہوا ہے گور میں کس واسطے فشار مجھے

دُخت: دُختر (مخفف)۔

عورتوں سے خلافِ عادت اگر
ایسا پیدا ہو کوئی دُخت و پسر

دَر: گائے بکری کا دودھ۔

غم خانہ، تیری یاد میں ہے، سیم برا! بہشت
زہرِ غمِ فراق مزے میں ہے در بہشت

___ بَدَر پھرنا: ہر ایک کے دروازے پر آوارہ و سرگشتہ ہونا۔

جب سے مجھ کو ہے روزِ ہجر پسند
ماری پھرتی ہے دربدر شبِ وصل

___ بہشت: ایک قسم کی مٹھائی ہے جو گھی، شکر اور روئے سے بنائی جاتی ہے اور اُس میں زرد رنگ دیا جاتا ہے۔

غم خانہ، تیری یاد میں ہے، سیم برا! بہشت
زہرِ غمِ فراق مزے میں ہے در بہشت

___ پیش ہونا: کسی شدنی امر کا سامنا ہونا۔

ساقیا! لا جامِ مے در پیش ہے جنگِ سخن
ہے بجا تیغِ زباں پر آج ہونا آب کا

___ توڑنا: دروازہ بنانا، راستہ بنانا۔

دل کو دل سے راہ ہو ایسی محبت کیجیے
اپنے گھر کا اُس کے گھر میں اس طرح در توڑیے

___ فردوس: جنت کا دروازہ۔

دیکھتا ہوں جب درِ فردوس کو
جانتا ہوں اکبری دروازہ ہے

دَرا: گھنٹہ، جرس۔

ہوں، قافلۂ عدم سے آگے
اس راہ میں نالۂ درا ہوں

دُرّاج: تیتر۔

رنگ درّاج کے پروں کا دیکھ
مور کے تاج کے پروں کا دیکھ

دیکھ دُراج و کبک و تیہو اب
صنع اللہ تا ہو ظاہر سب

دراز گوش: لمبے کانوں والا مراد گدھا۔

دُم میں مثل اُس کا ہے نہ گوش میں ہے
برزخ اسپ و دراز گوش میں ہے

دیکھ جیسے دراز گوش کا نر
پھاند پڑتا ہے گھوڑی پر اکثر

دُرّاعہ: فقیروں کا لباس، اون یا صوف کا کپڑا۔

تن پروروں کی تیغِ زباں سے نہ تھی پناہ
گو درع تھا دراعہ نقوشِ حصیر کا

دُرج: جواہر رکھنے کا ڈبہ۔

جان سے پہلے چلا مال مرا پیری میں
کر چلے دُرجِ دہن کو دُرِ دنداں خالی

لطافت ایسی ہے تجھ میں کہ دیکھتا ہوں صاف
گُہر سے دانت ہیں دُرجِ دہن کے پردے میں

درد اُٹھنا: درد کا محسوس ہونا۔

نازکی سے ہوا قاتل، مری حالت کا شریک
یاں لگا زخم، تو واں درد اُٹھا شانے میں

____ سر مول لینا: کسی امر کی انجام دہی کی تکلیف یا کسی محنت و مشقت کو عملاً اپنے اوپر فرض کرنا۔

گھر بیٹھے ہم نے مول لیا ہے یہ دردِ سر
سودائے عشق کو نہیں بازار سے غرض

دُردانہ: موتی کا دانہ۔

کچھ قحط آپ سے ضرور اپنا نہ ہو گیا
ہر دانہ اپنے کھیت میں دُردانہ ہو گیا

دُردِ مُکرّر: تیز، شدید، گہرے اثر کی حامل۔

ساقی نے برگِ گُل سے لگائے جو دونوں ہونٹ
مے کو شرابِ دُردِ مکرر بنا دیا

درس لینا: کسی سے سبق پڑھنا۔

عبود اللہ نے اُس کو دیا ہے علمِ باطن پر
لیا ہے جنھ ظاہر میں ... درس ... ایک حرفِ ابجد کا

دِرْع: آہنی یا جنگی لباس، زرہ۔

تن پروروں کی تیغِ زباں سے نہ تھی پناہ
گو درع تھا درائے نقوشِ حصیر کا

دِرَنگ: دیر، دار، تعویق، التوا، سستی، تامل۔

تارے ہوئے سیاہ، نہیں خال روئے یار
کیا جانے حشر ہونے میں اب کیا درنگ ہے

دِرَو: فصل کی کٹائی۔

پکتے ہیں پھر درو میں آتے ہیں
چنچل سب اسی سے پاتے ہیں

درو: بہنے والی چیز، پگھلنے والی چیز، رس، عرق، تیزی، دوڑ، آبیاری۔

مزرعِ عمر کو ہر بار درو کرتا ہے
ماہِ نو اس کے سوا کیا ہے، اگر داس نہیں

دروازہ بند کرنا: دروازے کے دونوں پٹ بھڑوا کے کنڈی چڑھا دینا۔

کیا دروازہ بند اُس نے سُنا جو دُور سے نالہ
مری آواز میں بھی ہے اثر آوازِ سائل کا

____ توڑنا: دیوار کو درمیان سے توڑ کر اُس جگہ دروازہ نصب کرنا۔

یا علی! ناسخ اندھیری گور میں گھبرا گیا
خُلد میں ... دروازہ مثلِ ... خیبر توڑ کے

دروازے کا بازو: دروازے کے دونوں پہلوؤں کے ستون جن پر اُتر نگ قائم کیا جاتا ہے۔

اگر دہلیز چھونے کی تمھیں تعزیر دینی ہے
ہمارے ہاتھ باندھوا اپنے دروازے کے بازو سے

___ کا پٹ: کواڑ۔

نسیمِ آہ کے جھونکے سے کھول دوں، دم میں
جڑا ہوا ترے دروازے کا اگر پٹ ہو

___ کی زنجیر: وہ زنجیر جو دروازے میں نصب ہوتی ہے اور کنڈی میں لگا کر دروازہ بند کیا جاتا ہے۔

کر دیا ہے اسی حسرت نے مجھے، دیوانہ
ہاتھ میں، یار کے دروازے کی زنجیر نہیں

دریا اُترنا: دریا کی طغیانی کم ہونا۔

کیا مرے رونے سے اک یار کا چہرہ اُترا
آبِ اشک ایسا چڑھا شرم سے دریا اُترا

___ بہنا: کسی بڑی جھیل یا چشمۂ آب یا پہاڑ کے منبعِ آب سے پانی کی دھار کا سطحِ زمین پر رواں ہونا۔

شعبدہ عشق کا دیکھو کہ میں جھانکا جس دم
بہ چلا آنسوؤں کا روزنِ در میں دریا

___ رواں ہونا: دریا بہنا۔

تھے جو دالان کے در، بن گئے وہ پل کے در
ہے رواں اشکِ رواں کا مرے گھر میں دریا

___ سے پار ہونا: دریا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پہنچنا۔

پھنس گئے ہیں واعظا، گردابِ دورِ جام میں
زیست بھر ہوں گے نہ اس دریائے مے سے پار ہم

___ کا کنارہ: ساحل۔

سیلاب رواں ہے چشمِ تر سے ہر دم
سوتے نہیں اک آن شبِ ہجر میں ہم

کس طرح پلک پلک سے لگ جائے کبھی
ملتے نہیں دریا کے کنارے باہم

___ میں اُترنا: غسل کے ارادے سے دریا کے پانی میں کھڑے ہونا۔

اُتریں گے بے یار دریا میں ہم اے ناسخ! اگر
کاٹ ڈالے گا گلے کو خنجرِ خوں خوارِ موج

___ میں عریضہ دینا: حضرت فاطمہؓ یا حضرت خواجہ خضر یا پریوں کے نام عرضی لکھ کر اور اُس میں کوئی مراد مانگ کر دریا میں اُس عرضی کو بہا دینا۔

کیا! اُمڈے ہیں اشک نامے کے انشا میں
یہ جوش نہ گنگا میں نہ ہے جمنا میں

یوں قلزمِ اشک میں ہے میرا نامہ
دیتے ہیں عریضہ جس طرح دریا میں

دَریغا: آہ، ہائے افسوس، وا حسرتا۔

ہر اک سو ہو رہا تھا وا دریغا!
سمک سے تا سما تھا وا دریغا!

دَڑاڑ: در و دیوار کا شگاف۔

جھانکنے کے لیے جس میں ہوں دڑاڑیں رخنے
اے پری رُو مجھے ایسی ہی دیوار پسند

دُزدان: چوری کرنے والا۔

یقیں ہے ایک دن مانند مضموں باندھے جائیں گے
نہیں دزدانِ مضموں کو، خطرِ سلطانِ عادل کا

دستانہ: سوتی یا اونی پنجہ کی صورت کا غلاف جس کے اندر انگلیاں چھپ جاتی ہیں۔

ہاتھ تیرا نہیں دستانے سے نکلا قاتل!
میان سے تُو نے! نکالا ہے یہ خنجر باہر

دستک دینا: بند دروازے کے پٹ پر ہاتھ مارنا کہ اندر کے لوگ سُن کر کواڑ کھولیں۔

دے نامہ بر آ کے در پہ دستک یا رب!
پہنچے مجھے مکتوب یکا یک یا رب!
وہ کون گھڑی ہے جو کہیں لوگ مجھے
آیا خطِ یار ہو مبارک! یا رب!

دستور: مثال، نمونے کی، ڈھلائی کا سانچہ۔

ہیں بُو میں اگر مشک تو رنگت میں ہیں کافور
اے جان ہیں تیرے لیے دستور کی ساقیں

دستہ: (۱) لکڑی کا ڈنڈا جو کسی آلِ آہنی میں گرفت کے لیے ہو۔ (۲) سادہ کاغذ کے ۲۴ یا ۲۳ تختوں کا مجموعہ۔ (۳) نیل جو فقط ستاروں کی ہو اور اس پر گھوکھرو نہ لگے ہوں۔

تیشے میں دستہ لگا تھا چوبِ صندل کا مگر
لگتے ہی اُس کے، فنا تھا دردِ سرِ فرہاد کا

خود بہ خود دستے کے دستے ہوئے جاتے ہیں سیاہ
کیا لکھوں حال میں تاریخ کی سیہ کاری کا

نگہ پڑتی ہے، کسی کی اے فلک! تیرے ستاروں پر
قبائے یار میں جس روز سے چکنی کا دستہ ہے

دشمنِ زیرِ پا: جب کوئی شخص نئی جوتی پہنتا ہے تو یہ کلمہ کہتے ہیں۔

دوستوں کے روندتا ہے دل پہن کر کفش تو
اے پری! کہتا ہے بے جا تجھ کو، دشمن زیرِ پا

دُشنام: گالی۔

اِس سے پاتے ہیں حلاوت ہونٹ میرے اُس سے کان
کیوں نہ میں سمجھوں برابر بوسہ و دشنام کو

دُعا دینا: کسی کے حق میں زبان سے کلمۂ خیر نکالنا۔

ہم دعا دیتے ہیں، گالی تو بھلا دو ہم کو
بدلے احسان کے لازم ہے کچھ احسان کرو

——— کرتے ہیں: مزاج پوچھنے کا مہذب جواب۔

گو نہیں پوچھتے ہرگز وہ مزاج
ہم تو کہتے ہیں دعا کرتے ہیں

____ کے لیے ہاتھ اُٹھانا: دونوں ہاتھ بلند کر کے پنجہ سے پنجہ ملا کر ہتھیلیاں کھول کر دعا مانگنا۔

کیا ہاتھ اُٹھاؤں بہر دعا سوئے آسماں
بر آئے جو کبھی وہ مری آرزو نہیں

____ مانگنا: نیکی کا خواہاں ہونا، مراد مانگنا۔

آہِ شب کا تو اثر اُلٹا ہے اُس خورشید پر
مانگتا ہوں میں دعائے صبح کس اُمید پر

دفائن: (دفینہ کی جمع) وہ دولت جو دفن کی گئی ہو۔

دولتِ فضل کے دفائن سے
علم و اسرار کے خزائن سے

دفتر برہم ہونا: دفتر پریشان ہونا، دفتر کے کاغذات کا بے ترتیب ہو جانا۔

گر نہ شیرازۂ گیسوئے پریشاں ہوتا
برہم و درہم ابھی دفترِ امکاں ہوتا

دِق کرنا: تنگ کرنا، پریشان کرنا۔

شبِ تاریکِ جدائی میں یہ چلاتا ہوں
دق بہت کرتی ہیں یا حضرتِ باری! راتیں

دُکان: بازار میں وہ عمارت، کمرہ یا چبوترہ یا جھونپڑہ یا زمین کا کسی قدر مخصوص و محدود حصہ جس پر اشیائے فروخت جمع ہوں اور بیچنے والا بھی موجود ہو۔

ساقِ جاناں سے جو کی ہے ہم سری اس جرم پر
ٹنگی رہتی ہے دکانوں میں سرِ بازار شمع

____ بند کرنا: دکان بڑھانا، اشیائے فروخت کو ہٹا کر دکان کے پٹ یا ٹٹر بند کر دینا۔

مرے چاکِ گریباں سے جنوں! جو تنگ آئے ہیں
دکانیں چوک کے سارے رفوگر بند کرتے ہیں

____ بند ہونا: اشیائے فروخت کا دکان کے اندر مقفل ہونا، دکان کے پٹ یا ٹٹر بند ہونا۔

یاں دردِ سر خمار سے ہے واں دکان بند
ٹکرا کے سر کو اب درِ خمار توڑیے

____ کرنا: بازار میں اشیائے فروخت رکھ کر بیچنا۔

کیا خراباتِ جہاں ہے اپنی توبہ سے خراب
کوئی بھی اب مے فروشی کی دُکاں کرتا نہیں

____ کھولنا: بند دکان کے پٹ کھولنا، یا اشیائے فروخت کے لیے ٹٹر کا ہٹانا۔

ہے صبحِ روزِ ہجر کہاں ہوشِ مے کشی
کھولی ہے مے فروش نے اپنی دکاں عبث

دُکھ پانا: تکلیف پانا۔

جو ضعیفوں کو ستائے گا سزا پائے گا
آپ دُکھ پاتے ہیں جو روندتے ہیں خاروں کو

دِکھائی دینا: نظر آنا، کسی کا جلوۂ دیدار ہونا۔

جادے دکھائی دیتے ہیں مانند اژدہے
کانٹوں میں صاف زہر ہے دندانِ مار کا

دِل اَٹکانا: دل کو کسی کام میں مشغول یا کسی شخص سے مانوس کرنا۔

کسی سے دل نہ اس وحشت سرا میں مَیں نے اٹکایا
نہ اُلجھا خار سے دامن کبھی میرے بیاباں کا

___ افگار: رنجیدہ، غمگین، دکھی۔

ہوئے سب انبیا مل کر عزادار
ہوئے سب اوصیا غم سے دل افگار

___ آ جانا: دل کا کسی محبوب کو پیار کرنا، عاشق ہونا۔

جب نظر آتا ہے آنکھیں ہی چُرا جاتا ہے وہ
آ گیا ہے دل ہمارا ہائے کس بے دید پر

___ آئینہ ہونا: دل پر نیک و بد حال خود بخود واضح ہو جانا۔

جب تصور یار کا باندھا ہم آپ آئے نظر
سامنے آنکھوں کے آئینہ ہمارا دل ہوا

___ باغ باغ ہونا: دل خوش ہونا۔

ملا ہے آج وہ رشکِ چمن مجھے عُریاں
خوشی کے مارے ہے دل باغ باغ گنگا میں

___ بہلنا: دل کا مشغول ہونا۔

کیا کسی شغل میں بھلا بہلے
دلِ پُر اضطراب اے قاصد

___ بے چین ہونا: دل کا بے قرار ہونا۔

دل مرا بے چین ہے کہہ راست اے قاصد! شتاب
کیا سبب آنے میں کیوں اُس کج ادا نے دیر کی

___ بھاری ہونا: غمگین ہونا۔

جسم کو جی ہے گراں سینے کو ہے دل بھاری
ہے وہ در پیش مجھے عشق کی منزل بھاری

___ بھر آنا: اندوہ گین ہونا۔

خوں فشاں رہتی ہیں آنکھیں ہو چکی جب سے شراب
کیوں نہ بھر آئے مرا دل، شیشہ خالی ہو گیا

___ پر اختیار ہونا: دل کو قابو میں رکھ سکنا۔

ہے مقلب قلوب کا جو خدا
کیا! ہتو دل پر اختیار اپنا

___ پر بار ہونا: دل کو گراں معلوم ہونا۔

کیوں جنازے کو اُٹھا کر سب نے شرمندہ کیا
ایک کے، دل پر، نہ جیتے جی ہوئے تھے بار ہم

___ پر نقش ہونا: دل نشین ہونا، دل سے محو نہ ہونا۔

ہے نقش ترا نام پری رُو مرے دل پر
ہے نام تو اچھا یہ نگینہ نہیں اچھا

___ پھرنا: نفرت ہو جانا، دل بیزار ہو جانا۔

دیکھ کر تجھ کو گلوں سے یہ پھرا، بلبل کا دل
بعد مُردن بھی چمن سے، بھاگتے ہیں دُور پر

___ تلملانا: دل بے قرار ہونا۔

کب ہے تجھ کو میرے دل کے تلملانے کی خبر
قاصدا! پہنچا نہیں اُس بے خبر کے سامنے

___ تنگ ہونا: دل کا بخیل اور خسیس ہونا، دل کا پریشان اور عاجز ہونا۔

بوسہ جب میں نے طلب تجھ سے کیا، تُو نے دیا
ہے دہن تنگ تو کیا، دل تو ترا تنگ نہیں

دل ملکِ انگریزی میں جینے سے تنگ ہے
رہنا بدن میں روح کو قیدِ فرنگ ہے

___ توڑنا: خاطر شکنی کرنا۔

تُو نے ظالم! دلِ روشن جو ہمارا توڑا
غُل فرشتوں نے کیا عرش کا تارا توڑا

___ تونگر ہونا: افلاس کا رنج نہ ہونا، دل میں ہر وقت یہی آرزو رہنا کہ خوب سخاوت وفیاضی کیجیے۔

غمِ افلاس کہاں دل ہے تونگر اپنا
زرد چہرہ نہیں فاقوں سے یہ ہے زر اپنا

___ ٹوٹنا: دل شکستگی۔

او محتسب! سمجھ کے تُو شیشوں کو توڑیو
دل بھی نہ ٹوٹ جائے کسی بادہ خوار کا

___ جانتا ہے: دل کو خوب حقیقت معلوم ہے۔

دل ہی اُس کا جانتا ہے، جس پہ گزرا ہے، یہ حال
عشق کا صدمہ، زبانوں سے بیاں ہوتا نہیں

___ جلا: سوختہ دل۔

کبھی مجھ دل جلے کی تربت پہ
سبز ہو گا نہ جز چنار درخت

___ جلانا: ناپسندیدہ باتوں اور حرکتوں سے کسی کو دلی تکلیف پہنچانا۔

رکھا ہے ہاتھ شفقت سے کب اُس نے میرے سینے پر
اُسے اب آتشِ رنگِ حنا سے دل جلانا ہے

___ جلنا: دل کا رنج، غصہ، رشک یا عداوت سے سوختہ ہونا۔

صبح تک ہر شب فراقِ یار میں جلتا ہے دل
روز ہوتا ہے چراغِ داغ روشن شام سے

___ چُرانا: چوری سے دل کو لے لینا، پردے ہی پردے میں اپنا عاشق کر لینا۔

دل چُرا کر مجھ سے تم آنکھیں چراتے ہو تو کیا
چور بن کر آؤں گا گھر میں تمھارے رات کو

___ دُکھانا: دل کو ایذا دینا۔

مانعِ صحرا نوردی پاؤں کی ایذا نہیں
دل دُکھا دیتا ہے میرا ٹوٹ جانا خار کا

___ دُکھنا: دل کو اذیت پہنچنا۔

جب چُبھا گل برگ میں کانٹا ہمارا دل دُکھا
نرگسِ بیمار کے غم میں ہوئے بیمار ہم

___ دوڑنا: کسی بات کو بے اختیار دل چاہنا، کسی امر کی طرف دل کا بہت جلد رجحان کرنا۔

دوڑتے ہیں دیکھنے والوں کے دل بے اختیار
ہے غضب انداز او کافر! تری رفتار کا

___ دینا: دلدادہ وفریفتہ ہونا، کسی پر عاشق ہونا۔

دل دے کے، آ گیا ترے قابو میں اے صنم!
میں اپنے اختیار سے مجبور ہو گیا

___ ڈوب جانا: غشی طاری ہونا۔

اے عزیزو! آج میرا جی نہ ڈوبا جائے کیوں
اپنے یوسف کا مجھے چاہِ ذقن یاد آ گیا

___ ریش: زخمی دل۔

ناخنِ فکر سے نادان تو دل ریش ہے کیا
مفسدہ کچھ بھی نہیں مصلحت اندیش ہے کیا

___ سے: سچے دل سے۔

میں ابھی ہوتا ہوں حاضر جان سے اے جانِ جاں
آپ اگر دل سے بُلانے کا اشارہ کیجیے

___ سے دل ملنا: آپس میں خوب پیار و اخلاص ہونا۔

بلائے جاں ہے نظر سے اگر نظر مل جائے
مگر ہے لطف بڑا دل سے دل اگر مل جائے

___ سے دُور ہونا: دل کو کسی کا خیال نہ رہنا، دل سے کسی کی یاد بھول جانا۔

غربت میں کیا حصول ہے نزدیک رہنے سے
اہلِ وطن کے دل سے جو میں دُور ہو گیا

___ سے لاچار ہونا: دل پے اختیار نہ چلنا، دل کے قابو میں ہونا۔

میں خوب سمجھتا ہوں، مگر دل سے ہوں لاچار
اے ناصحو! بے فائدا سمجھاتے ہو مجھ کو

___ سے لاگ ہونا: دل سے تعلق و ربط ہونا۔

عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں
کون سا گھر ہے جس میں آگ نہیں

___ سیاہ ہونا: دل کا بے درد ہونا۔

جس طرح ہاتھ سیہ درہم و دینار سے ہو
اُلفتِ زر سے یوں ہی ہے دلِ زر دار سیاہ

___ صاف ہونا: دل سے کدورت و ملال رفع ہو جانا۔

آئینے کو دوست رکھتے ہیں جہاں میں خوب و زشت
دل ہوا جب صاف بس عالم سے جھگڑا پاک ہے

___ قابُو میں ہونا: دل کا اپنے بس میں ہونا۔

بس میں ہوتا میں پرائے نہ کبھی اے ناسخ
آہ میرا، مرے قابو میں اگر دل ہوتا

___ کا حال: دل پر گزری ہوئی کیفیت۔

قاصدا کیا کہوں جو حال ہے میرے دل کا
خط سے آنکھوں کو غرض، کانوں کو پیغام سے کام

___ کباب کرنا: دل جلانا۔

ہجر میں آگ ہو گیا پانی
دل کو کر دیتی ہے کباب شراب

___ کباب ہونا: دل جلنا۔

ہجر میں کیا پیوں شراب کہ دل
ہو رہا ہے کباب اے قاصد

___ کو پتھر کرنا: دل کو سخت کرنا۔

بے وفا ہیں، کوہکانِ سنگ زن کو چھوڑیے
وادیِ وحشت کو چلیے دل کو پتھر کیجیے

___ کو چوٹ لگنا: دل کو صدمہ ہونا۔

چوٹ دل کو جو لگے آہِ رسا پیدا ہو
صدمہ شیشے کو جو پہنچے تو صدا پیدا ہو

___ کو دل سے راہ ہونا: اگر ایک شخص دل سے محبت کرے تو اس کی تاثیر سے محبوب کے دل میں بھی محبت پیدا ہونا۔

دل کو دل سے راہ ہو ایسی محبت کیجیے
اپنے گھر کا اُس کے گھر میں اس طرح در توڑیے

___ کو سمجھانا: بے قرار دل کو تسکین بخش خیالات سے آسودہ کرنا۔

ہنس کے بولا کہ ہے کچھ کام ابھی آتا ہوں
اور اپنے دلِ بے تاب کو دم بھر سمجھا

___ کے ٹکڑے ہونا: صدمہ، رنج یا مہلک چیز کے کھانے سے دل پاش پاش ہونا۔

واں وہ انگشتِ حنائی سے بجاتے ہیں ستار
یاں دلِ پُرخون کے ٹکڑے ہیں مژہ کے تار پر

___ گردہ: تاب وطاقت وتحمل، حوصلہ۔

زیست بھر دھڑکے عذاب حشر کے
زاہدا! تیرا ہی یہ دل گردہ ہے

___ لگانا: کسی پر عاشق ہونا، دل دادہ ہونا۔

دل لگایا ہے کہیں نامِ خدا تُو نے بھی
ورنہ کیوں آتے ہیں او بت! مرے اشعار پسند

___ لگی: دلچسپی ومشغلہ (بہ ہر دو معنی)۔

خود بہ خود جی مرا اُداس نہیں
دل لگی جس سے تھی وہ پاس نہیں

کرتے ہو تم رقیبوں میں اپنی تو دل لگی
کچھ فکر ہے مرے بھی دلِ بے قرار کی

___ مُردہ ہو جانا: صدمہ یا کوفت یا کہن سالی ہونے سے کوئی شوق دل میں باقی نہ رہنا، مردہ دلی۔

ہو گیا ہے دل مرا مردہ، کہاں فکرِ سخن؟
شعر خوانی کے عوض اب نوحہ خوانی چاہیے

___ مسوسنا: دل ہی دل میں رنج وغم کرنا۔

رہ گیا میں مسوس کر دل کو
کب میسّر مجھے مساس ہوا

___ ملنا: باہم اخلاص ومحبت ویک دلی ہو جانا۔

آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا
ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا

___ میں آگ لگ اُٹھنا: برافروختہ ہونا، غصہ آنا۔

یاس سے نظارۂ رخسارِ آتش ناک سے
آگ لگ اُٹھتی ہے دل میں شعلۂ ادراک سے

___ میں ٹھاننا: ارادہ کرنا۔ دل میں کسی امر کو قرار دینا۔

نہ لگ چلوں میں کبھی اب یہ جی میں ٹھانی ہے
تری طرف سے ہزار اے پری! لگاوٹ ہو

___ میں جگہ دینا: مطبوع خاطر سمجھنا، خاطر میں لانا۔

دل میں جگہ نہ دے غمِ دنیا کو بے وقوف
قدر مکیں ہے پست، شکوہِ مکاں بلند

___ میں چٹکی لینا: کسی کو درپردہ آزار دینا۔

بلبلو ایسا اثر پیدا کرو فریاد میں
چاہیے منقار چٹکی لے دلِ صیاد میں

___ میں چور ہونا: کسی بات کا دل میں رکھنا اور منہ سے نہ نکالنا۔

بے سبب مجھ سے نہیں آنکھیں چراتا وہ صنم
کچھ نہ کچھ میری طرف سے اُس کے دل میں چور ہے

____ میں رحم آنا: دل نرم ہونا، دل میں ترس آنا۔

میرے نالے سن کے آتا تھا کبھی دل میں جو رحم
روئی اب رکھنے لگا ہے وہ ستم گر کان میں

____ میں غبار آنا: دل میں کدورت آنا۔

جب آ گیا غبار ذرا سا، پہاڑ ہے
کیا ہے دلوں میں سدِ سکندر کی احتیاج

____ میں غبار بھر رہنا: دل سے کدورت کا رفع نہ ہونا۔

بھر رہا ہے کیا ہی ظالم! تیری خاطر میں غبار
شوق سے اب میرے اپنے بیچ میں دیوار کھینچ

____ میں غبار ہونا: دل مکدر رہونا۔

مجھ سے اب صاف بھی ہو جایوں ہی یار آپ سے آپ
جس طرح ہے تری خاطر میں غبار آپ سے آپ

____ میں قائل ہونا: دل سے ماننا، دل سے اقرار کرنا۔

دل میں کچھ قائل ہوا تقدیر کے نیرنگ کا!
بن گیا تابوت اُس اورنگ زیب اورنگ کا

____ میں کہنا: دل ہی دل میں کوئی منصوبہ یا مکالمہ کرنا۔

انسان دل میں کہتے ہیں حیرت سے مرتے دم
تنہا عدم کو ہم چلے دنیا میں سب رہے

____ میں گھر کرنا: کسی کا دل میں جانشین ہونا، کسی کے دل میں کسی کا تصور یا یاد ہر وقت رہنا۔

کر لیا ایسا بتانِ سنگ دل کے دل میں گھر
بن گیا ہے دل ہمارا اب شرارہ سنگ کا

____ میں یاد رکھنا: دل سے کوئی امر فراموش نہ کرنا۔

اپنے دل میں دونوں رکھتے ہیں برابر ہم کو یاد
ہو سکے تو دوست دشمن کو برابر چاہیے

____ میں یاد کرنا: چپکے چپکے کسی کو یاد کرنا، باطن میں یاد کرنا بظاہر نام نہ لینا۔

حاجت سبحہ نہیں، دل میں تجھے کرتا ہوں یاد
کیا کروں سو دانے، کافی ایک دانہ ہو گیا

____ نرم ہونا: دل میں رحم آنا۔

کیوں کر مرے رونے سے دل نرم ہو اُس بُت کا؟
پتھر پر کبھی پانی تاثیر نہیں کرتا

____ ہٹ جانا: نفرت ہو جانا۔

ہٹ گیا ہے یہ! کسی گیسو و رُخسار سے دل
کہ کبھی رخ نہ کروں گبرو مسلماں کی طرف

____ ہی دل میں یاد کرنا: در پردہ دل کے اندر کسی کو یاد کرنا اور اس یادگاری کا راز افشا نہ ہونے دینا۔

رشک سے، لیتے نہیں نام، کہ سُن لے نہ کوئی
دل ہی دل میں تجھے ہم یاد کیا کرتے ہیں

ڈلفین رڈولفن رڈولفن: (۱) ایک مچھلی جس کے متعلق خیال ہے کہ ڈوبتوں کو بچاتی ہے۔ (۲) کم از کم ۵ فٹ اور عموماً ۵ سے ۹ فٹ تک لمبی اور تھوتھنی پرندوں کی چونچ کے مشابہ: ایک قسم کی سمندری مچھلی۔

کروں تجھ سے حکایت ڈلفین
دیکھ کر کید و فطانت ڈلفین

دلاّل: وہ بیچ کا شخص جو خریدار کو سودا مول لے دے اور فروخت کنندہ کی دکان پر گاہک لائے اور اس دو طرفہ خدمت کا حق السعی (معاوضہ) قیمتِ مال پر بڑھائے۔

سارے بازار کو سودا ہے مرے یوسف کا
ہو گئے زرد خریدار؟ تو دلال سفید

دلاّلی: دلالوں کا پیشہ۔

اشترائے مے کی رغبت دیتی ہے
مے کشو! کرتی ہے دلالی گھٹا

دَلو: گھڑا، ڈول، ڈول کی شکل کا ایک برج، برج دلو، آسمان کا گیارھواں بُرج۔

وہ بہشتی رُو، لگا بھرنے جو پانی، ناز سے
دلو میں، آیا نظر خورشید، یوسف چاہ میں

دُلہا دُلھن: شوہر و زوجہ، نوشا و عروس۔

وصل میں بے تاب ہو کر دل نکل آیا مرا
ہو گیا وارد عجب دُلہا دُلھن میں آئینہ

دَم (۱): فریب۔

کاش وہ دم ہی سے کر جائے کبھی وعدۂ وصل
دلِ مضطر کو تو تسکین کوئی دم ہو جائے

___ (۲): دھار، باڑ، پونچھ، فریب، لمحہ، سانس، خون۔

گر دمِ شمشیر اُس دم کو کہوں تو ہے بجا
وہ دم ایسا دے گیا میں دم میں بے دم ہو گیا

___ (۳): ایک لمحے میں، فوراً۔

گو کہ دم میں ٹالتا ہے تو مجھے

___ اُڑانا: دم اٹکنا، سانس کا سینے میں رُک کر رہ جانا، زندگی کی آخری سانس لینا، جان کنی کا عالم۔

جو اُس خورشید رُو کے عشق میں ہاتھ آئے اے ناسخ!
تو ذروں کی طرح دم اُڑا دوں گنجِ قاروں کو

___ آبِ تبر: کلہاڑی کی دھار۔

اُس سرو پر، یہ سروِ لبِ جُو کا حال ہے
قطرہ نہیں ہے، جو دمِ آبِ تبر نہیں

___ بخود ہونا: ساکت ہونا۔

دم بخود ہوں تیرے ماتھے کا یہ ٹیکہ دیکھ کر
لال ہوتی ہے زبانِ ناطقہ سیندور سے

___ بند کرنا: عاجز کرنا، سانس روکنا، دم سادھنا۔

نہ دم مارو! اگر غواصِ دریائے محبت ہو
کہ غواصی میں دم اپنا شناور بند کرتے ہیں

___ بند ہونا: خاموشی و سکوت اختیار کرنا۔

دم ہے بند آگے ترے تیغِ صفاہانی کا
قاتلِ خلق ہے عالم تری عُریانی کا

___ بھر: اُتنی دیر جتنی دیر میں ایک سانس آئے، مجازاً تھوڑی دیر کو کہتے ہیں۔

دم مرا گھبرا کے کر جاتا سفر
گر نہ آتا اور دم بھر نامہ بر

___ پھڑک جانا: بے تاب ہونا۔

ذبح وہ کرتا تو ہے پر چاہیے اے مرغِ دل!

____ توڑنا: جان کنی، نزع کا عالم۔

کیوں نہ دم توڑوں کہ جس پر دم نکلتا ہے مرا
ناسخ ان روزوں رقیبوں کا وہ ہم دم ہو گیا

____ چڑھ جانا: بوجھ یا دوڑنے کے سبب سانس پھولنا، جلد جلد سانس آنا۔

کوٹھے قاتل میں پہنچ کر سر ہوا مجھ کو وہاں
بوجھ اترنے کی جگہ دم چڑھ گیا مزدور کا

____ خفا ہونا: سانس رک جانا، گرفتگی نفس۔

عشق سے یہ ہے کہ دم میرا خفا ہوتا ہے
گھونٹتا ہے جو کوئی مست، گلا مینا کا

____ خفتن: سونے کے وقت۔

ہوتی ہے نور خرد سے اہل غفلت کو گریز
پیش تر انساں بجھاتے ہیں دمِ خفتن چراغ

____ دینا: فریب دینا، کسی پر مرنا، جان نکل جانا۔

گر دمِ شمشیر اس دم کو کہوں تو ہے بجا
وہ دم ایسا دے گیا میں دم میں بے دم ہو گیا

____ فنا ہونا: مر جانا، ہلاک ہونا۔

قاصدی کا کام تجھ سے اے صبا ہو جائے گا
یا یونہی حسرت میں دم اپنا فنا ہو جائے گا

____ کرنا: کچھ پڑھ کر پھونکنا۔

معجزے سے میں جیا پر راست کہیے یا مسیح!
دم کس کا لے کے مجھ پر آپ نے دم کر دیا؟

____ کے ساتھ: تا زندگی، عین حیات۔

تا زندگی رہا ہے اگر جام، جم کے ساتھ
مانندِ خوں شراب ہے یاں اپنے دم کے ساتھ

____ کھینچنا: منہ کے اندر کی جانب سانس لینا۔

چلتی ہے اُس بت کی فرقت میں دلا! بادِ بہار
باغ میں تو بھی دم آتش فشاں دوچار کھینچ

____ گھبرانا: خفقان اور وحشت ہونا۔

دم مرا گھبرا کے کر جاتا سفر
گر نہ آتا اور دم بھر نامہ بر

____ گھٹنا: دھویں میں گرفتگی نفس یا تاریکی میں سانس تنگ ہونا۔

کیا آج کیا ہے شب فرقت نے اندھیرا
گھٹتا ہے دم اے دیدۂ بیدار! گلے میں

____ لینے کی فرصت نہ ملنا: بہت کم فرصت ملنا، سانس لینے کی فرصت نہ ملنا۔

مجھ کو دم لینے کی بھی فرصت نہ دنیا میں ملی
روز مولد شادیانہ کوچ کا نقارہ تھا

____ مارنا: بات کہنا۔

تاب دم مارنے کی کس کو بھلا تیرے حضور
ہو گئی شمع تجلی تہ موسیٰ خاموش

____ ناک میں لانا: عاجز کرنا۔

زلف مشکیں مجھ کو رہ رہ کر دلا جاتی ہے یاد
لائی ہے اے نکہت گل! کیوں مرا دم ناک میں

___ نکلنا: مرنا، موت آنا، جسم سے جان کی مفارقت، عاشق ہونا، فریفتہ ہونا۔

یہی سبب ہے مرے گھر سے کم نکلنے کا
بہت خیال ہے پیری میں دم نکلنے کا

کیوں نہ دم توڑوں کہ جس پر دم نکلتا ہے مرا
ناسخ ان روزوں رقیبوں کا وہ ہم دم ہو گیا

دُم دبانا: ڈر کر بھاگنا۔

دُم دبا، جاتے تھے جس کے سامنے، شیرِ ژیاں
غیر، روباہ و شغال، اب اُن کے ایواں میں نہیں

دِماغ: طاقت، قوت، سکت، ہمت، تحمل۔

کب تلاشِ مال کا ہے اے جنوں ہم کو دماغ
ہے جو قسمت آہنِ زنجیر زر ہو جائے گا

___ آسمان پر رہنا: کبر و نخوت مزاج میں رہنا۔

آسماں پر ان دنوں رہنے لگا تیرا دماغ
چاہیے رنگِ شفق ظالم تری تصویر کو

___ پریشان کرنا: دماغ کو تکلیف پہنچنا، ناگوار بُو سے یا شور و ہنگامہ سے۔

کیا پریشاں غل سے کرتا ہے دماغ
کچھ خبر قاصد کی بھی اے زاغ! ہے

___ پریشان ہونا: بے اطمینانی و ناآسودگی ہونا۔

نکہتِ زلفِ صنم، کے سونگھنے والے ہیں ہم
بوئے گل سے، ہو دماغ اپنا پریشاں، باغ میں

___ چرخ پر چڑھ جانا: مغرور اور نازاں ہو جانا۔

ناسخ اُس کے عارضِ تاباں سے جو تشبیہ دی
چڑھ گیا چرخِ نہم پر اب دماغ آفتاب

___ خالی کرنا: اتنی بک بک کرنا کہ سامع کے سر درد ہونے لگے۔

شیشے میں کرتا ہوں خالی، محتسب میرا دماغ
پنبۂ مینا سے کان اپنے کروں ناچار بند

___ خشک ہو جانا: دماغ میں تازگی باقی نہ رہنا۔

مثلِ ساغر خشک ناسخ کا دماغ
بے شرابِ ارغوانی ہو گیا

___ عرش پر ہونا: غرور و نخوت ہونا۔

او ملک صورت! نہ کیوں ہو عرش پر تیرا دماغ
چرخِ ہفتم تیری کرسی نے کیا ہے بام کو

___ فلک پر پہنچنا: فخر و مباہات، ناز و غرور ہو جانا۔

دل اپنا ہو ابھی دریا، جو وہ گوہر مل جائے
دماغ پہنچے فلک پر، جو وہ قمر مل جائے

___ نہ ملنا: غرور و نخوت ہونا۔

فصلِ گل میں سیرِ گلشن کو نہ جایا چاہیے
ان دنوں ناسخ! دماغ باغ ہاں ملتا نہیں

دَمایا: دَم۔ خُون (خون میں بجھا کر آب داری کی رعایت ہے تاکہ دھار تیز رہے اور زنگ آلود ہو کر کند نہ ہو سکے)۔

یار کی ٹیڑھی نگہ بھی لطف سے خالی نہیں
ہو اگر تلوار اصیل اُس کو دمایا چاہیے

دَمکنا: چمکنا۔

دمکتا ہے جو کندن سا بدن ہر ایک حلقے سے
تری جالی کی کُرتی میں ہے عالم کامدانی کا

دن بڑھنا: رات چھوٹی ہوکر دن کا طویل ہونا۔

اب تو شاید یار کے جوروں کا ہو جائے حساب
ہجر کا دن روزِ محشر سے دو چنداں بڑھ گیا

___ بھر: تمام دن۔

ہیں سرو و صنوبر جو جلیں دھوپ میں دن بھر
وہ سروِ رواں سہہ نہ سکے ایک کڑی دھوپ

___ بھرنا: رنج وتنگ دستی میں زندگانی بسر کرنا۔

جن کی آغوش کو تم بھرتے نہیں
زندگانی کے وہ دن بھرتے ہیں

___ پہاڑ ہونا: بڑا دن ہونا، دن کا بہت دیر میں ڈھلنا، دن کاٹے نہ کٹنا۔

کیوں ہو گیا ہے روزِ جدائی مجھے پہاڑ
عاشق تو ہوں ضرور مگر کوہ کن نہیں

___ پھرنا: گردش کے ایام کا اچھے دنوں سے مبدل ہونا، مصیبت کے دنوں کا پلٹنا کھا کر اچھا ہونا۔

ناسخ اپنے دن پھریں گے دشتِ غربت میں اگر
آبلہ ہر ایک پاؤں کا، گہر ہو جائے گا

___ پھیرنا: خدا کا کسی بندے کے بُرے دنوں کو اچھے دنوں سے بدل دینا۔

پھیر دے گا دن ہمارے جب مقلب دہر کا
داغِ افلاس اپنے سینے میں ورم ہو جائے گا

___ چڑھے: خوب دھوپ پھیل جانے کا وقت۔

دم بہ دم ضعفِ بصر ایسا ہے بے دیدارِ دوست
دن چڑھے مجھ سے پڑھی جاتی نہیں تحریرِ صبح

___ صاف گزر جانا: فاقہ ہونا۔

تین دن اے چرخِ مسکک! جب گزر جاتے ہیں صاف
تب کہیں ملتا ہے روٹی کا کنارا چاند کو

___ قریب آنا: دن گننا۔ وقت کا کم رہ جانا۔

کرنے لگے ہیں برگِ خزاں شورشِ جنوں
شائد قریب آئے دلا! دن بہار کے

___ کٹنا: زندگی غم واندوہ ومصیبت میں گزرنا۔

باندھوں میں تیغ ابروئے خم دار کا خیال
یوں تو نہ کٹ سکیں گے یہ دن انتظار کے

___ کم ہو جانا: دن چھوٹا ہو جانا۔

چھوڑ کر چہرے پہ زلفیں معجزہ اُس نے کیا
ایک پل میں بڑھ گئی رات اور دن کم ہو گیا

___ گھٹنا: دن چھوٹا ہو جانا۔

روئے روشن ہے وہی، ہو گئی گو زُلف دراز
بڑھ گئی رات مگر دن نہیں زنہار گھٹا

___ ہونا: صبح ہونا، رات گزر جانا۔

زعم میں اپنے لپٹ کر یار سے سویا میں رات
دن ہوا تو تکیۂ پہلو نظر آیا مجھے

دِناءت: کمینہ پن، پستی یا حقارت کی بات کا عمل۔

اس قدر ہے اہلِ دنیا میں دناءت کا رواج
بس ہو تو مثلِ صدف باندھیں گرہ میں آب کو

جو دَنی ہیں وہ بھی کرتے ہیں حسینوں سے سلوک
اس دناءت پر فلک دیتا ہے خرمن ماہ کو

دُنبال: دُم، پونچھ۔

نے سواری تری دیکھیں، تو ہوں گردِ دنبال
ہاتھ میں صبر کی جو لوگ عناں رکھتے ہیں

دنبالہ: پیچھا، پچھلا حصہ، دُم چھلا۔

تو لگائے گا جو قاتل! سرمۂ دنبالہ دار
تیری شمشیرِ نگہ کو پرتلا ہو جائے گا

دَنی: کمینہ۔

جو دنی ہیں وہ بھی کرتے ہیں حسینوں سے سلوک
اس دناءت پر فلک دیتا ہے خرمن ماہ کو

دُنیا سے اُٹھ جانا: مر جانا۔

اعتماد اصلاً نہیں، گر ہے جہاں زیرِ نگین
اُٹھ گیا دنیا سے خاتم کو سلیماں چھوڑ کر

___ **سے جانا:** مر جانا۔

جاؤں دنیا سے ترے جانے سے پہلے اے صنم!

___ **سے چلنا:** مرنا۔

چلے دنیا سے عبث خاک میں زر گاڑ کے آپ
آئے گا خاک نہ میراث میں اولاد کے ہاتھ

___ **سے روانہ ہونا:** مرنا۔

اُس ستم گر سے نہ پایا میرے نامے کا جواب
نامہ بر تنگ آ کے دنیا سے روانہ ہو گیا

___ **سے سفر کرنا:** مرنا۔

ہم سفر ہوتا نہیں محبوب، بس کھولوں کمر
یہ سفر کیا اب تو دنیا سے سفر کا وقت ہے

___ **سے کوچ کرنا:** جہاں سے اُٹھ جانا۔

مثلِ جرس ہے ہرزہ درائی عبث دلا!
دنیا سے کر گئے ہیں مرے ہم زبان کوچ

___ **کے تماشے:** وہ ناپائدار منظر جو دنیا میں ہر ایک کے پیشِ نظر ہیں۔

ہم کو بھولیں گے نہ دنیا کے تماشے بعدِ مرگ
یاد بیداری میں آئیں گی یہ باتیں خواب کی

___ **میں نام رہ جانا:** دنیا میں ناموری کی یادگار کا باقی رہ جانا۔

نام رہ جاتا ہے دنیا میں تواضع کے سبب
اپنی قامت کو خمیدہ مثلِ حاتم کیجیے

دوچار: چند، متعدد۔

ظاہرا گردشِ گردوں ہے ہنڈولے کی طرح

____ چار ہونا: واسطہ پڑنا۔

خیال میں بھی اگر خواب سے دو چار ہوا
تو بن کے چشمِ تر آئینہ اشک بار ہوا

____ دن: قلیل مدت، ناپائدار زمانہ۔

ہم اے جراح! برسوں روئے ہیں دو دن تو ہنسنے دے
نہ سی بہرِ خدا ظالم دہانِ زخمِ خنداں کو

____ دن کی زندگی: حیاتِ مستعار، حیاتِ ناپائدار۔

زیست دو دن کی ترے سائے میں گزری ہے فروش
غیر ہے خانہ نہیں کوئی بھی مجھ کو گھر پسند

____ رنگی کرنا: حرکات، سکنات، معاملات، مکالمہ یا قول و قرار وغیرہ میں ایک بات نہ کہنا یا ایک رنگ پر قائم نہ ہونا۔

کیوں دو رنگی گلِ رعنا کی طرح کرنے لگے
گلِ رخ پر تو ابھی سبزے کا آغاز نہیں

____ قدم جانا یا چلنا: تھوڑی دور جانا۔

دو قدم جس دم چلا خوں ہو گئے دو چار کے
کیا تری رفتار سیکھی ہے چلن تلوار کے

____ کرنا: دو ٹکڑے کرنا۔

پنجہ اس کا کیوں نہ پھیرے پنجۂ خورشید کو
دو کرے جب ایک انگلی کا اشارا چاند کو

____ وقت ملنا: دن کا ختم ہونا اور رات کا آغاز، شام ہونا۔

دو وقت مل رہے ہیں پھنساؤ نہ مُرغِ دل

دَواب: (دابہ کی جمع) چار پایہ۔

ان تجارات کو بغیر دواب
اور ہوتیں سواریاں نایاب

دیکھ یہ قدرتِ ربِ ارباب
ہاتھی پیدا ہوا خلافِ دواب

ہیں وہ کشت و نخیل اور اعناب
چاہیے بہر انتفاعِ دواب

کر تفکر میانِ جسمِ دواب
کر تدبر میانِ جسمِ دواب

دَوّار: سیارے، گھومنے والا، چکر کھانے والا، چکر لگانے والا۔

دیکھ افلاک و مہر دوّار
دیکھ تو صبح و شام و لیل و نہار

دِوالی: ماہِ کاتک کی پندرھویں تاریخ جب ہنود مٹی کے کھلونے اور کھیلیں بتاشے وغیرہ خریدتے اور شب کو چراغوں کی روشنی کرتے ہیں اور جہلا اُس رات کو جوا بھی کھیلتے ہیں۔

ہجوم رکھتے ہیں جاں باز یوں ترے آگے
جواریوں کا دوالی کے جیسے جھمگھٹ ہو

دُوب: نرم و نازک گھاس جسے بالخصوص گھوڑے اور علی العموم گائے، بیل، بکری اور دیگر چوپائے کھاتے ہیں۔

مل گئے نو خط، ہزاروں خاک میں

دَوْپٹہ: دو پاٹ کی چادر ڈھائی گز سے تین گز تک لمبی (تن زیب یا ململ یا ڈوریا یا کسی اور کپڑے کی) جو عورتیں ہر وقت اوڑھے رہتی ہیں۔

دے دوپٹا تو اپنا ململ کا
ناتواں ہوں، کفن بھی ہو ہلکا

___ اوڑھنا: دو پاٹ کی عریض اور ڈھائی تین گز لمبی ململ یا تن زیب وغیرہ کی چادر اوڑھنا۔

آج اوڑھا ہے دوپٹا آسمانی یار نے
میرے سر کو بھی بلائے آسمانی چاہیے

دَوپہر: نصف النہار کا وقت۔

دوپہر سے ترے کوچے میں آ کر بیٹھے
ہو گئی شام نہ دیوار سے سایہ اُترا

___ بجنا: نصف النہار کے وقت کا گھنٹہ بجنا، یعنی دن کو بارہ بجنا۔

اے روزِ فراق! نیم جاں ہوں
تیری ابھی دوپہر بجی ہے

___ ڈھلنا: دن کا نصف النہار سے تجاوز کر جانا، دوپہر کی سی حدّت آفتاب میں نہ رہنا، سہ پہر، زوالِ آفتاب۔

جو روز ہے وہ طول میں گویا ہے روزِ حشر
برسوں میں دوپہر نہیں ڈھلتی ہے ہجر میں

___ کا وقت: وقتِ نصف النہار۔

اب تو نالو! کوئے جاناں میں اثر کا وقت ہے
جل رہے ہیں دھوپ میں ہم دوپہر کا وقت ہے

دَوخت: سلائی، خیاطت۔

قیمتِ مال و دوخت صانع پائے
سب کا احوال منتظم ہو جائے

دُود: دُھواں۔

آگ برسے، تو نہیں جائے عجب، فرقت میں
ہے [یہ] دودِ دلِ سوزاں، نہیں گھنگھور گھٹا

دودۂ مرکب: کاجل۔

پڑھتا ہوں جو خط، بہتے ہیں اشک آنکھوں سے
تاثیر میں دودۂ مرکب ہے دھواں

دُودھ خشک ہونا: عورت کی چھاتی میں دودھ باقی نہ رہنا۔

کون پانی حلق میں اُس کے چوائے وقتِ نزع
جس کے ہوتے ہی تولد شیرِ مادر خشک ہو

دُور بھاگنا: متنفر ہونا، کسی سے نفرت کرنا۔

بھاگتے تھے دور صورت دیکھ کر
کیوں بدن سے اب بدن نزدیک ہے

___ پھینکنا: فاصلے پر پہنچا دینا، بالکل علیحدہ کر دینا۔

پھینکا ہے دور تیر کو غصے سے یار نے
رخسار کی طرف لبِ سوفار دیکھ کر

___ سے دیکھ کر بھاگنا: نہایت خائف و ہراساں ہونا۔

شبہ ہو جاتا ہے تیری زلف کا شاید انھیں
بھاگتے ہیں سانپ کو سب دیکھ کر جو دُور سے

___ کا مضمون: بلند مضمون، وہ مضمون جو تلاش و فکر سے ہاتھ آئے، وہ مضمون جو ہر ایک کو نہ سوجھے۔

کرتا ہوں رنجِ دوریِ جاناں میں فکرِ شعر
مضمون کس طرح؟ مجھے سوجھے نہ دُور کا

___ کی سُوجھنا: بہت بلند فکری، زبردست تلاش۔

کیا عرش کی سناتیں ہیں تری ساقوں کے نزدیک
ہر چند کہ سوجھیں ہیں بہت دُور کی ساقیں

___ ہو: کلمۂ بیزاری، مطلب یہ کہ سامنے سے ہٹ جاؤ، یہاں سے چلے جاؤ۔

ہے دستِ دراز اپنا جنوں دور ہو ناصح
آ جائے گی سر سے ابھی دستار گلے میں

دَور دَورہ ہونا: زمانہ ہونا، چرخ کی بارہ گاہ ہونا، سیاہ و سفید کا اختیار ہونا۔

ہے یوں ہی مدتوں سے حسینوں کا دور دور
کچھ آج سے زمانے میں دور قمر نہیں

دَوڑ پڑنا: یکا یک کسی مقام کی طرف بہت جلد قدم اُٹھا کر چلنا۔

آمد آمد جو سُنی میرے سہی قامت کی
باغ سے دوڑ پڑے سرو و صنوبر باہر

___ کر لے آنا: بہت جلد قدم اُٹھائے ہوئے جانا اور لے آنا۔

ہم دمو! غش میں ہوں میں، دوڑ کے تم بھی آؤ
ابھی نزدیک وہ ظالم ہے کہیں دُور نہیں

دوڑا آنا: بھاگ کر آنا، عجلت سے، فوراً آنا۔

آدمی کیا کہ تیرے فرماں سے
دوڑے آئے ہیں لاکھ بار درخت

دوزخ میں ڈالنا: اللہ تعالیٰ کا گنہگاروں کو عذابِ جہنم میں گرفتار کرنا۔

اس گنہ پر منتقم دوزخ میں مجھ کو ڈالتا
کوچۂ جاناں کے ہوتے گر میں جنت مانگتا

دوست رکھنا: کسی چیز کو بہت عزیز سمجھنا۔

یوں مرے آئینۂ دل کو نہ تُو دے دے پٹک
دوست رکھتے ہیں حسین اے فتنہ گر آئینے کو

دَوش پر لینا: کاندھے پر سوار کرنا، کسی کی نہایت عزت کرنا۔

زندگی چشمِ جہاں میں خوار رکھتی ہے ولا!
دوش پر سب نے لیا جب آدمی بے دم ہوا

دَولت/بدولت: بنا پر، وجہ سے۔

چین سے سویا کروں گا تیری دولت حشر تک
خواب ہی میں میری تُربت پر جو تُو ہو جائے گا

دُوں: کمینہ، ہیچ۔

ہمت اگر نہیں فلکِ دُوں کو کیا ہے غم؟
یاں لب ہی آشنا نہیں حرفِ سوال کے

دُونا: دوگنا، دوچند۔

آگے تھی اُمیدِ وصل اب بیمِ ہجر
غم ترے آنے سے دونا ہو گیا

دونوں پلے برابر ہونا: عدل و انصاف ہونا، کسی طرف کی کسی طرف بیشی نہ ہونا۔

کسی میں زر، کسی میں سنگ، یہ ہے پھیر قسمت کا
برابر، گرچہ ناسخ! دونوں پلے، ہیں ترازو میں

دُونی: دوچند، دُگنی۔

خط سے دونی ہوگئی اُس کے دہن کی آب و تاب
خضر کے فیضِ قدم سے آبِ حیواں بڑھ گیا

دونی بہارِ حُسن ہے، کیفِ شراب میں
بھڑکے نہ کیوں کر آتشِ گُل رنگ آب میں؟

دَہان: مُنہ۔

سب کریں تیری ستائش، خود ستائی ہے عبث
بند کر منہ کو، دہانِ کیسۂ زر کھول دے

دَہَر: زمانہ۔

پھیر دے گا دن ہمارے جب مقلب دہر کا
داغِ افلاس اپنے سینے میں ورم ہو جائے گا

دہشت سمانا: دل میں خوف سمانا۔

کیا شب تارِ جدائی کی سمائی دہشت
کر گئی روشنی دیدۂ بیدار گریز

دہلنا: خوف زدہ ہونا۔

ہوں جاں بہ لب مگر نہیں آ سکتی ہے اجل
ظلم کدے سے ایسی دہلتی ہے ہجر میں

دہلیز: دروازے کا فرشی حصہ جس کے اوپر پیر رکھ کر آتے جاتے ہیں، اُتر نگ کے مقابل یعنی چوکھٹ۔

اگر دہلیز چھونے کی تمھیں تعزیر دینی ہے
ہمارے ہاتھ باندھوا اپنے دروازے کے بازو سے

دَہَن: مُنہ۔

پان اکسیر کی بوٹی دہن یار میں ہو
ورقِ نقرہ لپیٹیں ورقِ زر ہو جائے

دَہنا: راست۔

بائیں کو بیٹھے وہ اُٹھ کر میری دَہنی سمت سے
دردِ دل اب ہو چکا دردِ جگر کا وقت ہے

دَہور: (دہر کی جمع) زمانہ۔

آدمی کرتے ہیں حساب شہور
اسی عنواں ہے مرورِ دہور

دیجور: اندھیری۔

لائے گر موسیٰ یدِ بیضا سے شمعِ طور کو
کر سکیں روشن نہ فرقت کی شبِ دیجور کو

دیدار پانا: دیکھنا۔

جیتے جی پاؤں دوست کا دیدار
ناسخ! ایسے مرے نصیب نہیں

____ ہونا: صورت نظر آنا۔

زاہدا عقبیٰ میں ہو گا اُن کو دیدارِ خدا
جو کہ دنیا میں بتوں کے طالب دیدار ہیں

دیدۂ قربانی: بے حس و حرکت پتھرائی ہوئی آنکھ، روشنی، نور سے محروم آنکھ۔

نُور کا نام شبِ تارِ جدائی میں نہیں
جو ستارہ ہے سو اک دیدۂ قربانی ہے

کام شمشیرِ نگہ کرتی ہے جس مقتل میں
جوہرِ تیغ وہاں دیدۂ قربانی ہے

دے دے پٹکنا: بار بار کوئی چیز ہاتھ سے بلند کرنا اور زور زور سے زمین پر مارنا، نظروں سے گرا دینا، بے عزت یا ذلیل کرنا۔

یوں مرے آئینۂ دل کو نہ تُو دے دے پٹک
دوست رکھتے ہیں حسین اے فتنہ گر آئینے کو

___ دے مارنا: کسی چیز کو بار بار پٹکنا۔

یادِ گیسو میں جو دے دے مارتا ہے آپ کو
ہو گیا مُودار سب مانندِ گیسو آئینہ

___ ڈالنا: کسی کو کوئی چیز دے دینا۔

بچ رہا ہے تیل جو بالوں سے دے ڈالو ہمیں
اے صنم! بہرِ چراغِ زیست روغن چاہیے

دیدے اُلٹ جانا: حیرت زدہ ہونا، دنگ ہو جانا۔

نظر آ جائیں جو آئینے تری رانوں کے
کیوں اُلٹ جائیں نہ دیدے ترے حیرانوں کے

___ دھنس جانا: آنکھوں میں حلقے پڑ جانا، کمزوری سے آنکھوں کا آنکھوں کے گڑھوں میں بیٹھ جانا۔

دھنس گئے ہیں ضعف کے مارے جو ہجرِ یار میں
میں کنواں کہتا ہوں اپنے دیدۂ غم ناک کو

___ سفید ہونا: اندھا ہو جانا۔

یار آیا تو ہوئے دیدۂ ناکام سفید
جیسے ہو آمدِ سلطاں میں در و بام سفید

دیر کرنا: تامل کرنا۔

دیر کی آنے میں تم نے میں تڑپ کر مر رہا
صبحِ محشر پر گیا وعدہ تمھارا شام کا

___ لگانا: دیر کرنا۔

قاصد! قاصد! میں کر رہا تھا
کیا دیر لگائی واہ قاصد

___ لگنا: دیر ہونا۔

دیر قاصد کو لگی جو راہ میں
تیری قسمت کا دلا یہ پھیر ہے

دیس: وطن، یہ لفظ ہندی ہے، دیپک راگ کی ایک راگنی کا نام ہے جو موسم گرما میں گائی جاتی ہے اور جس کا وقت رات کے دوسرے پہر سے تیسرے پہر تک ہے۔

ہے سفر ظاہر میں ناسخ! چشمِ باطن سے مگر
دیکھتا ہوں دیس کو دن رات میں پردیس میں

اے مُغنی! سُن مرے نالے ذرا پردیس میں
درد ایسا ہے بھلا کاہے کو تیرے دیس میں

دیکھ آنا: کہیں جا کر کسی کو دیکھنا اور پھر واپس آنا۔

ہو جہاں یار وہیں اُڑ کے یہ دیکھ آتی ہیں
مری پلکیں ہوئیں پرواز کو پر آنکھوں میں

____ پانا: کسی چیز کو جو آنکھوں سے اوجھل رکھی جاتی ہو یا رہتی ہو کسی موقع پر کسی ترکیب سے دیکھ لینا۔

کوئے جاناں دیکھ پائے گل، تو گلشن چھوڑ دے
نکہتِ گل بھی صبا کا بلکہ دامن چھوڑ دے

____ کر پاؤں رکھنا: قدم دیکھ بھال کر رکھنا تا کہ کوئی چیز پاؤں تلے آ کر کچلی نہ جائے۔

بچھ رہے ہیں برگِ گل کوئی رگِ گل چُبھ نہ جائے
پاؤں رکھ گلشن میں اے سروِ خراماں! دیکھ کر

____ لینا: امتحان کرنا، آزمانا۔

دیکھ لینا کہ ترا ہم بھی وضو توڑیں گے
محتسب تو نے اگر شیشہ ہمارا توڑا

دیکھنا: مخاطب اور آگاہ کرنے کا کلمہ۔

قدر اُس کے سر کی سوچو ہوتی ہیں روحیں فدا
راہ میں بچھتی ہیں آنکھیں دیکھنا توقیرِ پا

دیکھیے کیا ہو، دیکھیے کیا ہوتا ہے: بُرا کلمہ، دیکھا چاہیے کیا انجام ہوتا ہے، کسی کام کے اچھا یا بُرا ہونے کے انتظار میں بھی بولتے ہیں۔

دیکھیے کیا ہو عشق میں ناسخ
دل مرا ان دنوں مشوش ہے

دین برباد ہونا: ایمان نہ رہنا، بے دین ہو جانا۔

بُرا ہو بد بخت عاشقی کا، نہ دیں ہو برباد یوں کسی کا
بنا ہے عشق بتاں میں ٹیکا، نشانِ سجدہ مری جبیں کا

____ جانا: بے دین ہونا۔

ڈر نہ واعظ جو ہوا عشق بتوں سے مجھ کو
جائے گا دین نہ ایمان خدا حافظ ہے

____ و دنیا کی فکر ہونا: دینی و دنیوی تفکرات لاحق رہنا۔

دین و دنیا کی عبث فکر ہے تجھ کو ناسخ!
وہی ہو گا جو ارادہ ہے مرے مولا کا

دینا لینا: کھلے دل سے راہِ خدا میں دینا۔

دے لے کسی کو قابو جو انسان کا چلے
پاؤں کے بدلے ہاتھ سے راہِ خدا چلے

دیو کا سایہ: آسیب، عفریت۔

یاد ہے سایۂ دیوار کسی کا ناسخ!
دیو کا سایہ ہوا سایۂ طوبیٰ مجھ کو

دیوار اُٹھانا: دیوار تعمیر کرنا۔

چاہیے تعمیرِ دل جو ساتھ اُٹھا لے جائے گا
یوں خرابی کے لیے دیوار اُٹھا یا در اُٹھا

____ اُٹھنا: دیوار تعمیر ہونا۔

سب زمینیں ہیں نئی بیتیں ہیں اے یار! نئی
روز یہاں ریختے کی اُٹھتی ہے دیوار نئی

____ بن جانا: بے حس و حرکت ہو جانا۔

نقش در سا رہ گیا ہوں درِ یار دیکھ کر
دیوار بن گیا ہوں میں دیوار دیکھ کر

____ بنانا: دیوار تعمیر کرنا۔

پر لگا دے گا مجھے شوق اگر چاہے گا
اپنے گھر کی تو بنا شوق سے دیوار بلند

—— پر دھوپ آنا: دیوار پر آفتاب کا عکس آنا۔

کیا شبِ وصلِ صنم کی چاندنی آتی ہے یاد
روزِ فرقت جب مری دیوار پر آتی ہے دھوپ

—— پھاندنا: دیوار پر چڑھ کر کسی طرف کو کودنا۔

ناتواں ہر چند ہیں پر ایک شب اے رشکِ ماہ!
پھاندیں گے دیوار مثلِ سایۂ دیوار ہم

—— توڑنا: دیوار میں رخنہ کر دینا، دیوار میں آدمی کے داخل ہونے کے لائق دروازہ توڑنا۔

ٹکراؤں واں جو سر تو وہ کہتا ہے کیا مجھے؟
صاحب! نہ مجھ غریب کی دیوار توڑیے

—— کھینچنا: حدِ فاصل بنانا۔

بھر رہا ہے کیا ہی ظالم! تیری خاطر میں غبار
شوق سے اب میرے اپنے بیچ میں دیوار کھینچ

دیوانگان: (دیوانہ کی جمع) دیوانے، پاگل۔

نیک و بد کی کیا خبر دیوانگانِ عشق کو؟
دشمن اپنا کیوں نہ پروانہ کہے فانوس کو

دیوانہ پن: دیوانگی۔

کیوں نہ پھاڑوں پیرہن؟ پیراہنِ گل کی روش
فصلِ گل آئی مجھے دیوانہ پن یاد آ گیا

—— ہے مگر بات دانائی کی کہتا ہے: یعنی دیوانے کی دیوانگی پر نہ جاؤ بات ہوشیاری کی کہتا ہے۔

ہوں تو دیوانہ ولے! کہتا ہوں دانائی کی بات
حلقۂ زنجیر بہتر حلقۂ احباب سے

دیوانی: (دیوانہ کی تانیث) جس کے حواس اور عقل صحیح طور پر کام نہ کرتے ہوں۔

دیوانی سی جنگل میں، پھرتی ہے پڑی لیلیٰ
جذبِ دلِ عاشق کی، تاثیر اسے کہتے ہیں

دھار: پانی یا لہو یا کسی اور سیال چیز کی مسلسل روانی بلندی سے پستی کی طرف، تیغ یا دمِ خنجر وغیرہ۔

بارِ غم بحرِ محبت میں شناور کو نہیں
دھارے میں ہلکی ہے کشتی لبِ ساحل بھاری

کھلوائی فصد یار نے میں قتل ہو گیا
کم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سے

—— بند ہو جانا: دھار کند ہو جانا، سحر کی تاثیر سے دھار کا کاٹ نہ کرنا۔

تیرے ابرو سے کسی صورت نہیں مجھ کو پناہ
سحر سے ہو جاتی ہے تلوار کی بھی دھار بند

دھارا: دریائے قمار کے وسط کی روانی آب۔

ابر کو نسبت بھلا کیا چشمِ دریا بار سے
ایک دم روئے کنارے پر جو ہم دھارا ہوا

دھتورا: ایک قسم کا گول پھل ہے جس کی کھال کانٹے دار ہوتی ہے اور اُس کا تخم تھوڑا سا کھایا جائے تو نشہ کرتا ہے اور سر پھراتا ہے زیادہ کھایا جائے تو ہلاک کر دیتا ہے۔

مجھ کو سودائی بنایا ہے دکھا کر آنکھیں
تم دھتورے کا لیا کرتے ہو بادام سے کام

دَھج: وضع۔

ہیں حسیں اور بھی پر تجھ میں ہے ہر بات نئی
دھج نئی ، وضع نئی ، گات نئی ، بات نئی

دَھجی: کپڑے کا معمولی ان سلا ٹکڑا۔

یادِ گیسو میں ہوا، میرا یہ دھجی سا بدن!
مجھ پہ پھبتی کہتے ہیں، مُوباف ہے گیسو نہیں

دھجیاں اُڑانا: کپڑے کو پارہ پارہ کرنا۔

گر نہیں ہے جیب سینے کی اُڑا دے دھجیاں
فصلِ گُل میں کس لیے دستِ جنوں بے کار ہے

___ اُڑنا: کپڑا پُرزے پُرزے ہونا۔

پیرہن کی نوجوانی میں اُڑی تھیں دھجیاں
جسمِ گُل میں کیا مری اُتری ہوئی پوشاک ہے

دَھڑکا: خوف، اندیشہ، ڈر۔

ہوں میں بیمار گیا غیر کے دل کا دھڑکا
کی مرے درد نے خاصیتِ درماں پیدا

دَھنس: گھسنا۔

بھری خندق میں ہیزم اور جلایا
کہ دھنس آئیں نہ تا خیمہ میں اعدا

دُھواں پھیلنا: دُھوئیں کا چار جانب ہوا میں بکھر جانا۔

روشنی کے عوض دھواں پھیلا
شمع سے ہو گیا مکان سیاہ

___ دھار گھٹا: سیاہ گھٹا، کالی گھٹا، دھوئیں کی طرح چھائی ہوئی گھٹا، چھائے ہوئے گہرے سیاہ بادل۔

چاہیے پانی کے بدلے ہو شرر بار گھٹا
دودِ آہِ دلِ سوزاں ہے دھواں دھار گھٹا

___ نکلنا: دھوئیں کا کسی روزن سے باہر آنا۔

غنچۂ گل سے نکلتی ہے یہ ہر دم بوئے گل
کب نکلتا ہے دھواں، اے گل، ترے منہال سے

___ ہو جانا: بخار بن کر اُڑ جانا، ہوا ہو جانا۔

اس قدر ہے شوخ رنگت روئے آتش ناک کی
شعلۂ آتش ترے آگے دھواں ہو جائے گا

دَھوبی: گازُر، وہ شخص جس کا پیشہ میلے کپڑے دھو کر صاف کرنا ہو۔

دھوئے ہیں دھوبی نے دریا میں جو کپڑے یار کے
آج کوسوں تک معطر دامنِ ساحل ہوا

دُھوپ اُترنا: کسی بلند مقام سے زوالِ سورج کی کرنوں کا اُترنا۔

بیٹھتا ہوں جب میں تیرے سایۂ دیوار میں
چڑھتے چڑھتے ضد کے مارے پھر اُتر آتی ہے دھوپ

___ پڑنا: سورج کی کرنوں کا پڑنا۔

کیا! لال ہوئی ہیں مری زنجیر کی کڑیاں
پڑتی ہے غضب! وادیِ وحشت میں کڑی دھوپ

____ چڑھنا: دن چڑھنے کے ساتھ سورج کا چڑھنا۔

شام ہو جاتی ہے چڑھتی ہی نہیں دیوار پر
روزِ فرقت کیا زمیں پر پاؤں پھیلاتی ہے دھوپ

____ چُھپنا: قریب شام یا بدلی گھرنے سے دھوپ کا غائب ہو جانا۔

وصل کی شب صبح ہونے پر ہے باندھ اشکوں کا تار
بیشتر اے چشمِ تر بارش میں، چُھپ جاتی ہے دھوپ

____ سہنا: دھوپ میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دھوپ کی گرمی کو برداشت کرنا۔

ہیں سرو و صنوبر جو جلیں دھوپ میں دن بھر
وہ سروِ رواں سہہ نہ سکے ایک کڑی دھوپ

____ کھانا: جاڑے میں دھوپ کی گرمی سے بہرہ مند ہونا (فائدہ اُٹھانا)۔

کوئی دم اوجھل نہ ہو نظروں سے او خورشید رُو!
بعد مدت آج میری چشمِ تر کھاتی ہے دھوپ

____ میں جلنا: تیز دھوپ میں زیادہ دیر تک رہنا۔

دوپہر سے جلتے ہیں ہم مثلِ دوزخ دھوپ میں
سُنتے تھے کوچے میں عالم خُلد کے گل زار کا

____ نکلنا: سورج کی کرنوں کا پھیل جانا۔

جلوۂ رخسارِ جاناں سے نکل آتی ہے دھوپ
وصل کی شب میرے ویرانے میں ہو جاتی ہے دھوپ

دھوکا کھانا: کسی کے فریب میں آ جانا۔

دھوکا نہ کھا ظروفِ وضو کو تُو دیکھ کر
مسجد ہے، مے فروش کی تاتخ دُکاں نہیں

____ ہونا: نقلی چیز یا نقلی بات یا مصنوعی معاملہ پر اصلیت کا گمان ہونا۔

گُل کو جب دیکھا تری تصویر کا دھوکا ہوا
بولی جب بلبل تری تقریر کا دھوکا ہوا

دھوکے میں: فریب کھا کر، کسی اور کے گماں سے۔

اے پری! مکھڑا ملا ہے کیا ہی پیارا چاند کو
رات میں نے تیرے دھوکے میں پکارا چاند کو

دُھول: خاک، گرد۔

جو ترا نقشِ قدم ہے پھول ہے
نکہتِ گل رہ گزر کی دھول ہے

دُھوم مچانا: حالتِ کیف ولطف میں شور و ہنگامہ و کود پھاند کرنا۔

رات دن دھوم مچائیں جو مرے طفلِ سرشک
سچ تو ہے خواب کا کیوں کر ہو گزر آنکھوں میں

____ ہونا: شہرت ہونا۔

دھوم ہے تیرے عذارِ صاف کی آفاق میں
اپنا آئینہ نہیں کرتا اب اسکندر پسند

دھیان آنا: خیال آنا۔

آج ہوتا ہے دلا! درد جو میٹھا میٹھا
دھیان آیا ہے تجھے کس کے لبِ شیریں کا

____ رہنا: خیال رہنا۔

عشق کامل جو ہوا، ننگ کہاں عار کہاں
دھیان بدمست کو رہتا نہیں رسوائی کا

___ کرنا: خیال کرنا۔

ہو گئے تارِ سیم بال تمام
نہ گیا دھیان ساق سیمیں کا

___ میں ہونا: خیال میں ہونا۔

ہے گمانِ روزنِ دیوار چشمِ غول پر
ہوں بیاباں میں مگر ہے کوئے جاناں دھیان میں

ڈ

ڈاب/ڈابر: پہاڑی کے قدموں میں واقع چھوٹا تالاب، ایک قسم کی گھاس جس کا بان بنا جاتا ہے، فیتہ یا چمڑے کا کمربند جس کو ہندی میں پیٹی کہتے ہیں اور اُردو میں ڈاب۔

تلوار میرے حلق پہ حسرت نے پھیر دی
اک جا جو دیکھے عاشق و معشوق، ڈاب میں

ہے تعجب ، آسمانِ تفرقہ انداز سے
ایک جا ہیں، عاشق و معشوق کیوں کر ڈاب میں

رہتے ہیں اس میں عاشق و معشوق ایک جا
دنیا سے خاصیت ہے جدا تیری ڈاب کی

ڈاک (۱): مسلسل قے آنا، (یہاں مراد ہیضہ ہونا ہے، بددعا دی گئی ہے)۔

میں نے یہ مصراع تاریخ کہا
"ڈاک ایسا لگے دشمن کو شتاب"

___ (۲): گلے میں پھندا لگنا، مسلسل قے۔

کیا پیوں مے ہجرِ ساقی میں کہ لگ جائے گی ڈاک
بس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہوجائے گا

___ (۳): خبر یا خطوط ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا انتظام۔

روح ہے ہر جسم میں مشتاقِ اخبارِ اَجل
اس لیے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے

___ بند کرنا: خبر یا خطوط پہنچانے کے انتظام کو درہم برہم کر دینا۔

میرے ناموں سے یہ نفرت رکھتے ہیں اہلِ وطن
بس نہیں چلتا نہیں تو بند کر دیں ڈاک کو

___ کا ہرکارہ: وہ شخص جس کے سپرد خبر یا خط پہنچانے کا کام ہو۔

اشتیاقِ نامۂ محبوب میں
اب مصاحب ڈاک کا ہرکارہ ہے

___ لگ جانا: بار بار قے ہونا۔

کیا پیوں میں ہجرِ ساقی میں کہ لگ جائے گی ڈاک
بس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائے گا

ڈالی: شاخِ گل بن جس میں پھول لگے ہوں، وہ ٹوکری جس میں پھول (اور پھل بھی) رکھ کر باغباں اُمرا کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

بہرِ دندانِ یار روتا ہوں
ہر مژہ موتیا کی ڈالی ہے

چمن دولت سرا کا صحن ہے رنگیں خرامی سے
ترے جاروب کش کی ٹوکری پھولوں کی ڈالی ہے

ڈبونا: غرق کرنا۔

جلوۂ دندانِ جاناں سے ہوا ہوں میں ہلاک
مجھ کو قسمت نے ڈبویا موتیوں کی آب میں

ڈرانا: خوف دلانا۔

ہمہ تن چشم ہے تاروں سے ڈرانے کے لیے
تیری فرقت میں ہوئی دیو یہ رات مجھے

ڈرتے ڈرتے: وہشت زدہ ہوکر، خائف ہوکر۔

ڈرتے ڈرتے گر پڑے ہیں ایک دو آنسو مرے
نوح کے طوفان کا طوفان جوڑا چاہیے

ڈر کھو دینا: رعب کو زائل کر دینا، کسی کے دل سے اپنا خوف نکال دینا۔

ناتوانی نے نکل جانے کا ڈر تو کھو دیا
یار کو اب اپنے مر جانے سے دھمکاتا ہوں میں

___ نکل جانا: کسی کے دل سے خوف جاتا رہنا۔

ڈر تھا اثر کا اُس کو سو وہ بھی نکل گیا
نادم ہوا ہوں منہ سے میں نالہ نکال کے

ڈسنا: سانپ کا کاٹنا۔

مشابہ اے پری رو! ہے جو تیری زلفِ پیچاں سے
نہیں ہوتا وہ جاں بر جس کو کالا ناگ ڈستا ہے

ڈلی: سپاری، فوفل۔

اے رشکِ گل! نہ عطر لگانے سے ہو کبھی
جو ہے ترے لعابِ دہن سے ڈلی میں بُو

ڈنڈ: بازوئے مردم۔

جہاں میں چھٹتے ہیں جن و پری سب تجھ پہ مرتے ہیں
عبث تعویز تُو نے ڈنڈ پر اے جانِ جاں! باندھا

ڈور سلجھانا: اُلجھی ہوئی ڈور کو صاف کرنا کہ گرہیں اور پھندے باقی نہ رہیں۔

آپ پُرنور اُنگلیوں سے ڈور سلجھاتے نہیں
پنجۂ خورشید میں جیبِ سحر کے تار ہیں

___ کو مانجھا دینا: کوٹا اور کپڑ چھان کیا ہوا شیشہ پختہ چاولوں، میدے یا سریش کی لُبدی میں ملا کر اور کسی قسم کا پسا ہوا رنگ مثلاً تج کو شامل کر کے اُس سے ڈور کو سوتنا۔

وے اس کو کوٹ کر مانجھا تُو اپنی ڈور کو
شیشۂ دل میرے پہلو میں جو چکنا چور ہے

ڈورا: گردن، بازو، ران اور کمر میں باندھا گیا تاگا۔ رقاصوں کا گردن کو جنبش دینا۔

ڈورا مرے صنم کی، جو گردن کا دیکھ لیں
زُنّار رکھیں صاحبِ اسلام دوش پر

___ ڈالنا: کسی سوراخ دار شے میں ڈورا پرونا۔

صوفی جو ہیں نماز کریں گے بجائے رقص
ڈالیں جو ڈورا سبحہ میں تارِ رباب کا

ڈولی: عام عورتوں کے سوار ہونے کے لیے ایک قسم کی سواری۔

جاؤں دنیا سے ترے جانے سے پہلے اے صنم!
ہے یہی میرا کفن، ڈولی کی چادر کھول دے

ڈھال: سپر، تلوار کے وار، تیر اور نیزے سے بچاؤ کے لیے مستطیل یا گول دھات کی چادر۔

مانند شاخ گل ہے شمشیرِ دستِ قاتل
ڈھال اُس کے عکسِ رُخ سے پھولوں کی ٹوکری ہے

ڈھانپنا: کسی چیز سے پوشیدہ کرنا، کسی چیز پر حفاظت یا چُھپانے کی نیت سے پوشش ڈال دینا۔

کیا چُھپیں میرے داغ سیاہوں سے
ڈھانپ لے ابر ، آفتاب نہیں

ڈھکیلنا ر دھکیلنا: کسی چیز یا کسی شخص کو اپنی جگہ سے ہٹانا بلا خیال اس امر کے کہ یہ گرے یا سنبھلے یا ٹوٹے۔

میرے ساغر کو نہ سختی سے ڈھکیل اے مے فروش!
شیشۂ دل ٹوٹ جاتا ہے ذرا سی ٹھیس میں

ڈھلکنا: کسی چیز کا لڑھکنا، پھسلنا۔

ڈھلک آتے ہیں رُخساروں سے جو قطرے پسینے کے
گُہر بنتے ہیں، دریا کی طرح، چاہِ زنخ داں میں

ڈھنگ سیکھنا: کسی کی روش اختیار کرنا۔

گھر میں تیرے پاس سے جاتا نہیں
اب تو سیکھا ہے مرے ڈھنگ آئینہ

___ نکالنا: روش پیدا کرنا۔

تم چھپرکھٹ میں ہم جنازے پر
کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا

ڈھونڈ پھرنا: جستجو و تلاش کر کے ناکام پھرنا۔

چمنِ دہر کو ہم ڈھونڈ پھرے مثلِ نسیم
غیر جامِ مئے گلگوں گلِ بے خار نہیں

___ مارنا: نہایت جستجو و تلاش کر کے ناکام رہنا۔

رٹ ہے جس کے نام کی اُس کا نشاں ملتا نہیں
لا مکاں تک ڈھونڈ مارا ہے مکاں ملتا نہیں

___ نکالنا: جستجو کر کے تلاش کرنا۔

اُس ستم گر کو یہاں تک تو مرے ساتھ ہے ضد
میں نے گھر ڈھونڈ نکالا تو وہ گھر چھوڑ دیا

ڈھونڈنا: جستجو کرنا۔

گُل کر دیا جو اُس گُلِ تر نے چراغِ گل
ڈھونڈھا چراغِ لیلیٰ نہ پایا سراغِ گل

ڈھیر: انبار، مدفنِ فقرا۔

ڈھیر جو ہے میری ٹوٹی ہوئی زنجیروں کا
خرمنِ دانۂ زنجیر اسے کہتے ہیں

اُلفتِ ابرو میں کھینچا ہے یہ ماتھے پر الف
ڈھیر بھی ہو سرو کے سائے میں مجھ آزاد کا

ڈھیل: سستی، عدمِ دلچسپی۔

کھنچ رہا ہے وہ اگر کھینچ رہنے دو
اب تو اپنی سمت سے بھی ڈھیل ہے

ذ

ذبح ہونا: گلو بریدہ ہونا، کشتہ ہونا۔

وصل میں سنتے ہی تکبیر کو ہم ذبح ہوئے
کیا موذن نے کیا کارِ ثواب آخرِ شب

ذری: ذرا، تھوڑا۔

ہے یہ اس امر کی دلیل قوی
نہیں اہمال و اختلاف ذری

ہیں وحوش و طیور اس سے بری
نہیں اُن کو یہ احتیاج ذری

ذقن: ٹھوڑی، زنخداں۔

اُسترا اُس کے ذقن پر جو پھرا ثابت ہوا
دُور ہو جاتے ہیں تنکے حلقۂ گرداب سے

ذِکر آنا: کسی کا تذکرہ آنا۔

کروں مذکور کچھ آتا ہے آخر ذکر جاناں کا
مری جو بات ہے گویا وہ ایک بندِ مرجّع ہے

___ ہونا: کسی کا تذکرہ ہونا، کسی کے بارے میں بات ہونا۔

ذکر اے جان! ہے کیا تیرے قدِ بالا کا
دل مجھے عالمِ بالا کی خبر دیتا ہے

ذوالجلال: اللہ کی صفت، جلال والا۔

وہی ہے ذوالجلال و الاکرام

ذُوالفقار: حضرت علیؓ کو بخشی جانے والی تلوار جو ریڑھ کی ہڈی کی شکل کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ غنیمت میں ملی تھی۔

حد سے کیوں بڑھ کے کرتے ہیں زخمی
تیرے ابرو ہیں ذوالفقار نہیں

ذُو ذُنابہ: دُم دار ستارے کی قسم کا ایسا ستارہ جو گیسو دار دکھائی دیتا ہے۔

اُس بھبھوکے کی نگاہِ گرم ہے تیرِ شہاب
چہرہ گیسو سے ستارا ذُوذُنابہ ہو گیا

ذہب: سونا، طلا۔

فضۂ معدنی سے تا بہ ذہب
اور یاقوت پھر زمرد سب

ذہنی: (۱) ذہن سے منسوب، دماغی، عقلی۔
(۲) عقل مند، ذہین۔

پر جو استادِ کار ہیں بڑھیے
ذہنی ترکیں بنائیں گے اس کے

ر

رات بڑھ جانا: رات کا دن کی بہ نسبت زیادہ ہونا۔

چھوڑ کر چہرے پہ زُلفیں معجزہ اُس نے کیا
ایک پل میں بڑھ گئی رات اور دن کم ہو گیا

___ بھاری ہونا: رات کو تکلیف زیادہ ہونا، رات کے وقت کا شاق ہونا، رات کا گراں ہونا۔

زُلف کے حد سے زیادہ، رُخ سے ہیں، مُجھ زار پر

____ پہاڑ ہونا: رات کاٹے نہ کٹنا، رات بڑی ہونا۔

ہو گئی مجھ کو شب فرقت پہاڑ
چھپ رہی ہے کیوں کر پسِ کہسار صبح

____ تھوڑی ہونا: رات کا کم باقی رہنا، صبح ہونے کے قریب جس قدر رات باقی رہے۔

ہے شب ہجر جو اے ماہِ جبیں! تھوڑی سی
ہے مرے جسم میں بھی جانِ حزیں تھوڑی سی

____ دن: شب و روز۔

رات دن غافل! بدوں سے بھی کیا کر نیکیاں
کیا بُرا ہے اس میں کچھ تیرا بھلا ہو جائے گا

____ کٹنا: رات بسر ہونا۔

دن گزر جاتا ہے جوں توں، رات کٹتی ہی نہیں
ناگوارا ہجر میں ہے چاندنی، بھاتی ہے دھوپ

راجہ اِندَر کا اکھاڑا: ایک فرضی روایت ہے کہ راجہ اندر پریوں کا بادشاہ ہے اور اُس کی محفل کو جہاں پریاں جمع رہتی ہیں اکھاڑا کہتے ہیں، استعارتاً مجمعِ خوباں، خوب صورتوں کا مجمع۔

لڑنی ہے پریوں سے کشتی پہلوانِ عشق ہوں
مجھ کو ناسخ! راجہ اندر کا اکھاڑا چاہیے

راز کھلنا: بھید ظاہر ہونا۔

راز اپنے کھل گئے خط کی طرح
مل گئے غیروں سے اکثر نامہ بر

راس (۱): سازگار، موافق۔

ساتھ شیشوں کے، بدن ٹوٹنے لگتا ہے میرا
واعظا! مجھ کو کبھی توبہ سے راس نہیں

____ (۲): سر۔

اس لیے آدمی ہوئے مامور
کریں بخشے میں حلق راس ضرور

راکھ: وہ خاک جو کسی شے کے جل جانے کے بعد بچ رہتی ہے۔

راکھ پر لیٹوں جلا کر بوریے کو، جی میں ہے
خوش نہیں آتا قبائے فقر پر اتو مجھے

راگ: لَے۔

آواز اُس کی راگ ہے آنکھیں ہیں جامِ مے
مطرب سے مدعا ہے نہ خُمّار سے غرض

رانگا: مٹی کے کھلونے بنانے والا، رانجھڑا۔

کون دل پگھلا نہ تیرے روئے آتش ناک سے
تھا جو سیم اندام تیرے آگے رانگا ہو گیا

راہ بند کرنا: راستہ روکنا۔

بند کر راہِ قضا غافل! یہ کیا کرتا ہے حکم
گردِ خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج کا

____ بند ہونا: راستہ رُکا ہونا۔

بند ہے راہِ خزاں چین کرو بادہ کشو!
بے سبب چار طرف باغ میں یہ تاک نہیں

___ بھولنا: راستہ فراموش کرنا، راہ گم کرنا۔

صبح شب فراق کو بھولی افق کی راہ
یہ تیرگی ہے اختر بختِ سیاہ سے

___ پانا: بھیڑ میں چلنے کی گنجائش پانا یا ایسے راستے میں چلنے کی اجازت پانا جہاں گزرنے کا حکم نہ ہو۔

راہ پائے ترے کوچے میں جو وہ آنے کی
نہ رکھے بادِ صبا پاؤں گلستاں میں کبھی

___ تکنا: انتظار کرنا۔

آیا نہیں پھر کے آہ قاصد
تکتا ہوں میں کب سے راہ قاصد

___ چلتا: راہرو، راہ گیر۔

مجھ کو بیگانہ سمجھے ہے ظالم
راہ چلتوں کو آشنا جانے

___ چلنا: راستے میں چلنا۔

تیری گلی کی راہ چلا ہوں کئی قدم
مشتاق کیوں نہ میرے قدم کا ہو ہر بہشت

___ سے گزرنا: راہ میں چلنا۔

گزرتی ہے نسیمِ زلفِ یار، اس راہ سے اکثر
نہ ہو گی، روزنِ دیوار سی بُو نافِ آہو میں

___ کا پیچ: وہ موڑ، کجی اور گھماؤ جو پہاڑی راستوں میں ہوتا ہے۔

آئے گا پیچ میں، ہے خواہشِ رفعت جس کو
دیتے ہیں سخت اذیت رہِ کوہسار کے پیچ

___ کترا کے نکل جانا: کسی راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے نکل جانا۔

میرے گھر کی راہ کترا کر نکل جاتا ہے چاند
رہتی ہے فرقت کی شب باہر ہی باہر چاندنی

___ کٹنا: راہ کا قطع ہونا، راستے کا طے ہونا۔

کٹی پیادہ روی میں نہ راہِ منزلِ عشق
مروں تو باؤ کے گھوڑے پہ اب سوار ہوں میں

___ لگانا: رہنمائی کرنا۔

دل نے جس راہ لگایا میں اُسی راہ چلا
وادیٔ عشق میں گم راہ کو رہبر سمجھا

___ لینا: جدھر جانے کا قصد ہو، اس راستہ پر چلنا۔

وادیٔ ہستی میں آتے ہی عدم کی راہ لی
ساتھ اپنے توسنِ عمرِ رواں پیدا ہوا

___ ملنا: منزلِ مقصود نظر آنا۔

رفتارِ یار دیکھ کے ایسا ہوا ہے گم
ملتی نہیں ہے ماہ کو راہ آسمان پر

___ میں پھیر ہونا: راہ میں کجی ہونا، راستہ سیدھا نہ ہونا، راستہ کا چکردار ہونا۔

موت کی بھی راہ میں کیا پھیر ہے؟
مثلِ قاصد آنے میں جو دیر ہے

___ میں ٹکنا: پاؤں کا زمین پر لگنا، زمین کو چھونا۔

بانکپن میں پانچ ہے چلتا ہے وہ پنجوں کے بل
راہ میں ٹکتی نہیں اس فتنہ گر کی ایڑیاں

____ میں رہ جانا: ساتھ چھوڑ دینا۔

ساتھ تیرا چھوڑ دے گا راہ میں رہ جائے گا
اے مُسافر! جسم تیرا نقشِ پا سے کم نہیں

____ میں کانٹے بچھانا: کسی راستے کو کسی تدبیر سے دشوار گزار یا نا قابلِ رفتار کر دینا۔

جا سکے کیا، کوئی اُس قاتل کی جولاں گاہ میں
سایۂ مژگاں بچھا دیتا ہے کانٹے راہ میں

____ میں ہونا: راستے میں ہونا۔

لکھ چکا ہے وہ ستم ایجاد خط
راہ میں ہے اے دلِ ناشاد خط

رایَت: پرچم۔

ہو مبارک تا صد و سی سال چترِ سلطنت
سایہ افگن ہو سدا رایت علم بردار کا

رُباب: سارنگی کی طرح کا ایک تاردار چوبی باجا، تنبور جس کے نچلے حصے پر کھال منڈھی ہوتی ہے۔ لکڑی کی مضراب سے بجایا جاتا ہے۔

صوفی جو ہیں نماز کریں گے بجائے رقص
ڈالیں جو ڈورا سبحہ میں تارِ رباب کا

رُتبہ: وقار، عزت، حیثیت، درجہ۔

اُڑتے پھرتے ہیں، بھلا کیا رتبۂ اوراقِ گل؟
مصحفِ رخسار اُس گل کا ہے ایمانِ بہار

____ کم کرنا: عزت گھٹا دینا۔

مَل کے مِسّی رُتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیروں کو نیلم کر دیا

رَٹ: کسی کا بار بار ذکر کرنا۔

جوشِ سودا میں یہی رَٹ ہے مجھے
میری چھاتی سے کہیں لگ جائے داغ

____ لگ جانا: کسی کا بار بار ذکر کرنے کی خُو (عادت) ہو جانا۔

چاند ہے چہرہ ، شَفق ہے جائے داغ
کیوں نہ رٹ لگ جائے مجھ کو ہائے داغ!

رَٹنا: بار بار یاد کرنا، ذکر کرنا۔

بھیجے گر محبوب تو اتنا رٹوں
یک قلم ہو جائے مجھ کو یاد خط

رِجس: ناپاک، کثافت، گندگی۔

ناسخ تمام رجس تناسخ سے پاک ہے
وہ شمع ہو گیا تو یہ پروانہ ہو گیا

رجعتِ خورشید: آنحضرتؐ سے منسوب حضرت علیؓ کے لیے غروب ہونے کے بعد دوبارہ سورج کے پلٹ آنے کا معجزہ۔

کیا ضرر منکر ہوئے دو چار اگر خفاش طبع
سب نے دیکھا رجعتِ خورشید کے اعجاز کو

رُجوع کرنا: طبیب سے اپنا حال کہہ کر اُس کا علاج کرانا، کسی طبیب سے علاج کرانا۔

ایسا طبیب کون ہے اے گل کہ بارہا
تجھ سے رجوع نرگسِ بیمار نے کیا

رَچنا: ایک شے کی بُو دوسری چیز میں سرایت کر جانا۔

کوئی، سر، رکھ کے اس پر، سو گیا تھا، خواب میں، اِک دم
رچی ہے نکہتِ زلفِ معنبر، میرے زانو میں

رُخ نہ کرنا: توجہ والتفات نہ کرنا۔

ہٹ گیا ہے یہ! کسی گیسو و رُخسار سے دل
کہ کبھی رُخ نہ کروں گبر و مسلماں کی طرف

رَخت (۱): جامہ، لباس۔

دستِ نازک سے لگائیں تُو نے تلواریں جو آج
کیا ہمارے رختِ عریانی پر اتو ہو گیا

___ (۲): جامہ، تن ڈھانپنا۔

کہ اے تُو میں، کاتنے کو دھنیں
بہر پوشاک و رخت تھان بُنیں

رُخصت مانگنا: اجازت مانگنا۔

تُو نزاکت سے گلستاں تک جو رخصت مانگتا
رنگ روئے گُل سے اُڑنے کی اجازت مانگتا

رَدّ: واپسی کا پھراؤ۔ سورج لوٹانا۔ حضرت علیؓ کی نماز قضا ہونے کے واقعے کا حوالہ ہے۔

ایک دن بہر نمازِ مرتضیٰ
ردِ شمس اُس ذاتِ معجز نے کیا

رَسا: پہنچ۔

ہزاروں قامتِ بالا کے مضموں کیوں نہ ہوں موزوں؟
رسا تا عالمِ بالا ہماری طبعِ عالی ہے

رسائی پانا: ایسی جگہ پہنچ جانا جہاں گزر مشکل ہو، دخیل ہونا۔

رسائی غیر نے پائی کوئی قصہ نہ برپا ہو
مری نیند اُڑ گئی شوق اُن کو ہے جب سے کہانی کا

___ پیدا کرنا: رسوخ اور دخل ہونا۔

کچھ تو اِن روزوں رسائی نا اثر پیدا ہوئی
واہ واہ کرنے لگا ہے سُن کے میری آہ کو

رَستہ بتانا: رہبری و رہنمائی کرنا۔

تیری مسجد میں بھٹک کر آ رہے ہم مے پرست
زاہدا! رستہ بتا دے خانۂ خمار کا

___ بند ہونا: نظارگیوں سے بھیڑ ہونا، رستہ رکا ہونا۔

زباں یوں میری وزدانِ سخن نے بند کر دی ہے
کہ رستے بند ہو جاتے ہیں جیسے خوفِ رہزن سے

رستے سے گزرنا: کسی راستے سے چلنا۔

تیرے رستے سے جو گزرا اے پری! مجنوں ہوا
داغِ سودا ہے فقط سودا ترے بازار کا

___ میں ملنا: اثنائے راہ میں ملاقات ہونا۔

مل گیا رستے میں تُو بھاگا چھپا کر منہ کو ہائے
کہہ دیا، کہہ دو نہیں ہیں، گر میں اُس کے گھر گیا

رُشمی: کندن کے سونے کا بنا ہوا باریک ہار۔

کس درجہ! سنہری تری رنگت ہے پری رُو!
رُشمی ہوئی کندن کی بھی زنجیر گلے میں

رَسّی: موٹی ڈوری، سانپ کو بھی مستورات کی زبان میں کہتے ہیں، دونوں معانی کی رعایت شعر میں موجود ہے۔

داغ ہے طاؤس اُس گل گوں قبا کے سامنے
سانپ ہے رسّی سے کم زلفِ دوتا کے سامنے

رِشتۂ سِلک: سلک کا تاگا یا ڈورا۔

خجلتِ دندانِ جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا

رَشک آنا: کسی کا عروج یا ترقی یا خوش نصیبی دیکھ کر داد دینا اور ویسا ہونے کی خواہش کرنا۔

رشک جو آتا ہے ناسخؔ! بختِ بلبل پر مجھے
جب کھلا غنچہ مرا ٹکڑے گریباں ہو گیا

ـــــ سے جلنا: کسی کا رسوخ یا اعزاز یا ترقی دیکھ کر سوختہ ہونا۔

بزم میں ہر شب، اُسی کے رشک سے جلتی ہے یہ
شاعرو! کیا نسبتِ رُخسارِ شوخ و شنگ و شمع

رُعب ماننا: دھاک ماننا، دہشت ماننا۔

قیس کوئی مانتا ہے رُعب آوازِ جرس
سننے والا ہے مری زنجیر کی جھنکار کا

رَعد: آسمانی بجلی۔

آگے آنکھوں کے جو پھر جاتے ہو چلاتا ہوں میں
پہلے بجلی کوندتی ہے رعد کی آواز سے

رَفاہ: امن چین۔

ناسخ بھلا دیا ہے وطن کو جو اس قدر
شاید مسیح کی ہے رفاہ آسمان پر

رِکاب میں پاؤں رکھنا: گھوڑے پر سوار ہونا۔

سب بولے، برجِ قوس میں، داخل ہے آفتاب
رکھا جو اُس نے ، پائے حنائی ، رکاب میں

رَکابی: طشتری، پلیٹ۔

چاند کو تیرے منہ سے کیا نسبت
چاندی کی جھوٹی اِک رکابی ہے

رُکاوٹ: رُکنا، آزردگی۔

جو اُس پری سے شبِ وصل میں رکاوٹ ہو
مجھے ہے ایک، جنازہ ہو یا چھپرکھٹ ہو

رُکنا: آزردہ ہونا۔

بُلبلو! گل ہنسیں تو کیوں نہ رُکوں
کہ ہنسی کا مرا مزاج نہیں

رُکوب: سواری پر بیٹھنے کا عمل یا کیفیت، سوار ہونا۔

اوفتادہ ہوں یا کہ استادہ
ہیں برائے رکوب آمادہ

رَکھنا: کسی چیز کا اپنے پاس موجود کرنا۔

بھا گئی کون سی وہ بات بتوں کی، ورنہ
نہ کمر رکھتے ہیں، کافر ، نہ دہاں رکھتے ہیں

رَگڑ: ایک چیز کی دوسری چیز سے گھسنے میں پیدا ہونے والی کیفیت، گھسنا، چھلنا۔

زنجیر کی رگڑوں سے ہوئیں ہجر میں اے جاں
زخمی ترے دیوانۂ مجبور کی ساقیں

رُمانی: انار کی (جیسی) سُرخی، یاقوت۔

صبح سے پہلے مری چاک گریبانی ہے
نہیں نکلا شفق، اشک آنکھوں میں رمانی ہے

رَمز: آنکھوں، بھنوؤں یا ہونٹوں کا اشارہ، غمزہ، عشوہ۔

سو رمز کی کرتا ہے اشارے میں وہ باتیں
ہے لطف خموشی میں تکلم سے زیادہ

رَمَق: تھوڑی سی باقی جان۔

جینے کا گرمیِ تپ غم سے گمان ہے
مدت سے جان میرے بدن میں رمق نہیں

رَنج اُٹھانا: تکلیف اور صدمہ برداشت کرنا۔

ہوتی ہے غربت میں ثروت، پر، بڑی ایذا کے بعد
رنج اُٹھائے کس قدر، یوسف نے کنعاں چھوڑ کر

____ پہنچنا: ایذا ہونا، ملال ہونا۔

ہے یہ گل چینی نہ پہنچے تا کسی گل چیں کو رنج
باغ میں پھولوں کی جا کاٹنے ہی اکثر توڑیے

____ دینا: ایذا دینا۔

جب سے نظروں میں سمائی ہے کمر ایذا میں ہوں
رنج دیتا ہے بہت آنکھوں میں پڑنا بال کا

____ لینا: تکلیف برداشت کرنا۔

لیتے ہیں رنج، مرشدِ کامل، مرید کا
مہتاب میں ہے داغ، جلن، آفتاب میں

رَخنہ: دیوار کا آر پار سوراخ۔

گھر میں بیٹھے کھیلتے ہو تم شکار
روزنِ دیوار جو ہے رَخنہ ہے

رَنڈی: عورت، طوائف، کسبی۔

کہ نکلتے ہیں خط خطی سے
نہیں رہتے شبیہ رنڈی سے

رنڈیاں ہوں تو صاف ہوں رخسار
کہ نہیں بال کچھ انھیں درکار

رنگ اُداس ہونا: رنگ کا آب دار نہ ہونا، رنگ پھیکا ہونا، رنگ بے رونق ہونا۔

اُڑ چلا باغ سے تیرے آگے
رنگِ گل اِس قدر اُداس ہوا

____ اُڑ جانا: چہرے یا کپڑے کا بے رنگ ہو جانا، اصلی رنگ باقی نہ رہنا۔

کون عالم کے مرقع میں ہے مجھ سا بے ثبات؟
رنگ اُڑ جاتا ہے کھنچتے ہی مری تصویر کا

____ اُڑانا: اپنی فروغ یا شوخی سے دوسرے کو بے رنگ کرنا۔

تیری بہار نے یہ اُڑائے گلوں کے رنگ
دن رات جوش باغ میں ہے ماہتاب کا

____ آب دار ہونا: رنگ میں چمک ہونا۔

آنکھیں جو روتے روتے یہاں لال ہو گئیں
ہنس کر وہ بولے واہ! ہے کیا آب دار رنگ

____ بدلنا: رنگ کا متغیر ہونا۔

رشک مہ نال پر ہے کیا اُس کو
رنگ بدلا جو تیرے چنبر کا

____ بھرنا: نقاشوں اور مصوروں کا نقش و نگار اور تصویروں میں مختلف طور کی رنگ آمیزی کرنا۔

دیتے نہ دے اثر مرے رنگ شکستہ کا
مانی بھرے شبیہ میں گر لاکھ بار رنگ

____ پختہ ہونا: رنگ کا پکا ہونا جو پانی سے دھونے سے بھی نہ چھوٹے۔

اشکوں کی شست و شو سے سیاہی نہ کم ہوئی
کیا پختہ رکھتی ہیں مری شب ہائے تار رنگ

____ پھوٹنا: ایک طرف سے دوسری طرف رنگ ظاہر ہو جانا۔

رنگِ حنا نہیں کہ صفائے بدن سے یہ
پھوٹا ہے رنگِ عارضِ دل دار پاؤں میں

____ پھیکا ہونا: اشیائے رنگین کا بے رونق ہونا۔

جو نمک تجھ میں ہے کہاں اُس میں
کیوں نہ پھیکا ہو رنگ سونے کا

____ ٹھہرنا: رنگ کا نہ اُڑنا، رنگ کا پائدار ہونا۔

اے گل! ترے حضور نہ ٹھہرے کوئی بھی رنگ
ہو جائے ایک دم میں چمن کا چمن سفید

____ جل جانا: سورج کی حدت سے یا آگ کی گرمی سے رنگ کا سیاہی مائل ہونا۔

تو ہے وہ آفتاب جو پرتو پڑے ترا
جل جائے لالہ زار کا اے گل عذار! رنگ

____ چمک اُٹھنا: رنگ کا آب و تاب کے ساتھ ہونا، رنگ کی رونق بڑھ جانا۔

محک سے ہو دو چنداں جس طرح حسنِ زرِ خالص
سنہرا رنگ چہرے کا چمک اُٹھا ہے گیسو سے

____ دکھانا: رنگینی کا عالم ظاہر کرنا، اچھی حالت ثابت کرنا۔

دکھلاتی ہے چمن میں جو فصلِ بہار رنگ
وحشت یہ مجھ سے کہتی ہے صحرا کے خار رنگ

____ دینا: رنگینی کا اظہار کرنا۔

تیرے آگے ابر میں منہ چھپا لے آفتاب
اے پری! کیا رنگ دیتی ہے حنا برسات کی

____ ڈالنا: پانی میں گھولا ہوا رنگ کسی کے اوپر ہولی یا نوروز میں ڈالنا۔

غیر سے کھیلی ہے ہولی یار نے
ڈالے مجھ پر دیدۂ خوں بار رنگ

____ زرد ہونا: خوف سے یا شرم سے رنگ پیلا پڑ جانا۔

تیرے دانتوں کو جو دیکھا ہو گئے ہیرے سفید
زرد اے کانِ ملاحت! رنگ ہے پکھراج کا

____ سُرخ و سفید ہونا: بھری جوانی یا فربہی و توانائی کے عالم میں چہرے کا رنگ گلاب کی طرح سرخی و سفیدی مائل ہونا۔

ہونٹ اُودے، سبز خط، آنکھیں سیاہ
چہرے کا سرخ و سفید اے یار! رنگ

____ سفید کرنا: رنگ کاٹ دینا۔

ہوئے رونے سے مرے دیدۂ بیدار سفید
بلکہ اشکوں نے کیا رنگ شبِ تار سفید

____ فق ہونا: شرم سے یا خوف سے رنگ اُڑ جانا۔

مرا یہ رنگ فق یہ بے خودی یہ چشمِ تر اُس کو
شب مہتاب ہے مستی ہے دریا کا کنارا ہے

____ کٹنا: شرمندہ ہونا، کسی رنگین چیز کا رنگ دور ہو جانا۔

ہوتے ہیں تیرے آگے گلِ سُرخ یاسمن
کٹتا ہے مارے شرم کے بے اختیار رنگ

____ لانا: مختلف وضع سے اپنے کو ظاہر کرنا۔

دانتوں پہ ہے بہار مسّی کی
رنگ لایا ہے پان ہونٹوں پہ

____ لینا: رنگنا۔

میرے تنِ زار کی ہو زنار
رنگ لے جو وہ طفلِ برہمن زرد

____ میں ڈوبنا: رنگ میں شرابور ہونا، عیش و نشاط کا جوش ہونا۔

رات ہولی کی جو آئی تو لہو رو رو کر
راہِ جاناں سے عجب رنگ میں، میں ڈوب آیا

____ نکالنا: خوش نما ہو جانا، چہرہ بشاش نظر آنا اور بدن پر بوٹی چڑھنا ان مجموعی حالتوں میں جس کو دیکھتے ہیں اُس کی نسبت کہتے ہیں اُس نے خوب رنگ نکالا ہے یا وہ خوب رنگ نکال لایا ہے۔

تمھارے چہرۂ تاباں نے یہ نکالا رنگ
کہ آفتاب ہے زرد اور ماہ تاب سفید

رنگانا: رنگوانا، سادہ چیز میں رنگ آمیزی کرنا۔

شاید گزر کرے یوں ہی وہ رشکِ آفتاب
مثلِ فلک رنگاؤں میں بیت الحزن کبود

رنگت: رنگ۔

ہے یہی رنگت حنائی پائے جاناں کی اگر
پنجۂ مرجاں ہر اک نقشِ قدم ہو جائے گا

____ اُڑ جانا: رنگ پھیکا پڑ جانا، حیران رہ جانا۔

دیکھتے ہی بادۂ گل گوں کو یہ رنگت اُڑی
گل نے پیدا، کی ہے صورت، ساغرِ بلور کی

____ بدلنا: رنگ تبدیل ہونا۔

اثرِ دستِ یار سے برسوں
تیری رنگت نہ اے حنا! بدلی

____ پھوٹ نکلنا: رنگ پھوٹ کر دوسری طرف نکل آنا۔

پھوٹ نکلی ہے سویدا کی جو رنگت اے صنم!
صاف آتا ہے نظر بایاں ترا پہلو سیاہ

____ سفید ہونا: عشق کے باعث چہرے کی سُرخی ختم ہو کے سفیدی میں تبدیل ہونا۔

داغ ہے خورشید، پُرزے پیرہن، رنگت سفید
صاف مجھ میں عشق نے نقشہ اُتارا صبح کا

____ شوخ ہونا: رنگ چمک دار ہونا۔

اس قدر ہے شوخ رنگت روئے آتش ناک کی
شعلۂ آتش ترے آگے دھواں ہو جائے گا

رَنگنا: کپڑے کو رنگین کرنا۔

کس کی ہولی جشنِ نو روزی ہے آج!
سرخ مے سے ساقیا! دستار رنگ!

رنگوانا: رنگانا، رنگ دلوانا۔

تیری تیغِ ادا سے گل ہوئے قتل
کپڑے رنگوائیں باغبان سیاہ

رو دینا: یکایک گریہ کرنا۔

میں اگر روؤں تو ہو سر سبز دانہ خال کا
ابرِ تر اک خشک کونہ ہے میرے رومال کا

____ کے اُٹھنا، رو کر اُٹھنا: نہایت رنج و یاس میں رو دینا اور اُٹھ کھڑے ہونا۔

طرفہ گل اس باغ میں ہیں اور شبنم ہے عجب
ہنس کے جو بیٹھا تری محفل میں وہ رو کر اُٹھا

رُوسیاہی ہونا: منہ کالا ہونا۔

غم نہیں گر رُوسیاہی ہو خدا کے سامنے
سرخ رُو ہوں اُس بتِ ناآشنا کے سامنے

رُواق: دالان، برآمدہ، ایوان، خیمہ، خیمے کا پردہ۔

رواقِ چرخ سے کرتے ہیں دن رات
صنم تیرے نظارے چاند سورج

عرش سے روح الامیں لائے براق
تا چلیں حضرت سوئے عالی رواق

نعمتیں پائیں رکھ کے استحقاق
مل گئے نعمتوں کے قصر و رواق

اُس قصر کے اوصاف بیاں میں کیا آئیں
جس سے کہ رواقِ چشمِ خوباں شرمائیں

رُواں: موئے تن، رونگٹا، خوابِ مخمل۔

ہے کہیں روئیں سے نازک تر ترا موئے کمر
باندھنا اُس پر ستم ہے شال کے رومال کا

شکم صاف کے قریں ہے کمر
یا ہے مخمل پہ رُوواں مخمل کا

رُوباہ: لومڑی۔

دم دبا، جاتے تھے جس کے سامنے، شیر ژیاں
غیر، روباہ و شغال، اب اُن کے ایواں میں نہیں

رُوپ بدلنا: صورت اور وضع بدلنا۔

کملی سیہ ہے چادر مہ تاب کے عوض
کیا رات اپنا روپ بدلتی ہے ہجر میں

____ دکھانا: صورت دکھانا۔

صبحِ فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا
آفتابِ صبح کو سمجھا میں تارا شام کا

رُوپہلا: جو چیز نقرئی ہو اور بول چال میں مذکر ہو۔

جب رُوپہلا چوٹی میں مُوباف ڈالا یار نے
سنبلستاں میں گلِ شبو نظر آیا مجھے

رَوتی صورت: ایسی صورت بنانا کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ عنقریب رویا چاہتا ہے۔

دیکھ لیتا ہوں میں اپنی روتی صورت دشت میں
جا بجا اشکوں کا تھالا ہے سفر میں آئینہ

____ صورت بنانا: ایسی صورت بنانا کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ عنقریب رویا چاہتا ہے۔

بنائی ہے پھولوں نے جو روتی صورت
وہ گل کیا چمن میں ہنسا چاہتا ہے

روتے روتے آنکھیں لال ہونا: زیادہ رونے سے آنکھیں سرخ ہو جانا۔

نہ کیوں کر روتے روتے لال ہو جائیں مری آنکھیں
شبِ فرقت میں اے ناسخ! خیالِ روئے گل گوں ہے

روٹی: نان۔

تین دن اے چرخ ممسک! جب گزر جاتے ہیں صاف
تب کہیں ملتا ہے روٹی کا کنارا چاند کو

روٹھنا: رنجیدہ و آزردہ ہونا۔

روٹھنے کے بعد تب آیا ہوں تیرے گھر میں، میں
خواب میں جب میرے گھر سو مرتبہ تو ہو گیا

روح القدس: جبریل امین۔

بلبل ہوں بوستانِ جنابِ امیر کا
روح القدس ہے نام مرے ہم صفیر کا

____ بھٹکی پھرنا: جان کا جسم سے نکلنے کے بعد گمراہ ہونا۔

بعد مرنے کے جہاں روح پھرے گی بھٹکی
اے جنوں تو نے دکھایا وہ بیاباں مجھ کو

____ خوش ہونا: زندوں کی نذر و نیاز اور چڑھاوے سے میت کی روح کا محظوظ ہونا۔

روح میری خوش نہ ہو گی اور پھولوں سے کبھی
کوئی میری قبر پر کشتِ صنم کے لائے گل

____ کا رخصت ہونا: بدن سے جان نکل جانا۔

میری قسمت میں نہ تھا داغِ جدائی دیکھنا
روح رخصت ہو گئی پہلے وداعِ یار سے

روزن: سوراخ، چھید، شگاف۔

کیا اثر پھیلا ہے تیرے روئے آتش ناک کا
صورتِ مجمر ہے دیواروں کے ہر روزن میں آگ

____ مجمر: انگیٹھی کا ہوا کے لیے بنایا گیا سوراخ۔

اے شعلہ صفت! روزنِ مجمر کی طرح سے
رہتی ہے ترے روزنِ دیوار میں گرمی

روزہ توڑنا: روزہ رکھنے کے بعد وقتِ افطار سے پہلے کھانا کھا لینا یا روزے کے عالم میں کوئی ایسی حرکت یا بداحتیاطی کرنا جو مذہبی قاعدے سے روزہ توڑنے کی موجب ہو۔

جس طرح توڑتے ہیں شیشۂ مے کو پتھر
شیشۂ مے نے یوں ہی روزہ ہمارا توڑا

___ رکھنا: عمداً مذہبی قاعدے اور مذہبی نیت سے دن بھر کھانا پینا ترک کرنا اور حسب قاعدہ شام کے وقت افطار کرنا۔

دن کو گر روزہ رکھیں گے تو پئیں گے رات کو
ہم نہ باہر ہوں گے اے پیرِ مغاں ارشاد سے

___ کھانا: ماہِ رمضان میں روزہ نہ رکھنا۔

کھاتے ہیں گن گن کے روزے ساقیا! ہم بے شراب
انتظار ایسا ہے ہم کو غرّۂ شوال کا

رَوشنی پھیلنا: چاند، سورج، چراغ اور شمع وغیرہ۔ پُرضیا چیزوں کے نور کا وسیع ہونا اُس رقبہ پر جہاں اُن کا عکس پڑتا ہو۔

جلتی ہے شمع پھیل نہیں سکتی روشنی
فرقت میں کیا ہی میرا سیہ خانہ تنگ ہے

رَوضہ: وہ مکان/عمارت جو قبر کے اوپر بنائی جائے۔

شہیدِ تیغِ جفا ہیں ہمارے روضے پر
لہو کی چھینٹیں ہوں نقش و نگار کے بدلے

___ کی جالی: اکثر روضوں کے تین جانب یا دو جانب دروازے کی جگہ روزن دار دیوار بناتے ہیں اُس حصے کو جس میں روزن ہوتے ہیں جالی کہتے ہیں۔

اپنے روضے کی جو جالی ہم نے دیکھی بعدِ مرگ
یاد اُس دم آ گئے روزن کسی دیوار کے

رَوگ لگانا: بیماری کا عمداً پیدا کرنا کسی تدبیر سے کسی مضرت رساں یا ناپسندیدہ امر کو اختیار کرنا۔

روگ اُلفت کا لگائے پھرتے ہیں ساتھ اپنے ہم
لوگ مر جاتے ہیں ہوتی ہی نہیں عبرت ہمیں

رُولانا: کسی شخص کو صدمہ، روحانی یا جسمانی، اس طرح سے پہنچانا کہ وہ روئے۔

خود ہنستے ہو اغیار سے، ہنسواتے ہو مجھ کو
یہ زور ہنسی ہے کہ رُلا جاتے ہو مجھ کو

رومال: (۱) وہ مختصر مربع کپڑا جس سے ہاتھ منہ پونچھتے ہیں۔ (۲) ایک قسم کا سوتی کپڑا جو گرمیوں میں سہ گوشہ کر کے اوڑھا جاتا ہے خواہ وہ بنارسی ہو یا ڈھاکے کا؛ ولایتی ہو یا جالی کا؛ کیچلی کا ہو یا گلشن لیٹ کا یا پھر مصنوعی بنا ہوا ہو (جو جاڑے میں سر گوشہ کر کے اوڑھا جاتا ہے وہ پشمینہ ہوتا ہے)۔

اُس نے پونچھا پسینا روئے عالم تاب کا
بن گیا رومال کونہ چادرِ مہتاب کا

ہے کہیں روئیں سے نازک تر ترا موئے کمر
باندھنا اُس پر ستم ہے شال کے رومال کا

رَونا آنا: کسی بات پر اندوہ گیں ہو کر آنسو نکلنا۔

آ گیا رونا مجھے باز آئے گھر جانے سے آپ
بن گئی ہے آب جو زنجیر بہرِ پائے سرو

رَونْدْنا: پائمال کرنا۔

خاک میں ملتی ہے غیرت، روندتے ہیں مجھ کو غیر
اُس گلی سے بس ہماری خاک اے صرصر اُٹھا

رَونگٹا: موئے تن؛ بازوؤں، ہاتھوں اور ٹانگوں پر باریک نازک بال۔

رونگٹا بھی میں نے سر سے پاؤں تک دیکھا نہیں
افترا تیرے بدن پر ہے کمر کے بال کا

رونے کا تار باندھنا: علی الاتصال (مسلسل) رونا۔

برسوں دہانِ زخم سے ہنستے رہے ہیں ہم
اک عمر رونے کا بھی تو اب تار توڑیے

____ کی جگہ ہے: رونا حق بجانب ہے۔

یعقوب روئے گر غمِ یوسف میں تھا بجا
رونے ہی کی جگہ ہے پسر ہو پدر سے دُور

رُوئی کا گالا: دھنکی روئی کی مقدار جو مجتمع کی گئی ہو۔

پائے نازک اُس نے رکھے جب ہماری قبر پر
پارہ ہائے سنگ مرمر روئی کے گالے ہوئے

رہ جانا: عالمِ حیرت میں اپنے مقام پر بے خود ہو جانا، تامل کرنا، کسی مقام سے دوسرے مقام کو نہ جاسکنا، کسی چیز کا اُس مقام سے اُٹھایا جانا جہاں وہ پڑی ہو یا رکھی ہو، باقی رہ جانا، مقیم ہونا۔

شب جو اُلٹی اُس نے رُوئے حیرت افزا، سے نقاب
چاندنی مثلِ سفیدی رہ گئی دیوار پر

نہ کر پرواز ابھی اے طائرِ جاں! ایک دم رہ جا
وہ باہر آنے پر ہیں اب کبوتر بند کرتے ہیں

یاروں نے راحت عدم میں کی میں نالاں رہ گیا
قافلہ منزل میں جا پہنچا جرس یاں رہ گیا

عمر بھر وحشت میں گر صحرا نوردی کی تو کیا
میر کے قابل جو تھا دل کا بیاباں رہ گیا

اشکِ بے تاثیر کو نادم کیا برسات نے
مینہ کے باعث رات میرے گھر میں جاناں رہ گیا

____ رہ کے: ٹھہر ٹھہر کے، بار بار مگر کسی وقفہ کے ساتھ۔

یاد اُس زلف کی رہ رہ کے مجھے دلوائی
ہجر میں مجھ کو شبِ تار نے سونے نہ دیا

رہائی پانا: قید سے چھوٹنا۔

جلد پاتے ہیں رہائی قیدیِ زندانِ عشق
یار میں میرے بڑی خوبی ہے جو سفاک ہے

رہنا: ملتوی ہونا۔

ملاقات باہم رہی حشر پر
کہاں میں کہاں تو کہاں لکھنؤ

ریاحین: خوشبودار پھول۔

یہ طعام و فواکہ و ازہار
یہ ریاحین تازہ و اثمار

ریت: ریگ، بالو۔

چمکتی ہے جو ریت اکثر نشاں ہے مہ جبینوں کا
جسے ہم روندتے پھرتے ہیں یہ سب خاکِ انساں ہے

ریختہ: زبانِ اُردو کا دوسرا نام، غزل کا دوسرا نام، بہ ہر دو معنی۔

سب زمینیں ہیں نئی بنتیں ہیں اے یار! نئی
روز یہاں ریختے کی اُٹھتی ہے دیوار نئی

ز

زار زار رونا: پھوٹ پھوٹ کر رونا، آٹھ آٹھ آنسو رونا۔

قتل کیا ہے بے خطا تُو نے جو مجھ کو بے وفا!
جوشِ سرِشک خوں ہوا، روتی ہے زار زار تیغ

___ ونزار: ناتواں، خستہ حال۔

رہنے دے اے آسماں! یوں ہی مجھے زار ونزار
فربہی جب تجھ سے چاہوں گا ورم ہو جائے گا

زاغ: کوّا۔

زاغ، بط، کرکرا، کبوتر، قاز
ترمتی، شکرہ، باشہ، بہری، باز

زال: سفید بالوں والی بوڑھی عورت۔

زالِ دنیا جو کرتی ہے ہجرت
جائے رنج اُن کو ہوتی ہے راحت

زانُو پہ سر ہونا: فکرمند ہونا۔

فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے، گریباں میں کبھی

___ سے سر اُٹھانا: فکر سے فراغت پانا۔

کیا سخن سنجی سے حاصل جب سخن داں ہی نہیں
زانوئے فکرت سے اے ناسخ! بس اپنا سر اُٹھا

زبان بند کرنا: دوسرے کو خاموش و ساکت کرنا۔

زباں یوں میری دز دانِ سخن نے بند کر دی ہے
کہ رستے بند ہو جاتے ہیں جیسے خوفِ رہزن سے

___ بند ہونا: خاموش ہونا۔

قیس سن لیتا ہماری برہنہ پائی کا حال
کیا کریں، ہے دشتِ وحشت میں زبانِ خار بند

___ پر آنا: بات کہی جانا۔

غیرِ حق آتی نہیں ہرگز زباں پر کوئی بات
ہے یہی اس دارِ فانی میں نشاں منصور کا

___ پر جاری ہونا: جو دل میں ہو وہی بات زبان پر ہونا۔

جو کچھ کہ دل میں ہے، وہ ہے جاری زبان پر
ہے نشہ مجھ کو بادۂ خُمِ غدیر کا

___ پر چھالے پڑنا: بہ وجہ حرارت و گرمی کے زبان پر آبلے پڑنا۔

بندھ گیا مضمون جو اُس کے روئے آتش ناک کا
پڑ گئے چھالے زبانِ کلکِ گوہر بار پر

___ پکڑنا: سخن میں گرفت کرنا، بات پکڑنا۔

تاب کیا حاسد کی جو پکڑے کبھی میری زباں
شمع ہے لیکن اُسے گل گیر کی حاجت نہیں

___ تالو سے لگانا: چپ ہو رہنا۔

میں بھی تالو سے لگا لیتا ہوں بس اپنی زباں
گر کوئی سنتا نہیں ناسخ! مری فریاد کو

___ تک آنا: بات کہی جانا۔

اُس زلف کے اوصاف زباں تک نہیں آتے
ہر بار اُلجھ جاتی ہے تقریر گلے میں

___ جلنا: انتہائی گرم چیز کھانے کی وجہ سے زبان کا جل جانا۔

سوزِ غم سے اس قدر جلتا ہوں میں، جو وقتِ قتل
پڑ گئے چھالے، جلی خوں سے زباں شمشیر کی

___ چلنا: جلد جلد بات کہنا۔

صفت ابروئے قاتل میں جو تحریر چلے
ہے یقیں میری زباں صورتِ شمشیر چلے

___ خشک ہونا: شدت کی تشنگی (پیاس) ہونا۔

ساقیا! خشک ہے جو میری زبان
آنکھیں رہتی ہیں تر جدائی میں

___ دانتوں تلے دابنا: کسی بات کی زبان دے کر پچھتانا اور منکر ہونے کا ارادہ کرنا۔

زباں دانتوں تلے دابی، جو اُس نے، یہ نظر آیا
کہ ہے اک پارۂ یاقوت بھی، اس کلکِ گوہر میں

___ سے زبان پڑنا: مساس کی ایک قسم ہے جو اثنائے مباشرت میں کرتے ہیں۔

جب لڑیں باہم زبانیں وصل میں بولا صنم!
ناتواں ہے تُو مگر تیری زباں میں زور ہے

___ کھولنا: بات کرنا۔

نُطقِ عیسیٰ سے زیادہ ہے اثر میں اُس کی بات
کھول دیتا ہے زبان وہ گنگِ مادر زاد کی

___ میں فرق ہونا: اپنے عہد و پیمان قول و قرار پر قائم نہ رہنا۔

راست گو کون ہے ایسا کہ زباں میں ہو فرق
شمع کی طرح سر ہو جو سو بار جُدا

___ میں کانٹے پڑنا: شدتِ تشنگی (پیاس) ہونا۔

بھر کے مشکیں آبلوں کی، اب، پلا دیتے سبیل
پڑ گئے ہیں پیاس سے، کانٹے، زبانِ خار میں

___ میں لکنت ہونا: زبان کا لڑکھڑانا، زبان کا رُکنا۔

غش کیا موسیٰ نے جب دیکھا تری تنویر کو
آ گئی لکنت زباں میں سنتے ہی تقریر کو

___ نکلنا: زیادہ پیاس سے زبان نکل آنا۔

نکلی زبان خشک ہر اک خارِ دشت کی
پہنچا جو آبلے لے کے میں چھاگل بھرے ہوئے

زُبانہ: شعلہ، لَو۔

جب ارادہ میں نے ذکرِ سوزِ پنہاں کا کیا
بس زباں کے بدلے آتش کا زبانہ ہو گیا

آتا ہے لب کو شکوۂ داغِ فراق کیا
جائے زباں زبانۂ آتش دہن میں ہے

کیے دیتے ہیں ظاہر حالِ باطن نالۂ سوزاں
زباں کی طرح گویا آج آتش کا زبانہ ہے

زَچّہ خانہ: مکان کا وہ حصہ جہاں عورت بچہ جنے اور تاایامِ نفاس اُسی جگہ بسر کرے۔

نال گڑتا ہے کبھی اور لاش گڑتی ہے کبھی
جو زچہ خانہ ہے وہ اِک روز ماتم خانہ ہے

زخم آلا ہونا: زخم کا تازہ ہونا۔

پھر بہار آئی چمن میں زخمِ گل آلے ہوئے
پھر مرے داغِ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے

___ باندھنا: زخم کو کپڑے کی پٹی سے باندھنا۔

نہ نکلی بات منہ سے کھا کے اِک تلوار قاتل کی
دہانِ زخم نے گویا مرا زخمِ دہاں باندھا

___ بھر چلنا: زخم کے کھرنڈ بندھنے کا آغاز ہونا۔

مرحمت سے کی نظر قاتل نے جو مرنے کے بعد
سب زخم جتنے تھے ہمارے خود بہ خود وہ بھر چلے

___ بھرنا: گھاؤ کا اچھا ہو کر برابر ہو جانا۔

زخم دل کے بھر گئے ابروئے قاتل دیکھ کر
بخت نے میرے لیے خنجر کو مرہم کر دیا

___ پر مشک چھڑکنا: مشک چھڑکنے سے زخم تازہ ہو جاتا ہے، زخمی کو تکلیف دینا۔

چھڑک کر مرے زخم پر مشک بولا
گُل زخم میں واہ! کیا! رنگ و بُو ہے

___ پکنا: زخم میں پیپ پڑ جانا۔

جگر بُھنتا ہے اک سُو اک طرف کو زخم پکتے ہیں
تردد خانۂ دل میں ہے غم کی میہمانی کا

___ کا انگور: خشک ہونے کے قریب زخم کی مجموعی ہیئت۔

توڑتا ہے محتسب شیشۂ مے انگور کا
توڑنا لازم ہے مجھ کو زخم کے انگور کا

___ کا منہ: دہانِ زخم۔

نظر آتا نہیں مرہم لگائے کس جگہ کوئی
دہانِ یار گویا منہ ہے میرے زخمِ پنہاں کا

___ کو ٹانکے لگانا: زخم سینا۔

میرے زخموں کو اگر ٹانکے لگانے ہیں تجھے
پہلے لا جراح ڈورا یار کی تلوار کا

___ کے ٹانکے: زخم کا بخیہ۔

میرے زخموں کے اگر ٹانکے تجھے منظور ہیں
اے بتِ خوں ریز، اپنے پیرہن کے تار کھینچ

___ لگنا: کسی حربے کے وار سے زخم ہو جانا، زخمی ہونا۔

نازکی سے ہوا قاتل، مری حالت کا شریک
یاں لگا زخم، تو واں درد اُٹھا شانے میں

زداء: زنگ دور کرنے والا، صیقل کرنے والا، صاف کرنے والا۔

معاذ اللہ زداء نزلۂ حار
بہ روئے بستر افتادم یکایک

زَر کی تھیلی کا مُنھ کھول دینا: روپیہ کا توڑا کھول کر بلا امتیاز تقسیم کرنا۔

سب کریں تیری ستایش، خود ستائی ہے عبث
بند کر منہ کو، دہانِ کیسۂ زر کھول دے

زَرد ہونا: شرمندہ ہونا اور خفیف ہونا، بیماری، ضعف یا رنج سے رنگ پیلا پڑ جانا۔

گُل ہوئے جب زرد تیرے روئے رنگیں کے حضور
خار گلبن میں جو تھا خارِ مغیلاں ہو گیا

ہو گیا کیوں زرد ناسخ کیا کہوں
ہے زمانے کا عجب! اے یار! رنگ

زرع: کھیت، کھیتی، کاشت کاری، کاشت کاری کرنا۔

وسعت اس واسطے زمیں کو دی
نہ کرے خلق و زرع کو تنگی

زرق: جھوٹ، مکاری (اہلِ زرق: جھوٹا، مکار)۔

ہو گیا اک دم میں واں اجماع خلق
خلق سے کہنے لگا وہ اہلِ زرق

زرنیخ/زرنیق: سفید، سرمئی مادہ جس میں انتہائی چمک پائی جاتی ہے۔ صنعتی وطبی کام میں آتا ہے۔ سنکھیا۔

گچ و زرنیخ و سرب و مردا سنگ
سرمہ جس سے بنائیں آسیا سنگ

زشت: خراب، زبوں۔

حق سے کہتے ہیں یہ زشت صفات
نہیں خالق برائے موجودات

—— رُو: خراب، زبوں چہرے والا (بدشکل)۔

چڑھا وہ زشت رُو بالائے منبر
گئے مسجد میں اہلِ کوفہ یکسر

زُغال/زُکال/زگال: وہ کوئلہ جو جلا یا نہ گیا ہو۔

ہو گیا کوکبِ اقبال مرا مثلِ زُغال
کیوں نہ سلگانے کو اب آہِ شرر بار چلے

ہوا ہوں خالِ رُخِ یار دیکھ کر حیراں
سیاہ آگ میں کیوں کر زکال رہتا ہے

زُلفِ پیچاں: لہریے دار بال۔

ازل سے دشمنی طاؤس و مار آپس میں رکھتے ہیں
دلِ پُرداغ کو کیوں کر ہے عشق اُس زلفِ پیچاں کا؟

زُلفیں لٹکنا: زلفوں کا دراز ہو کر پاؤں کی طرف آویزاں ہونا۔

لٹکتی ہیں جو سر سے پاؤں تک دونوں طرف زلفیں
قدِ نازک ترا نامِ خدا اِک شاخِ سنبل ہے

—— مُنڈنا: سر مونڈا جانا۔

آج اُس نورِ مجسم کی مُنڈی ہیں زُلفیں
سچ ہے خورشید سے کرتی ہے شبِ تار گریز

زَلُو: جونک۔ طب میں علاج کی غرض سے جونکیں لگا کر انھیں گندہ خون چوسوایا جاتا ہے۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ گندہ خون بعض امراض پیدا کرتا ہے۔

عشق اگر خوں خوار ہے تو ہے یہاں بھی جوشِ خوں
غم نہیں کچھ اے جنوں کارِ زلو ہو جائے گا

زم زم: حرمِ کعبہ کے اندر واقع چشمہ۔

ہو چکی طفلی چڑھا نشہ جوانی کا انھیں
اب تو جامِ بادۂ گل رنگ زم زم چاہیے

زمانے کا رنگ بدلنا: انقلابِ زمانہ، زمانے کے حال کا دِگرگوں ہونا۔

رنگ بدلا ہے زمانے نے، عجب کیا ہے اگر
مشک ہو جائے سفید اور ہو کافور سیاہ

—— کی آب وہوا بدل جانا: انقلابِ زمانہ سے مراد ہے، زمانے کا پانی زمانے کی ہوا کا اصلی حالت پر نہ رہنا۔

آب و ہوا زمانے کی کیسی بدل گئی
جب ہی ہوا ظہورِ معلّی جناب کا

زمزمہ: ترانہ، نغمہ۔

اٹھ چلے صبحِ شبِ وصل آپ سُن کر زمزمہ
نام رکھا پُغد ہم نے مرغِ خوش آہنگ کا

___ سنج: نغمہ خواں، نوا سرا۔

ہوں زمزمہ سنجِ بوستانِ معنی
ہو جاؤں نہ کس طرح گرفتارِ قفس

زمستاں: سردی کا موسم، جاڑا، سرما۔

آتش رُخ سے آنکھیں سینکتے ہیں
کیا زمستاں میں کام منقل کا

زمین: وہ خاکی کرہ جس پر ہم لوگ رہتے ہیں، غزل کی ردیف، قافیہ اور وزن۔

طمع ہے انصافِ دوستاں سے، کہ اتنا فرمائیں سب زباں سے
کیا ہے ناسخ نے آسماں سے، بلند تر رتبہ اس زمیں کا

___ پر آنا: بلندی سے اُتر کر پستی میں آنا۔

کیا اوجِ دو روزہ ہے، تو کیا گاتا ہے؟
پھر سوئے حضیض آسماں لاتا ہے

تنکا جو ہوا سے اُڑ کے ہوتا ہے بلند
آخر وہ زمیں پر ضرور آتا ہے

___ پر پاؤں رکھنا: کھڑے ہونا، پیادہ پا چلنے کا ارادہ کرنا۔

زمیں پر پاؤں کس انداز سے رکھتا ہے [اے] ظالم
رواں ہے ساتھ ہر نقشِ قدم تک بے قراری سے

___ پر لوٹنا: زمین پر درد یا بے قراری سے بل کھانا۔

زمیں پر مثلِ طفلِ اشک لوٹا بے قراری سے
تصور میں نے بھی گر ترا اے نوجواں باندھا

___ پر ہاتھ دے دے مارنا: حرکاتِ مجنونانہ کرنا۔

ہاتھ دے دے مارتا ہوں جو زمیں پر دشت میں
چُبھ رہے ہیں خار پاؤں کے برابر ہاتھ میں

___ جلنا: موسمِ گرما میں دھوپ کی شدت سے زمین کا تپنا۔

سوزِ دل سے زمین جلتی ہے
سبز کیا ہو؟ سرِ مزار درخت

___ دیکھنا: قے کرنا، استفراغ کرنا۔

کثیف چاند ہے دیکھو نہ آسماں کی طرف
مجھے یہ ڈر ہے مبادا کہیں زمیں دیکھو

___ سخت آسمان دور ہونا: مجبوری اور دشواری کا سامنا ہونا۔

تیری فرقت میں مرے اشکوں سے اور آہوں سے
اب زمیں سخت نہیں اور فلک دُور نہیں

___ کا پاؤں کے نیچے نہ ٹھہرنا: کسی حادثے یا صدمے کی خبر دفعتہً سن کر حواس ٹھکانے پر نہ رہنا۔

سرو دیکھیں گے جو اُس سروِ خراماں کا خرام
پھر نہ ٹھہرے گی زمینِ صحنِ گلشن زیرِ پا

___ کا کھالینا: زمیں کے اندر بوسیدہ ہو جانا، خاک ہو کر خاک میں مل جانا۔

کھائے لیتی ہے زمیں بھی میری مشتِ استخواں
کیا شکایت آسمانِ تفرقہ انداز کی

___ میں گر جانا: شرمندہ ہونا۔

گر گئے گُلبن چمن میں رشک سے تیرے حضور
اب زرِ گُل صاف قاروں کا خزانہ ہو گیا

زُنار کے ڈورے: رنگ دار ڈور جو ہندو برہمن گلے میں پہنتے ہیں، جنیو۔

مے پرستی میں جو آیا بت پرستی کا خیال
نشے کے ڈورے وہیں ڈورے ہوئے زُنار کے

زَنبَق: چنپا کا پھول، شعرا اسے محبوب کی ناک سے تشبیہ دیتے ہیں۔

نرگس و زنبق سے پوچھو رنگِ عارض بوئے زلف
اے گل و سنبل! کہ اُس کے آنکھ اُس کی ناک ہے

زَنجیر ڈال دینا: زنجیر پہنانا۔

ڈال دی محبوب نے زنجیر بہر انتقام
جب ہمارا ہاتھ سوئے زلفِ پیچاں بڑھ گیا

___ سے باندھنا: زیادہ مضبوطی کے خیال سے رسی کی بجائے زنجیر کی بندش کرنا۔

بندھ سکے مضموں نہ میری وحشتِ پُر زور کا
مثلِ سودائی کوئی باندھے اگر زنجیر سے

___ کی جھنکار: زنجیر کی آواز۔

قیس کوئی مانتا ہے رعب آوازِ جرس
سننے والا ہے مری زنجیر کی جھنکار کا

___ کی کڑی: حلقۂ زنجیر۔

کیا! لال ہوئی ہیں مری زنجیر کی کڑیاں
پڑتی ہے غضب! وادیِ وحشت میں کڑی دھوپ

___ لگنا: زنجیر کا نصب کیا جانا۔

ہر اک اعلیٰ ہے اپنے حفظ میں محتاج ادنیٰ کا

___ ہلانا: زنجیر کو جنبش دینا۔

آتی ہے آوازِ زنجیرِ درِ دل دار کی
گر ہلاتا ہوں میں اپنے پاؤں کی زنجیر کو

زِندگی آخر ہونا: موت کا وقت قریب آنا۔

ہو گئی آخر شبِ فرقت میں ساری زندگی
عہدِ پیری میں کیا میں نے نظارہ صبح کا

___ بسر کرنا: جینا، جیتے رہنا، خواہ کسی بھی حالت میں۔

اس درجہ ہم نے آدمیوں سے اُٹھائے رنج
اب زندگی کریں گے بسر چار پاؤں میں

___ بھر: مدت العمر، تمام عمر۔

زندگی بھر تو صفائی رہی کیا قہر ہوا
ہے مری خاک سے، قاتل کا مکدر دامن

___ سے دل سیر ہونا: موت کا خواہاں ہونا۔

اس قدر کھایا تیری فرقت میں غم
دل ہمارا زندگی سے سیر ہے

___ کا مزہ: لطفِ زندگانی۔

دلا! کھا غمِ عشق شیریں سمجھ کر
اگر زندگی کا مزا چاہتا ہے

___ کے دن بھرنا: تکلیف و رنج میں زندگی بسر کرنا۔

آتا نہیں پاس جس پہ ہم مرتے ہیں
فرقت ہی میں زندگی [کے] دن بھرتے ہیں

زَنگ کا کھا جانا: لوہے کا بوسیدہ اور ناکارہ ہو جانا۔

چربی و نرمی بچا لیتی ہے خوں خواروں کو بھی

زَنگار: توتیا، ایک خاص قسم کا سبز رنگ کا مرہم، ایک دوا جو تانبے کے کساؤ سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ ایک قسم کا زہر ہے جس سے مرہم بنایا جاتا ہے، نیلا تھوتھا۔ (Non Sulphate)۔

گل ہی کیا مجروح ہے تیغ نگاہِ یار کا
ہر کلی پر بھی ہے پھاہا مرہم زنگار کا

زِنہار: حاشا، ہرگز (نفی کی تاکید کے لیے)۔

ہے عرق آلود رُخ پر، زلفِ جاناں، غم نہیں
سانپ پانی کا جو ہے، زنہار اس میں سم نہیں

زُوّار: (زائر کی جمع) بہت زیادہ زیارت کرنے والا۔

سالکِ کعبۂ مقصد ہیں تکلف سے بری
کیوں نہ زواروں کا ہو جامۂ احرام سفید

زَوال ہونا: ترقی وعروج کا جاتے رہنا۔

اوج پر جو لوگ ہیں، ہوتا ہے جلد اُن کو زوال
ہے ہوا تھوڑی سی بھی صرصر چراغ بام کو

زور: عجیب، بہت۔

زور ہے گرمیِ بازار، ترے کوچے میں
جمع ہیں تیرے خریدار، ترے کوچے میں

—— چلنا: قابو چلنا، اختیار ہونا۔

جنگ میں غالب امیروں پر نہ کیوں کر ہوں فقیر
زور چل سکتا نہیں کمل کے آگے شال کا

—— گھٹنا: طاقت کم ہونا۔

ناتوانی ہوئی دن رات کے غم کھانے سے
جس قدر بھوک بڑھی اور مرا زور گھٹا

زوروں پر چڑھنا: کسی شخص میں زیادہ طاقت اور جوش وخروش ہونا۔

گرچہ زوروں پر چڑھے ہیں لیکن اے جوشِ جنوں!
شکلِ زلفِ یار ہے زنجیر کیوں کر توڑیے

وہ سہی قد کر کے ورزش خوب زوروں پر چڑھا
کہہ رہا ہے سرو کو جڑ سے اکھاڑا چاہیے

زَورق: کشتی۔

زورقِ آلِ نبیؐ کے واسطے لنگر بنا
بحرِ توحیدِ خدا کا آشنا پیدا ہوا

زِہ: چلۂ کمان جو تانت کا ہوتا ہے، نیز تانت۔

ہے جو موجود خدا پھر بُت بد کیش بھی ہے
زہ بھی ہے قوس بھی ہے تیر بھی ہے کیش بھی ہے

جان لے ہے کوئی موجود بچانے والا
زہ ہے کیا، قوس ہے کیا، تیر ہے کیا، کیش ہے کیا

زَہر: ناگوار خاطر، غضب، ضرر رساں چیز (ہیرے کی کنی، سنکھیا یا جسمانی رطوبت) کا جسم میں داخل ہو کر موت واقع ہو جانا یا ضرر پہنچنا۔

فراقِ یار میں سیرِ چمن ہے زہر مجھے
کھلائے گی ابھی افیون کوکنار کی شاخ

ہیں جو صاحب درد اُن کو زہر ہے سامانِ عیش
موت کا سامان زہری گنتے ہیں مہتاب کو

____ پھیلنا: زہر کا اچھی طرح سے اثر کرنا۔

سانپ لہراتے ہیں، فرقت میں نہیں آثار موج
کف نہیں، دریا میں پھیلا ہے، یہ زہر مار موج

____ دینا: زہر کھانے میں ملا کر کھلانا یا پینے کی چیز میں ملا کر پلانا۔

ہے یقیں زہر ہلاہل مجھ کو دیتے آشنا
گر میں حالِ نزع میں بھی جامِ شربت مانگتا

زہراب: زہر گھلا ہوا پانی، زہریلا پانی۔

ایک قطرے میں ہوا تلخ مرا ٹکڑے جگر
بادۂ گل گوں فراقِ یار میں زہراب ہے

زیادت: بلاضرورت، اضافی۔

سمجھے جاہل زیادتِ خلقت
یعنی اُن کی نہیں ہے کچھ حاجت

زیبق: پارا، سیم آب۔

آہک و ہس و زیبق و قلعی
مثل فولاد و آہن اور کئی

زیر پائی: جوتے کی وہ قسم جس میں اوپر کے حصے پر کپڑا چڑھا ہوتا ہے اور اس پر سلمٰی ستارے کا کام ہوا ہوتا ہے۔

یہ ترقی پر ہے ہر دم حُسن اُس محبوب کا
ماہِ کامل زیر پائی کا ستارا ہو گیا

____ کرنا: نیچا دکھانا، ہرا دینا۔

زیرِ اُن مژگاں کو جز ابرو نہ کوئی کر سکا
برچھیوں پر آئے جو غالب یہی شمشیر ہے

زینہار: ہرگز، کبھی (کلمۂ تنبیہ)۔

تُو اپنے بالے کی مچھلی نہ زلف میں اٹکا
شکار شب کو نہ کر زینہار مچھلی کا

زیور پہننا: چاندی، سونے یا پھولوں کا گہنا بدن پر آراستہ کرنا۔

جب کبھی پہنا جڑاؤ اُس نے زیور کان میں
نازکی بولی کہ کیوں لٹکائے پتھر کان میں

س

سا: مانند، نہایت اور بہت کے معانی میں آتا ہے۔

دیکھ کر خورشید سا چہرہ جو ہم غش میں گرے
سایہ اپنا کوچۂ جاناں میں بستر ہو گیا

سابق: ثانوی، تابع۔

جو ہے صنعت وہ تابعِ خلقت
کیوں کہ خلقت ہے سابقِ صنعت

سات دریا: ہفت بحر جن کی تفصیل یہ ہے: (۱) بحرِ خضر۔ (۲) بحرِ عمان۔ (۳) بحرِ قلزم۔ (۴) بحرِ بربر۔ (۵) بحرِ ظلمات۔ (۶) بحرِ روم۔ (۷) بحرِ اسود۔

یہ اجوش پر یاں ہے اشک کا یم، کہ ساتوں دریا ہیں قطرے سے کم
جسے کہ کہتے ہیں سب جہنم، شرر ہے اک آہِ آتشیں کا

ساتھ چھوٹنا: تفرقہ پڑ جانا، مفارقت ہونا۔

تُو بھی غضب ہے تفرقہ انداز اے اجل!
دم بھر میں چھوٹ جاتے ہیں سو سو برس کے ساتھ

___ چھوڑنا: مفارقت اختیار کرنا۔

طالبِ حق ہے اگر، مت، سالکوں کا ساتھ چھوڑ
مل گیا، دریا میں، جو، کچھ مل گیا سیلاب میں

___ دینا: ہمراہی کرنا، رفاقت کرنا۔

بے زوروں کا بھی کوئی ساتھ کہیں دیتا ہے
جان شیریں نے دی دیکھ لو فرہاد کے ساتھ

___ رہنا: رفاقت میں رہنا۔

کیا روزِ بد میں ساتھ رہے کوئی ہم نشیں
پتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دُور

___ ساتھ: ہم راہ۔

وہ کبھی قامت کرے گل گشت تیرے ساتھ ساتھ
گلشنِ عالم میں ہو جائیں اگر دو پائے سرو

___ ہونا: کسی شخص کا راستے میں ہمراہ ہونا۔

ساتھ ہو لیتے ہیں گھر تک کارواں کے کارواں
یوسفِ ثانی گزر جاتا ہے جب بازار سے

ساحت: وسعت، فراخی۔

نہیں اِن کی رسائیاں بے شک
ساحتِ قدرت و بزرگی تک

سادہ کاغذ: وہ کاغذ جس پر کچھ لکھا نہ گیا ہو۔

نیک یا بد کوئی دنیا میں ہوا مجھ سے نہ کام
سادہ کاغذ ہے مگر نامہ مری تقدیر کا

سادی جگہ: وہ جگہ جہاں کچھ نہ لکھا ہو۔

دیوان میں سادی ہی جگہ چھوڑ دی میں نے
مضمون نہ باندھا تری نازک کمری کا

سار: عطار۔

بھیج دے دھونے کے بدلے تُو جو خوش بُو سار پاس
عطر وہ کھینچے تری اُتری ہوئی پوشاک کا

سارا: پورا، مکمل۔

صبحِ فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا
آفتابِ صبح کو سمجھا میں تارا شام کا

ساری (۱): تمام وکمال شے مذکر جمع کی صورت میں فصاحت کلام کی ضرورت سے مفرد کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

پڑ گیا ہے عکس جو میرے تنِ پُر داغ کا
سارے جسمِ زار میں پھولوں کا زیور ہو گیا

___ (۲): چھوت کی بیماری، اثر کرنے والا۔

مریضِ عشق ہوں جب سے ہوئی نفرت زمانے کو
گریزاں جس طرح ہوتے ہیں سب امراض ساری سے

چشمِ بیمار کا آزار بھی کیا ساری ہے
دیکھتا ہوں جسے بیمار نظر آتا ہے

ساز کا پردہ: ساز کی ترکیب مجموعی کا کوئی جز جو معین آواز دیتا ہے۔

گر کوئی پڑھنے لگے بزمِ غنا میں میری نظم
کان کا پردہ وہیں بن جائے پردہ ساز کا

ساطع: بلند، چمکتا ہوا، روشن۔

اور بھی دُم میں کچھ منافع ہیں
سب دلائل خدا کے ساطع ہیں

ساغر چلنا: شراب وکباب کے جلسے میں جامِ شراب کا دور ہونا۔

چلا میں صورتِ بدمست ٹھوکریں کھاتا
وہ یوں چلے کہ کوئی ساغرِ شراب چلے

ساغری: گھوڑے یا گدھے کی پیٹھ کی کھال۔

پیتا ہوں ساغرِ مے ساقی! جو میں پیا پے
صد چاک اس الم سے زاہد کی ساغری ہے

سافل: نیچی، پست۔

جو بنی چیز سافل و عالی
مصلحت سے نہیں ہے وہ خالی

ساق: ٹخنے سے گھٹنے تک کا حصہ، پنڈلی۔

تخم و جلد و برگ و ریشہ و ساق
نفعِ انسان ہے سب میں بے اغراق

___ سیمیں: چاندی جیسی پنڈلی، سفید پنڈلی، خوب صورت پنڈلی۔

پائینچہ سرکاؤ اپنے ساقِ سیمیں سے صنم!
یہ نہیں وہ شمع، حاجت ہو جسے فانوس کی

ساقین: (ساق کا تثنیہ) دونوں پنڈلیاں۔

کاسہ سرِ فغفور کا گردن سے الگ ہے
زانو سے جدا ہو گئیں تیمور کی ساقیں

سالِ پلنگ: شیر کا ناخن۔

بچتی نہیں ہے جان جدائی میں اس برس
خوں ریز میری جان کو سالِ پلنگ ہے

___ مار: گزرنے والا سال۔

ہے مجھ کو یہ اشارۂ نوروز، اب کے سال
جز عشقِ زلف کچھ نہ کروں سالِ مار میں

سالوس: مکر، فریب، دھوکا۔

مکر کھل جاتا ہے جلد، اہلِ ہوا کا دہر میں
کیا رہے اک دم سے افزوں ولع سالوسِ حباب

سامان کرنا: بندوبست اور انتظام اور درستی کرنا، ضروری اسباب کا بہم پہنچانا۔

وحشتِ دل حشر کا کرتی ہے ساماں ہر برس
صبحِ محشر چاک کرتی ہے گریباں ہر برس

سامنا ہونا: مقابلہ ہونا۔

کیا فروغِ حسن سے ہوتا ہے دھوکا صبح کا
سامنا جس روز ہوتا ہے تمھارا شام کا

سامنے ہونا: روبرو ہونا۔

زلف ہو یا خال ہو یا چشم ہو یا ہو مژہ
ہائے! ہو جاتا ہوں ہر کالی بلا کے سامنے

سان: وہ مدور پتھر جس کو چرمی تسمہ سے تیزی سے چکر دیتے ہیں اور چاقو قینچی وغیرہ کی باڑھ اس پتھر پر گھس کر تیز کی جاتی ہے۔

سان کی مانند گردش میں ہے گویا آسماں
باڑھ آتی ہے نظر تیغِ ہلالِ عید پر

سانپ کا پھپھولا: سانپ کے منہ کا آبلہ یا وہ تھیلی جس میں زہر رہتا ہے۔

بولے وہ مَل دَل کے میرے دل کو اپنی زلف میں
خوش ہوا اے ناسخ! پھپھولا ہم نے توڑا سانپ کا

___ کا پھوڑا: ایک قسم کا دنبل جو کفچۂ مار کی صورت اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ دنبل ضحاک بادشاہ مُلکِ تاز کے دونوں شانوں پر ہوا تھا۔

غیر کو ہے مضحکہ مجھ کو جو ہے سودائے زُلف
مثلِ ضحاک اُس کے شانوں میں ہو پھوڑا سانپ کا

___ کا جوڑا: ایک ناگ، ایک ناگن۔

دونوں زلفیں یار کی زیرِ زمیں آتی ہیں یاد
بھیج دے بہرِ عذاب اللہ! جوڑا سانپ کا

ایک سے کوئی اگر بچ جائے کاٹے دوسرا
دونوں گیسو دونوں گالوں پر ہیں جوڑا سانپ کا

ہے بجا یہ دونوں زلفوں کا مقام ابرو کے پاس
پیش ازیں کعبے میں بھی تھا ایک جوڑا سانپ کا

یاسمن سے گالوں پر چاروں کے چاروں مست ہیں
آنکھیں ہیں بھنورے کا جوڑا، زلفیں جوڑا سانپ کا

___ کا دانت توڑنا: سانپ کا دانت اُکھاڑ ڈالنا۔

زہر گیسو کا بہت ہے اور تھوڑا سانپ کا
تیری کنگھی نے صنم! ہر دانت توڑا سانپ کا

___ کا زہر: وہ زہر جو سانپ کے تالو میں ایک تھیلی کے اندر ہوتا ہے اور مار گزیدہ کے زخم میں سرایت کر کے باعثِ ہلاکت ہوتا ہے۔

زہر گیسو کا بہت ہے اور تھوڑا سانپ کا
تیری کنگھی نے صنم! ہر دانت توڑا سانپ کا

___ کا سر توڑنا: سانپ کا سر کچلنا۔

دیکھ کر چوٹی کو ایڑی تک جو بل کھانے لگا
سنگِ پائے یار سے سر میں نے پھوڑا سانپ کا

___ کا سونگھ جانا: سانپ کا کاٹ کھانا۔

سانپ جس کو سونگھ جاتا ہے وہ مرتا ہے ولے
زلف ہے وہ سانپ جس کو سونگھ کر میں مر گیا

___ کا لہرانا: سانپ کا خمیدہ ہو کر رینگنا۔

سانپ لہراتے ہیں، فرقت میں نہیں آثارِ موج
کف نہیں، دریا میں پھیلا ہے، یہ زہرِ مارِ موج

___ کا مَنتر: وہ دم جو مار گزیدہ پر کرتے ہیں۔

باندھوں اُس زلف کا مضمون جو میں سحر بیاں
ہے یقیں شعر وہیں سانپ کا منتر ہو جائے

___ کی لکیر: وہ نشان جو سانپ کے لہرانے سے زمین پر پڑ جائے۔

مانگ سب کہتے ہیں جس کو سانپ کی ہے وہ لکیر
کینچلی مُوباف ہے اور اُس کی چوٹی مار ہے

___ کے کاٹے کی لہر: مارگزیدہ کا زہر کے اثر سے کبھی کبھی جنبش میں آنا۔

فرقتِ ساقی میں یہ موجِ شراب
سانپ کے کاٹے کی گویا لہر ہے

___ کے منہ کا پھپھولا: خزانہ زہر جو سانپ کے تالو میں آبلے کی صورت ہوتا ہے اور جس وقت سانپ کسی کو کاٹتا ہے آبلہ ٹوٹ کر زہر مارگزیدہ کے زخم میں آجاتا ہے۔

زہر ہم کو ہو گئی ہے ہجرِ ساقی میں شراب
شیشۂ مے، کیا پھپھولا ہے دہانِ مار کا

___ کے منہ کا چھالا: سانپ کے منہ کا پھپھولا۔

کم نہیں مارِ سیہ سے زہر زلفِ یار کا
کان کا موتی بنا چھالا دہانِ مار کا

سانچے میں ڈھلنا: قالب میں ڈال کر پیکر تیار کیا جانا۔

شعلے عارض، دودِ زلفیں قد ہیں سانچے میں ڈھلے
کیا تفاوت ہے میانِ دلبرانِ شنگ و شمع

سانس لینا: دم لینا۔

سانس لے سکتا تھا وہ مجھ ناتواں میں دم نہیں
کیوں نہ سب مجھ کو کہیں مجنوں کی یہ تاثیر ہے

سانولا: گورے رنگ میں کسی قدر سیاہی کی آمیزش ہونا۔

دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائے گی تجھ پر اگر
گورا گورا جسمِ نازک سانولا ہو جائے گا

ساون کی جھڑی: ماہِ ساون کی برسات مسلسل ہونا۔

برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہے
کیسے تو لگا دے ابھی ساون کی جھڑی آنکھ

ساہی: غافل، بھولا۔

تھا معالج طبیب کب ساہی
عقل رنجور کی ہے کوتاہی

سایہ اُترنا: دیوار کے سائے کا عکس زمین پر آنا۔

دوپہر سے تیرے کوچے میں ہم آ کر بیٹھے
ہو گئی شام نہ دیوار سے سایہ اُترا

___ پڑنا: کسی چیز کی کسی چیز پر پرچھائیں آنا۔

سرو پہ سایہ پڑا تیرا، وہ موزوں ہو گیا
میرے سائے کے اثر سے بید مجنوں ہو گیا

سائے سے وحشت ہونا: سایہ دیکھ کر بھڑکنا۔

وہ جنوں تھا جو بہ رنگِ سایہ تیرے ساتھ تھے
اے پری! اب تو ترے سائے سے ہے وحشت ہمیں

سائیں: مسلمانوں میں ایک قسم کے کمل پوش فقیر کو کہتے ہیں۔

کیا ملیں، تکیے سے سائیں، کوڑی سونٹا چھوڑ کر
پاس ہے اکسیر کی بوٹی نہیں پروائے زر

سَبّ: گالی۔

ہمیشہ وہ کرتا تھا سبِّ علی
نہ تھا کچھ اُسے خوفِ ربِّ علی

___ کے سَب: تمام کے تمام۔

دوست دشمن سب کے سب ہیں، رفتنی مثلِ نسیم
گل تو کیا کانٹا بھی، اک دن، اس گلستاں میں نہیں

سَباح: تیراک۔

غیرِ کوثر ، کسی دریا کا، میں سَباح نہیں
بیشۂ شیرِ خدا بن ، کہیں سیاح نہیں

سُبحی، سُبحہ: تسبیح۔

نہیں جہاں میں ، کوئی منکرِ امام، ایسا
کہ شیخِ شہر کی سُبحے میں بھی، امام نہیں

سبز رنگ: معشوق، سانولی رنگت۔ دھوکہ باز، بے وفا۔

سبز رنگوں کی یہ ہے خاکِ مقرر ناسخ
سبز رنگ اس لیے آتا ہے نظر کائی کا

سبزہ اُگنا: گھاس جمنا۔

میں ایسا پاک دامن ہوں یقیں ہے بعد مُردن بھی
بجائے سبزہ تُربت پر اُگے گا پنجہ مریم کا

____ خط نکلنا: رخساروں پر خط نکلنے کا آغاز ہونا۔

مانند دانہ خال پہ ہم خاک میں ملے
نکلا جو اُس کا سبزۂ خط کھیت اب رہے

سبزے کا آغاز: رخساروں پر خط نکلنے کا آغاز۔

کی ہے یاں شدت سے شدت برشگالِ اشک نے
کیوں نہ واں آ جائے موسم سبزے کے آغاز کا؟

سَبط: سیدھی زلف۔

موئے دل کش تھے سبط نہ جعد تھے
تھے معطر تر نسیم خلد سے

سَبعہ: سات۔

دیکھ افلاک و سبعہ دوّار
دیکھ تو صبح و شام ، لیل و نہار

سَبقت لے جانا: (۱) فوقیت لے جانا (۲) غالب ہونا (۳) پیش لے جانا۔

جگر ہوتا ہے ٹکڑے، مے کشی سے، تیری فرقت میں
مئے گل رنگ، سبقت لے گئی ہے آبِ آہن پر

سبُک ہونا: خفیف ہونا، ہلکا ہونا۔

ہر گراں زر کے سامنے ہے سبک
کیا ہو ہم وزن سنگ سونے کا

سَبیل: عوام اور راہگیروں کو پانی پلانا۔

بھر کے مشکیں آبلوں کی، اب، پلا دیجے سبیل
پڑ گئے ہیں پیاس سے، کانٹے، زبانِ خار میں

سِپَری آئینہ: تمام، انتہائی کامل آئینہ۔

دیکھتا ہے کبھی اے رشکِ پری! آئینہ
تیغ ابرو ہے ، جبیں ہے سپری آئینہ

سِتار بجانا: ستار موسیقی کا ساز ہے جس کے تنے کے نیچے ایک تو بنی لگی ہوتی ہے اور کئی کھونٹیاں اوپر کی جانب ہوتی ہیں، پیتل کے تار کھونٹیوں میں باندھ کر تو بنی تک کھینچے جاتے ہیں اور اُس کے تنے میں پیتل کے پردے تانت سے بندھے ہوتے ہیں، اس ساز کے تاروں کو ایک دھاتی انگشتانے سے جس کو مضراب کہتے ہیں چھیڑ کر بجاتے ہیں۔

واں جو انگشتِ حنائی سے بجاتے ہیں ستار
یاں دلِ پُرخوں کے ٹکڑے ہیں مژہ کے تار پر

ستارہ: اختر، چاندی یا سونے کے مصنوعی ستارے یا مصنوعی چھوٹے ستارے جو سلمے کے ساتھ اکثر کپڑوں پر یا دیگر چیزوں میں ٹانکتے ہیں۔

جب ہنسنے لگے، دانت تمھارے نکل آئے
سرکا جو شفق صاف ستارے نکل آئے

اپنے طالع میں ہے اے رشکِ قمر! پامالی
ہے ستارہ تری پاپوش کا اختر اپنا

___ چمکنا: اوجِ اقبال ہونا، بخت آوری۔

بام پر وہ ماہ کرتا ہے نظارا صبح کا
آج بارے خوب چمکا ہے ستارا صبح کا

ستاری: چھوٹا ستار، وائلن۔

کیا ہے آج تو مجلس کو مست او مطرب!
ترے ستاری کی تونبی ہے کیا کدوئے شراب

ستارے چمکنا: اختروں کا تابندہ ہونا۔

آسماں کے نظر آتے نہیں تارے دن کو
تیری جوتی کے چمکتے ہیں ستارے دن کو

___ چھپنا: ستاروں کا صبح کے وقت یا رات کو ابر کی وجہ سے غائب ہو جانا۔

چھپتے جاتے ہیں ستارے جس طرح سے صبحِ دم
گم ہوئے جاتے ہیں یاں پیری میں دنداں ہر برس

___ نکل آنا: ستاروں کا تابندہ ہونا۔

جب ہنسنے لگے، دانت تمھارے نکل آئے
سرکا جو شفق صاف ستارے نکل آئے

ستان: جگہ، موقع، مقام بطور لاحقہ مستعمل۔

یوسفستاں ہو گئے ہیں کوچہ ہائے لکھنؤ
ایک مدت سے پڑا ہے مصر کا بازار بند

سُتُرگ: بڑا عظیم، مہتم بالشان، بھاری بھرکم۔

بہر اثباتِ ادعائے بزرگ
لایا پیہم وہ معجزات سترگ

ستم کرنا: ظلم کرنا۔

اہلِ زمیں نے کیا ستم تو کیا کوئی؟
نالہ جو آسمانِ کہن سے نکل گیا

سجادہ: دری، قالین، مراد گدی ہے (صاحب سجادہ: گدی نشین)۔

ہاتھ دوڑائیں گے اک دن، میری بیعت کو سبُو
بعد میں پیرِ مغاں کے، صاحبِ سجادہ ہوں

سچ بولنا: راست گفتاری۔

مست آنکھیں تمھاری ہیں، تصور سے سوہوں مست
سچ بولو! کبھی ہوش میں تم پاتے ہو مجھ کو

___ مچ: راست، واقعتاً۔

کھنچ چلا آخر کو جذبِ حُسن سے
سچ مچ اے ناسخ! تو اب مجذوب ہے

سخت باتیں: کلماتِ ترش، تلخ گفتاری، گالیاں اور کوسنے۔

جب نہ تب باتیں سناتا ہے وہ مجھ کو سخت سخت
سر کے بدلے اے جنوں! لگتے ہیں پتھر کان میں

سدِ اِسکَندر: وہ دیوار جو ذوالقرنین یا سکندر نے شمالی وحشیوں (یاجوج ماجوج) کو روکنے کے لیے بنائی تھی۔ (مجازاً) نہایت مضبوط و مستحکم دیوار یا روک، ناقابلِ عبور رکاوٹ۔

پار ہو جائے نہ کیوں ہر دم ترا تیرِ نگاہ
آئینہ ہے، دل مرا، کچھ، سدِ اسکندر نہیں

سِدرَہ: عرش کی داہنی جانب بیری کا درخت جہاں سے آگے کسی فرشتے کی رسائی ممکن نہیں۔

جب اُچکتی ہے طبیعت بہرِ مضمونِ بلند
طائرِ سدرہ کے آ جاتے ہیں شہ پر ہاتھ میں

سُدھ: ہوش و آگاہی۔

تھا تری نرگس کے گوں سے زمانہ بدمست
سدھ کسی رند کو کب خانۂ خمار کی تھی

سُدھارنا: رخصت ہونا، کوچ کرنا۔

کیا چراغِ زندگانی بھی سدھارا اُن کے ساتھ
میرے گھر سے جب وہ اپنے گھر سدھارے رات کو

سَر اُٹھا کر چلنا: خودداری سے چلنا، اکڑ کر چلنا۔

سر اُٹھا کر جو چلا اِس دشتِ وحشت خیز میں
پار تلووں سے وہیں خارِ مغیلاں ہو گیا

____ اُٹھانا: سرکشی کرنا، غرور کرنا۔

دشمن سر ہے تری گردن کشی، مانندِ شمع
افسرِ زر شوق سے رکھ پر نہ اتنا سر اُٹھا

____ پَٹکتے پھرنا: بے سود اور بے نتیجہ گشت کرنا۔

سر پٹکتی پھرتی ہیں، اَرواح، سنگ و خشت سے
چل بسے ہیں جسم کیا کیا قصر و ایواں چھوڑ کر

____ پٹکتے رہ جانا: بے نتیجہ کوشش کر کے بیٹھ رہنا۔

ہم سر پٹکتے کلبۂ احزاں میں رہ گئے
یوسف کو لے کے کر ہی گیا کارواں کوچ

____ پٹکنا: (پٹخنا) سر کو دے دے مارنا، بے نتیجہ کوشش کرنا، بے سود تدبیر کرنا۔

کیوں نہیں ہوتے فنا فی البحر مانندِ حباب؟
سر پٹکتی ہے جو ساحل سے یہ ہے تعزیرِ موج

فرقت میں جو سر پٹک رہا ہوں
مشغول نماز بے ریا ہوں

____ پر اُٹھا لے جانا: کسی چیز کو سر پر رکھ کے لے جانا۔

اس عمارت کو نہ تُو سر پر اُٹھا لے جائے گا
دیکھ اے غافل! ذرا، تیرا ہے مسکن زیرِ پا

____ پر احسان رہ جانا: احسان کا بدلہ نہ ہو سکنا۔

حسرتِ پابوسِ قاتل دل سے نکلی وقتِ قتل
تیغ کا ناحق مرے سر پر یہ احساں رہ گیا

____ پر پہاڑ گرانا: مصیبت نازل کرنا۔

سر پہ پہاڑ اُن کے نہ اے آسماں! گرا
جو برگِ گل کو سمجھیں کہ سنگِ گراں گرا

____ پر خاک اُڑانا: نہایت رنج و غم کرنا۔

دستِ جاناں میں جو دیکھے طائرِ رنگِ حنا
اپنے سر پر بازوؤں سے خاک اُڑائے عندلیب

ـــــ پر خاک ڈالنا: رنج و غم کرنا۔

خاک ڈالیں اپنے سر پر ہجر میں کس کی شراب
شیشۂ مے کے عوض دو شیشۂ ساعت ہمیں

ـــــ پر خون ہونا: کسی کے قتل کرنے کا عذاب کسی پر ہونا۔

خون لاکھوں بے گناہوں کے ترے سر پر ہوئے
اے بتِ سفاک تو کچھ کم نہیں مزدور سے

ـــــ پر رکھنا: (۱) اعزاز کرنا (۲) قدر کرنا۔

لگایا آپ پتھر اُس نے مجھ شوریدہ مجنوں کو
رکھوں کیوں کر نہ سر پر داغِ سودائے ہمایوں کو؟

ـــــ پر سایہ ہونا: (۱) والی، وارث اور محافظ ہونا۔ (۲) سر پر چتر ہونا، یا کوئی کپڑا سر پر تنا ہونا یا درخت کی سایہ دار شاخوں کا سر پر سایہ گستر ہونا۔

سانپ ہر گنج پر ہوتا ہے کبھی او قاتل!
سایۂ زُلف سرِ گنجِ شہیداں ہوتا

ـــــ پر قُرآن اُٹھانا: قرآن کی قسم کھانا۔

مصحفِ رُخ کا جو بوسہ لے کے میں منکر ہوا
مجھ سے کہتا ہے کہ اب قرآن تو سر پر اُٹھا

ـــــ پر گُل زار اُٹھانا: پرندوں کا بہت شور و غل کرنا۔

گر تیرے پائے حنائی دیکھ لے گل زار میں
نالوں سے گُل زار کو سر پر اُٹھائے عندلیب

ـــــ پکڑے بیٹھے رہنا: دردِ سر میں مبتلا ہونا۔

بیٹھے رہیں خمار میں سر پکڑے تابہ کے
ساقی ہمارے ہاتھ میں دستِ سبو نہیں

ـــــ پیٹنا: جنوں کے عالم میں اپنے ہاتھ سے سر پر ضرب پہنچانا۔

سر پیٹنے سے داغِ جنوں محو ہو گیا
گُل ہو گیا چراغ بھی شب ہائے تار کا

ـــــ پھرنا: ہوش و حواس قابو میں نہ رہنا، بے خردی اور دیوانگی کی حرکت کرنا۔

یقیں ہے سنتے سنتے اُس کا سر پھرنے لگے ناسخ!
بیاں میں سامنے جس کے کروں اپنی تگاپو کا

تانے ہے دن رات سر چنگِ حوادث آسماں
سر پھرا ہے سرکشو! رکھتے ہو کیوں دستار کج

ـــــ پھوڑنا: کسی سخت چیز پر سر کو اس طرح پٹکنا کہ خون نکل آئے۔

سر پھوڑنے چلا ہوں میں کعبے کو زاہدا!
جوشِ جنوں میں کیا ہی! تمنائے سنگ ہے

ـــــ پھوڑے ڈالنا: سر توڑنے لگنا۔

آپ میں دیوانہ، پھوڑے ڈالتا ہوں اپنا سر
دستِ نازک سے نہ مجھ پر اے صنم! پتھر اُٹھا

ـــــ ٹکرانا: کسی سخت چیز پر سر کو پٹک کر ٹکریں لگانا۔

کوہ سے ٹکراتے پھرتے ہیں سر شوریدہ کو
یاد آتے ہیں جو مجھ کو سنگِ طفلاں ہر برس

ـــــ جمازہ: اونٹنی کے اوپر۔

دیکھ کر چاند کو مجنوں یہ کہا کرتا ہے
جلوہ گر ہے سرِ جمازۂ گردوں لیلیٰ

___ جُھکانا: سجدہ کرنا، انکسار کرنا۔

سر جھکاتا ہی نہیں ناسخ خدا کے سامنے
ہے یہی اُس کی سزا سجدے کرے اصنام کو

___ دے دے مارنا: بار بار سر پٹکنا۔

کون کرتا ہے بتوں کے آگے سجدہ زاہدا!
سر کو دے دے مار کر، توڑیں گے بت خانے کو ہم

___ دینا: سر کٹوانا۔

میں سر دینے کو حاضر ہوں اُسے گو شرم آتی ہے
جُھکی ہے گردنِ قاتل زیادہ میری گردن سے

___ زانو پر جُھکنا: فکر اور غور کا عالم ہونا۔

نام ہے روشن زمانے میں مرا اشعار سے
سر جُھکا جب فکر میں زانو پہ، میں خاتم ہوا

___ سبز ہونا: ہرا بھرا ہونا، خوش حال و کامیاب ہونا، فروغ پانا، غلبہ پانا۔

حضور پھول کے، برگِ شجر ہوں کب سرسبز
بھلا ہو بنگ کی کیا قدر رُو بروئے شراب

___ سبزی: ہرا بھرا ہونا، لہلہانا۔

جائے عبرت ہے بچا کر پاؤں رکھ اے باغ باں!
تو نے سرسبزی کبھی دیکھی ہے برگِ کاہ کی

___ سے چلنا: راہ کی تعظیم کرنا، ادب سے چلنا۔

نقشِ پائے یار پر کیوں کر بھلا رکھتے قدم؟
سر سے کوئے یار میں چلنے کی ہے عادت ہمیں

___ قلم کرنا: سر کاٹنا۔

دوستوں کے سر کیے چُن چُن کے مقتل میں قلم
چشمِ بینا ہے ہر اک جوہر تری شمشیر کا

___ قلم ہونا: سر کٹنا۔

جرمِ مستی میں ہوا سر جو قلم ناسخ کا
ذیر میں صورتِ مینا تن بے سر آیا

___ کا بوجھ اُترنا: احسان نہ رہنا، احسان کا بدلہ ادا ہو جانا، چُھٹکارا نہ رہنا، الزام سر پر نہ رہنا، ایفائے عہد ہونا۔

ہم تو حاضر ہوئے لیکن نہ کیا تُو نے قتل
تن سے اُترا جو نہ سر، بوجھ تو سر کا اُترا

___ کاٹنا: سر قلم کرنا۔

تیرے کوچے میں قدم رکھنے کا ہے مجھ پر گناہ
سر مرا کیوں کاٹتا ہے چاہیے تعزیر پا

___ گریبان میں ہونا: متفکر ہونا۔

فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے، گریباں میں کبھی

___ گشتگی: بہکا ہوا، بوکھلایا ہوا، سر پھرنے کی کیفیت۔

جس قدر رتبہ زیادہ اُتنی ہی سرگشتگی
ایک صورت پر ازل سے گردشِ افلاک ہے

___ ننگے: برہنہ سر۔

سر ننگے، بے سبب نہیں، دشتِ جنوں میں ہم
باندھی ہے پھاڑ پھاڑ کے دستار پاؤں میں

___ ہلنا: بڑھاپے سے گردن تھرتھرانا، سر کا جنبش میں آنا، رعشۂ پیری کے باعث۔

سر لگا ہلنے، کہاں شوریدگی؟
چل جنوں عہدِ جوانی ہو گیا

سَرا (۱): ابتدا۔

نہ سرِ زلف ملے بل ہے، درازی تیری
رشتۂ طولِ امل کا بھی سرا پیدا ہو

___ (۲): مکان، دوسرا، دو جہان۔

فکر اس مصلحت میں کر تو ذرا
دیکھ تدبیرِ خالقِ دو سرا

سُراغ مِلنا: پتہ ملنا۔

تیرے جلوے نے بجھایا ہے چراغِ آفتاب
مثلِ شب دن کو نہیں ملتا سراغِ آفتاب

سُرب: سیسہ۔

گچ و زرنیخ و سرب و مردا سنگ
سرمہ جس سے بنائیں آیا سنگ

سرچنگ: منہ پر تھپیڑ مارنا (مراد ذلت ہے)۔

سلطنت کی نہ طمع چرخِ زبردست سے رکھ
کوئی سرچنگ نہ جڑ دے کہیں افسر کے عوض

سُرخ رُو ہونا: (۱) معزز ہونا۔ (۲) بات بالا رہنا۔

غم نہیں گر رُو سیاہی ہو خدا کے سامنے
سرخ رو ہوں اُس بتِ نا آشنا کے سامنے

سَرد ہو جانا: مردہ ہو جانا، دم نکل جانا۔

ہو چلا تھا سرد میں تیرے اُٹھ جانے کے ساتھ
داغِ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا

سِرِّ سلونی: مخفی علوم کا راز، منبع، بھید۔

علیؑ تھا عالمِ علمِ لدنی
علیؑ تھا کاشفِ سرِّ سلونی

سُرعت: جلدی، تیزی، پھُرتی۔

وصفِ مژگاں میں یہ تیز اپنا قلم چلتا ہے
کہ نہ ایسا کبھی سُرعت سے کوئی تیر چلے

کیا ہی سُرعت سے اڑی جاتی ہے کوئے یار کو
ہمرہی میں ہے ہوا معذور میری خاک سے

سُرعت ایسی تھی کہ تا مدِّ نگاہ
اک قدم میں قطع کرتا تھا وہ راہ

ہو سکے کب اُس کی سُرعت کا بیاں
ہے محال ایزد کی قدرت کا بیاں

ہے جو سُرعت میں مصلحت منظور
وہ بھی آئی عمل میں ان سے ضرور

سِرک بیٹھنا: ہٹ جانا۔

تو سرک بیٹھا تو ایسی بے کلی ہم کو ہوئی
عضو اپنا اپنی جا سے کون سا سرکا نہیں

___ جانا: ہٹ جانا۔

وصل میں تو سرک گیا جس دم
میرا ہر ایک استخواں سرکا

سَرکار: حکومت، وہ مقام جہاں چند آدمی برسرِ کار ہوں یعنی کوئی محکمہ، کسی رئیس کی ریاست وغیرہ۔

خوش رہو تم کو اگر قدر پُرانوں کی نہیں
ڈھونڈ لیں گے اجی! ہم بھی کوئی سرکار نئی

سَرکانا: ذرا سا ہٹا دینا۔

منہ دیکھیں آفتاب پرست آفتاب کا
سرکا دے اپنے چہرے سے کونہ نقاب کا

سَرگَیں: پاخانہ، گوہ۔

بے حقیقت ہے غائط و سرگیں
کوئی دنیا میں بدتر اس سے نہیں

سُرمہ بنانا: سرمہ تیار کرنا۔

فکر ہے بینائی عاشق کی، حسنِ دوست کو
ہو موئی! برق نے سرمہ بنایا طور کو

___ لگانا: آنکھ میں سُرمہ استعمال کرنا۔

تو لگائے گا جو قاتل! سرمۂ دنبالہ دار
تیری شمشیرِ نگہ کو پرتلا ہو جائے گا

سَرو: دراز قد جس سے محبوب کو تشبیہ دی جاتی ہے۔

فرہاد سرو، تیشہ ہے منقارِ فاختہ
جاری لہو کی نہر ہوئی آبِ جُو نہیں

___ قد اُٹھنا: تعظیم کے لیے پورے قد کے ساتھ مکمل طور پر کھڑے ہو جانا۔

خوش قدوں کی خاک یہ، اُٹھتی ہے ہر دم، سرو قد
گرد باد اے اہلِ غفلت! اس بیاباں میں نہیں

سَروکار رکھنا: واسطہ رکھنا۔

رکھو کسی طرح تو سروکار مہربان!
کرتے رہو جفا ہی وفا گر نہ ہو سکے

سَروہی: سیدھی تلوار۔

قتل کرتا رہا اغیار کو قاتل ناسخ
نہ کوئی ہاتھ سروہی کا ادھر چھوڑ دیا

سَرہانا: بالیں۔

نہ آئے کُنجِ لحد میں بھی مجھ کو خوابِ عدم
اگر سرہانے کوئی خشتِ کوئے یار نہ ہو

سَری: تیر کے گز کو کہتے ہیں جو پیکان تیر کے آہنی خول میں دستے کی طرح پیوست ہوتا ہے۔

لکھتا ہوں وصفِ مژگاں، ترکش ہوا قلم داں
نوکِ قلم ہے پیکاں، باقی قلم سری ہے

سَڑک: سیدھا طولانی راستہ جو ایک محلّہ سے دوسرے محلّہ کو یا ایک شہر سے دوسرے شہر کو چلا گیا ہو۔

ستم ہے چھین لیے کیا دو راستہ بازار
فلک نے اُن کے عوض دی ہے یہ سڑک ہم کو

سَزا پانا: کسی بُرے کام، ظلم یا زیادتی کی پاداش، حاکمِ وقت یا خدا کی طرف سے ملنا۔

پامال جو کرے گا مجھے، پائے گا سزا
شیشے کی طرح خاک پہ میں ناتواں گرا

سَستا: ارزاں، کم قیمت۔

جو واقف، نرخِ بازارِ محبت سے ہیں، کہتے ہیں
کوئی دل، نقد جاں دے کر، جو ہاتھ آ جائے، سستا ہے

سفاہت: دنائت، کمینگی۔

وائے! اُن کی یہ کیا شقاوت ہے؟
کیا حماقت ہے؟ کیا سفاہت ہے؟

سب سفاہت ہے سب حماقت ہے
حمق و نادانی و بلاہت ہے

خلق اشیاء کی بعض حکمت سے
وہ جو واقف نہ تھا سفاہت سے

سفلہ: فرومایہ، پست، کم ذات، حقیر۔

سفلے کو گو کہ پر لگیں لیکن ہے نارسا
پہنچے کبھی ہوا سے نہ کاہ آسمان پر

سفہا: نادان، کم عقل۔

جو صفت کر رہے ہیں یہ سفہا
ہے خدا اس سے ارفع و اعلیٰ

سفید پوشاک: سفید کپڑے پہننے والا، بھلا مانس۔

سُرخ پوش آئے نظر سرخ یہ ہے رنگِ بدن
پہنے پوشاک جو وہ سرو گل اندام سفید

___ **رومال:** چہرہ پونچھنے کا کپڑے کا سفید ٹکڑا۔

واہ! کیا رنگ ہے! گویا کہ ٹپکتا ہے شہاب
منہ وہ پونچھے تو ابھی سرخ ہو رومال سفید

___ **کاغذ:** سادہ کاغذ، وہ کاغذ جس پر کچھ لکھا نہ گیا ہو۔

حرفِ مطلب، جو لکھوں صاف، وہ دیتا ہے جواب
بھیجتا ہے مجھے کاغذ وہ دل آرام سفید

___ **کپڑے:** وہ پوشاک جو رنگین نہ ہو۔

کہتے ہیں سب چادرِ مہتاب میں لپٹا ہے چاند
اے پری پیکر پہنتا ہے جو کپڑے تُو سفید

___ **ہو جانا:** خوف یا شرم سے چہرے کا رنگ اُڑ جانا۔

تیرے دانتوں کو جو دیکھا ہو گئے ہیرے سفید
زرد اے کانِ ملاحت! رنگ ہے پکھراج کا

سفیدہ: ایک قسم کا چکنا سفید اور باریک سفوف جو شہر کاشغر میں عمدہ ہوتا ہے۔ جراح اس کو اکثر مرہم میں ملاتے ہیں مصور اور نقاش رنگ بھرنے سے پہلے اس کی زمین دیتے ہیں۔

بندھ گئے مضموں صفائے عارضِ جاناں کے آج
اب سیاہی کیا سفیدہ چاہیے تحریر کو؟

سفیدی پھرنا: دیوارِ مکاں کا چونے سے پوتا جانا۔

سیاہ آہوں سے تھا، پھر گئی سفیدی سی
وہ رشکِ ماہ جو میرے رواق میں آیا

سفیہ: کم عقل، کمینہ، بے وقوف، احمق۔

کیا اگر منکر ہوا کوئی سفیہ سنگ دل
دال ہے اُس کی نبوت پر کلام اعجاز کا

کوئی شاید سفیہ مردود لعن
کرے تدبیر ایزدی پر طعن

سقف: چھت، پٹاؤ (گڑھے کو پاٹنے کے تختے) یا اس کی اندرونی سطح۔

بوجھ اپنا کبھی ڈالا نہ کسی پر میں نے
ہوئی تعمیر میری سقف سے دیوار جدا

سُقم: بیماری، خرابی۔

نہیں ہرگز خطا و سقم و خلط
ہیں عیاں حکمت و صواب فقط

سَقَنقُور: چھپکلی کی نوع کا منقش نہایت چمک دار آبی جانور جو ریت میں چھپ جاتا ہے۔

یار کے دستِ حنائی کی ہے مچھلی کیا کم
مجھ کو ماہیِ سقنقور سے کچھ کام نہیں

سَقیموں: (سقیم کی جمع) کمزور، بیمار، خراب۔

ہیں طبیبی جو عالم و حکماء
قولِ باطل ہے ان سقیموں کا

سُکّان: (ساکن کی جمع) مقیم۔

ہوئے مغموم سب سکانِ جنت
ہوا ماتم سرا بستانِ جنت

سکانِ خرابات ہیں مطلق متواضع
ثابت مژۂ نرگسِ مے گوں کے ہے خم سے

سُکھ پال: ایک قسم کی پالکی جسے آٹھ کہار اُٹھاتے ہیں۔

لازم اُس مینہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے
نہ بھگو دے تری سُکھ پال کا سب توڑ گھٹا

سَگان: (سگ کی جمع) کُتے۔

کس نے مجھ وحشی کی پھینکی اُن کے آگے استخواں
اک سرے سے ہو گئے مجنوں سگانِ کوئے دوست

سِل: پتھر کا ہموار ٹکڑا۔

تجھ سے کیا نسبت بھلا شیریں کو اے شیریں ادا
[illegible]

سِلاح: ہتھیار۔

دیجئے ان کو سلاح بہرِ شکار
کی ہے ان کی صلاح بہرِ شکار

سَلامت رہنا: تندرست رہنا۔

نہ ہو گی گرم صحبت سرکشوں کی خاک ساروں سے
سلامت رہ نہیں سکتی ہے دم بھر آگ پانی میں

سَلائی پھرنا: میل سُرمہ کا آنکھوں میں لگایا جانا۔

اس قدر سُرمہ ہوا اُس کو نزاکت سے گراں
کہ سُلائی نہ پھری بارِ دگر آنکھوں میں

سَلخ: کھال اُتارنا، چمڑی ادھیڑنا، قمری مہینے کا وہ آخری دن جس کی شام نیا چاند نظر آتا ہے (چاند رات)۔

نقاب سے ترے ابرو جو سَلخ کو کھل جائیں
تُو ماہِ نور ہے چرخِ کہن کے پردے میں

سِلک: تاگا، لڑی، سلسلہ، ترتیب وار، راستہ۔

دیکھتے ہی خندۂ دنداں نمائے یار کو
رشتۂ نظارہ بس سلکِ لآلی ہو گیا

سُلگانا: اچھی طرح افروختہ کرنا، جلانا۔

ہو گیا کوکبِ اقبال مرا مثلِ زُغال
کیوں نہ سُلگانے کو اب آہِ شرر بار چلے

سُلّم: زینہ، سیڑھی مراد عروج، بلندی۔

رسائی میرے اوجِ فکر تک ہو گی نہ حاسد کو
[illegible]

سلمیٰ: عربی شاعری کی مشہور روایتی معشوق۔

ایسے تم غیرتِ سلمیٰ ہو کہ عذرا ہیں عذار
ہونٹ شیریں ہیں، ہر اک کاکلِ شب گوں لیلیٰ

سُلوک کرنا: مراعات کرنا کسی سے، کچھ دینا۔

جو دنی ہیں وہ بھی کرتے ہیں حسینوں سے سلوک
اس دناءت پر فلک دیتا ہے خرمن ماہ کو

سلَونی: حضرت علیؓ سے منسوب قول ''مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا ہے'' مراد مخفی علوم ہیں۔

علی تھا عالمِ علمِ لدنی
علی تھا کاشفِ سرِ سلونی

سَم (۱): تال کی مقرر ضربوں کی تعداد میں ضرب جہاں ضربوں کا دائرہ ختم ہوتا ہے اور دائرہ ختم ہونے کے بعد ازسرِ نو دائرے کا آغاز ہوتا ہے، مقررہ تال۔

جان دیں کیوں کر نہ اُس مطرب پسر کے عشق میں
تال کا سننا ہماری جان کو سم ہو گیا

____ (۲): زہر۔

مر گیا میں سونگھ کر، اُترا ہوا مُوبافِ زلف
یہ غلط میں جانتا تھا، کیچلی میں سم نہیں

سَماں: کیفیت، وقت، عالم۔

صدا یوں سینہ کوبی میں ہے یاں زنجیر سے نکلی
سماں ہو دف زنی میں جیسے آوازِ جلاجل کا

ساوہ، ساوا: دریائے فراط پر ایک شہر (عراق)۔

خشک سب دریا، چہ ساوہ ہوا
اور صحرائے ساوہ میں بہا

سَمائی: گنجایش۔

ایک دل، دو کی سمائی ہو بھلا کیا! ناسخ
خود فراموش ہوا میں جو اُسے یاد کیا

سمائے یقین: یقین کا آسمان، انتہائے یقین۔

نیرِ اعظمِ سمائے یقیں
لو کشف شرحِ ماجرائے یقیں

سمجھ کے: عقل و ہوشیاری سے۔

او محتسب! سمجھ کے تُو شیشوں کو توڑیو
دل بھی نہ ٹوٹ جائے کسی بادہ خوار کا

سمجھانا: فہمایش کرنا۔

میں خوب سمجھتا ہوں مگر دل سے ہوں لاچار
اے ناصحو! بے فائدہ سمجھاتے ہو مجھ کو

سمجھنا: کسی بات کو ذہن میں لانا۔

میں خوب سمجھتا ہوں مگر دل سے ہوں لاچار
اے ناصحو! بے فائدہ سمجھاتے ہو مجھ کو

سُمرن: تسبیح، مالا۔

جی میں آتا ہے کریں موزوں ترے دانتوں کے وصف
موتیوں کی ہو جو سمرن استخارا کیجیے

سمع: لکڑ بھگا۔

سمع کے نام سے وہ ہے مشہور
لکھی ہے سینِ مہملہ مکسور

سَمک: تحت الثریٰ کی مچھلی، مراد پاتال یا تحت الثریٰ۔

ہر اک سُو ہو رہا تھا وا دریغا!
سمک سے تا سما تھا وا دریغا!

سُمن بر: سیم تن، صبیح، گورے بدن کا؛ کنایتہً حسین محبوب۔
تیرے اترے ہوئے ہاروں کی غضب مست ہے بُو
سونگھتے ہی ہوا ہائے سمن بر بے ہوش
سَمُنْدر (۱): بحر، دریائے اعظم۔
چشمِ تر سے عشقِ ابرو میں چلے آتے ہیں اشک
قافلہ گویا سمندر میں رواں ہے حاج کا
سَمُنْدر (۲): وہ غیر حقیقی خیالی جانور جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی اس کی غذا ہے، اگر آگ سے باہر نکلے تو فوراً مر جاتا ہے۔
ہم دَم مجھے جَلاتے ہو، کہتے ہو اُف نہ کر
انسان کو بھی تم نے سمندر بنا دیا
سَمَنْدِ ناز: محبوب کی ادا کا گھوڑا، سمند؛ وہ گھوڑا جس کے جسم کا رنگ بادامی اور ایال اور دُم و زانو سیاہ ہوں یا زانو اور اگلے پچھلے پاؤں کے بال سیاہ ہوں۔
گرم تم کتنا کرو اپنے سمندِ ناز کو
کب پہنچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو
سَمُّور: نہایت نرم اور باریک پشم والا ایک جانور جس کی کھال سیاہی مائل سرخ ہوتی ہے۔ سمور کی بال دار کھال جس سے پوستین بناتے ہیں۔
ہیں پاؤں تک جو بال ترے سر کے اے جنوں
جاڑے میں ہو گیا ہے لبادہ سمور کا
سُن: بے حس و حرکت، ساکت۔
سُن پڑے رہتے ہیں بے یار اندھیرے میں ہم
ہیں شبِ گور کی مانند ہماری راتیں

____ لینا: سننا۔
اکیلے تم نہانے کو نہ اُترو سن لو ناسخ کی
نہ غوطہ مارے بیٹھا ہو کوئی مردود پانی میں
سُنْدُس: اعلیٰ ریشم۔
فرشِ سندس جو ملا خلد میں زاہد تو کیا
ہے ہوس کوچۂ محبوب میں بستر ہو جائے
سندلی: جوتے یا میلے کپڑے رکھنے کی جگہ۔
کپڑے تمھارے میلے کسی نے جو رکھ دیے
صندل سی آج ہو گئی ہے سندلی میں بُو
سُنْسان: ویران، غیر آباد۔
سنسان مثلِ وادیِ غربت ہے لکھنؤ
شاید کہ ناسخ آج وطن سے نکل گیا

سنسان ہے کیا ہجر میں کاشانۂ ناسخ
بولا نہ کوئی میں نے کئی بار کی آواز
سَنگ: پتھر۔
ساتھ اضرار کے ہیں منفعتیں
چھپی ہیں سنگ و چوب و آہن میں
____ دان: پرند کی پتھری جس میں گوہر رہتا ہے، معدہ۔
کہ وہ ہے سنگ دان سے پہلے
کھائے جو کچھ وہ اس میں جمع کرے
سننے کے ساتھ: سنتے ہی۔
خشک ہو جاتا ہے حاسد کا لہو سننے کے ساتھ
کوئی ناسخ کا جو مجھ کو شعرِ تر آتا ہے یاد

ــــــ میں آنا: مسموع ہونا، گوش گزار ہونا۔

شور ایسا ہو بطِ مے کا کہ سننے میں نہ آئے
ساقیا! اب نالۂ مرغِ سحر کا وقت ہے

سُنہرا: سونے کے رنگ کا، طلائی؛ (کنایۃً) حسین، قیمتی۔

مل گیا سونے کے گہنوں سے سنہرا جوڑا
رنگ کہتے نہیں اکسیر اسے کہتے ہیں

ــــــ رنگ: طلائی رنگ۔

جب سے اُس بُت کا سنہرا رنگ ہے پیشِ نظر
حلقہ اپنی چشمِ تر کا، خاتمِ زر ہو گیا

سنہری: سونے کے رنگ کا، طلائی؛ (کنایۃً) حسین، قیمتی۔

اے پری! تُو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا
آج آئی ہے نظر سونے کی چڑیا مجھ کو

ــــــ رنگت: رنگ طلائی۔

محو تیری سنہری رنگت کے
کبھی دیکھیں نہ رنگ سونے کا

سو: ربطِ کلام کے لیے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

کوئی بھی دشمن نظر آتا نہیں اب غیر دوست
قصہ اے ناسخ! دوئی کا تھا سو یک سُو ہو گیا

بوستانِ خوش خرامی میں نسیمِ گُل سے بھی
سو چمن آگے مرا سروِ چراغاں بڑھ گیا

سوا (۱): بہ معنی بہت زیادہ، پہلے سے زیادہ۔

سب ہیں اُس گھاس کے سوا محتاج
ہیں رعایا و بادشاہ محتاج

جو کرے اس طرح کوئی شبہ
برف و باراں کسی برس ہو سوا

ــــــ (۲): زیادہ۔

ہو گیا وہ مست عکسِ چشم سے گوں دیکھ کر
ساغرِ مے سے سوا نکلا اثر میں آئینہ

سواری آنا: کسی شخص کا فنس یا تام جھام یا ڈولی یا میانہ پے گھوڑے یا ہاتھی پر سوار ہو کر آنا۔

زینتِ فتراک، ہونے کے لیے آمادہ ہوں
کب سواری آئے گی میں منتظر استادہ ہوں؟

ــــــ نکلنا: کسی شخص کا کسی قسم کی سواری پر سوار ہو کر کسی طرف گزرنا۔

جب چوک سے تمہاری سواری نکل گئی
حسرت ہوئی کہ جان ہماری نکل گئی

سُوال کرنا: طلب کرنا، مانگنا۔

ہم صورتوں سے عیب ہے کرنا سوال کا
زُلفوں سے مانگتی ہے کمر پیچ و تاب کو

ــــــ کی صورت: مفلسوں محتاجوں کی وضع، ایسی وضع کہ دیکھ کر دوسرا شخص سمجھ جائے کہ کچھ مانگتا ہے۔

مجھ کو لباسِ فقر سے ہے عار اس لیے
ناسخ! نہ تا بنے کہیں صورت سوال کی

سُوت پھوٹنا: پانی کا چشمہ جاری ہونا، زمین سے پانی نکلنا۔

رہتے ہیں عشق ذقن میں اشک آنکھوں سے رواں
دیکھنا پھوٹی ہے سوت آ کر کہاں اس چاہ کی

سوچ: فکر، تردّد، اندیشہ۔

ترکِ دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں

سوچنا: غور کرنا۔

قدر اُس کے سر کی سوچو ہوتی ہیں روحیں فدا
راہ میں بچھتی ہیں آنکھیں دیکھنا توقیرِ پا

سُوختہ: جلا ہوا۔

میں جس کے غم میں جلوں ہو وہ بے مزہ مجھ سے
کیا ہی بخت نے کیا ہے سوختہ کباب مجھے

سَودا: دیوانگی، پاگل پن، دور۔

کہ مواد غلیظ سودا دے
کھو کر سب نکالتے ہیں بجے

سَودا کرنا: خرید و فروخت کرنا۔

تجھ سے کب اے محتسب ڈرتے ہیں رندِ سر فروش؟
کر رہے ہیں ہم سرِ بازار سودائے شراب

___ مول لینا: کوئی چیز خریدنا۔

نقد دل دیتے ہیں اِک محبوبِ بازاری کو آج
زور سودا مول لیتے ہیں سرِ بازار ہم

___ ہونا: خرید و فروخت ہونا، جنوں ہونا۔

دیکھ پائے ہیں خریداروں نے تیرے نقشِ پا
کیا ہوا اب بازار میں اے رشکِ گل! سودائے گل

تُو جو نکلا میرے گھر سے، ہو گیا سودا مجھے
چاکِ در بھی صاف اب چاکِ گریباں ہو گیا

سَودائی: دیوانہ۔

سر پھوڑ کے سودائی نے کیا مفت میں دی جان
تھی کاٹنی فرہاد کو شاپور کی گردن

___ بنانا: کسی کو دیوانہ کرنا۔

مجھ کو سودائی بنایا ہے دکھا کر آنکھیں
تم دھتورے کا لیا کرتے ہو بادام سے کام

سودہ: برادہ، چورہ۔

سودۂ الماس کھا کر مر رہوں
زندگانی ہجر میں بے سُود ہے

سُور: بہادر (سورما)۔

گو محتسب آیا ہے مگر شیشے ہیں سرکش
ہوتی نہیں خم معرکے میں سُور کی گردن

سورج چھپنا: آفتاب کا پنہاں ہونا خواہ بہ وجہ ابر کے یا بہ وجہ تاریکی شام کے۔

ابھی خورشید جو چھپ جائے تو ذرات کہاں؟
تُو ہی پنہاں ہو تو پھر کون بھلا پیدا ہو؟

___ ڈوبنا: آفتاب غروب ہونا۔

اس قدر، روئے ہیں، آغازِ شبِ فرقت میں ہم
شام کو خورشید ڈوبا، اشک کے گرداب میں

___ کی کرن: شعاعِ آفتاب۔

سورج تُو بنا سنہری اوگی
سورج کی کرن کرن بنی ہے

___ نکلنا: آفتاب طلوع ہونا۔

سمجھے سب ابر کے ٹکڑے سے یہ نکلا خورشید
یاں جو داغِ سرِ شوریدہ سے پھاہا اُترا

سوزن: سُوئی۔

اس قدر سوزش ہے اے جراح! میرے زخم میں
لگ اُٹھے گی دم میں تنکے کی طرح سوزن میں آگ

سوزنی: ایسا کپڑا جس پر سوئی سے کام کیا گیا ہو۔

عاشق ہیں جو سوزنِ مژہ کے
اپنی چپکن بھی سوزنی ہے

سوفار: دہان، تیر، چٹکی، تیر کے نچلے سرے پر وہ گہرا نشان یا شگاف جسے کمان کے تار پر رکھ کر چلاتے ہیں۔

اک تیر میں مثلِ لبِ سوفار ہوا چپ
نکلی نہ ترے عاشقِ جاں باز کی آواز

سوگند: قسم، حلف، عہد۔

تجھ سے رکھتا ہوں محبت پاک میں
مجھ کو خاکِ پاک کی سوگند ہے

سولی پر نیند آنا: انتہائی غلبہ خواب۔

ہیں جو غافل اُن کو سولی پر بھی آ جاتی ہے نیند
پہ تو نخل پہ ہیں منصور سے بیدار ہم

سونا سوگند: طلائے خالص وخوب، خوش خلق وخوش منظر سے بھی مراد ہے۔

رُخسارِ طلائی نے نکالا ہے عبث خط
سونا ہے سگند اور یہ بینا نہیں اچھا

سونا سگند کیوں نہ کہوں تجھ کو اے پری
رنگت سنہری اُس پہ یہ خوشبو بدن میں ہے

___ مکھی: ریشم کے کیڑوں میں سے ایک کیڑے کا نام، سنہری کرم پتلہ۔

تُو وہ سونے کا پتلا ہے اگر بیٹھے کوئی مکھی
وہیں ہو سونا مکھی کی طرح اے یار! سونے کی

سونگھنا: قوت شامہ کے ذریعے سے بدبو اور خوشبو کی تمیز کرنا۔

گلشن پہ گر وہ ساقی ہے کش کرے نگاہ
بوئے شراب آئے جو سونگھیں گلاب کو

سونے دینا: خواب میں مخل نہ ہونا۔

ساتھ اپنے جو مجھے یار نے سونے نہ دیا
رات بھر مجھ کو دلِ زار نے سونے نہ دیا

___ کا پانی: سونے کا ملمع۔

سنہری ایسی [ہے] رنگت گیا لبِ دریا
تو ہو گیا وہیں پانی تمام سونے کا

___ کا توڑا: زنجیر طلائی۔

دھوئیے پائے حنائی آبِ جوئے باغ میں
پاؤں میں شمشاد کے سونے کا توڑا چاہیے

____ کی اینٹ: سونے کا مقررہ وزن کا پیکر، جو اینٹ کی طرح مستطیل ہو۔

مُوا ہے حسرتِ زر میں مہوس کیا مناسب ہو!
اگر لگوائیں اینٹیں قبر میں دو چار سونے کی

____ کی چڑیا: کنایۃً مال دار شخص سے۔

اے پری! تُو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا
آج آئی ہے نظر سونے کی چڑیا مجھ کو

____ کی مار: دولت دے کر سرکش کو مطیع بنانا، روپیہ دے کر زیر و مطیع کرنا۔

نہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اُسے زر دے
زیادہ ہوتی ہے لوہے سے اے دل! مار سونے کی

____ کے برابر تولنا: اس قدر قیمت لینا کہ اگر شے فروخت شدہ کے برابر سونا تولا جائے تو اُس قیمت کا ہو۔

نامۂ یار کے لکھنے کو مجھے ارزاں ہے
تول دے گر کوئی سونے کے برابر کاغذ

____ میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو: انتہائی بدبختی، بدقسمتی و شومیِ طالع کا ثبوت، کمال نحوست۔

سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو، تھی مثل
ہو جائے راکھ، لوں جو میں اکسیر ہاتھ میں

سُوئی: سوزن۔

مر گئے ، ایسے ہو کے لاغر ہم
سوئی لایا ہے گورکن اپنا

سُوَیدا: وہ کالا نقطہ جو دل پر ہوتا ہے۔

برنگِ لالہ اُس گل کا نہیں کچھ آج دیوانہ
ازل سے داغ سودا ہے سویدا ہی مرے دل کا

قلب سے خارج سویدا کو کیا
نورِ حکمت سے سب اُس کو بھر دیا

سہنا: برداشت کرنا۔

یار کو چھوڑ دیا پر نہ سہا رشکِ رقیب
فرق باقی نہ رہا کچھ بھی جگر پتھر میں

سہی (۱): کسی کے کلام کی تائید و تسلیم کے موقع پر بولتے ہیں۔

تم سہی ہوشیار ہم غافل سہی پر زاہدو!
سمجھے بیداری جو تم ایسا نہ ہو [وہ] خواب ہو

____ (۲): عمودی، اونچا، راست (سیدھا)۔

کس سہی قد کو چمن میں آج سلجھاتے ہیں بال
شہپر قمری ہے اُڑہ شانۂ شمشاد کو

سُہَیل: جنوب میں نظر آنے والا روشن، چمک دار ستارہ جو شروع سرما میں جنوبی افق پر نیچے کی طرف محض چند دن نظر آتا ہے (مراد تھوڑی دیر)۔ مزید رعایت: دانتوں کی چمک اور ہیروں کی چمک۔

دانت ہونٹوں سے نظر آگئے جو ہنسنے میں
تو سہیل اور عقیق اہلِ یمن بھول گئے

دیکھ دو شعری و سہیل کا حال
ہے سب صنعِ ایزدِ متعال

تیری ایڑی سا اثر کاہے کو رکھتا ہے سہیل
گُل سے بھی خوشبو زیادہ کفش کا گل ہو گیا

سے: کلمہ جو سبب کے معنی دیتا ہے، ربطِ کلام کا کلمہ، کی طرح، کی مانند۔

بیعت خدا سے مجھ کو ہے بے واسطہ نصیب
دستِ خدا ہے نام مرے دست گیر کا

ہزاروں داغ مرے آفتاب سے چمکے
نہ فرق ظلمتِ روزِ فراق میں آیا

سیاق: علم حساب، حساب کتاب۔

عصمت جبر اور استحقاق
ہیں منافی بہم یہی ہے سیاق

سیاہ کپڑے رنگوانا: ماتم و رنج کا اظہار کرنا، سوگ کرنا۔

تیری تیغِ ادا سے گل ہوئے قتل
کپڑے رنگوائیں باغبان سیاہ

سیٹی: (۱) ہوا پھونکنے سے ہونٹوں یا کسی آلے سے نکلنے والی تیز باریک آواز (۲) وہ آواز جو کبوتر باز، کبوتر اُڑاتے وقت منہ میں دو اُنگلیاں ڈال کر نکالتے ہیں۔

سمجھوں گا سیٹی، صدائے صورِ اسرافیل کو
ہے قیامت مجھ کو اُلفت اُس کبوتر باز سے

سیّد: مالک، خداوند۔

اہلِ جنت ہے خدا کے فضل سے ناجی وہی
جو نہیں غافل حدیثِ سیدِ اسباب سے

ــــــ اسباب: ذریعہ، وسیلہ، وجہ/ اسباب کا مالک۔

اہلِ جنت ہے خدا کے فضل سے ناجی وہی
جو نہیں غافل حدیثِ سیدِ اسباب سے

سیدھا کرنا: سرکش اور شریر کو سلامت روی و راہِ راست پر لانا۔

تیرے ابرو نے کماں کو تیر سا سیدھا کیا
پیشِ مژگاں تیر خم ہو کر کماں ہو جائے گا

سیدھی بات: وہ بات جو پیچیدہ نہ ہو، وہ حرکت جو شرارت سے خالی ہو۔

کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیے

ــــــ چال: سلامت روی۔

ادنیٰ بھی پہنچے رتبۂ اعلیٰ کو ایک دن
سیدھی جو مثلِ بیدق شطرنج چال ہو

سیر کرنا: کسی دل کش منظر میں لطفِ نظارہ اُٹھانا۔

جامِ مے، میں، دیکھتا ہوں، میں، جہاں کو مثلِ جم
گو سکندر کی طرح، سیرِ جہاں کرتا نہیں

ــــــ ہونا: کسی دل کش منظر میں لطفِ نظارہ اُٹھایا جانا۔

رات کو ہوتی ہے جیسے ماہِ یک ہفتہ کی سیر
یوں نظر آیا تری زلفوں میں شانہ عاج کا

سَیل: سیلاب، پانی کا تیز بہاؤ، طغیانی۔

جانے دے اپنے گلے میں زاہدا! سیلِ شراب
دُور کر دل سے وساوس کی خس و خاشاک کو

سیلی: سینے سے ناف تک بالوں کی لکیر۔

سیلی کا خط سینے سے تھا تا بہ ناف
اس کی شرحِ حُسن کو رکھیے معاف

سیمابی کبوتر: سفید رنگ کا کبوتر جس کی سفیدی میں کسی قدر میلا پن ہو کر سبزی کی جھلک پیدا کرے۔

ہیں یہ بے تابی کے مضموں کہ کسی رنگ کا ہو؟
نامے کے بندھتے ہی سیمابی کبوتر ہو جائے

سیندُور: شنجرفی رنگ کا ایک سفوف ہے جسے ہندو عورتیں مانگ میں بھرتی ہیں اور برہمن اُس کا قشقہ ماتھے پر لگاتے ہیں۔

پھوڑ ڈالا ہے سر اپنا بُت سے تیرے عشق میں
برہمن کے ماتھے پر سرخی نہیں سیندور کی

سینہ مُشبک: جالی دار، سوراخ دار چیز۔

لگا جو تیر ترا سینۂ مشبک میں
میں خوش ہوا کہ مرے دام میں شکار آیا

سینے پر ہاتھ رکھنا: دل جوئی کرنا، دردرسی کرنا۔

رکھا ہے ہاتھ شفقت سے کب اُس نے میرے سینے پر
اُسے اب آتشِ رنگِ حنا سے دل جلانا ہے

ــــــ کی تیاری: نوجوان عورت کے پستانوں کا حُسن، پستانوں کا سخت اور بھرا ہوا ہونا۔

جو میں بھی دیکھتا سینے کی تیاری تو کیا ہوتا
مرے آتے ہی ہر بندِ قبا کیوں مہرباں باندھا

ش

شاپور: اول (۲۷۲) بن اردشیر بابکان، خاندان ساسانیاں کا دوسرا بادشاہ۔ ۲۴۱ء میں اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا۔ اہلِ روما کے ساتھ اس کی لڑائیاں رہیں اور قیصر ویلیرن کو اس نے گرفتار کر کے قتل کرا دیا۔

سر پھوڑ کے سودائی نے کیا مفت میں دی جان
تھی کاٹنی فرہاد کو شاپور کی گردن

شاخِ غزالاں: ہرن کے سینگ۔

رسیوں پر دوڑتے ہیں تیری آنکھوں کے حضور
بیش تر نٹ باندھ کر شاخِ غزالاں پاؤں میں

ــــــ نکالنا: درخت کا اپنے تنے سے یا موٹی شاخوں سے ٹہنیاں نکالنا۔

ہمارے قتل کو آمادہ ہے وہ خوش قامت
نکالی سرو نے شمشیرِ آب دار کی شاخ

شاغِل: مشغول ہونے والا۔

اگر اس میں بشر نہ ہو شاغل
ارتکاب امور ہو باطل

شافع: سفارش کرنے والا، مددگار، بخشش کے لیے سفارش کرنے والا۔ یہ نبی کریم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے۔ یہاں حضرت امام حسینؓ مراد ہیں۔

فکر کر اپنی ہی، ناسخ کا نہ غم کھا واعظا!
شافع اُس کا بادشاہِ کربلا ہو جائے گا

شاق: دشوار، مشکل، سخت، دوبھر، بارِ خاطر، بُرا محسوس ہونے والا، جو ناگوار گزرے۔

ہوں رگیں یا مفاصل و اتباق
نہیں ان کو نفوذ کرنا شاق

شاک: ہتھیار بند۔

اے سراپا نُورِ نخلِ وادیِ ایمن ہے تُو!
بولتا ہے پر جہاں تیرے دہن میں شاک ہے

شاگرد ہونا: کسی سے کچھ سیکھنا اور اُس کو اپنا اُستاد جاننا۔

کون سی طرزِ سخن ہے جو اُسے آتی نہیں
کیوں نہ ہو شاگرد ہے ناسخ ہر اک اُستاد کا

شامہ: قوتِ شامہ۔

کان کو وہ صدا سناتی ہے
بوئے خوش شامے میں لاتی ہے

شامیانہ: چار چوبوں پر یا زیادہ پر طنابوں کے ذریعے سے اُس مربع کپڑے کا تنا ہونا جو خاص اس کام کے لیے مقرر ہے۔

خاک اُڑاتے جاتے ہیں وحشی ہزاروں ساتھ ساتھ
میرے لاشے پر غبار اک شامیانہ ہو گیا

___ تاننا: چوبوں پر اُس مربع کپڑے کو تان دینا جو خاص اسی لیے معین ہو۔

عازمِ گلگشت، وہ مے کش ہے کیا جو آسماں
تانتا ہے شامیانہ ابر کا گل زار پر

شان رہنا: نوک رہنا، بات رہنا، اپنی وضع و ثروت و عظمت و خودداری میں فرق نہ آنا۔

شان آگے خاک سار کے سرکش کی کب رہی
پیدا ہو بو تراب تو کیا بو لہب رہے

شانہ اُترنا: شانے کی استخوان کا اپنی جگہ سے اُکھڑ جانا۔

بارِ دامن سے اُکھڑ جائے نہ کیوں میری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اُترا

___ کرنا: کنگھی کرنا۔

کس ادا سے تُو نے شانہ اپنے بالوں میں کیا
سر یہ ہر محبوب کے خط مانگ کا آرا ہوا

___ شمشاد: (شمشاد کی لکڑی کی کنگھی) بال سلجھانے کا دندانے دار آلہ، کنگھا، کنگھی۔

کسی سہی قد کو چمن میں آج سلجھاتے ہیں بال
شہپرِ قمری ہے اُرّہ شانۂ شمشاد کو

شاہ: آقا، مالک، بادشاہ، فقیروں کا لقب۔

شاہ کہتے ہیں اُسے جس سے گدا پائیں مراد
نام کو دنیا میں یوں تو جو گدا ہے شاہ ہے

شَبِ بَرأت: (۱) ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کی رات جس روز اہلِ اسلام مُردوں کے نام میٹھے پر فاتحہ دلواتے ہیں اور رواجاً آتش بازی چھوڑتے ہیں۔
(۲) مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق اس رات انسانوں کے آنے والے سال کا رزق اور قسمت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

کیوں ہیں اشک اپنے پھلجھڑی کی طرح
شب فرقت ، شب برأت نہیں

ـــــِ دیز: مُشکی گھوڑا، اعلیٰ نسل کا سیاہ رنگ کا گھوڑا، خسرو پرویز کے گھوڑے کا نام۔

شہ سواری کا جو اُس چاند کے ٹکڑے کو ہے شوق
چاندنی نام ہے شب دیز کی اندھیاری کا

ـــــ سُرخاب: سرخاب پرندے کا جوڑا رات کو جدا رہتا ہے، اس لیے جدائی و ہجر کی رات کو شبِ سُرخاب بھی کہتے ہیں۔

کوئی ایسا نہیں دنیا میں ہوا ، ہجر نصیب
روز پروانہ ملا ہے شبِ سرخاب مجھے

شَباب: جوانی۔

شیب آ گیا شباب گیا اب بھی آیئے
کرنا ہے صبح دم مجھے اے مہربان کوچ

شَبّو: ایک قسم کا پھول ہے، ہلکے سنہرے رنگ کا، جو رات کو پھولتا ہے۔

ہو گئے ہیں دیکھ کر اُس رشکِ گل کو باغ میں
موگرا ، بیلا ، چنبیلی ، موتیا ، شبو ، سفید

شُبہَ ہونا: گمان ہونا، شک ہونا۔

کیا شمیمِ زُلفِ مشکیں پھیلی ہے چاروں طرف
لکھنؤ پر شبہ اب ہونے لگا تاتار کا

شَبِیہ کھینچنا: کسی کی تصویر اصل کے مطابق بنانا۔

کھینچتا تھا وہ بہت قامتِ جاناں کی شبیہ
حال آخر کو کیا دار نے کیا مانی کا

شَپَرک / شپرہ: چمگادڑ۔

کر نظر شپرک کی خلقت کو
دیکھ تو اس عجیب صنعت کو

آفتاب ایمان کا تاباں ہوا
کفر مثل شپرہ پنہاں ہوا

بد جانتا ہے، جہل ہے، زاہد شراب کو
دیکھا ہے شپرے نے کہاں آفتاب کو

شِتا: موسمِ سرما۔

پس اُنھیں دیکھتا نہیں تو کیا
موسمِ صیف اور فصلِ شتا

شِتاب: جلد، بہ عجلت، بلاتوقف، فوراً۔

دُور ہوتی ہیں یہ بلائیں شتاب
تاکہ عبرت کریں اولوالالباب

شَجَرۂ ملعُونہ: وہ درخت جس سے قرآن میں اظہارِ نفرت کیا گیا ہے۔

سرو قد اُس نوجواں کا بس ہے مجھ آزاد کو
شجرۂ ملعونہ مانگوں زاہدا! کس پیر سے؟

شَدّاد: قومِ عاد کا ایک بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اُس نے جنت کے مقابلے میں باغِ ارم تعمیر کروایا۔ روایت ہے کہ جب یہ باغ تیار ہوا اور وہ اُسے دیکھنے گیا تو دروازے پر قدم رکھتے ہی اُس کی روح جسمِ خاکی سے پرواز کر گئی۔

اغنیا کو ہے یہاں حسرت، فقیروں کو ہے عیش
باغ کے مزدور ہی اچھے رہے شداد سے

شراب چلنا: ایک محفل میں چند آدمیوں کا بیٹھ کر کچھ عرصے تک شراب پینا، شراب کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے تک اور دوسرے کے پاس سے تیسرے تک جانا۔

صباحِ عید ہوئی ساقیا! شراب چلے
نہ پیشتر کہیں ساغر سے آفتاب چلے

____ دُردِ مکرر: دوہرے دُرد کی حامل شراب، تیز، شدید، گہرے دُرد یا اثر کی حامل شراب۔

ساقی نے برگِ گل سے لگائے جو دونوں ہونٹ
مے کو شرابِ دُردِ مکرر بنا دیا

____ کھینچنا: بھبکے سے شراب ٹپکانا، ترکیب معمولی کے ساتھ۔

آ گئی مستی میں چشم و ابروئے ساقی کی یاد
عین مسجد میں شرابِ صاف اور خمار کھینچ

شرابور: پانی یا رنگ میں سرتا پا تر ہونا۔

خم سے برسات میں اس درجہ ہوا جوشِ شراب
ہو گئی بادۂ گل گوں میں شرابور گھٹا

شَرارہ: چنگاری۔

رات کو سب نظر آتے ہیں ستارے بن کر
چڑھتے ہیں جو میری آہوں کے شرارے دن کو

شُرب: پینا۔

کسے ہے اُکل سے مطلب سوائے شُربِ شراب
نہیں ہے غم مجھے ساقی! اگر ہیں جو سارے دانت

شرح کرنا: کسی امر کو نہایت وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کرنا۔

میں اکیلا شرح اپنے غم کی کر سکتا نہیں
کوئی مثلِ مرثیہ خواں چاہیے بازو مجھے

شَرَر: چنگاری، شرارہ، شرار۔

ہوں گا میں ایک جست میں مثلِ شرر تمام
پیری میں وحشتوں کی دلا! کیوں اُمنگ ہے

شرط بدنا: کسی کھیل میں ہار جیت پر دینے لینے کی قید لگانا۔

میں ایک دم ابھی پیتا ہوں محتسب خم سے
جو شرط چاہے تو شیشے شراب کے بدلے

شرم آنا: غیرت آنا، حیا آنا۔

میں سر دینے کو حاضر ہوں اُسے گو شرم آتی ہے
جھکی ہے گردنِ قاتل زیادہ میری گردن سے

____ سے ڈوب مرنا: غیرت کے مارے پانی میں ڈوب کر جان دینا۔

روئے صاف اپنا دکھا دیتا مرا یوسف اگر
ڈوب مرتا شرم سے چاہِ ذقن میں آئینہ

___ سے منہ نہ دکھانا: مارے غیرت کے روپوش رہنا۔

منہ آپ کو دکھا نہیں سکتا ہے شرم سے
اس واسطے ہے پیٹھ اِدھر آفتاب کی

___ کے مارے: غیرت سے۔

کہیں دیکھی ہے شاید آب داری تیرے دانتوں کی
کہ مارے شرم کے ہے پانی سی آب گُہر تکی

شرمانا: شرمندہ ہونا۔

کس قدر پُر نور ہے سایہ مرے محبوب کا
چاندنی کی کیا حقیقت ہے کہ شرماتی ہے دھوپ

شرمندہ کرنا: ممنونِ احسان کرنا، کنوڈا کرنا۔

کیوں جنازے کو اُٹھا کر سب نے شرمندہ کیا
ایک کے، دل پر، نہ جیتے جی ہوئے تھے بار ہم

___ ہونا: غیرت میں آنا، نادم ہونا۔

شرمندۂ شاہِ کربلا ہے پانی
کیا فیض سے محروم رہا ہے پانی

شَرِیک ہونا: ساتھ دینا، رفاقت کرنا، شامل ہونا۔

جس کو غم میں دیکھتے ہیں اُس کے ہوتے ہیں شریک
نالے ہم کرتے ہیں سُن کر نالۂ زنجیر کو

شَشْدَر رہنا: حیران ہونا۔

مشرق خورشید تیرے نُور سے ہے، ورنہیں
کون ہے بارہ دری میں، آج جو ششدر نہیں

شِعْرٰی: آسمان کا سب سے زیادہ روشن اور نظامِ شمسی سے قریب ترین ستارہ جو جنوبی آسمان میں واقع ہے۔

دیکھ دو شعریٰ و سہیل کا حال
ہے سبب صنع ایزدِ متعال

شُعْلَہ اُٹھنا: آگ بھڑک کر ایک لَو سی بلند ہونا۔

رکھتے ہی پھاہا جو اُٹھا شعلہ میرے داغ کا
ہو گئی کافور سردی مرہم کافور کی

___ بُلَند ہونا: آگ کا اُوپر اُٹھنا۔

بھورے بھورے نہیں اُڑتے ہیں تیرے سر کے بال
ہیں ہوا سے یہ ترے شعلۂ رخسار بلند

___ بَھڑَکنا: آگ کا تیز ہونا۔

جراح اپنے پنبہ و مرہم کو دور رکھ
بھڑکیں گے اس سے اور مرے شعلہ ہائے داغ

___ اِدْراک: مشاہدے کی آگ۔

پاس ہے نظارۂ رخسار آتش ناک سے
آگ لگ اُٹھتی ہے دل میں شعلۂ ادراک سے

شَغال: گیدڑ۔

دم دبا، جاتے تھے جن کے سامنے، شیرِ ژیاں
غیر، روباہ و شغال، اب اُن کے ایواں میں نہیں

شَغْل چُھوٹنا: مشغلہ ترک ہونا۔

شغل رونے کا نہ چھوٹا مجھ سے بعد از مرگ بھی
ابر ساں دوشِ ہوا پر قطرہ افشاں خاک ہے

شِفا پانا: صحت پانا، بیماری سے اچھا ہونا۔

پاؤں ابھی شفا جو کدوئے شراب ہو
چارہ مرے صُداع کا تخم کدو نہیں

شُفر/شُفرہ: پلکیں نکلنے کی جگہ، پلک کی جڑ۔

رسن و حلقہ ہے یہ کس کا نام
شفر رکھا ہے سب نے جس کا نام

شَفَق پُھولنا: مینہ برسنے کے بعد آسمان پر شوخ سُرخی کی چمک کا سرِ شام نظر آنا۔

منہ کے کُھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا
لال وہ مجھ پر ہوا رونا بھی کم ہو جائے گا

شَقّ القَمر: چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ جس میں آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

کیا بچا کر جان بھاگے دشمن اُس کے ہاتھ سے
رکھتی ہوں طاقت جہاں شق القمر کی انگلیاں

شَقائقِ نُعمان: لالے کی ایک قسم جو بہت سُرخ ہوتا ہے، لالۂ حمرا، لاط (شقیقہ کی جمع)۔

سبزہ ، ریحاں ، شگوفہ ، نافرماں
صنف ہائے شقائق نعماں

شَقی: بد بخت، بد نصیب۔

پوچھا جو رو کے یار نے ناسخ کے حال کو
ہنس کر کہا، رقیبِ شقی نے، گزر گئے

شِکار کرنا: شکار کرنے کے قاعدے سے مچھلی یا جانور کو پکڑنا۔

تُو اپنے بالے کی مچھلی نہ زلف میں اٹکا
شکارِ شب کو نہ کر زینہار مچھلی کا

____ کھیلنا: شکار کا مشغلہ کرنا، شکار کرنا۔

عبث وہ کھیل رہے ہیں شکار مچھلی کا
کہ رشک ہے یہ دلِ بے قرار مچھلی کا

____ ہونا: کسی جانور کا صیاد کے ہاتھ میں سالم آنا۔

بے شبہ نسرِ طائر، اُسی دم شکار ہو
جھپکے اگر وہ تیر نگاہ، آسمان پر

شَکَّر پارہ: ایک قسم کی شیرینی، میدے کے تلے ہوئے ٹکڑے جنھیں شیرے میں ڈبو کر باہر نکال لیتے ہیں۔

وہ بُتِ شیریں ادا، کرتا ہے مجھ کو سنگ سار
یہ شکر پارے برستے ہیں جنوں پتھر نہیں

شُکر کرنا: کسی کے اچھے سلوک کی تعریف کرنا، کسی کی نیکی کا ذکر کرنا۔

کیا غضب ہے شکرِ محسن کا بشر کرتے نہیں
ہے زبانِ برگ سے ہر گل ثنا خوانِ بہار

____ و شکوہ رہ جانا: نیکی اور بدی کا ذکر باقی رہنا۔

شکر و شکوہ ہے سو رہ جائے گا اے ناسخؔ! یہی
دوست دشمن کا وجود اِک دن عدم ہو جائے گا

شِکَست پانا: زک پانا، زیر ہونا، ہار جانا۔

پائی شکست دل نے برنگِ شکستِ رنگ
بالائے سنگ شیشہ مرا بے فغاں گرا

شِکُوہ کرنا: گلہ کرنا، شکایت کرنا۔

کیا اسیری میں کریں شکوہ ترا صیاد ہم
واں بھی کچھ دامِ رگِ گل سے نہ تھے آزاد ہم

شِگَرف: عمدہ، اچھا، عجیب، حیرت انگیز۔

رہے ہر دم محافظت میں صرف
کرے آقا کے کار ہائے شگرف

اُگنے میں ہے یہ ماجرائے شگرف
صورتِ کیسہ و خریطہ ہے ظرف

شَگُوفہ پُھولنا: گل کھلنا، نئی بات کا وقوع میں آنا۔

شگوفہ تازہ جنوں داغ ہجر کا پھولا
خبر کسے ہے کہ کب موسمِ بہار ہوا

شَگُون لینا: مختلف طریقوں سے نحوست وسعادت کی تعبیر کرنا۔

نہیں غم گر رقیبِ روسیہ ہے، خندہ زن، ہم پر
شگوں شادی کا لیتے ہیں، توا، جس وقت ہنستا ہے

شِلَنگ: چھلانگ، پھلانگنا۔

آمد شُد نفس ہے کہ بہرِ رہِ عدم
دن رات پیکِ روح کو مشقِ شلنگ ہے

شَلُوکا: ایک لباس جو کمر تک ہوتا ہے اور آستینیں اُس کی کہنیوں تک ہوتی ہیں۔

ہجر میں لاغر بدن حد سے زیادہ ہو گیا
جو شلوکا تھا ہمارا سو لبادہ ہو گیا

شمار میں لانا: کسی حساب میں سمجھنا، کچھ ماننا۔

صدمے اُٹھانے والے ہیں روزِ فراق کے
کیا لائیں ہم شمار میں روزِ حساب کو

شَمس بازغہ: منطق، علم الکلام کی کتاب۔

او آفتاب! روئے کتابی دکھا ہمیں
ہر شمس بازغہ میں ہمارا سبق نہیں

شَمسے: (شمسا کی جمع) علاقہ تسبیح یعنی وہ گرہیں جو علاقہ بند ہر دانہ تسبیح کے بعد لگاتے ہیں۔

زاہد! میں پڑھوں اس پہ جو نام اپنے صنم کا
خورشید ابھی ہوں تری تسبیح کے شمسے

شمشیرِ صفاہانی: اصفہان کی بنی ہوئی شیشے (آئینے) کی مانند چمک دار تلوار۔

دیکھ کر ابرو ترے خنجر جو بے دم ہو گیا
پشتِ شمشیرِ صفاہانی میں بھی خم ہو گیا

شَملَہ: ایک قسم کی دستار جو اہلِ ہند کی ایجاد ہے۔

باندھ لایا شعلۂ زر تار مثلِ آفتاب
آسماں سے کم نہیں اُس ماہ کا دستار بند

شمیمِ زلفِ مشکیں: زلفوں کی (خوشبودار) ہوا۔

کیا شمیمِ زلفِ مشکیں پھیلی ہے چاروں طرف
لکھنؤ پر شبہ اب ہونے لگا تاتار کا

شِنا: تیراکی۔

بحرِ غم سے ہم تہی دستوں کو آساں ہے نجات
کچھ نہیں وقتِ شنا رکھتے شناور ہاتھ میں

شور اُٹھنا: غل ہونا۔

کافرِ عشقِ بتاں ایسا ہوں گر ہو جاؤں قتل
شور حلقومِ بریدہ سے اُٹھے ناقوس کا

___ کرنا: غل مچانا۔

جلد ہو مست، یہی کر رہی ہے شور گھٹا
ساقیا! دیر نہ کر دیکھ تو! ہے زور گھٹا

شوق ہونا: کسی کام کے کرنے کو بے اختیار جی چاہنا۔

بے طرح پنجے کی کسرت کا ہوا شوق ان بتوں
سخت ہو جائیں گی اُس رشکِ قمر کی اُنگلیاں

شوم: منحوس، بدفالی۔

مسلماں تھے یہ کیسے کافرِ شوم
کہ کاٹا سبطِ پیغمبر کا حلقوم

شہ پر: پرندے کے بازو کا سب سے بڑا پر، مراد حضرت جبرائیل کے پر۔

جب اچکتی ہے طبیعت بہرِ مضمونِ بلند
طائرِ سدرہ کے آ جاتے ہیں شہ پر ہاتھ میں

___ جھاڑنا: پرندوں کا دونوں بازوؤں کو جن کے ذریعہ سے وہ اُڑتے ہیں پھیلا کر اور اُچھل اُچھل کر زور زور سے مارنا تاکہ خراب اور چھوٹے پر جو اُکھڑ رہے ہیں جھڑ جائیں۔

ذکرِ پرواز تو کیا، تنگ ہے ایسا یہ چمن
جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم کبھی شہ پر اپنا

شہاب: ٹوٹا ہوا تارا، سرخ رنگ کا۔

اُس بھبوکے کی نگاہِ گرم ہے تیرِ شہاب
چہرہ گیسو ستارا ذو ذنابہ ہو گیا

شہترہ: شاہ ترہ/شاہ ترج، ایک کڑوی دوا جو مصفّیِ خون ہے۔ یونانی طب میں ایک کڑوی دوا، چرائتہ۔

کہیں رکھتے نہیں مواد زبوں
شہترہ ہو کہ نوع افتیموں

شہتیر: بہت موٹی دھنی۔

بے یار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شہتیر جو لگا ہے وہ اژدر سے کم نہیں

شہرہ ہونا: شہرت ہونا، کسی کا مشہور ہونا۔

دوڑے ہیں اطفال سے کہنے کو ناصح! طفلِ اشک
شہرہ اب اپنے جنوں کا کو بہ کو ہو جائے گا

شہنا: شہنائی کا اسم مذکر۔

تری آواز کیا انسان ہی کو قتل کرتی ہے
کہ شہنا بھی نہیں ہے کم گلوئے مرغِ بسمل سے

شہور: (شہر کی جمع) مہینہ قمری ماہ۔

آدمی کرتے ہیں حساب شہور
اسی عنواں ہے مرور دہور

شیب: بڑھاپا۔

شیب آ گیا شباب گیا اب بھی آئینے
کرنا ہے صبح دم مجھے اے مہرباں کوچ

شیرِ ژِیاں: غضب ناک شیر۔

دم دبا، جاتے تھے جس کے سامنے، شیر ژیاں
غیر، روباہ و شغال، اب اُن کے ایواں میں نہیں

شیشے میں اُتارنا: تسخیر کرنا۔

بہار آئی بھرو اب شراب شیشے میں
اُتارو مثلِ پری آفتاب شیشے میں

ص

صاحِب: بے تکلفی کی صحبت میں جناب یا حضور یا آپ کی جگہ بولتے ہیں۔

بوسۂ خال سیاہ دیتے نہیں صاحب اگر
ایک دن سُننا کہ بندہ کشتۂ افیوں ہوا

___ سلامت: علیک سلیک، سلام دُعا۔

اے جنوں! صاحب سلامت کو تو ہاتھ اُٹھتا نہیں
دیکھ کر مجھ کو اُٹھا لیتا ہے پتھر ہاتھ میں

صاعِقَہ: گرنے والی بجلی، آسمانی بجلی کی کڑک، آسمانی بجلی جو زمین پر گرے۔

یار سے کرتا ہوں میں باتیں جلے جاتے ہیں غیر
صاعقہ اُن کو ہوا شعلہ مری آواز کا

صاف: اچھی طرح، بے شبہ، واضح طور سے۔

بارشِ ابرِ مژہ کے ساتھ چلّانے لگا
مرغِ دل بھی صاف مرغِ برشگالی ہو گیا

___ جواب ملنا: انکار ہونا، کسی سوال کے جواب میں، جواب نفی میں ملنا۔

صاف قاصد کو واں جواب ملا
میرے خط کا یہی جواب ملا

___ ہونا: کدورت کا دل سے جاتے رہنا، دل میں غبار نہ رہنا، باہمی رنجش کا دور ہونا۔

صاف اگر ہو کر گلے لگتے تو پیارے لطف تھا
سینے سے سینہ ملا دل سے وہی دل دور ہے

صَبّاغی: رنگ ریزی۔

بات رنگین یہ ملی ہے نئی
اس سے سیکھیں ہیں لوگ صبّاغی

صُبح اُٹھ کر ہاتھ دیکھنا: بعض معتقد لوگ صبح کو جہاں آنکھ کھلے، پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کی لکیریں دیکھ لیتے ہیں پھر اور کچھ دیکھتے ہیں۔ اس عمل کے بعد اُن کے عقیدے کے موافق نامبارک آدمی کا منہ دیکھنا چنداں مُضر نہیں ہوتا۔

صبح اُٹھ کر کیوں نہ دیکھوں ہاتھ جائے آئینہ
یہ! صفائی ہے، نظر آتی ہے صورت ہاتھ میں

___ صبح: لفظ صبح کو بہ تکرار کہنے سے یہ مراد ہے کہ بڑے سویرے، سورج نکلنے سے پہلے۔

لائی نادانی سے بوئے گُل صبا جو صبح صبح
کیا مزاج کاکُلِ شب رنگ برہم ہو گیا

___ کا تارا: وہ ستارہ جو صبح تک چمکتا ہے، مراد زہرہ سیارہ۔

وصل کی شب عیش ہے اے ماہ لیکن غم بھی ہے
آفتابِ حشر ہو گا صبح کا تارا مجھے

___ کا سپیدہ رسفیدا: پو پھٹنے کے وقت رات کی تیرگی کا مائل بہ سپیدی ہونا۔

وصل کا حظ رات اُٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہوتا ہے سفیدا آشکارا صبح کا

___ کا ستارا: وہ ستارا جو صبح تک چمکتا ہے۔

بُندا بالے میں نہیں تعویذ بالوں میں نہیں
وہ ستارا صبح کا ہے یہ ستارا شام کا

___ ہونا: کسی شے کا تمام ہو جانا، خاتمہ ہونا۔

یاں کسی خورشید رُو کی یاد میں
ہوتی ہے ہر رات سو سو بار صبح

صحبت رکھنا: کسی کے پاس بیٹھنا، کسی کے پاس اپنی نشست اختیار کرنا۔

مدتیں گزریں کہ رکھتا ہوں فراقِ یار میں
دن کو پروانے کی صحبت رات کو سرخاب سے

___ گرم ہونا: کسی کی نشست کسی کے پاس زیادہ تر ہونا۔

نہ ہو گی گرم صحبت سرکشوں کی خاک ساروں سے
سلامت رہ نہیں سکتی ہے دم بھر آگ پانی میں

صدا آنا: آواز آنا۔

مجھ کو یوں آئی لبِ گورِ فریدوں سے صدا
کاسئہ سر بھی جدا مانندِ افسر ہو گیا

___ بلند کرنا: زور زور سے آواز دینا۔

بے ہودہ گو کو تیرگی جہل ہے ضرور
کرتے ہیں شب کو اپنی صدا پاسباں بلند

___ دینا: آواز دینا، پکارنا۔

رندِ مے خوار جب پکارتے ہیں
دُور سے دیتی ہے صدا بدلی

صُداع: شدید سر درد۔

ہوا نہ وصل سے سرگرم جُز صداعِ فراق
شراب پی ہے کہاں جو مجھے خمار ہوا

واقف نہیں طبیب صداعِ خمار سے
خمار خوب کرتا ہے مے خوار کا علاج

پاؤں ابھی شفا جو کدوئے شراب ہو
چارہ مرے صداع کا تخمِ کدو نہیں

ہوں میں وہ بے خود پے دفعِ صداع و آبلہ
گر حنا سر پر ملی ناخن تو چندن زیرِ پا

صدقہ اُتارنا: کسی مریض یا آسیب زدہ شخص پر سے کسی جانور یا کھانے پینے کی چیزوں یا ہار پھول وغیرہ کو وار کر غربا و مساکین کو دینا۔

سُن کے میرے نالۂ شب گیر کو ایسا ڈرا
سب نے اُس محبوب پر صدقے اُتارے رات کو

صدقے ہونا: بلا گردان ہونا، تصدق ہونا، نثار ہونا۔

حاملانِ عرش تجھ پر صدقے ہیں اے شمع رُو!
عرش اب مانند فانوسِ خیالی ہو گیا

صَدْمَہ اُٹھنا: تکلیف ورنج برداشت ہونا۔

خط سے زائل ہو گئی رخسارِ جاناں کی بہار
تھا چمن نازک، اُٹھا صدمہ نہ پائے مُور کا

___ دینا: تکلیف ورنج دینا۔

صدمے دیئے ہیں مجھ کو یہ، اِک رشک حور نے
مصروف ہیں ہزاروں، فرشتے حساب میں

___ ہونا: تکلیف پہنچنا، رنج ہونا۔

صدمہ دل کو جو ہوا نالۂ سوزاں نکلا
جس طرح سنگ سے ہو آتشِ پنہاں پیدا

صَرف: خرچ، استعمال، خرچ کرنا یا ہونا۔

ہے یہ صرف الوف الوف درم
ایک بارش کے مرتبے سے کم

صَرْفہ: کنجوسی۔

نوش کر شوق سے جی کھول کے، صرفہ کیا ہے؟
خوف بدہضمی کا ناحق! نہیں غم کھانے میں

صَعُود: بلندی، کسی بلندی پر چڑھنے والا۔

ہو گیا موقوف سب اُن کا صعود
تھا مضر ہم کو زبس اُن کا صعود

___ نُور: روشنی کا بلند ہونا۔

تُو جو اے خورشید رُو آیا تو اب جائے بخار
حشر تک ہو گا صعودِ نور میری خاک سے

صَعْوَہ: ممولہ، سرخ رنگ کے سر والی ایک چھوٹی سی چڑیا، جس کی لمبی دُم ہر وقت جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے۔

تارِ نفس ہے پاؤں میں ڈورا بندھا ہوا
صعوہ ہے مُرغِ روح اجل شاہ باز ہے

صَفا: پاکیزگی۔

سینہ مروہ ہے، دل صفا ان کا
موج زم زم ہے بوریا ان کا

صَفائی رہنا: کدورت واقع نہ ہونا، رنجش نہ ہونا۔

زندگی بھر تو صفائی رہی کیا قہر ہوا
ہے مری خاک سے، قاتل کا مکدر دامن

صفائے ساعدِ سیمیں: چاندی جیسی سفید کلائی۔

قیامت کیوں نہ ہو جس دم چڑھائے آستیں قاتل؟
صفائے ساعدِ سیمیں بیاضِ صبحِ محشر ہے

صُفُوف: (صف کی جمع) درجے، قطاریں۔

جو خدا نے کیے صنوف ملک
جو خدا نے کیے صفوف ملک

صَلابَت: سختی، سنگینیت۔

ہے یہ رگ ہائے سخت میں حکمت
رکھتی ہیں وہ صلابت و طاقت

نہ ہو وقر و صلابتِ مرداں
نہ ہو قدر و مہابت مرداں

صَمْغ: (جمع صموغ) گوند۔

صمغ و جلد و برگ و ریشہ و ساق
نفعِ انسان ہے سب میں بے اغراق

صَنْدَل کا بُرادَہ: چندن کی لکڑی کاٹنے میں جو سفوف سا گرتا ہے۔

بنتی اُس کے میل کی، بتی اگر کی بن گئی
ریزہ ریزہ میل، صندل کا برادہ ہو گیا

صَنوبر: چیڑھ کی قسم کا سیدھا بلند پہاڑی درخت جس میں چلغوزے لگتے ہیں۔

محبت گلشنِ عالم میں جنسیت سے لازم ہے
نہ کیوں اُس سرو پر عاشق صنوبر ہو مرے دل کا؟

صُفُوف: (صنف کی جمع) ہیتوں کی مختلف اقسام۔

جو خدا نے کیے صنوف ملک
جو خدا نے کیے صفوف ملک

صَواب: ٹھیک، صحیح، راست۔

نہیں ہر گز خطا و سقم و خلط
ہیں عیاں حکمت و صواب فقط

کیا مضرت ہے پیش رائے صواب
نہ ہوئے گو وہ مستحق ثواب

صُور: ہیبت ناک آواز، کہا جاتا ہے کہ حضرت اسرافیلؑ (روزِ حشر) روزِ قیامت حکمِ الٰہی سے صُور پھونکیں گے جس کی ہیبت سے سب لوگ مرجائیں گے اور بعد از قیامت چالیس سال بعد اسی آواز سے زندہ ہوں گے۔

تو نہیں ساقی تو مے خانے میں اک برپا ہے حشر
شیشۂ مے میں نظر آتا ہے نقشہ صُور کا

صُورت دِکھانا: دیدار کرانا، شکل دکھانا۔

اے سحر! اب اپنی نورانی دکھا صورت ہمیں
کب سے کالا منہ دکھاتی ہے شبِ فرقت ہمیں

____ سے بیزار ہونا: کسی کی صورت دیکھنے کو جی نہ چاہنا۔

گر کبھی اُس چہرۂ حیرت فزا کو دیکھ لے
اور کی صورت سے پھر ہو جائے بے زار آئینہ

صُوری: صورت کا صورت سے منسوب ہونا، ظاہری، مادی، معنوی یا باطنی کی ضد۔

یہ محاذات صوری اے دانا!
کہ ثوابت سے انتزاع ہوا

صُوفِ مرہم: وہ کپڑا جسے مرہم میں بھرتے ہیں۔

زخمِ چاکِ درے میں جھانکا، کیا قاتل نے بند
رشتۂ نظارہ گویا صوفِ مرہم ہو گیا

صَولَت: رعب، ہیبت، دبدبہ۔

تھی جو قوم مصطلق واں زشت کام
صولتِ اسلام سے بھاگے تمام

صَیف: گرمی کا موسم۔

پس انھیں دیکھتا نہیں تو کیا
موسم صیف اور فصل شتا

ض

ضَرر پہنچانا: مالی یا جسمانی نقصان پہنچانا۔

آسماں پہنچا نہیں سکتا حسینوں کو ضرر
کب لگا سکتی ہے بجلی ماہ کے خرمن میں آگ

____ پہنچنا: تکلیف ہونا، نقصان پہنچنا۔

پہنچے ہم آتش زبانوں کو ضرر دشمن سے کیا
شمع کو کرتا ہے روشن تر ستم گل گیر کا

____ نہ ہونا: کسی اعتبار سے صدمہ یا نقصان نہ ہونا۔

پاکانِ ازل کو نہیں پروائے مربی
عیسیٰ کو ضرر کچھ نہ ہوا بے پدری کا

ضَریح: (قبر) قبر کا صندوق یا صندوق نما قبر، شبیہ روضۂ سید الشہدا امام حسین، یہ مربع نما ہوتا ہے۔

نظر آئی ضریحِ تربتِ شبیر لوہے کی
زیادہ سیم و زر سے ہو گئی توقیر لوہے کی

ضُعَفاءُ العُقُول: بخل، کنجوسی، عقل کے کمزور۔

ضعفا العقول ہوتے ہیں
مفتری و فضول ہوتے ہیں

ضَلِیْل: بہت گمراہ، بھٹکا ہوا۔

اس قدر جانتے نہیں یہ ضلیل
کریں آدابِ نیک اگر تحصیل

ضِنَّت: بخل، کنجوسی۔

اور نعمائے رب بے ضنت
چاہیے عام ہوں پئے خلقت

ط

طاعات: بندگی، عبادت۔

دفعتًا آ گیا نماز کا وقت
آیا طاعاتِ بے نیاز کا وقت

طاعِن: طعنہ زن، طعنہ دینے والا۔

ہو گیا ہے جو قول طاعن کا
یعنی مذکورِ فقر و ذکرِ غنا

طاغی: باغی، نافرمان۔

کریں طاغی اگر طغیان اس پر
فدا کرنا تم اپنی جان اس پر

دل سے وہ تارکِ معاصی ہیں
نہ تو طاغی ہیں وہ نہ عاصی ہیں

طاق: منفرد، بے مثال، واحد۔

ایک سی آئیں نظر مسجد کی محرابیں ہزار
اے صنم ! لیکن تری محرابِ ابرو طاق ہے

طالح: بدکار۔

متکفل وہ ہے مصالح کا
شخصِ طالح کا، شخصِ صالح کا

طالِع: نصیب، مقدر۔

جیسے جنت میں ہیں ادریس، رہوں میں بھی مدام
لائیں گر طالعِ بیدار ترے کوچے میں

طائرِ سِدْرَہ: سدرہ کا پرندہ، مراد حضرت جبرائیلؑ۔

جب اُچکتی ہے طبیعت بہرِ مضمون بلند
طائرِ سدرہ کے آ جاتے ہیں شہ پر ہاتھ میں

طاؤس و مار: مور اور سانپ۔

ازل سے دشمنی طاؤس و مار آپس میں رکھتے ہیں
دلِ پُر داغ کو کیوں کر ہے عشق اُس زلفِ پیچاں کا

طباق: دھات کا چوڑا برتن، تسلا، کونڈا یا گڑھے دار سینی۔

کہا یہ ہم نے کہ آئی ہے آگ منقل میں
ترے بغیر جو کھانا طباق میں آیا

طبلہ: موسیقی کا وہ آلہ جو تال کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اُس پر چمڑے کے تسمے اور لکڑی کے گٹے لگے ہوتے ہیں اور قالب بھی اُس کا لکڑی کا ہوتا ہے اور کھال کے پُڑے میں جو اُس پر منڈھی ہوتا ہے سیاہ ٹکیہ مسالے کی اُبھری ہوئی چسپاں ہوتی ہے۔ یہ ہاتھ اور انگلیوں سے بجایا جاتا ہے۔

بزمِ عشرت میں ہیں طبلے غافلو! طبلِ رحیل
یہ مجیروں کی صدا بانگِ درا سے کم نہیں

طبیعت بہلنا: کسی سیر تماشے میں طبیعت کا مشغول ہونا۔

روتے ہیں اور نالے جو کرتے ہیں ناصحا!
اپنی طبیعت اس سے بہلتی ہے ہجر میں

___ سے پیدا ہونا: بغیر کسی قسم کی مدد کے کوئی بات یا کوئی مضمون ازخود ذہن میں آنا۔

کوئی مضمون ہوتا ہے طبیعت سے اگر پیدا
یہ ہوتی ہے خوشی مجھ کو ہوا گویا پسر پیدا

___ شگفتہ ہونا: دل بشاش ہونا۔

اگرچہ، آئی ہے برسات، پھول پھولے ہیں
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولوں کی

___ کی اِصلاح ہونا: ظالمانہ سیرت وخوئے بد کا سنبھلنا، زیادتی کرنے کی عادت کا اعتدال سے مبدل ہونا۔

نہیں ممکن، کہ ہو اصلاح ظالم کی طبیعت کو
رہے خوں ریز خنجر، گر بجھائیں آبِ حیواں میں

___ نرم ہونا: طبیعت میں رحم دلی و دردمندی ہونا۔

جتنے ہیں صاحبِ سخن، اُن کی طبیعت نرم ہے
ہے دلیل اس پر، زباں میں استخواں ہوتا نہیں

طرز اُڑانا: دیکھتے دیکھتے کسی کی چال ڈھال اور روش کو آپ سیکھ لینا۔

ہمارے نالہ ہائے پُر اثر کی طرز اڑائی ہے
گریباں چاک گل کا نہ کیوں بلبل کے شیون پر

طُرفہ: نادر، انوکھا، عجیب، نیا۔

طرفہ ہولی کھیلتا ہے باغ میں وہ رشکِ گل
ہے گُلال اس کو اڑانا روئے گل سے رنگ کا

طُری: تر و تازہ، مرغن (گھی وغیرہ میں پکا ہوا)، چکنائی۔

کہ تھا مرغ بریاں حضورِ نبیؐ
پکا تھا نہایت لذیذ و طری

طِفلِ اشک: آنسو۔

دوڑے ہیں اطفال سے کہنے کو ناخ طفلِ اشک
شہرہ اب اپنے جنوں کا کوبہ کو ہوجائے گا

طِلایہ ہونا: چوکی پہرا ہونا۔

بند کر راہِ قضا غافل! یہ کیا کرتا ہے حکم
گرد خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج کا

طمع رکھنا: کسی بات کا لالچ، آرزو، اُمید کرنا۔

سلطنت کی نہ طمع چرخِ زبردست سے رکھ
کوئی سر چنگ نہ جڑ دے کہیں افسر کے عوض

طنبور: ستار کی طرح کا ایک ساز جس میں چھ تار ہوتے ہیں۔

چڑھی گردن کشی اے ساقی و مطرب ایسی
کہ ہمیں شیشہ و طنبور سے کچھ کام نہیں

طَخ: معدہ میں کھانے کے تحلیل ہونے پر بخارات کا اُٹھنا۔

ہاضمے کا ہے کام طخِ غذا
کرتی ہے خالص غذا کو جدا

قوتِ ہاضمہ سوا اصلا
نہیں ممکن تھی دفعِ طخِ غذا

طوبٰی: نہایت عمدہ، بہت خوب، نعمتیں، اچھی خبریں۔

یاد ہے سایۂ دیوار کسی کا ناسخ
دیو کا سایہ ہوا سایۂ طوبٰی مجھ کو

طوفان اُٹھنا: دریا یا سمندر میں ہوا کے زور سے پانی کا اُچھلنا۔

وہ اُدھر رخصت ہوا، اُٹھا اِدھر طوفانِ اشک
تیرتا جاتا ہے، اُس قاتل کا توسن، آب میں

____ بَرپا ہونا: طوفان اُٹھنا، تباہی پھیلنا۔

جس طرح بے ابر برپا ہو گیا طوفانِ نوح
حاجت اپنے چشمِ گریاں کو نہیں رومال کی

____ جوڑنا: جھوٹا الزام لگانا۔

ڈرتے ڈرتے گر پڑے ہیں ایک دو آنسو مرے
نوح کے طوفان کا طوفان جوڑا چاہیے

طولِ اَمَل: دنیا کی ہوس، لمبی اُمیدیں۔

نہ سرِ زلف ملے بل بے، درازی تیری
رشتۂ طولِ امل کا بھی سرا پیدا ہو

طَیار رتیار ہونا: درست ہونا، مہیا ہونا، حاضر ہونا، یہاں مراد بنانا ہے۔

دونوں پٹ ہوں گے جب کہ جفت بہم
ہو گا طیار ایک در اُس دم

طِیبِ خاطر: دل کی خوشی، دلی رغبت۔

کروں تحمید طیبِ خاطر سے
کروں تنزیہ قلبِ حاضر سے

طَیّبُون / اَلطَّیّبُون: زوج، پاک مرد (سورہ نور کی آیت کا ٹکڑا: پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں)۔ طیب کی جمع۔

زوج ، زوجہ دونوں تھے وہ نیک ذات
ہے خبر الطیبون للطیبات

ظ

ظالم کی مُراد پوری نہیں ہوتی: ظالم کا مقصد کبھی نہیں بر آتا۔

خدا سے کب ہوئی پوری مراد ظالم کی
چُھپایا باغِ ارم کو کیا جو در پیدا

ظُرُوفِ وضو: (ظرف کی جمع) برتن، وضو کے برتن۔

دھوکا نہ کھا ظروفِ وضو کو تُو دیکھ کر
مسجد ہے، مے فروش کی ناسخ دُکاں نہیں

ع

عاج: ہاتھی دانت۔

کسی دن آ کے دیکھے شانۂ عاج اُس کی زلفوں میں
کبھی دیکھا نہ ہو جس نے یدِ بیضا میں ثعباں کو

ایک یہ شق القمر کیا وہ صنم چاہے اگر
اس کے گیسو کے لیے بن جائے شانہ عاج کا

عادت چُھوٹنا: عادت ترک ہونا۔

شب ، وصل میں بھی ہاتھ سے تلوار نہ چھوٹی
خوں خواری کی عادت جو ہے اے یار! نہ چھوٹی

___ رکھنا: عادی ہونا۔

جو خوں ریزی کی عادت رکھتے ہیں بے فیض ہوتے ہیں
کہاں ملتی ہے سائل کو کبھی کوڑی کٹاری سے

عارجہ: سیڑھی کا قدم۔

ایک تو یاقوت کا تھا عارجہ
تو زمرد دوسرا تھا عارجہ

عارض: لاحق ہونا (عارضہ: بیماری)، پیش آنے والا، پیدا ہونے والا۔

عارض جسم و مال کرتا ہے
خیریت پر مآل کرتا ہے

عاشق و معشوق: ذاب کے وہ دونوں پُرزے جو ہُک اور حلقے کی صورت میں ہوتے ہیں جن کو باہم ملا کر کسی جاتی ہے۔

تلوار میرے حلق پہ حسرت نے پھیر دی
اِک جا جو دیکھے عاشق و معشوق، ذاب میں

عاشیہ: شاخ۔

ہے شجر کا عاشیہ نُورِ خدا
جلوہ ہر ہر شاخ میں ہے شمع کا

عاطل: بے کار۔

حق جو ماں باپ کے ہوں، باطل ہوں
حکمتیں ہیں جو اس میں عاطل ہوں

عالَم: کیفیت، سماں، حالت۔

تُو وہ خورشید ہے چہرے سے اُٹھائے جو نقاب
ہو ہر اک ذرّے میں عالم وہیں چنگاری کا

___ اسباب: دنیا (علت و معلول پر مبنی یہ دنیا)۔

ساقی و مطرب ہوں کم سن، اور ہو کُنجِ چمن
چاہیے اسباب اتنا، عالمِ اسباب میں

داغ ہو سر پر، گلے میں طوق، بیڑی پاؤں میں
کچھ تو ہو اسباب آخر عالمِ اسباب ہے

___ علمِ الدُّن: اللہ کے دیے ہوئے علم کا ماہر، مراد خفیہ علوم کا عالم حضرت علیؑ۔

قائلِ قولِ سلونی عالمِ علمِ الدن
گنجِ اسرارِ الٰہی کا امیں پیدا ہوا

عامل: عمل والے، منتظم، حکم ران۔

ظلم جیسا کہ کرتے ہیں عامل
پانی پر پا کے قبضۂ کامل

عبرت ہونا: شرم و ندامت ہونا۔

روگ اُلفت کا لگائے پھرتے ہیں ساتھ اپنے ہم
لوگ مر جاتے ہیں ہوتی ہی نہیں عبرت ہمیں

عبیر: مشک، گلاب، صندل اور زعفران کا مرکب سفوف جو کھال کو نرم ملائم کرتا اور سرخ رنگ دیتا ہے۔ اسے کپڑوں پر بھی چھڑکتے ہیں۔

کیا ترے رنگِ طلائی پہ چمکتا ہے عبیر
اس طرح سے نہ ہو خاکسترِ اکسیر سفید

عتاب: سخت سخت کہنا، ڈانٹنا ڈپٹنا، خفگی، ناراضی، غصہ، جھڑکنا، ملامت کرنا۔

کہ بدی کرتے اور پاتے ثواب
اپنے دل میں نہ رکھتے ہم عتاب

عَدَس: مسور، مسور کی دال۔

دانوں میں صنعت الٰہی دیکھ
عدس و ماش و باقلا بھی دیکھ

عریانی: بے حجابی، کھلا، برہنہ، پردے سے باہر۔

دستِ نازک سے لگائیں تُو نے تلواریں جو آج
کیا ہمارے رختِ عریانی پر اُتو ہو گیا

عذاب کے فرشتے: وہ ملائک جو گناہ گاروں کو ایذا دینے کے لیے مقرر ہیں۔

خادم جو تھے بنے وہ فرشتے عذاب کے
گھر ہو گیا ہے ہجر میں مجھ کو بسانِ گور

___ ہونا: سخت تکلیف ہونا۔

کی مکافات شب وصل خدا نے ورنہ
کس لیے مجھ پہ عذاب شب ہجراں ہوتا

عِذار: گال۔

یاسمن دھوپ سے ہوئی گُلِ سُرخ
دیکھو آئینے میں عذار اپنا

عَذرا: دوشیزہ، کنواری لڑکی، حضرت مریمؑ کا لقب، حضرت فاطمہ الزہراؑ کا لقب۔

ایسے تم غیرتِ سلمیٰ ہو کہ عذرا ہیں عذار
ہونٹ شیریں ہیں، ہر اک کاکلِ شب گوں لیلیٰ

عَربَدہ: بدخو، موذی، بیری۔

اور ہلتا نہیں یہ عربدہ جو
تا کہ وہ مطمئن ہو غافل ہو

عَرش سے اُتارنا: وہ کام کرنا جو کسی سے نہ ہو سکے۔

نکال دیں ترے ہنستے ہی کیوں نہ تارے دانت
خدا نے عرش سے یہ نُور کے اُتارے دانت

___ کے تارے توڑنا: کارِ عظیم کرنا، وہ کام کرنا جو کسی سے نہ ہو سکے۔

عرش کے توڑے ہیں تارے جائے مضمون بلند
آج بارے امتحانِ طبعِ عالی ہو گیا

عَرصہ: زمانہ، وقفہ۔

ہو گئی بالکل ہماری عمر غفلت میں بسر
عرصہ اپنی زندگانی کا مگر اک خواب تھا

عَرَض: پونجی، مال اسباب۔

بچ کے رہتی ہے عرض سال میں جو
نفع پاتے ہیں بیچ کر اُس کو

عَرَق: پسینہ۔

وہ حُسن ترا نامِ خدا ہے ترے آگے
نکلیں گے شرر بن کے عرق سنگِ صنم سے

___ شیر: پنیر کا پانی، پھٹے ہوئے دودھ کا پانی۔

سودا ہے گو طبیبو! مگر غیر جامِ مے
لوں گا نہ کاسہ عرقِ شیر ہاتھ میں

عزادار: تعزیت کرنے والے۔

ہوئے سب انبیا مل کر عزادار
ہوئے سب اوصیا غم سے دل افگار

عزازیل: شیطان کا نام، ابلیس۔

رہے گہوارہ جنباں جس کا جبریلؑ
سُلا دیں خاک پر اس کو عزازیل

عزّت خاک میں مِلنا: عزت جاتی رہنا۔

خاک میں ملتی ہے غیرت روندتے ہیں مجھ کو غیر
اس گلی سے بس ہماری خاک اے صرصر اٹھا

عزیز رکھنا: بہت مرغوب اور پیارا سمجھنا۔

درازی یاد دلواتی ہے اُس زلفِ پریشاں کو
عزیز اس واسطے رکھتا ہوں میں شب ہائے ہجراں کو

___ ہونا: پیارا ہونا۔

تھا جو یوسف ہوا نہ وہ بھی عزیز
کیا برادر کو غم برادر کا

عَسس: (عاس کی جمع) عاس: رات کا پہرے دار، شہر میں گشت کرنے والا عہدے دار۔

جب سے چُرا کے کوئی مرے دل کو لے گیا
رہتی ہے رات بھر مجھے گردش عسس کے ساتھ

عشق پیچے/عشقِ پیچاں: ہر چیز سے لپٹ جانے والی بیل۔

زُلف و رخسارِ صنم پر ہوگیا سودا مجھے
گل کھلے ہیں عشق پیچے کی طرح زنجیر سے

___ کا آزار: عشق کا بیماری کی طرح سے لاحق ہونا۔

کر دیا ہے قاق ایسا عشق کے آزار نے
پیش ازیں تیار تھے ناسخ! ہمارے ہاتھ پاؤں

___ کرنا: کسی کو بے انتہا محبت کرنا۔

لیا کیوں عشقِ ابرو چھوڑ کر طاقِ حرم میں نے
نہیں شمشیرِ قاتل، یہ وبال اس کا ہے گردن پر

___ میں دیوانہ ہونا: اس قدر عشق رکھنا کہ دین و دنیا کا پاس یا رسوائی کا حجاب باقی نہ رہے۔

پاؤں میں کانٹے چُبھے ہیں پیرہن ہے چاک چاک
باغ میں جو گل ہے تیرے عشق میں دیوانہ ہے

عَصافیر: (عصفور کی جمع) گنجشک، چڑیاں۔

صیاد! کیا ہی رنگ حنا کا اثر ہے واہ!
لالوں سے کم نہیں ہیں عصافیر ہاتھ میں

عَصَبانی: عصبی، عصب والا، یعنی پٹھوں والا۔

عصبانی کیا ہے معدے کو
تا غذا ہضم بے تردد ہو

عِصیان: گناہ۔

نقدِ آمرزش فقط کیا، دو مجھے کچھ اور بھی
تم ہوئے جو مشتری یاں نرخِ عصیاں بڑھ گیا

عِطر کھینچنا: کسی پھول یا کسی خوشبودار چیز سے تیل کشید کرنا۔

بیٹھ جائے جو گل اندام ہمارا اک دم
عطر کھینچیں ابھی عطار گلِ قالیں کا

___ کی سینک: وہ تنکا جس پر عطر فروش عطر میں ڈوبی ہوئی روئی لپیٹ کر خریدار کو سونگھنے کے لیے دیتے ہیں۔

جو کوئی سونگھے وہ سمجھے عطر کی یہ سینک ہے
کوئی تنکا پھیر لے گر وہ سمن بر کان میں

___ لگانا: خوش بو لگانا۔

اے رشکِ گل! نہ عطر لگانے سے ہو کبھی
جو ہے ترے لعابِ دہن سے ڈلی میں بُو

عُظمیٰ: عظیم۔ بڑی۔

ہے جو ان میں ظہور اور اخفا
مصلحت ہے ہر ایک میں عظمیٰ

عِفرِیت: دیو، خبیث، جن، بھوت، شیطان۔

کیوں ہے اے حاسد! تجھے میرے جوابوں کا خیال
کب کوئی عفریت دیتا تھا سلیماں کا جواب

عِقاب: دُکھ، عذاب، تکلیف۔

دی بشارت ثواب کی جس نے
کی اشارت عقاب کی جس نے

عَقاقیر: بُوٹیاں۔

کر عقاقیر و ادویہ کو نظر
کیا خدا نے اُنھیں دیا ہے اثر

کہ عقاقیر و ادویہ کتنی
ساحل و بحر سے ہیں سب نکلی

عُقبیٰ: آخرت، دوسرا جہاں، عاقبت۔

طمع دانہ و علف کرتے
اجرِ عقبیٰ کو سب تلف کرتے

عَقد میں لانا: نکاح کرنا۔

لایا ہے کون قحبۂ دنیا کو عقد میں
پیرِ فلک کا کب کوئی داماد ہو گیا

عُقدہ حل ہونا: کسی مشکل بات کا سمجھ میں آ جانا، کسی مشکل معاملے کا طے پانا۔

ہنس دیا تُو نے تو گویا تیرے دانتوں سے صنم!
عقدۂ مشکل دہانِ تنگ کا حل ہو گیا

___ ٔ مُشکل: مشکل گرہ یا گتھی۔

ہنس دیا تُو نے تو گویا تیرے دانتوں سے صنم!
عقدۂ مشکل دہانِ تنگ کا حل ہو گیا

عقل سے خالی ہونا: بے عقل اور احمق ہونا۔

عقل سے خالی ہے، خم خانے سے ہے جس کو گریز
خُم وہ ہے ناسخ! کہ ماوائے فلاطوں ہو گیا

___ کھو دینا: عقل زائل کر دینا۔

عقل کھو دی تھی جو اے ناسخ جنونِ عشق نے
آشنا سمجھا کیے اِک عمر بے گانے کو ہم

عَقیقِ شجری: درخت یا پودے کی شکل لیے ہوئے پتھر، عقیق پر درخت کی شکل ہونا۔

ہے گلشنِ خوبی وہ پری رُو بہ سلیماں
خاتم میں نہ کیوں تنگ ہو عقیق شجری کا

عَکسِ اَفگن: پرتو ڈالنے والا، وہ جس کا عکس دکھائی دے۔

عکسِ افگن اب کبھی بھولے سے بھی ہوتا نہیں
وہ صنم حیران اپنا جان کر آئینے کو

عکس پڑنا: کسی چیز کا سایہ پڑنا۔

عکس پڑتا ہے جو تیرا آئینے میں بیشتر
اضطراب اس واسطے جاتا رہا سیماب کا

___ ڈالنا: سایہ ڈالنا۔

آبِ جُو میں او کہی قامت! نہ اپنا عکس ڈال
شرم سے سروِ لبِ جُو آب جو ہو جائے گا

علاج کرنا: معالجہ کرنا، تدبیر کرنا، سزا دینا، ٹھیک کرنا۔

جُز قتل کیا ہے عشق کے بیمار کا علاج
سو آپ روز کرتے ہیں دو چار کا علاج

علّام: علم والا، صیغۂ مبالغہ۔

تھا یہ منظورِ ایزدِ علام
اس کا ہو فیض عام و نفع تمام

علَف: (جمع اعلاف) سبز چارہ، گھاس۔

ہیں علف خوار جتنے حیوانات
نہیں اُن کو ملے ہیں یہ آلات

طمعِ دانہ و علف کرتے
اجر جتنی کو سب تلف کرتے

علَم کرنا: بلند کرنا، تلوار کو میان سے نکالنا، تلوار سونتنا۔

تیغ قاتل نے علَم کی، گال اُس نے چھو لیے
ہے زیادہ رستمِ دستاں سے جرأت ہاتھ میں

علی بند: کلائی پر باندھنے اور انگلیوں میں پہننے کا زیور۔

علی بند اُس پری رُو کی سپر میں آج کُل گوں ہے
نہیں معلوم کس بے چارے پر اب عزمِ شب خوں ہے

علیہم: اُن کے اوپر۔

جتنے ہیں اصحاب با صدق و یقین
رحمت اللہ علیہم اجمعین

عَماری: ہودج، اونٹ یا ہاتھی پر سواریوں کے بیٹھنے کا ہودہ، اپنے موجد عمار کے نام سے منسوب سمجھی جاتی ہے۔

پس از مُردن چلا ہوں سوئے جاناں بے قراری سے
مشابہ ہو گیا ہے گنبدِ مدفن عماری سے

عُمدگی: اعلیٰ خصوصیات۔

عمدگی سے باز آ گر چاہیے سازِ نشاط
تارِ سیم و زر بھلا کب قابلِ طنبور ہے

عُمر بسر کرنا: زندگی گزارنا۔

بسر کی عمر مثلِ شمعِ ماتم بزمِ ماتم میں
چراغِ گور شاید اپنے طالع کا ستارا ہے

___ بسر ہونا: زندگی کٹنا۔

ہو گئی بالکل ہماری عمر غفلت میں بسر
عرصہ اپنی زندگانی کا مگر اِک خواب تھا

___ بھر: مدت العمر، تمام عمر۔

فصلِ گل ہے چار دن ایام توبہ ہیں مدام
عمر بھر اے مے کشو بابِ اجابت باز ہے

___ دراز ہو: کلمہ دعائیہ ہے مراد یہ ہے کہ بڑی عمر ہو۔

گو اتنی گرچہ شب وصل نے کی ہے لیکن
ہو تری عمر شبِ ہجر سے اے یار دراز

___ دراز ہونا: بڑی عمر ہونا، بہت دنوں تک زندہ رہنا۔

جیتے ہیں ظلمتِ شبِ فرقت کو کر کے طے
کچھ خضر سے بھی عمر ہماری دراز ہے

ـــــ کا پیالہ لبریز ہونا: موت آنا۔

ہو گیا لب ریز اے ناسخ! پیالہ عمر کا
فرقتِ ساقی میں اب کس کو تمنائے شراب

ـــــ کٹ جانا: عمر گزر جانا۔

دم بہ دم کیا ہی میری عمر کٹی جاتی ہے
دم نہیں کہتے ہیں شمشیر اسے کہتے ہیں

ـــــ گزرنا: عمر کٹنا۔

عمر گزری اِک بُتِ کافر نظر آتا نہیں
حشر میں کیوں کر خدا کا پائیں گے دیدار ہم

عُمق: گہرائی۔

کرتا عمق زمیں میں خاک گزر
ٹوٹ جاتے نبات و زرع و شجر

عمل پڑھنا: افسوں یا اسم پڑھنا۔

چشمِ محبوب کی تسخیر کو پڑھتا ہوں عمل
گنتی کے واسطے بے وجہ یہ بادام نہیں

عِناد: دشمنی، بیر، کینہ، مخالفت، سرکشی، کج روی، گمراہی۔

ہے جو ضعفِ بصارت ان کو نصیب
کرتے ہیں یہ عناد سے تکذیب

عنادل: بلبل/ بلبلیں۔

نہ سُنا پر نہ سُنا کیا ہی گراں گوش ہیں گل
ہو گئی نالوں سے آوازِ عنادل بھاری

عِناں: لگام، باگ ڈور (مجازاً) اختیار۔

نے سواری تری دیکھیں، تو ہوں گردِ دنبال
[illegible]

عود کرنا: موقوف شدہ امر کا از سرِ نو ہونا، کسی بات کا پھر سے ہونا، لوٹنا۔

روحِ لیلیٰ کا عبث، ہے تجھ کو مجنوں انتظار
بوئے گل کب عود کرتی ہے گلستاں چھوڑ کر

عور: برہنہ، ننگا پن۔

تُو ہے عریاں تو دستِ وحشت نے
اے پری! عور کر دیا ہم کو

عون: (جمع اعوان) ساتھی، مددگار۔

جس طرح غرق ہو گیا فرعون
اور وہ تھے جو اس کے کافر عون

عہد کرنا: قول و قرار کرنا۔

کیا جو عہد موسیٰ سے بجا لایا میں اے ناسخ
بہت گو سالے چلائے نہ چھوڑا میں نے ہاروں کو

عُہدہ دینا: کوئی خدمت کسی کے نامزد کرنا۔

کھلے دروازے ہر شب چین سے سوتے ہیں ہم جب سے
دیا ہے خانۂ ویراں کو عہدہ پاسبانی کا

عیاں ہونا: آشکار ہونا، ظاہر ہونا۔

دُور ہوں لیکن مفصل ہے عیاں سب حالِ یار
یہ تصور کشف ہے، اعجاز ہے اشراق ہے

عید کرنا: خوشی کرنا۔

وہ گلے لگتا ہے اُس دن اس لیے کرتے ہیں عید
[illegible]

عیش کرنا: خوشی اور چین کرنا۔

پارۂ شیشۂ دل، نصب ہے ہر روزن میں
کیجیے عیشِ زمستاں مرے کاشانے میں

عین: خاص، منبع، چشمہ، مرکز۔

سر سفید اپنا ہے پیری میں مگر دل ہے سیاہ
عین دالان سیہ اور لبِ بام سفید

غ

غادِر: (جمع غادرین) بے وفا۔

نہایت فاسق و فاجر ہے حاکم
بہ شدت غاصب و غادر ہے حاکم

غاشیہ بردار: عناں گیر، سوار کے ساتھ چلنے والا خادم، کنایتہً حضرت جبریلؑ جو معراج میں براق کے ساتھ چلے۔

غاشیہ بردار تھا جبریل ہم راہِ رکاب
جب ہوا راکبِ براق آسماں رفتار کا

غالب آنا: کسی پر غلبہ پانا۔

زیرِ اُن مژگاں کو جز ابرو نہ کوئی کر سکا
برچھیوں پر آئے جو غالب یہی شمشیر ہے

غامض: مشکل سے سمجھ میں آنے والا، پوشیدہ۔

پھر یہ اک وجہ سے وہ ہے غامض
کہ نہیں ایسی کوئی شے غامض

غائط: پاخانہ، بیت الخلاء، قضائے حاجت کی جگہ۔

بے حقیقت ہے غائط و سرگیں
کوئی دنیا میں بد تر اس سے نہیں

غُبار اُٹھنا: ہوا کے ساتھ گرد کا بلند ہونا۔

ہوں وہ بے خود گر اُڑائی خاک وحشت میں کبھی
تو یہی سمجھا غبارِ توسنِ دل بر اٹھا

غِبطہ: ویسا بننے کی آرزو، رشک۔

حبذا عزتِ رسولِ کریمؐ
نہ کریں غبطہ کیوں جنابِ کلیمؑ

غبی: کند ذہن۔

ناسخ بڑا غبی ہے خدا جانے کس طرح
مدت میں ایک نام ترا یاد ہو گیا

غَبیتوں: ضعیف الرائے۔

کر دیا مجھ کو سعیدوں کا بشیر
کر دیا مجھ کو غبیتوں کا نذیر

غِربال: وہ سوراخ دار برتن جس میں کوئی شے چھانی جائے، چھلنی۔

آرد دیتی ہے جہاں کو آپ کٹتی ہے ہوس
تنگ چشمی پر ہے کیسا حوصلہ غربال کا

غُربت: پردیس۔

ہوتی ہے غربت میں ثروت، پر، بڑی ایذا کے بعد
رنج اُٹھائے کس قدر، یوسفؑ نے کنعاں چھوڑ کر

غرض پڑنا: حاجت ہونا، خواہش ہونا۔

پڑتی ہے روشن دلوں کو تیرہ جانوں سے غرض
جس طرح ہے شمع کو حاجت شبِ دیجور کی

____ نکلنا: کسی سے اپنا مقصد حاصل ہونا۔

گر غرض نا چیز سے نکلے اُسے رکھیے عزیز
پیار سے آغوش میں لیتا ہے شعلہ کاہ کو

____ ہونا: واسطہ ہونا، مطلب ہونا۔

ناسخ نہ لینے میں ہوں کسی کے نہ دینے میں
مفلس سے کچھ غرض ہے نہ زر دار سے غرض

غُرور کرنا: مغرور ہونا، کبر و نخوت کرنا۔

رسائی میرے اوجِ فکر تک ہو گی نہ حاسد کو
غرور آگے مرے کرتا ہے کیا تحصیل سلم کا

غُرّہ: پہلی رات کا چاند، شوال کی پہلی تاریخ، عید الفطر۔

کھاتے ہیں گن گن کے روزے ساقیا! ہم بے شراب
انتظار ایسا ہے ہم کو غرۂ شوال کا

____ کرنا: غرور کرنا۔

غرہ کر حُسنِ دو روزہ پہ نہ اے سیم اندام
رنگ، سب رنگوں میں، ہوتا ہے بہت خام سفید

غریب: بے چارہ، مسکین، مفلس۔

مُردہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا
کیا فائدہ جو روضہ ہے اے مہرباں بلند

____ آزار: غریبوں، کمزوروں کو نقصان یا اذیت پہنچانے والا۔

خاک میں مل جائے گا خارِ بیاباں کی طرح
ہاتھ اپنا کاوشوں سے اے غریب آزار کھینچ

غزا: دین کے دشمنوں سے جنگ۔

کھڑا تھا منتظر حکمِ خدا کا
کرے تا عزم اعدا سے غزا کا

غش آنا: بوجہ ضعف و نقاہت کے بے ہوش ہو کر گر پڑنا یا لیٹ جانا۔

یہ حُسن و عشق ہے ہر حال میں شریک بہم
کہ آیا غش مجھے اُس کا جو وقتِ خواب ہوا

____ کھا کر گرنا: بے ہوش ہو کر گرنا۔

غش کھا کے گرے رعد بھی بجلی کی طرح سے
سُن لے جو مری آہِ شرر بار کی آواز

____ ہونا: دلدادہ و فریفتہ و عاشق ہونا۔

گل پہ مرتے مرتے اُس خورشید پر بھی غش ہوئے
اب تو گُل قند آفتابی ہے دوائے عندلیب

غضب ہو جانا: ستم ہو جانا، قہر ہو جانا۔

ہو گیا قرآن کا پڑھنا غضب
اُس کو وردِ لن ترانی ہو گیا

غفص / غفس: دبیز، موٹا۔

اُس کو کیا تار و پود سے ہے بُنا
جیسا بُنتے ہیں غفص تر کپڑا

غُل کرنا: شور کرنا۔

تُو نے ظالم! دلِ روشن جو ہمارا توڑا
غُل فرشتوں نے کیا عرش کا تارا توڑا

___ مچانا: شور کرنا۔

وصل کی شب غُل مؤذن نے مچایا قبلِ صبح
کیا خروسِ بے محل بہرِ اذاں پیدا ہوا

غم غلط ہونا: دل کے بہلانے یا کسی مشغلے سے رنج فراموش ہونا۔

غم غلط ضعف کے باعث سے ہوا غفلت میں
ہجر میں خواب کی جا غش مجھے اکثر آیا

___ کا سُکھانا: غم کا کسی کو لاغر کر دینا۔

کس مرتبہ مجھ کو غمِ فرقت نے سُکھایا
اشکوں میں نہیں مثلِ گہر نام تری کا

___ کا کھا جانا: غم کا کسی کو نیست و نابود کر دینا، غم کا کسی کو قریب المرگ کر دینا۔

کھا گیا ہے اُسے دو روز میں غم ہی افسوس
حوصلہ جس نے کیا ہے مری غم خواری کا

___ کا گھلا دینا: کسی کا غم سے دُبلا ہو جانا۔

گھلا دیا ہے غمِ نوجواں نے پیری میں
سفید بال ہے ہر ایک استخواں اپنا

___ کرنا: رنج کرنا۔

مر گیا ہوں آپ پر! کچھ تو! بھلا غم کیجیے
گر نہیں آنسو گلے کی سلکِ گوہر توڑیے

___ کھانا: رنج یا غصہ یا تلخ بات کا ضبط کرنا۔

ناتوانی ہوئی دن رات کے غم کھانے سے
جس قدر بھوک بڑھی اور مرا زور گھٹا

___ نہیں: کچھ پروا نہیں۔

گھر میں نہ آنے دے تو نہ آنے دے، غم نہیں
مجھ کو ہے تیرے روزنِ دیوار سے غرض

غمزے اُٹھنا: معشوقوں کے عشوہ و ناز کا تحمل ہونا۔

مرنا قبول پر مجھے دنیا نہیں قبول
غمزے اُٹھیں گے مجھ سے نہ اس پیر زال کے

غِنا: بے نیازی، بے پروائی، استغنا، اکتفا، قناعت، مال و دولت کی طرف سے سیرابی و آسودگی۔

ہو گیا ہے جو قولِ طاعن کا
یعنی مذکورِ فقر و ذکرِ غنا

غنیمت ہے: بہت ہے، کافی ہے۔

پنجۂ قاتل ہوں رنگیں، مجھ میں اتنا خوں کہاں
ہے غنیمت اُس کے ناخن بھی ہوں گر دو چار سرخ

غوّاص: غوطہ خور۔

نہ دم مارو! اگر غواصِ دریائے محبت ہو
کہ غواصی میں دم اپنا شناور بند کرتے ہیں

غوطہ کھانا: بار بار ڈوبنا۔

کیوں غوطے کھاتے ہم چلے جاتے ہیں ساتھ ساتھ؟
کب دیکھتے ہیں شاہدِ کشتی سوارِ گنگ

___ مارنا: پانی کے اندر بیٹھ کر غائب ہو جانا۔

اکیلے تم نہانے کو نہ اترو سن لو ناسخ کی
نہ غوطہ مارے بیٹھا ہو کوئی مردود پانی میں

غوی: گم راہ، غلط راستے پر چلنے والا۔

اس کو ٹھہراتے ہیں دلیل قوی
حق کے انکار کی سفیہ غوی

غیر: بجز، سوا۔

طفل، چلتے ہیں جب اپنے پاؤں، کہتی ہے، قضا
غیر آغوشِ لحد، اب دامنِ مادر نہیں

غیرت آنا: ندامت ہونا۔

ضبط میں کرتا نہیں آتی ہے غیرت دوستو!
کیا بھلا منہ سے نکالوں آہ بے تاثیر کو

___ سے مرُ جانا: انتہائے ندامت ہونا، کمال درجہ شرمندگی ہونا۔

غیر جب کہتا ہے اُس پر میں بھی مرتا ہوں تو آہ
وہ تو کیا مرتا ہے بس غیرت سے مر جاتا ہوں میں

___ کی جگہ ہے: نادم ہونا چاہیے، شرم کرنا چاہیے۔

لگا اک وار پورا، ہے جگہ غیرت کی او قاتل!
تری تلوار پر میرا دہانِ زخم خنداں ہے

ف

فاتحہ دلانا: کھانے کی چیز پر کسی میت کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے فاتحہ پڑھوانا۔

کھانے پکا پکا کے دلاتے ہیں فاتحے
مردہ غذائے کرم ہوا درمیانِ گور

فاتر: کمزور، سست۔

کم کرو صاحب! غریب آزاریاں
خاطرِ فاتر بہت آزردہ ہے

فاجر: زانی، بدکردار۔

نہایت فاسق و فاجر ہے حاکم
بہ شدت غاصب و غادر ہے حاکم

فَالِقُ الْاَصْبَاح: رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نکالنے والی ذات مراد خدائے تعالیٰ۔ صبح کو پھاڑنے والا/ ظاہر کرنے والا۔ قرآنِ مجید کی آیت کا ٹکڑا ہے۔

ظلم طولِ شبِ فرقت کے تطاول نے کیا
داد رس کوئی، بہ جز فالق الاصباح نہیں

فالیز: پالیز، خربوزہ، تربوز، کھیرے، ککڑی کا کھیت۔

کریں آراستہ چہ و کاریز
جس سے سرسبز ہو ہر اک فالیز

فِتراک: چمڑے کے تسمے جو زین کے عقب میں دائیں بائیں جانب شکار یا سامان باندھنے کے لیے لگے ہوتے ہیں، شکار بند۔

تیری صیادی جدا عالم سے ہے اے شہ سوار!
صید دوڑے جاتے ہیں تھامے ہوئے فتراک کو

فِتنہ اُٹھنا: فساد اُٹھنا۔

بیٹھتا ہے وہ ستم گار وہاں اے قاصد
فتنۂ حشر ہی دن رات جہاں اُٹھتا ہے

فَتِیلَہ: بتی، پلیتہ (آگ دکھانے کے لیے کسی چیز سے منسلک کیا گیا دھاگا)۔

آگ جب چاہیں جھاڑ کر رکھیں
روغن و ہیزم و فتیلہ میں

فُجّار: (فاجر کی جمع) سخت گنہ گار، بڑی بدی کرنے والا۔

ہو ہیں فجار و کافر و اشرار
جانتے ہیں وہ رحمت غفار

فُجور: گناہ گاری، زنا کاری۔

مرد فاجر کریں فجور زیاد
مال و صحت کا ہو غرور زیاد

فَر: دبدبہ، شان و شوکت۔

جواں گردد آں دل زبا بلکہ پیر
بے عز و بے جاہ و بے شان و بے فر

فرار کر جانا: بھاگ جانا۔

کیوں نہ ہو جائے اہل جہاں کا لہو سفید
اُلفت کا کر گیا ہے جہاں سے فرار رنگ

فربہی: موٹاپا، دبازت، لحیم شحیم، پُر گوشت۔

رہنے دے اے آسماں! یوں ہی مجھے زار و نزار
فربہی جب تجھ سے چاہوں گا ورم ہو جائے گا

فَرَس: گھوڑا۔

جفت کیا بلکہ اختلاط نہیں
فرس و مادۂ شتر سے کہیں

فُرصت ملنا: مہلت ملنا۔

ایک دم یار کو بوسوں سے نہ ملتی فرصت
گر دہن دیدۂ عالم سے نہ پنہاں ہوتا

______ ہونا: مہلت ہونا۔

خارِ صحرا بیٹھ کر دم بھر نکالیں پاؤں سے
ہو اگر سر پیٹنے سے اے جنوں! فرصت ہمیں

فَرق: سر۔

گر ترقی چاہتا ہے کر کسی کی پرورش
خاک سے فرقِ شجر پر جا ملی ہے آب کو

______ آنا: بل آنا، تفاوت واقع ہونا، اختلاف ہونا۔

ہزاروں داغ مرے آفتاب سے چمکے
نہ فرق ظلمتِ روز فراق میں آیا

______ باقی رہنا: تفاوت کا نہ مٹنا کچھ بل رہ جانا۔

یار کو چھوڑ دیا پر نہ سہا رشک رقیب
فرق باقی نہ رہا کچھ بھی جگر پتھر میں

فُرقتِ صیاد: شکار کرنے والے سے علیحدگی، دُوری یا جدائی۔

فرقتِ صیاد میں چل صید گاہِ فکر کو
مرغِ معنی صید کر اے دل! خدنگِ آہ سے

فرمان جاری ہونا: حکم جاری ہونا۔

لالہ و گل کیا کہ ہے منقار نافرمان تک
باغ میں مانندِ بُو جاری ہے فرمانِ بہار

فُروع: اضافہ، شاخ (ثانوی)۔

بحر معقول و قلزم منقول
نزہت و وجۂ فروع و اصول

فروغ پانا: نام و نمود حاصل کرنا، رونق پانا۔

آگے افتادوں کے پاتے ہیں کوئی سرکش فروغ
سرد ہو جائے نہ کیوں بازارِ آتش آب سے

فریاد کرنا: غل مچا کر دہائی دینا، نالہ و فغاں کرنا۔

اُس نے تلواریں جڑیں فریاد پر جوں جوں ہمیں
ہر دہانِ زخم سے ، کرنے لگے فریاد ہم

فریب کھانا: کسی کے فریب میں پھنس جانا۔

کھائے ہیں ایسے تری محرابِ ابرو کے فریب
بھاگتے ہیں دُور ہم مسجد کی بھی محراب سے

فَریم: انگریزی لفظ فریم، کھانچہ، گرداگرد۔

ترے رخسارِ تاباں کا کبھی جو عکس پڑتا ہے
فریم آئینے کی بنتی ہے ہالہ ماہِ کامل کا

فِشار ہونا: دبوچا جانا، خوب سا دبایا جانا۔

کسی کو میں نے دبوچا کنار میں نہ کبھی
ہوا ہے گور میں کس واسطے فشار مجھے؟

فَصّاد: فصد کھولنے والا، جراح، مضر خون نکالنے والا۔

شعلے نکلے مری رگ سے جو لہو کے بدلے
شعلے کی طرح لگے کانپنے فصّاد کے ہاتھ

فَصد کُھلنا: معالج کی رائے سے نشتر دے کر کلائی کی رگ یا کہنی کی دوسری جانب کی رگ سے لہو نکالا جانا۔

کھلے گر فصد تیری خون ہو جائے زمانے کا
تُو وہ لیلیٰ ہے ظالم، ایک عالم، تیرا مجنوں ہے

___ کُھلوانا: فاسد خون نکلوانا۔

کھلوائی فصد یار نے میں قتل ہو گیا
کم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سے

___ کھولنا: نبض کے پاس کی رگ یا ہفت اندام یعنی کہنی کے دوسری جانب کی رگ میں نشتر دے کر لہو نکالنا۔

نیشِ مژگانِ سیہ سے فصد میری کھول دے
تیری چشمِ شرم گیں پر ہے یہ سودا جوش پر

فَصلِ آنا: موسم آنا۔

فصلِ گل آنے نہیں پائی کہ تُو یاد آ گیا
اے جنوں! دیوانہ ہوں میں اپنے دل کی یار کا

فِضّہ: چاندی۔

فضۂ معدنی سے تا بہ ذہب
اور یاقوت پھر زمرد سب

فِطانت: زیرکی، دانائی، عقل مندی، ذہانت، ہوشیاری۔

کروں تجھ سے حکایتِ دلنشیں
دیکھ کر کید و فطانتِ دلفِیں

فِطنَت: فطانت، ذہانت۔

کہ انھیں ادعائے حکمت ہے
ادعائے شعور و فطنت ہے

فَغفُور: چین کے عظیم الشان بادشاہ کا لقب۔

کاسۂ چینی پہ اے منعم! نہ کر اتنا غرور
ہم نے دیکھا ٹھوکریں کھاتے سرِ فغفور کو

فقیر ہو جانا: گرستی و دنیاداری چھوڑ کر فقیری اختیار کر لینا۔

جی میں ہے ہو جایئے اُس سرو قامت پر فقیر
بس کسی آزاد کے تکیے میں بستر کیجیے

فکر آ پڑنا: دفعتہ تردد درپیش ہو جانا۔

کیوں دلا فکر پڑی آن خدا حافظ ہے
کوئی ہرگز نہیں نقصان خدا حافظ ہے

___ سے خالی ہونا: بےفکر ہونا، کوئی اندیشہ و تردد نہ ہونا۔

فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے، گریباں میں کبھی

فلاخن: گھوپھن، ایک ڈوری جسے گھما کر اُس میں بندھا ہوا پتھر دشمن کی طرف پھینکتے ہیں۔

دل تو کیا پتھر بھی تیرے عشق میں ہیں بے قرار
بُت کدے میں ہر صنم سنگِ فلاخن ہوگیا

فلس دار: چھلکے سے بھرا ہوا؛ (مجازاً) داغ دار۔

نظر پڑا دلِ بے تاب جب مرا پُرداغ
ہوا گمان اُسے فلس دار مچھلی کا

فلک: غریب، مفلس۔

فلک سمجھتے ہیں ملاح اپنی فلک کو کیا
کسی طرح نہیں ملتا دماغ گنگا میں

ـــــ: کشتی۔

فلک سمجھتے ہیں ملاح اپنی فلک کو کیا
کسی طرح نہیں ملتا دماغ گنگا میں

ـــــ پر دماغ رہنا: غرور و ناز ہونا۔

فلک پر مہر و مہ کی طرح رہتا ہے دماغ اُن کا
کیا جن غافلوں نے گردشوں سے سیم و زر پیدا

فلوس: پیسے، تانبے کے سکے۔

فلوسِ داغِ یاس افلاس میں پائے حسینوں سے
مقدم عشق سے کرتے تھے دینار و درم پیدا

فندق: مہندی لگی ہوئی انگلیوں کی پور۔

اِک آن میں نوازشِ فندق سے اے پری!
سونے کے تار ہو گئے تیرے ستار میں

فوارہ چھوٹنا: حوض کے پانی کا اُس جوف دار ستون میں جو وسط حوض میں نصب ہوتا ہے چڑھ کر اُس طرف کے سوراخوں سے جو بالائے ستون لگا ہوا ہے، بہت سی دھاروں میں برآمد ہو کر پھر حوض میں جانا۔

وہ گریاں ہوں یقیں ہے سالہا بے آب ہی چھوٹے
بنائیں گر کھلونے والے فوارہ مری گِل کا

فواکہ: میوے، پھل۔

یہ طعام و فواکہ و ازہار
یہ ریاحین تازہ و اثمار

فوج کا نشان: وہ جھنڈا جو فوج کے آگے چلتا ہے یا جس کے پیچھے فوج جمع رہتی ہے۔

ساتھ اشکوں کے دودِ آہ نہیں
ہیں مری فوج کے نشان سیاہ

فوق: اونچائی، برتری۔

ایسی سُرعت سے چلتے ہیں یہ نجوم
فوق جس کا نہ ہو سکے معلوم

ـــــ لے جانا: فائق ہونا، غالب ہونا۔

جام اپنا ہے لبالب جام خالی اُس کے پاس
مے کدے میں لے گئے ہیں فوق ہم جمشید پر

فولاد کے ہاتھ: مضبوط اور سخت ہاتھ۔

مری بیڑی کی طرح توڑ دے حداد کے ہاتھ
اے جنوں! تجھ کو خدا نے دیے فولاد کے ہاتھ

فیروز: فتح مند۔

خط مجھے لشکر سے بھیجا یار نے
فوجِ غم پر آج دل فیروز ہے

فیض پانا: کسی کی ذات سے کچھ فائدہ اُٹھانا۔

فیض ظالم سے نہیں پایا کسی نے غیر ظلم
آبِ خنجر سے بھلا کیا کشتِ دہقاں سبز ہو

___ پہنچنا: کسی کی ذات سے کچھ فائدہ ہونا۔

کس کو پہنچا نہیں اے جان! ترا فیضِ قدم
سنگ پر کیوں نہ نشانِ کفِ پا پیدا ہو

ق

قابو پانا: اختیار حاصل کرنا، موقع پانا۔

چاہتا ہے مَل کے جسمِ صاف سے ہو جائے ایک
کیا کرے پاتا نہیں اے جان قابو آئینہ

___ میں آ جانا: قبضے میں آ جانا۔

دل دے کے، آ گیا ترے قابو میں اے صنم!
میں اپنے اختیار سے مجبور ہو گیا

___ میں لانا: قبضے میں لانا۔

سانپ کو قابو میں لا کر، چھوڑ دینا زہر ہے
جان سے مایوس ہوں میں، زُلفِ جاناں چھوڑ کر

قابیل: حضرت آدمؑ کے بیٹے کا نام جس نے اپنے بھائی ہابیل کو حسد کی بنا پر قتل کیا تھا۔ تاریخِ انسانی میں یہ پہلا قتل تھا۔

عشق میں رشک ہمیشہ سے چلا آتا ہے
دیکھو قابیل نے کیا خون کیا بھائی کا

قاز: بڑی بطخ۔

زاغ ، بط ، کرکرا ، کبوتر ، قاز
ترمتی ، شکرہ ، باشہ ، بہری ، باز

قاصد: نامہ بر۔

قاصد! قاصد! میں کر رہا تھا
کیا دیر لگائی واہ قاصد

قافیہ بندھنا: کسی لفظ کا جو دوسرے لفظ کا قافیہ ہو شعر میں ضبط ہونا۔

مدت سے بے حضور جو ہوں میں حضور سے
اب قافیہ بھی بندھ نہیں سکتا حضور کا

قاق: لاغر، ناتواں، نہایت دُبلا۔

کر دیا ہے قاق ایسا عشق کے آزار نے
پیش ازیں تیار تھے ناسخؔ! ہمارے ہاتھ پاؤں

وادیِ وحشت میں ہیں اپنے ہی یہ جوش و خروش
طاقتِ جنبش کہاں اِس میں کہ مجنوں قاق ہے

قاقُم: لومڑی کی طرح کے جانور کی پوستین (فر)۔

تکلیفِ تکلف سے کیا عشق نے آزاد
موئے سرِ شوریدہ ہیں قاقم سے زیادہ

قالین کے روئیں: وہ باریک باریک نرم ریشے جو طولاً قالین میں ہوتے ہیں۔

اُس کے تلووں کی نزاکت کا کروں میں کیا بیاں
روئیں ہیں قالین کے مانند سوزن زیر پا

قائل ہونا: کسی بات کو تسلیم کرنا، کسی امر کو دل سے مان جانا۔

نقل کی ہے دفترِ تقدیر کے دیوان میں
کاتبِ تقدیر قائل ہیں مری تحریر کے

قبائے فقر: فقیروں کا لباس، گدڑی۔

راکھ پر لیٹوں جلا کر بوریے کو، جی میں ہے
خوش نہیں آتا قبائے فقر پر اُتو مجھے

قحبۂ دنیا: بدکار دنیا۔

لایا ہے کون قحبۂ دنیا کو عقد میں
پیرِ فلک کا کب کوئی داماد ہو گیا

قد بڑھنا: بلند قامت ہونا۔

قد وہ بوٹا سا نہیں بڑھتا تو اور ہی حُسن ہے
بس مجھے گل بن ہے کافی، ہے نہیں پروائے سرو

قدحِ شیر: دودھ کا بڑا پیالہ۔

تھے انگلیوں سے کوثر و تسنیم موج زن
نہرِ لبن ہوا قدحِ شیر ہاتھ میں

قدر رہنا: منزلت باقی رہنا۔

نکل وہ چاند وار اُڑائے جو شام کو
پھر آسماں پہ قدر رہے کیا ہلال کی

___ سمجھنا: منزلت و رُتبہ کو پہچاننا، مرتبہ شناسی۔

ذرا دیکھے کوئی ابرو تو سمجھے قدر شاعر کی
لکھا ہے مصحفِ رُخ پر خدا نے بیت موزوں کو

___ کرنا: توقیر کرنا، عزت کرنا۔

کی سیاہ کاروں نے میرے نورِ عرفاں کی نہ قدر
شپرہ تھی خلق، میں خورشید عالم تاب تھا

___ ہونا: عزت ہونا۔

چاند چھپتا ہے جو دو دن ہوتی ہے مشتاق خلق
یاں ہوئی قدر اُس کی جو نظروں سے پنہاں ہو گیا

قدم اُٹھائے جانا: جلد جلد جانا، تیز رفتاری سے چلنا۔

رُوٹھے جاتے ہو اُٹھائے قدم اے جان جو تم
نہ خفا ہو تو کہوں یہ نہیں رفتار پسند

___ اُٹھنا: چلنے کی نیت سے پاؤں اُٹھنا۔

ظالم تیرے کوچے سے قدم اُٹھ نہیں سکتا
کیوں کر نہ چلوں سایۂ دیوار کی رفتار

___ پڑنا: کسی شے پر پاؤں پڑنا، کفِ پا کا مس کرنا۔

خوف آتا ہے کسی مغفور کی مژگاں نہ ہو
دشت میں پڑنے نہیں دیتا قدم میں خار پر

___ پکڑنا: چلنے والے کو اپنی دلچسپی سے کسی جگہ ٹھہرا لینا۔

زمینِ کوچۂ جاناں قدم پکڑتی ہے
جو قصد کرتے ہیں وحشت میں ہم نکلنے کا

____ رکھنا: کسی کے گھر جانا، کسی جگہ جانا۔

قدم اغیار کو رکھنا ہو گوارا کیوں کر
ترے در پر ہے مجھے شغل جبیں سائی کا

____ کہیں کا کہیں پڑنا: ضعف یا نشے سے پاؤں کا بہکنا۔

قدم رکھا ہے کہیں اور جا پڑا ہے کہیں
ہمیں تو بادہ کشو خاک اختیار نہیں

____ کے ساتھ: مراد ہم راہی اور رفاقت سے ہے۔

مینائے مے کے ہم نہیں محتاج، مے فروش!
مانند آبلہ ہے ہمارے قدم کے ساتھ

____ گاڑنا: کہیں پر بالاستقلال قیام کرنا۔

خاک پھل پایا نہ ہم نے گو درختوں کی طرح
زندگی بھر کوئے جاناں میں قدم گاڑے گئے

____ لڑکھڑانا: پاؤں کا لغزش کرنا، پاؤں پھسلنا۔

لڑکھڑاتے ہیں قدم مستانہ تیری چال ہے
تاکِ انگور اے بُتِ نازک جو سر پر شال ہے

قدموں پر گر پڑنا: پاؤں پڑنا۔

گر پڑا جو تیرے قدموں پر میں گریاں، کیا ہوا
آبِ جُو گلشن میں ہر دم چومتی ہے پائے سرو

____ سے جُدا کرنا: ہمراہی و رفاقت سے علیحدہ کرنا۔

اے سہی قد! چشمِ تر کو کر نہ قدموں سے جُدا
آبِ جُو ہر باغ میں ہے متصل شمشاد سے

____ سے جُدا ہونا: علیحدہ ہونا، دور ہونا، ہمراہ نہ ہونا۔

ہر دم ہے تمنا کہ کہیں تن سے جدا ہو
جس [illegible] تیرے قدموں سے جدا ہے

____ کے ساتھ پھرنا: ساتھ ساتھ پھرنا۔

پھرتی ہے نوبت مرے قدموں کے ساتھ
پاؤں کا ہر آبلہ نقارہ ہے

قَرّابہ: بوتل، شیشی، تنگ یا چھوٹے منہ کا کوزہ۔

وہ گل ہے تُو کہ گلشنِ عالم مہک گیا
ہے آسمان ایک قرابہ گلاب کا

قَرار پانا: ٹھہرنا۔

گہ سرخ، گاہ زرد، کبھی ہے سفید، آہ!
پاتا نہیں کوئی مرے منہ پر قرار رنگ

____ لینا: دم لینا، ٹھہرنا۔

دم بھر رہِ وطن میں نہ لینا کہیں قرار
قاصد! تجھے قسم ہے مرے اضطراب کی

قُرآن اُٹھانا: قرآن کی قسم کھانا۔

مصحفِ رُخ کا جو بوسہ لے کے میں منکر ہوا
مجھ سے کہتا ہے کہ اب قرآن تُو سر پر اُٹھا

قُربان ہونا: تصدق ہونا۔

ہم مے پرست ہوتے ہیں قربانِ پائے خُم
مومن فدائے زمزم و ہندو نثارِ گنگ

قُرص: سورج یا چاند کا گردہ، گھیرا، دائرہ، حلقہ۔

کم قرصِ نانِ ماہ کرے گا نہ آسمان
بجلی جلا سکے گی نہ دامن سحاب کا

____ قمر: چاند کی ٹکیہ۔

جب وہ خورشید درخشاں نظر آجائے گا
حدقے ہوں گے وہیں قرصِ قمر آنکھوں میں

___ نان: نان کا ٹکڑا۔

کم قرصِ نانِ ماہ کرے گا نہ آسمان
بجلی جلا سکے گی نہ دامن سحاب کا

قرض ادا کرنا: جو روپیہ بطور قرض لیا ہو وہ واپس دینا۔

لیے جاؤں نہ کیوں میں ساقیا! قرض
کریں گے ساقیِ کوثر ادا قرض

___ دینا: اُدھار دینا۔

عیادت کو وہ بت آیا پس از مرگ
مجھے دم بھر کو دے جاں اے خدا! قرض

___ رہنا: قرض کا ادا نہ ہونا۔

مرے گھر سے چلا محروم جب چور
کہا میں نے رہا مجھ پہ ترا قرض

___ لینا: اُدھار لینا۔

نہیں غم نقدِ جاں گو ہاتھ سے جائے
نہ میں عطار سے لوں گا دوا قرض

___ مانگنا: اُدھار مانگنا۔

دلا! ہے بھیک بے گانوں سے بہتر
نہ مانگے آشنا سے آشنا قرض

قرقرا رکرکرا: کرکرا، سارس، لق لق۔

زاغ ، بلا ، کرکرا ، کبوتر ، قاز
ترمتی ، شکرہ ، باشہ ، بہری ، باز

قرمز: چنے کے برابر چھوٹا سا کیڑا جس کی مردہ سوکھی مادہ کو پیس کر سرخ رنگ بناتے تھے ناگ پھنی جیسی جھاڑیوں پر پایا جاتا ہے۔

قرمز اصنافِ کرم میں ہے ایک
ساکنِ بحر وہ بھی ہے شے ایک

قریہ: گاؤں، موضع۔

مسکنوں سے جو آدمی ہوں نفور
کریں جنگل میں قریوں کو معمور

قسم کھانا: اعتبار کے واسطے سوگند کھانا۔

تلوار کچھ نہیں تیرے ابرو کے سامنے
باور نہ ہو تو کھاؤں قسم ذوالفقار کی

___ ہے: میں تجھ کو قسم دیتا ہوں۔

دم بھر رہ وطن میں نہ لینا کہیں قرار
قاصد! تجھے قسم ہے مرے اضطراب کی

قِسمت بُری ہونا: بدقسمتی۔

گر بُری ہو مری قسمت تو بھلی ہو جائے
دخل کُل آپ کو تو دفترِ تقدیر میں ہے

___ سے: تقدیر کی موافقت سے۔

قسمت سے ایک تو پھرا ہے
بھیجے میں نے ہزار قاصد

___ کا پھیر: گردشِ تقدیر۔

دیر قاصد کو لگی جو راہ میں
تیری قسمت کا دلا یہ پھیر ہے

____ میں ہونا: مقدر میں ہونا۔

روزِ مولد سے نہیں عیش و طرب قسمت میں
رمز یہ ہے جو بشر ہوتے ہیں گریاں پیدا

قَسیم: تقسیم کنندہ۔

کیوں کر قسیمِ نار و جناں ہو نہ مرتضیٰ؟
نائب ہے وہ جنابِ بشیر و نذیر کا

قَصابہ: عورتوں کا سر پر باندھنے کا رومال۔

وہ چمک ہے تیرے ماتھے میں کہ سونے میں نہیں
جو قصابہ تھا تمامی کا قصابہ ہو گیا

قِصد رکھنا: ارادہ رکھنا۔

قصد رکھتا ہے یہ اُس صیاد کا تیرِ نگاہ
جسم کیا ہے مُرغِ جاں کو بھی نشانہ کیجیے

قصر: کوتاہ، کم۔

کیوں نہ یوں طولِ شبِ فرقت ہو، قصر روزِ وصل
رات دن ہے آسماں مصروف اپنے کام میں

قِصہ برپا ہونا: قصہ اُٹھنا، ہنگامہ ہونا۔

رسائی غیر نے پائی کوئی قصہ نہ برپا ہو
مری نیند اُڑ گئی شوق اُن کو ہے جب سے کہانی کا

____ پاک ہونا: بات ختم ہونا، فیصلہ ہونا۔

دل مرا کہتا ہے، میں صاف، آئینہ کہتا ہے میں
پاک یہ قصہ تمھارے رو برو ہو جائے گا

قضا آنا: موت آنا۔

قتل اُس کو دیکھ کر میں ہوا ایک آن میں
کیوں کر قضا نہ آئے جو تیغِ ادا چلے

قِطار باندھنا: صف بندی کرنا۔

ہر روش پر ترے ہی مُجرے کو
کھڑے ہیں باندھ کر قطار درخت

قفائے: پیچھے۔

مجنوں کی طرح میں دے کے پیغام
جاتا ہوں قفائے قاصدِ یار

قُفل توڑنا: قفل کو کنجی سے نہ کھولنا بلکہ کسی آلے سے مروڑ کر توڑ ڈالنا۔

کر چکا ہوں صرف سب گنجِ مضامینِ بلند
عرش کے دروازے کا اب قفل توڑا چاہیے

قُقنُس: ایک خوش الحان خیالی پرندہ جو جل کر راکھ میں پیدا ہوتا ہے۔

مثلِ ققنس جھڑ رہی ہیں اے جنوں! چنگاریاں
داغ میرے دل میں کچھ طاؤس کے پر کا نہیں

قُل ہو جانا: خاتمہ ہونا، سالانہ فاتحہ۔

وصل کے ایام میں وہ شورِ قلقل ہو گیا
اب تو ساقی کی جدائی میں مرا قل ہو گیا

قُلاب: مچھلی پکڑنے کا خم دار آہنی کانٹا۔

دیدۂ تر سے مژہ پر لختِ دل آتے نہیں
اٹکی ہیں قلاب میں یہ مچھلیاں تالاب کی

دوسرا پٹ وہ ہے ضرور اس کا
اس میں قلاب ہے سبب جس کا

قُلّابا: (۱) مچھلی پکڑنے کا خم دار آہنی کانٹا۔ (۲) وہ آلہ جس سے تندور سے روٹی نکالتے ہیں؛ پیالے کا کنڈا۔

اور اس میں گڑا ہو قلابا
کیا نہ تم پر کھلے گا باب اس کا

دوسرا پٹ وہ ہے ضرور اس کا
اس میں قلاب ہے سبب جس کا

قُلزُم: نہایت گہرا سمندر، بحیرۂ احمر، وہ سمندر جو عرب اور مصر یعنی افریقہ کے درمیان واقع ہے۔

نہیں آپ کی تلوار خم دار
قلزمِ عشق کا یہی پُل ہے

قلعی: چمک دار سفید دھات، سفیدی (چونے کا سفید رنگ)

آہک و مس و زیبق و قلعی
مثلِ فولاد و آہن اور کئی

___ **چڑھانا**: ملمع کرنا۔

جو صفائی مرے سیم اندام میں ہے سو کہاں
کیوں عبث قلعی چڑھاتا ہے بدن میں آئینہ

قلم چلنا: روانیِ قلم، لکھنا۔

وصفِ مژگاں میں یہ تیز اپنا قلم چلتا ہے
کہ نہ ایسا کبھی سُرعت سے کوئی تیر چلے

___ **دان**: قلم اور دوات رکھنے کا لکڑی کا صندوقچہ۔

صریرِ کلک کو اب شیر کا نعرہ سمجھتے ہیں
یقین اعدا کو ہے میرے قلم داں پر نیستاں کا

___ **کرنا**: تراشنا، کاٹنا۔

خون میں غلطاں گل نظر آتے ہیں بے یار اے نسیم!
کیا قلم کروائے تجھے گل بن کسی جلاد سے

___ **ہونا**: کاٹا جانا۔

تو وہ ماہِ مصرِ خوبی ہے کہ تیرے سامنے
ہوں قلم یعقوب کے لختِ جگر کی انگلیاں

قُلقُل: بوتل یا صُراحی میں سے شراب نکلنے کی آواز۔

قلقل کے بدلے شیشۂ مے دیتے ہیں اذاں
ہر ظرفِ مے ہے ظرفِ طہارت کی آب کا

قُلوب: (قلب کی جمع) دل۔

ہے مقلب قلوب کا جو خدا
کیا! جو دل پہ اختیار اپنا

قُلّہ: پہاڑ کی چوٹی۔

کہ آئے ابو طالب نام ور
وہیں قلۂ کوہ پہ بے خطر

قُماش: صفت، جوہر۔

صاف برگِ درخت ایسے ہیں
جیسے برگِ قماش بنتے ہیں

قمچی دِکھانا: دھمکانا، زدوکوب کی دھمکی دینا۔

ترا قمچی دکھانا اے معلم طفلِ مہ رو کو
ہمارے توسنِ عمرِ رواں کو تازیانہ ہے

قُمقُمے روشن ہونا: بلب روشن ہونا۔

تُو لبِ دریا اگر، جائے اندھیری رات کو
قمقمے سارے، حبابوں کے، ہوں روشن، آب میں

قناطیر: سونے چاندی کا ڈھیر، سونے اور چاندی کی کثیر مقدار، خزانہ، ڈھیر۔

تو قناطیر ہائے سیم و طلا
اُس کے عشرِ عشیر ہیں گویا

قند گھولنا: پانی میں قند کو محلول کرنا۔

گلا مقتل میں ہم نے کیا مزے لے لے کے کٹوایا
مگر گھولا ہے قاتل، قند تُو نے، آبِ خنجر میں

___ والا: قند فروش، قنّاد۔

مثلِ یوسف سیکڑوں شیریں دہن ہیں جو فروش
قند والوں میں ہے عالم مصر کے بازار کا

قواعِد: اُصول، گُر، دستور، قاعدے۔

ہے ان افعال میں بہر صورت
انطباقِ قواعدِ حکمت

قُوت: کھانے کی چیز، خوراک (خاندان کی کفالت مراد ہے)۔

یونہی تحصیل مال کرتے ہیں
صرفِ قُوتِ عیال کرتے ہیں

بونے والے کا قُوت بھی کامل
سالِ آیندہ تک رہے حاصل

___ آزمانا: اپنی طاقت کی آزمائش کرنا۔

ناسخ کی ہے یہ شوقِ شہادت میں گفتگو
آج آزماؤں قوتِ بازوئے یار کو

قَوس: کمان۔

جان لے ہے کوئی موجود بچانے والا
زہ ہے کیا، قوس ہے کیا، تیر ہے کیا، کیش ہے کیا

ہے جو موجود خدا پھر بُتِ بد کیش بھی ہے
زہ بھی ہے قوس بھی ہے تیر بھی ہے کیش بھی ہے

قولِ سَلُونی: ''مجھ سے دریافت کرو'' حضرت علیؑ سے منسوب قول۔

قائلِ قولِ سلونی عالمِ علمِ اللدن
گنجِ اسرارِ الٰہی کا امیں پیدا ہوا

قہر نازل ہونا: غضب اُترنا۔

کہتے ہیں زاہد مری دیوانگی کو دیکھ کر
بُت پرستی کے سبب قہرِ خدا نازل ہوا

قَہقَہہ لگانا: خندہ کرنا، زور سے ہنسنا۔

زعفرانِ زار آگئے اُس گل کے ہوا صحنِ چمن
قہقہے نالوں کے بدلے اب لگائے عندلیب

___ مارنا: خندہ کرنا، زور سے ہنسنا۔

طنز سے تُو قہقہہ مارے جو او سروِ رواں!
شکلِ فوارہ لب جُو اشک ابھی برسائے سرو

قِیام: قیامت کا مخفف۔

تو یہ فرماتے ہیں جواب امام
بادشاہ و شفیع روزِ قیام

قیامت آنا: حشر برپا ہونا۔

سمجھے سب، آئی قیامت، سیر کرتے ہیں پہاڑ
کوئے جاناں میں یہ مجھ دیوانے پر پتھر چلے

____ برپا ہونا: ہنگامہ اُٹھنا۔

ہوتی ہے برپا قیامت مہر و مہ ہوتے ہیں جمع
وصل کی شب ساتھ اپنے چاندنی لاتی ہے دھوپ

____ ہونا: غضب ہونا۔

قیامت کیوں نہ ہو جس دم چڑھائے آستیں قاتل
صفائے ساعدِ سیمیں بیاضِ صبحِ محشر ہے

قید سے چھٹنا: رہائی پانا۔

اے شبِ غم! اب نہیں اُس کے سوا تدبیرِ خواب
چھٹ کے قیدِ زیست سے کرتے ہیں ہم تسخیرِ خواب

____ فرنگ: انگریز قوم کی قید۔

دل ملکِ انگریزی میں جینے سے تنگ ہے
رہنا بدن میں روح کو قیدِ فرنگ ہے

قیر: ایک سیاہ رنگ کا روغن، تارکول، رال، کالا گوند۔

اور جو ہو پہاڑ سے جاری
قیر، گوگرد، مومیائی بھی

قیس: مجنوں، لیلیٰ کا عاشق جو قبیلۂ عامر سے تھا۔

قیس کی قیس جانے میں لیکن
وحشی ہوں آدمی کے جنگل کا

ک

کا: بکی زبان یعنی دہقانی میں یہ لفظ کیا کا مترادف ہے۔

یاد آتا ہے ترا کیا کے عوض کا کہنا
ہائے پھر کب میں سنوں گا وہ گنواری باتیں

کاتنا: تاگہ/ دھاگہ بنانا۔

کہ اسے توہیں، کاتتے کو جنہیں
بہر پوشاک و رخت تھان نہیں

کاٹ: برش، تیزی۔

ہے کیا ہی اثر خوبیِ ابرو کے بیاں کا
تلوار سے کم کاٹ نہیں میری زباں کا

____ کھانا: دانت سے بدن پر زخم پہنچانا۔

زلف سے کہیو شانے کو نہ زنہار جدا
کاٹ کھاتا ہے جو ہوتا ہے سرِ مار جدا

کاٹنا: کاٹ کھانا۔

کیا مرے تلوے میں کانا ہے کسی نے، دیکھنا؟
غیر کا نقشِ قدم تو، کوئے جاناں میں نہیں

کاٹنے کو دوڑنا: کاٹنے کے لیے تیزی و مستعدی دکھانا۔

ہجر میں مثلِ پلنگ اب پھاڑے کھاتا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورتِ دیبا مجھے

کاٹے کھانا: ناگوار معلوم ہونا۔

بے یار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شہتیر جو لگا ہے وہ اژدر سے کم نہیں

کاجل: دودہ، سرمہ۔

لکھوں ناسخ! جو وصفِ چشمِ سیاہ
ہو سیاہی میں طور کاجل کا

کاخ: محل، ایوان۔

اکثر ایسا ہوا کہ دشتِ فراخ
ہوئے ہیں موقعِ اماکن و کاخ

کار چوبی: کپڑے پر زر دوزی کا کام، کپڑے پر سلمیٰ ستارے کے پھول یا بیل بنانا۔

چاک کرتی ہے گریباں دیکھ کر
کارچوبی مہر کی دستار صبح

کاسِد: بے رواج، کھوٹی چیز۔

ہوتے بازارِ زندگی کاسد
ہوتے ابدان ضائع و فاسد

کاسۂ سر: سر کا پیالہ مراد کھوپڑی۔

کر دیا ایسا خمیدہ ناتوانی نے مجھے
چور اپنا ٹھوکروں سے کاسۂ سر ہو گیا

کاغذ سیاہ کرنا: لکھنا۔

رات دن کرتا ہوں جو کاغذ سیاہ
ہو گیا ہے کیا مجھے سودائے خط

___ کا بند: کاغذ کا پلندہ۔

مضمون رہ گئے ہیں سو قاصد تو کر لے یاد
کاغذ کا بند اب کوئی باقی نہیں سفید

___ کی ناؤ بہانا: بے سود تدبیر کرنا، بے نتیجہ اور ناپائیدار کام۔

ہے یوں ہی تدبیرِ ناداں عالمِ اسباب میں
ناؤ کاغذ کی بہائیں جیسے اطفال آب میں

___ مسطر: وہ کاغذ جس پر مسطر کا تاگہ لگا ہوا ہو۔

تارِ مسطر جب ہمارا جسمِ لاغر ہو گیا
کیا مشابہ کاغذِ مسطر سے بستر ہو گیا

کاغذی بادام: ایک قسم کا قیمتی اور عمدہ پُر مغز بادام جو جسامت میں چھوٹا ہوتا ہے اور اُس کا پوست نہایت نازک ہوتا ہے کہ چٹکی کے سہارے ٹوٹ جائے۔

کھینچ کر تصویرِ چشمِ یار مانی نے کہا
باغِ عالم میں کب ایسا کاغذی بادام ہے

کافہ: کُل، تمام۔

کہ سوا ہے عقولِ کافہ سے
یہ ورا ہے عقولِ کافہ سے

کافی ہونا: کسی شے کی مقدار کا ضرورت کے مطابق ہونا۔

حاجتِ سبحہ نہیں، دل میں تجھے کرتا ہوں یاد
کیا کروں سو دانے، کافی ایک دانہ ہو گیا

کاکُلِ مُشکیں: مُشک کی طرح سیاہ اور خوشبودار زلف، زلفِ محبوب مراد ہے۔

گنہ گار اب جو میرا بال بال آیا نظر ناسخ!
وہ اپنی کاکُلِ مُشکیں سے مُشکیں میری کستا ہے

کال: قحط، کسی چیز کی شدید قلت ہونا۔

دورِ حُسنِ یار نے عالم دکھایا کال کا
سیکڑوں عاشق ہیں سائل، ایک دانہ خال کا

کالا: اسبابِ خانگی، گھر کا سامان، مادہ۔

کچھ نہ ملتا بُروں کو دنیا میں
رہتے دن رات فکرِ کالا میں

___ کبوتر: سیاہ رنگ کا کبوتر۔

گھر مرا تاریک ایسا ہے کہ لے کر خطِ یار
چاندنا آیا تو وہ کالا کبوتر ہو گیا

___ منہ: روئے سیاہ رنگ منفعل یا بدذات یا خراب آدمی کا چہرہ جسے دیکھنا ناگوار ہو۔

اے سحر! اب اپنی نورانی دکھا صورت ہمیں
کب سے کالا منہ دکھاتی ہے شبِ فرقت ہمیں

___ ناگ: مارِ سیاہ۔

مشابہ اے پری رُو! ہے جو تیری زلفِ پیچاں سے
نہیں ہوتا وہ جاں بر جس کو کالا ناگ ڈستا ہے

کالبد: جسم، تن بدن، ڈھانچا، قالب، انسان یا حیوان کا۔

گر پسینے سے طلائی نقرۂ زنجیر کو
کالبد تیرا بنایا گوندھ کر اکسیر کو

کالی بلا: بلائے مہیب، بلائے سیاہ۔

جو دن ہے سو ہے دیو سفید اپنی نظر میں
جو رات تیرے ہجر میں ہے کالی بلا ہے

___ رات: شبِ سیاہ و ہیبت ناک و آفت خیز۔

نورِ مہتاب ہے دھوئیں کی مثال
ہائے! کیا! آج رات کالی ہے

کالے کوس: دور دراز کی مسافت۔

دیکھی نہ کسی نے میری عزت افسوس
کاٹنے کرتے ہیں ہر قدم پہ پا بوس

اُس زُلفِ سیاہ پہ یہ اے بدبختِ سیاہ
چلنے پڑے کالی رات میں کالے کوس

کام: مطلب، غرض۔

قاصدا کیا کہوں جو حال ہے میرے دل کا
خط سے آنکھوں کو غرض، کانوں کو پیغام سے کام

___ ادا ہو جانا: کام تمام ہو جانا۔

ہو گیا کام ادا ایسی بھلا کیا ہے ادا
قتل کرتے ہو یہ کچھ ناز کا انداز نہیں

___ ادھورا رکھنا: کام کو ناتمام رکھنا۔

ہر کسی کا کام، رکھتا ہے ادھورا، آسماں
گر بہم پہنچا سرِ شوریدہ، تو پتھر نہیں

___ آخر کر دینا: کام تمام کر دینا، جان لے لینا۔

پیر زن نے کوہ کن کا کام آخر کر دیا
زور کا کچھ بس نہیں چلتا ہے ہرگز زور سے

___ آخر ہو جانا: جان کا جاتے رہنا، موت آ جانا، مر جانا۔

تُو نے آنکھیں پھیر لیں یاں کام آخر ہو گیا
طائرِ جاں پائے بندِ رشتۂ نظارہ تھا

___ آنا: مفید مطلب ہونا، کار آمد ہونا۔

عریانیٔ جنوں میں مرے کام آئے داغ
طاؤس کی طرح ہے، بدن پر قبائے داغ

___ بگڑنا: کام کا درست نہ ہونا۔

وہ بگڑا ہوا منہ بنائے نہیں اب
مرا کام بگڑا بنا چاہتا ہے

___ بند ہونا: کام کا معطل ہونا، ہرج ہونا۔

خواب میں سارے مزے وصل کے ہم لوٹتے ہیں
بند آنکھیں ہیں مگر بند کوئی کام نہیں

___ بننا: کام کا درست ہونا۔

وہ بگڑا ہوا منہ بنائے نہیں اب
میرا کام بگڑا بنا چاہتا ہے

___ پڑنا: غرض ہونا۔

اس قدر، مجھ کو بخیلوں سے پڑا، دنیا میں کام
اتنی شہرت پر یقینِ ہمتِ حاتم نہیں

___ جاری رہنا: کام کا مسلسل ہونا، کام ہوتا رہنا، کام بند نہ ہونا۔

کام اوروں کے جاری رہیں ناکام رہیں ہم
اب آپ کی سرکار میں کیا کام ہمارا

___ جاری ہونا: کام چلنا، کام چلتا رہنا۔

بے زری کا غم نہیں جاری ہمارا کام ہے
سامنے آنکھوں کے اِک محبوب سیم اندام ہے

___ چلنا: کام چلنا یا ہونا۔

ہوں وہ دیوانہ کہ حدّاد دعا مانگتے ہیں
جلد اب فصلِ بہار آئے کہیں کار چلے

___ رکھنا: سروکار رکھنا، واسطہ رکھنا، مطلب رکھنا۔

دن رات ہے یہی سفر خشکی و تری
رکھتا ہوں کام شعر کی بحر و زمیں سے میں

___ رہ جانا: کام ناتمام رہنا۔

کوئی دم فرصت جسے مل جائے سمجھے مغتنم
رہ گیا بس جس نے رکھا کام کل پر آج کا

___ کی باتیں: مفید باتیں کرنا۔

یوں تو سب اے جانِ جاں! کرتے ہو باتیں کام کی
پر خبر رکھتے نہیں ہو عاشقِ ناکام کی

___ لینا: کسی سے کام کرانا، کسی چیز کو کام میں لانا۔

کھیلتا ہوں اس سے مرغانِ معانی کا شکار
کام وقتِ فکر لیتا ہوں قلم سے تیر کا

___ نکلنا: مطلب پورا ہونا، حصولِ مدعا۔

کام کچھ بھی دیدۂ بیدار سے نکلا نہیں
دولتِ بیدار ملتی ہے دلِ بیدار سے

کامدانی: تارزر کے بیل بوٹے کپڑے پر بنانا۔

دمکتا ہے جو کندن سا بدن ہر ایک حلقے سے
تری جالی کی کرتی میں ہے عالم کامدانی کا

کامری: کمبل، کمری، کمبلی۔

گلابی کامری کا ہے تو ہم ہر مبصر کو
لہو میرا نہیں جو چھوٹتا شمشیرِ قاتل سے

کان اینٹھنا: گوشمالی کرنا، کان کھینچنا۔

پاتا ہے جو گوش مال کوئی انساں
ہو جاتی ہے بند شرم سے اُس کی زباں

آگے سے بھی آواز ہوئی اِس کی زیادہ
طنبور کی طرح کیا اینٹھے گئے کان

___ بند کرنا: کان میں روئی رکھ لینا یا انگلی دے لینا۔

شیشے میں کرتا ہوں خالی، محتسب میرا دماغ
پنبۂ مینا سے کان اپنے کروں ناچار بند

___ رکھنا: متوجہ ہو کر سننا۔

نزع میں تجھ سے کچھ کہوں گا حال
رکھ دے اے جان کان ہونٹوں پر

____ کا پردہ: پردۂ گوش۔

گر کوئی پڑھنے لگے بزمِ غنا میں میری نظم
کان کا پردہ وہیں بن جائے پردہ ساز کا

____ کی لو: وہ نرم گوشت جو کان کا زیریں حصہ ہے اور جس میں بالا پہننے کے لیے سوراخ کرتے ہیں۔

جو چمک تیرے بدن میں ہے وہ زیور میں نہیں
جو صفائی کان کی لو میں ہے گوہر میں نہیں

____ کی مچھلی: کان کے ایک مرصع زیور کا نام ہے جو کسی قدر مچھلی سے مشابہ ہوتا ہے۔

چھٹے گی کان کی مچھلی نہ زلفِ جاناں سے
یہ ہے محال کہ جی چھوڑے مار مچھلی کا

____ کے پتے: ایک قسم کا کان کا مرصع زیور جس میں آویزے بھی ہوتے ہیں۔

اے سہی سرو! تیرے کان کے پتوں کی طرح
برق ہائے شجرِ طور میں تنویر نہیں

____ کھولنا: آگاہ کرنا۔

کان گو کھولے نسیمِ سحری نے ناسخ
تو بھی گل سامعِ فریادِ عنادل نہ ہوا

____ لگانا: کسی آواز یا مکالمے یا تذکرے کی طرف کان کو متوجہ کرنا۔

ہیں لگائے کان مثلِ روزنِ دیوار ہم
کب سنیں گے اُس پری کے پاؤں کی آواز کو

____ ملاحت: نمک یا نمکینی کا معدن یا سراپا، مراد سانولے رنگ کا، خوبصورت، بہت صاحبِ ملاحت۔

تیرے دانتوں کو جو دیکھا ہو گئے ہیرے سفید
زرد اے کانِ ملاحت! رنگ ہے پکھراج کا

____ میں اُنگلی رکھنا: عمداً نہ سننا۔

اپنی کہتا ہے مؤذن غیر کی سنتا نہیں
رکھ لے ہنگامِ اذاں اُنگلی نہ کیوں ہر کان میں

____ میں باتیں کرنا: سرگوشی کرنا، کان میں منہ لگا کر کچھ کہنا۔

بن گیا ہے برگِ گل پردہ ہمارے کان کا
آج باتیں کر گیا ہے وہ گلِ تر کان میں

____ میں پھیرنا: کان کے اندر سینک یا اور ایسی چیز روئی لپیٹ کر ڈالنا اور اُس کو گردش دینا تاکہ کان سے میل نکل جائے۔

جو کوئی سونگھے وہ سمجھے عطر کی یہ سینک ہے
کوئی تنکا پھیر لے گر وہ سمن بر کان میں

____ میں روئی رکھنا: عطر کی روئی کان میں رکھنا؛ بجتے ہوئے کان کو روئی سے بند رکھنا؛ کان میں تیل ڈال کر روئی سے سوراخ بند کرنا؛ شوہر سے بچنے کے لیے کانوں میں روئی رکھنا۔

میرے نالے سُن کے آتا تھا کبھی دل میں جو رحم
روئی اب رکھنے لگا ہے وہ ستم گر کان میں

____ میں کہنا: کان سے منہ لگا کر بات کرنا۔

کہا کچھ کان میں اور چھو لیا گیسوئے شب گوں کو
کہاں تاثیر ایسی مارگیری میں ہے افسوں کو

کانپتا: ہلتا ہوا، لرزتا ہوا۔

مشرق سے کانپتا نہیں نکلا یہ بے سبب
خورشید ڈر گیا مرے روزِ سیاہ سے

کانپتے ہیں اہلِ عصیاں دہشتِ تعزیر سے
رعشہ دار انسان کو کر دیتی ہے اکثر شراب

کانٹا: خار، مچھلی کے شکار کرنے کا آلہ، سرکنج۔

جان کر کانٹا مسافر بچ کے رکھتے ہیں قدم
اس قدر میں وادیِ غربت میں لاغر ہو گیا

لگا لے کانٹے میں ٹکڑا کوئی مرے دل کا
جو چارہ چاہیے اے گل عذار مچھلی کا

____ **چبھنا:** کانٹے کا خلش کرنا۔

جب چبھا گل برگ میں کانٹا ہمارا دل دُکھا
نرگسِ بیمار کے غم میں ہوئے بیمار ہم

____ **سا کھٹکنا:** کسی رنج والم کا خار کی طرح خلش کرنا۔

بغلِ گور میں کانٹا سا کھٹکتا ہوں میں
اس قدر بھی غمِ فرقت میں کوئی زار نہ ہو

کانٹوں پر کھینچنا: گناہ گار کرنا، آزار دینا، تکلیف دینا۔

وحشت نے نکالا اُس گلی سے
کانٹوں [illegible] کو کھینچتا ہوا

کانٹے اُلجھے رہنا: ایذا رساں مشغلوں میں مصروف رہنا۔

اور مردوں کے کفن سے کانٹے اُلجھے رہ گئے
آگے صحرائے عدم سے بھی میں عریاں بڑھ گیا

____ **بچھانا:** تکلیف دہی، اپنے لیے خواہ دوسرے کے لیے۔

گر مژہ اُس رشکِ گل کے دیکھ پائے عندلیب
آشیاں میں جائے گل کانٹے بچھائے عندلیب

____ **زبان میں پڑنا:** خشکی کے آثار جو غلبۂ تشنگی سے زبان میں پیدا ہوں۔

آئی بہار تشنۂ مے ہوں پلا دے پھول
اے مے فروش! پڑ گئے کانٹے زبان میں

کاندھا دینا: جنازے کے ایک گوشے کو اپنے شانے پر رکھ لینا۔

دیا میرے جنازے کو جو کاندھا اُس پری رُو نے
گماں ہے تختۂ تابوت پر تختِ سلیماں کا

کاندھوں پر سوار ہونا: اطفالِ خورد سال کا شانوں پر بٹھایا جانا، میت کا کاندھوں پر لے جایا جانا۔

کودکانہ ہوتے ہیں مُردے بھی کاندھوں پر سوار
جانتے ہیں ایک ہم انجام اور آغاز کو

کانوں کے پردے پھٹ جانا: نہایت شور و غل ہونا۔

غل مچایا ہے جنوں! کیا مری زنجیر نے آج
پھٹ گئے پردے گریباں کی طرح کانوں کے

کاہ: کٹی ہوئی سوکھی گھاس، گھاس پھوس، تنکا۔

سفلے کو گو کہ پر لگیں لیکن ہے نارسا
پہنچے کبھی ہوا سے نہ کاہ آسمان پر

کاہش: گھٹاؤ، کمی۔

یہاں ہے خلق کو کاہش وہ آپ کاہیدہ
تمھارے ابروئے پُر خم جدا ہلال جدا

آدمی وقت کاہش سرما
ہوں بتدریج داخلِ گرما

کاہلا ہو جانا: شدتِ آفتاب سے ہرن کا سست ہو جانا (کاہل سے مشتق)۔

گرمیِ رخسار سے بیمار ہو گی چشمِ یار
دھوپ کی شدت سے آہو کاہلا ہو جائے گا

کاہیدہ: گھٹا ہوا، گھسا ہوا۔

یہاں ہے خلق کو کاہش وہ آپ کاہیدہ
تمھارے ابروئے پُرخم جدا ہلال جدا

کائنات: اُردو میں سرمایہ کے معنی پر بولا جاتا ہے۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں

کائی جمنا: پانی پر سبزی جم جانا۔

لب جاں بخشِ جاناں پر، ہوا آغاز سبزے کا
نہیں معلوم کائی جم چلی ہے یا یہ کوثر میں

کب: کیوں کر اور نفی کے معنی میں، بہت دیر سے۔

زاہدا! کب! تیرے کہنے سے کروں گا ترک میں
چھوڑ کر جنت کیا ہے کوچۂ دل بر پسند

اب تو باہر آ کہ ہم کب سے کھڑے ہیں منتظر
چکر اپنا تیرے دروازے کا بازو ہو گیا

____ کا: اب سے بہت پہلے، عرصہ ہوا جب۔

میں شبِ فرقت میں کب کا ہو چکا ہوں مر کے سرد
ہو رہا ہے داغِ حسرت سے دلِ افگار گرم

کباوہ: نرم کمان، مشق کی کمان۔

ناتوانوں سے زبردستوں کے بازو ہیں قوی
زور ہوتا ہے کباوے سے ہی تیر انداز کو

کبد: کلیجہ، جگر۔

کبد و قالب و معدہ سے افعال
جتنے ہوتے ہیں اے خجستہ خصال

کبک دری: خاکستری رنگ اور سفید دھاریوں کا پہاڑی چکور، جو عام چکور سے بڑا ہوتا ہے۔ چکور کی ایک نوع جو اٹھلاتا ہوا چلتا ہے۔

کبود رنگ ہے مسی کا، تیرے ہونٹ ہیں لال
ملیں جو دونوں تو پیدا نہ کیوں اداہٹ ہو

کبوتر باز کی چھتری: وہ چھتری جو ایک بہت بڑے بانس کی چھڑی پر باندھ کر کبوتر باز اپنے گھروں میں نصب کرتے ہیں۔

ساتھ اُڑتے ہیں ہماؤں کے حماموں کی طرح
چترِ سلطانی ہے چھتری اُس کبوتر باز کی

____ بند کرنا: پستانوں کو محرم میں بند کرنا، محرم پہننا۔

نہ کر پرواز ابھی اے طائرِ جاں! ایک دم رہ جا
وہ باہر آنے پر ہیں اب کبوتر بند کرتے ہیں

___ کھولنا: محرم کھولنا۔

وصل کا دن ہو چکا اُن کا نہیں جاتا حجاب
اے کبوتر باز جوڑے کے کبوتر کھول دے

کبود: نیلا، نیلگوں۔

کبود رنگ ہے مسّی کا، تیرے ہونٹ ہیں لال
ملیں جو دونوں تو پیدا نہ کیوں اُداہٹ ہو

کبھی رات بڑھی کبھی دن: اوج و زوال سب کے واسطے ہے۔

ہر چند ہر اک امیر موٴمن ہے بڑا
پر حق تو یہ ہے امیر محسن ہے بڑا

احساں کرو اعتمادِ امارت پہ نہیں
ہے رات کبھی بڑی کبھی دن ہے بڑا

کپڑے اُتارنا: بدن سے لباس دور کرنا۔

عُریاں دیکھ کر جو لپٹنے کو میں ہوا
تیوری چڑھائی آپ نے کپڑے اُتار کے

___ بھر جانا: کیچڑ سے یا لہو سے یا کسی اور تر چیز سے کپڑوں کا آلودہ ہونا۔

بھر گئے کپڑے لہو سے، تو نہ ہو چیں بہ جبیں
نورِ بینش سے نہیں دیدۂ بسمل خالی

___ پھاڑنا: جنوں کا غلبہ ہونا، دیوانہ ہونا۔

دھجیاں کچھ اُڑ گئیں بے چوبۂ گردوں بنا
اپنے کپڑے کس قدر وحشت میں ہم پھاڑے گئے

___ قطع ہونا: قد و قامت کی پیمائش کے مطابق پوشاک کی بیونت ہونا۔

جب نہایا میں تو آیا غسلِ میت کا خیال
قطع جب ہونے لگے کپڑے کفن یاد آ گیا

کتان: ایک باریک ریشمی کپڑا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چاندنی میں چاک چاک ہو جاتا ہے، بہت باریک کپڑا جس سے روشنی چھن کر نکل جائے۔

چاند سا چہرہ جو پردے سے عیاں ہو جائے گا
چشمِ عاشق کا ہر اک پردہ کتاں ہو جائے گا

کترنا: کاغذ یا کپڑا یا ابرق یا پر وغیرہ کو تراشنا۔

مول لیتا ہوں کبوتر جو پئے نامہ بری
بیچنے والا پر و بال کتر لیتا ہے

کِتنا: چاہے جس قدر۔

گرم تم کتنا کرو اپنے سمندِ ناز کو
کب پہنچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو

کُتے کی دُم: کنایہ ہے اُس شخص سے جس کی کج طینتی کی اصلاح نہ ہو سکے کیونکہ کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی۔

ہے کجی میں مردمِ کج طبع بھی کتے کی دُم
راست ان کو کیجیے سو بار، ہوں سو بار کج

کتا کرنا: کاٹنا، قتل کرنا۔

آج وہ تیغِ نگہ سے ناسخ!
کشورِ دل کو کتا کرتے ہیں

کٹاری کی کوڑی: وہ موٹی نوک جو کٹاری کے سر پر ہوتی ہے۔

جو خوں ریزی کی عادت رکھتے ہیں بے فیض ہوتے ہیں
کہاں ملتی ہے سائل کو کبھی کوڑی کٹاری سے

کٹنا: قطع ہونا۔

تیر مژگاں بھی غضب تھے، پر کیا ابرو نے قہر
کٹ گئے لاکھوں جو نوبت آ گئی تلوار پر

کٹورا: چاندی یا سونے یا پھول یا پیتل یا تانبے کا پیالہ جس کے پیندے میں ایک حلقہ کسی قدر اونچا چسپاں ہو، گل شگفتہ کو بھی کہتے ہیں۔

لب ریز اُس کے ہاتھ میں ساغر شراب کا
بنتا ہے عکسِ رُخ سے کٹورا شراب کا

کچھ: تھوڑا سا، تھوڑی سی۔

جو میں افلاس میں نکلا سفر کو
برائے راہ زن کچھ لے لیا قرض

___ اور عالم ہو گیا: حالت و کیفیت بدل گئی۔

فصلِ گل میں کیا مزاج اپنا ہی برہم ہو گیا
سارے عالم کا جنوں کچھ اور عالم ہو گیا

___ ایسا نہیں: جیسا خیال میں ہے ویسا نہیں ہے۔

ترکِ دنیا میں سوچ کیا ناسخؔ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں

___ آج سے نہیں: قدیم سے، ہمیشہ سے۔

ہے یوں ہی مدتوں سے حسینوں کا دور دور
کچھ آج سے زمانے میں دورِ قمر نہیں

___ پروا نہیں: کیا مضائقہ ہے، کچھ غم نہیں۔

کچھ نہیں پروا مجھے دشمن اگر ہے عیب جو
خوف کیا شیرِ نیستاں کو ہے آہو گیر کا

___ تو: بے شک کسی قدر، تھوڑا بہت۔

کچھ تو اِن روزوں رسائی نا اثر پیدا ہوئی
واہ وہ کرنے لگا ہے سُن کے میری آہ کو

یوں ہو کے سبک دوش جو چلنے کو ہو طیار
کچھ تو کہو ناسخؔ! کہ ارادہ ہے کہاں کا

___ تو دیکھا ہے: ضرور کوئی بات دیکھی ہے۔

رشک ہے جن کا، خدا کو بھی، یہ وہ ہیں، زاہدا!
کچھ تو دیکھا ہے جو میں، ترکِ بتاں کرتا نہیں

___ خبر ہے: کچھ حال معلوم ہے۔

کیا پریشاں غُل سے کرتا ہے دماغ
کچھ خبر قاصد کی بھی اے زاغ! ہے

___ دنوں: چند روز۔

تابہ کے اغیار اپنی آنکھ میں کھٹکا کریں
آبلوں میں کچھ دنوں خارِ مغیلاں بیٹھیے

___ سمجھ کر: کچھ عقل سے کام کیا ہے، بے سمجھے بوجھے نہیں۔

کچھ سمجھ کر ناتوانی نے دیا ہے خم اُسے
قصرِ تن میرا، بنا ہے جب سے، بے محراب تھا

___ غم نہیں: کچھ ہرج کی بات نہیں، کیا پروا ہے۔

کم ہو کیا خطِ شعاعی سے فروغِ آفتاب
کچھ نہیں غم گر خطِ رخسارِ تاباں بڑھ گیا

___ کام نہیں: کچھ واسطہ اور سروکار نہیں۔

کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں
چڑھ گئی! ابخرئ سودا کی جو نشہ اُترا

___ کام ہے: کچھ کام کرنا ہے، کچھ ادائے فرض ہے۔

ہنس کے بولا کہ ہے کچھ کام ابھی آتا ہوں
اور اپنے دلِ بے تاب کو دم بھر سمجھا

___ کہنا کچھ لکھ دینا: جو حال بتایا جائے اُس کے خلاف لکھ دینا۔

کچھ کہے گا اور کچھ لکھ دیں گے ہائے
وہ نہ غیروں سے کہیں لکھوائے خط

___ نہ کچھ: تھوڑا بہت۔

بے سبب مجھ سے نہیں آنکھیں چُراتا وہ صنم
کچھ نہ کچھ میری طرف سے اُس کے دل میں چور ہے

___ نہیں: ہیچ، بے قدر۔

تلوار کچھ نہیں تیرے ابرو کے سامنے
باور نہ ہو تو کھاؤں قسم ذوالفقار کی

___ نہیں آتا ہے: کچھ نہیں جانتا ہے، جاہل ہے۔

بھلا غیر از غزل خوانی ہو مجھ سے کام کیا ناسخ
بہ جز نالہ نہیں آتا ہے کچھ مرغ نوا زن کو

___ نہیں ہوسکتا: کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔

پست اگر طالع ہے تھوڑی سی بلا بھی ہے بہت
کچھ کنوئیں میں ہو نہیں سکتا کسی پیراک سے

کد: اُردو میں ضد کے معنی پر بولا جاتا ہے، دشمنی۔

ہو نہ رسوا، جلد ترک عشق کر
کیا یہ کد ہے، اے دلِ ناداں! سمجھ

کدوئے شراب: پیالہ۔

پاؤں ابھی شفا جو کدوئے شراب ہو
چارہ مرے صداع کا تخم کدو نہیں

کِدھر: کسی طرف، کس طرف۔

ہوں کدھر آنکھیں نگاہیں ہیں اِدھر
کب تیرے تیر خطا کرتے ہیں

کراہنا: درد کی وجہ سے نرم آواز سے آہ آہ کرنا۔

کیوں نہ دن رات کراہا میں کروں اے ناسخ!
ہو گیا ہے مرضِ عشقِ حسیناں عارض

گردھنی/کردنی: ایک قسم کی زنجیر جو کمر میں باندھتے ہیں، کمر میں باندھنے کا زیور۔

کافر خطِ استوا بدن پر
تیری سونے کی کردھنی ہے

کُرسی: (۱) ایک قسم کی چوکی امراؤ شرفا کے بیٹھنے کی جو بید کی نرم تیلیوں سے منڈھی ہوتی ہے اور پیٹھ کو سہارا دینے کا حصہ بھی اُس میں ہوتا ہے۔ (۲) مکان کی بنیاد پر تعمیر کا وہ حصہ جو فرشِ زمین سے کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔ (۳) آسمان کا وہ طبقہ جو طبقۂ ہفتم کے اوپر ہے۔

او ملک صورت! نہ کیوں ہو عرش پر تیرا دماغ؟
چرخِ ہفتم تیری کرسی نے کیا ہے بام کو

کرکری: ایک قسم کا کپڑا نہایت باریک اور جھرجھرا جس میں تار مقیش بھی کسی قدر ہوتے ہیں۔

نظر آتا ہے یہ اُس کی شعاعِ حُسن کا عالم
کہ سب کہتے ہیں پردہ کرکری کا اُس کی چلمن کو

کِرم: کیڑا۔

قرمز اصناف کرم میں ہے ایک
ساکنِ بحر وہ بھی ہے شے ایک

کِرمکِ شب تاب: جگنو (رات کو روشن کرنے والا کیڑا)۔

کرمکِ شب تاب تھی گویا شبِ مہتابِ وصل
چھپ گئی کیا! دور سے صورت دکھا کر چاندنی

کِرن: شعاعِ آفتاب، نقرئی و طلائی تاروں کی جھالر۔

چمکی چمک رہی ہے زیادہ ستاروں سے
پاپوش میں لگاؤ کرن آفتاب کی

سورج تو بنا سنہری اوگی
سورج کی کرن کرن بنی ہے

کروٹ بدلنا: ایک پہلو سے دوسرے پہلو کے بل لیٹنا، پہلو بدلنا۔

کیوں نہ تیغِ بے کلی سے کروٹیں بدلا کروں
جانے کل کس رات کاٹے میرے بستر میں نہیں

___ لینا: چت یا پٹ پڑے ہونے کے بعد کسی پہلو کے بل لیٹنا۔

لیتے لیتے کروٹیں ظالم جو گھبراتا ہوں میں
نام لے لے کر ترا راتوں کو چلاتا ہوں میں

کرویت: گولائی۔

کرویت سے ہے جو زمین بڑھی
ہے بلندی کہیں، کہیں پستی

کراڑا: لبِ دریا، ساحل، دریا کے کنارے جگہ جگہ مٹی کٹ جانے سے اُبھرنے والے ٹیلے۔

کیوں نہ روئیں بیٹھ کر ہم قصرِ جاناں کے تلے
دیدۂ تر اپنے دریا ہیں کراڑا چاہیے

کڑوی نگاہ: غضب آلود نظر۔

دیکھتا ہے جب نہ تب کڑوی نگاہوں سے مجھے
چشمِ قاتل ہے کہ کوئی تلخ یہ بادام ہے

کڑی بات: سخت کلام۔

عاشقوں سے ہے کڑی ہر بات اُس بے پیر کی
کاکلِ پیچاں سے آتی ہے صدا زنجیر کی

___ تلوار: وہ تلوار جس کا لوہا لوچدار نہ ہو بلکہ سخت ہو۔

قتلِ دشمن کے لیے بھی چاہیے نرمی ضرور
ٹوٹ جاتے بیشتر دیکھا کڑی تلوار کو

___ دھوپ: نہایت تیز دھوپ۔

کیا لال ہوتی ہیں مری زنجیر کی کڑیاں
پڑتی ہے غضب! وادیِ وحشت میں کڑی دھوپ

کس کر کمر باندھنا: کمر مضبوط باندھنا۔

کس کے وہ باندھتے ہیں اپنی کمر کو کیوں کر
مجھ کو دشوار ہے مضمون کمر کی بندش

کس اُمید پر: فضول، رائیگاں۔

آہِ شب کا تو اثر اُلٹا ہے اُس خورشید پر
مانگتا ہوں میں دعائے صبح کس اُمید پر

___ قدر: کتنا۔

کس قدر نفرت ہے اُس کے توسنِ چالاک کو
پاؤں سے لگنے نہیں دیتا ہماری خاک کو

___ کام کا: بے کار، عبث، بے مصرف۔

شانۂ مژگانِ تر کس کام کا بے زُلفِ یار
وہ نہیں، منہ دیکھتا ہے دل کا آئینہ عبث

___ لیے: کس واسطے، کیوں۔

کی مکافات شب وصل خدا نے ورنہ
کس لیے مجھ پہ عذاب شب ہجراں ہوتا

___ مرتبہ: کس قدر، کس طرح۔

کس مرتبہ مجھ کو غمِ فرقت نے سکھایا
اشکوں میں نہیں مثلِ گہر نام تری کا

___ منہ سے: کس طرح، کیوں کر، کس بنیاد پر، کس پہلو سے۔

گر نہ ہوتا سرخ رُو اشکِ غمِ شبیر سے
حشر میں کس منہ سے ناسخ میں شفاعت مانگتا

کسترہ: سیاہ کانٹوں کا جنگل۔

وحشیوں کے لوٹنے کے واسطے
فرشِ سبزہ دشت میں کسترہ ہے

کسل: سستی۔

پھینکیں یوسف سے برادر کو کنویں میں کیوں کر
گر نہ پیوندِ کسل جذب زلیخا ہووے

کسوت: لباس، پوشش۔

ہم ہیں بہر حفاظت کفِ پا
حافظِ خار ، کسوت کفِ پا

کسوٹی: ایک قسم کا سیاہ پتھر جس پر سونے کو رگڑ کر آزماتے ہیں کہ کھرا ہے یا کھوٹا۔

کیا کسوٹی کی طرح سے ہو گئے ہیں دل سیاہ
کس قدر ہم غافلوں کو ہو گیا سودائے زر

کسوفِ شمس: گرہن۔

کیا منجم کو ہوا دھوکا کسوفِ شمس کا
ہو گیا جس دم حجابِ چہرۂ یار آئینہ

کسی کا درد ہونا: کسی کی دردمندی کرنا۔

کسی کا درد ہوتا ہے، کسی کو کب زمانے میں
کہ جام وگل ہیں خنداں، شیشہ وبلبل کے شیون پر

___ کو کسی کی خبر نہیں: کسی جماعت میں بے ہوشی وغفلت کا عالم ہونا۔

مے خانہ یہ خرابۂ عالم اگر نہیں
پھر کس لیے کسی کو کسی کی خبر نہیں

___ کی طرف منہ کرنا: توجہ کرنا، مخاطب ہونا۔

دو چار حزیں پہنچیں اگر اور بھی ہم سے
ہستی کی طرف منہ نہ کرے کوئی عدم سے

___ کی طرف ہونا: مددگار و معاون ہونا۔
خلل انداز ہو کیوں کر ابلیس
ہے خدا آپ کی اُمت کی طرف
___ کے لینے میں نہ دینے میں: بے تعلق، بے لوث، بے لگاؤ۔
ناسخؔ نہ لینے میں ہوں کسی کے نہ دینے میں
مفلس سے کچھ غرض ہے نہ زر دار سے غرض
___ کے نام ہونا: کسی چیز کا کسی کے نام ہونا۔
بادشاہِ حُسن نے خلعت دیا ہے عشق کا
یہ علاقہ ہے ہمارے نام پر سرکار سے
___ کے ہاتھ میں ہونا: کسی کے باعث سے کچھ وقوع ہونا۔
قتل کی فکر رہا کرتی ہے اعدا کو عبث
موت لکھی ہے ہماری اُسی جلاد کے ہاتھ
کسیس: لوہے اور گندھک کے تیزاب کے نمک کا مرکب، زنگار؛ ایک قسم کی دوا کا نام۔
کھول دیتا ہے اگر جوہرِ شمشیر کسیس
چھپ گیا تیرگی بخت سے جوہر اپنا
کِشت: کھیت، کھیتی، بویا ہوا کھیت، زراعت۔
ہمیں کیا ابرِ نیساں سے اگر گوہر برستے ہیں
کہ اپنی کشت پر تو جائے آب اخگر برستے ہیں
کَشتی: کاسۂ درویش۔
کوئی دیتا ہے کسی کو او بخیل ایسا جواب
کشتیِ درویش ڈوبی اشک کے طوفان میں

___ دَریوزہ: بھکاری کا کشتی نما کدو۔
ہم چلے اپنے وطن کو ہو کے غربت میں فقیر
کشتیِ دریوزہ پر ہے عزم گنگا پار کا
کُشتی لڑنا: ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی نیت سے دو پہلوانوں کا باہم زور کرنا۔
خاک میں مل جائیے ایسا اکھاڑا چاہیے
کر کے کشتی دیوِ ہستی کو پچھاڑا چاہیے

لڑنی ہے پریوں سے کشتی پہلوانِ عشق ہوں
مجھ کو ناسخؔ! راجہ اندر کا اکھاڑا چاہیے
کُشتۂ افیوں: افیون کے نشے سے مارا جانا۔
بوسۂ خالِ سیاہ دیتے نہیں صاحب اگر
ایک دن سُننا کہ بندہ کشتۂ افیوں ہوا
کِشن جی: یہ لفظ کرشن کا مخفف ہے ہندو عقائد کے موافق ایک اوتار کا نام جو متھرا میں پیدا ہوا تھا۔
اشنان کشن جی نے کیا ہے جو مدتوں
اب تک اُسی اثر سے ہے رنگِ چمن کبود
کشیدہ ہونا: در پردہ ناراض ہونا، کسی قدر رنجیدہ ہو کر کم ملنا۔
گو جان جائے غم نہیں لیکن نہ بات جائے
وہ کھنچ رہا ہے مجھ سے تو میں بھی کشیدہ ہوں
کفِ حسرت مَلنا: افسوس سے ہاتھ ملنا۔
چھوڑ دیتے دستِ جاناں کیوں نہ اپنے ہاتھ سے
زندگی بھر ہائے مَلنے تھے کفِ حسرت ہمیں

___ صنم: محبوب کی ہتھیلی۔

دونوں حنائی ہاتھ دہکتے ہیں آگ سے
مچھلی کفِ صنم کی سمندر سے کم نہیں

___ موسیٰ: ید بیضا، چمکتا ہوا ہاتھ، حضرت موسیٰ کا معجزہ۔

جب مری نبض لگا دیکھنے ظاہر یہ ہوا
نور ہے دستِ مسیحا میں کفِ موسیٰ کا

کَفاف: ضرورت پوری کرنا۔

پائیں تکمیل سب نبات و شجر
نہیں کرتا کفاف سال قمر

کفتار: لکڑ بگا۔

یوں لغت کی کتب میں ہے لکھا
گرگ و کفتار سے جو ہو پیدا

کَفش: جوتا، جوتی، پاپوش۔

دوستوں کے روندتا ہے دل پہن کر کفش تو
اے پری! کہنا ہے بے جا تجھ کو دشمن زیر پا

___ کے گل: وہ مصنوعی پھول جو جوتے میں لگاتے ہیں۔

روح میری خوش نہ ہو گی اور پھولوں سے کبھی
کوئی میری قبر پر کفشِ صنم کے لائے گل

کَفَک: تلوا یا ہتھیلی۔

خون کفک سے، رنگِ رگِ گل ہے خار میں
پُرزے بہ رنگِ گل ہے گریباں، بہار میں

کَفَن پھاڑ کے نکلنا: مرضِ موت سے شفا پانا، پھر سے زندہ ہونا، کفن کے اندر سے زندہ ہو کر نکل آنا۔

ناسخ یہ وہ غزل ہے جنوں زا کہ سنتے ہی
سودا کفن کو پھاڑ کے نکلے مزار سے

کُلال: کمہار، چینی گر۔

خبر کلال کو سرگشتگی کی تھی ناسخ
جو میری خاک سے تیار اُس نے چاک کیا

کلائی کا توڑا: کلائی میں لپٹنے والی سونے کی زنجیر۔

شاخِ صندل ہے اگر نازک کلائی آپ کی
جانِ عاشق کو اثر رکھتا ہے توڑا سانپ کا

___ مروڑنا: کلائی پھیر دینا۔

نازکی دیکھو کہ ورزش کر کے کہتا ہے وہ گل
شاخِ گل کی اب کلائی کو مروڑا چاہیے

کُلبۂ اَحزاں: حُزن یا رنج والم کا گھر، غم کدہ، غم کا گھر۔

ہم سر پٹکتے کلبۂ احزاں میں رہ گئے
یوسف کو لے کے کر ہی گیا کارواں کوچ

کِلکِ فکر: سوچنے والا قلم، مراد بصیرت افروز کلام۔

اے کلکِ فکر! ایسی غزل، اس زمیں میں لکھ
چھانٹا نہ جائے، شعر کوئی، انتخاب میں

کلی: غنچہ۔

چنپا کے پھول میں ہے نہ گل کی کلی میں بُو
جیسی ترے بدن کی ہے چنپا کلی میں بُو

کُلّی: اس قدر پانی جو غرارہ کرنے کے واسطے ایک مرتبہ منہ میں سمائے۔

ترا دہن ہے وہ شیریں کہ ایک کُلّی سے
بتاشا بن گئے سارے حباب دریا میں

کمال پیدا کرنا: کسی کام میں کامل ہو جانا۔

کمال اے ماہِ کامل! تُو نے گو پیدا کیا لیکن
ہلالِ عید ہو سکتا ہے ابرو ہو نہیں سکتا

____ حاصل کرنا: کسی کام میں مہارت حاصل ہو جانا۔

عشقِ لیلیٰ میں ہوا ہے قیس کو حاصل کمال
ہے یقیں زنجیر سے نکلے صدا غل خال کی

____ دکھانا: ہنر دکھانا، جوہر دکھانا۔

وصل کی شب بختِ بد اپنا دکھاتا ہے کمال
میرے گھر میں چاندنی آتے ہی بن جاتی ہے دھوپ

کماہی: جیسا۔

عیشِ ماہی یہاں کماہی ہے
یہ محل و مقرِ ماہی ہے

کمر اُکھڑ جانا: استخوانِ کمر کا کسی صدمہ سے اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

بارِ دامن سے اکھڑ جائے نہ کیوں میری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اُترا

____ باندھنا: کسی کام پر مستعد ہو جانا۔

آسماں نے بخل پر اس درجہ باندھی ہے کمر
چشمۂ خورشید تک محتاجِ شبنم ہو گیا

____ بند: کمر میں لپیٹنے کا پٹکا یا جو شے کمر میں لپٹی ہو۔

ہے کہاں اُس کی کمر اور کمر بند کہاں
یہ تو ہے واہمۂ اہلِ نظر کی بندش

____ توڑنا: ظلم یا ایذا یا صدمہ سے دل شکستہ اور عاجز کر دینا۔

کمر تیری وہ ہے جس نے کمر توڑی ہے حسینوں کی
تری آنکھوں کے آگے اے صنم! آہو چکارا ہے

____ ٹوٹنا: انتہا کا رنج و صدمہ و اضمحلال و دل شکستگی واقع ہونا۔ مزید حوصلہ نہ رہنا۔

خط میں وہ مضموں کہ پڑھتے ہی جسے ٹوٹے کمر
نامہ بر کہتا ہے انعام ایک توڑا چاہیے

____ جھک جانا: کمر ٹیڑھی ہو جانا۔

تیرے ابروئے خمیدہ سی کہاں اے نوجواں!
جھک گئی ہے کہنہ ہونے سے کمر شمشیر کی

____ کرنا: گرہ باز کبوتر اُڑنے میں قلابازی کیا کرتے ہیں جو کبوتر قلابازی میں ناکام رہتا ہے وہ پستی کی طرف آنے لگتا ہے اس کو کمر کرنا کہتے ہیں۔

کیا ہی اے طفل! تری تاب کمر کا ہے اثر
تیری ٹکڑی کے کبوتر بھی کمر کرتے ہیں

____ کس کر باندھنا: کمر بند یا دوپٹے کو کس کر کمر میں باندھنا۔

کس کے وہ باندھتے ہیں اپنی کمر کو کیوں کر
مجھ کو دشوار ہے مضمونِ کمر کی بندش

___ کی لچک: چلتے وقت نزاکت سے کمر کا بل کھانا۔

گلوں کی شاخ کو لچکاتی ہے نسیم عبث
کہ یاد ہے کمرِ یار کی لچک ہم کو

___ کھولنا: چلنے کا ارادہ ترک کرنا۔

ہم سفر ہوتا نہیں محبوب، بس کھولوں کمر
یہ سفر کیا اب تو دنیا سے سفر کا وقت ہے

کمرا: تین یا پانچ پٹ دار دروازوں کا مکان۔

رات دن ایسا! فراقِ یار میں روتا ہوں میں
اب مرا کمرہ نہیں کوٹھی ہے گویا چاہ کی

کمل: بکری اور بھیڑ کے بالوں کا بنا ہوا اوڑھنے کا موٹا دری نما کپڑا جو طول و عرض میں کمبل سے کم ہو۔

اب کے جاڑے یوں بسر کرتا ہوں کوئے یار میں
خاک کا بستر ہے، کمل سایۂ دیوار کا

جنگ میں غالب امیروں پر نہ کیوں کر ہوں فقیر؟
زور چل سکتا نہیں کمل کے آگے شال کا

کُملانا، کُمھلانا: تازگی و شگفتگی سے محروم ہو جانا۔

عطش سے اِن کے بچے ہوں گے بے تاب
چمن کملائے گا زہرا کا بے آب

کِنارا کرنا: دُوری و علیحدگی اختیار کرنا۔

پیری آئی آ گئے ہیں ہم کنارے گور کے
اب تو ذوقِ ہم کناری سے کنارا کیجیے

___ نہ ملنا: دریا کا پاٹ ناپید ہونا۔

غمِ فرقت میں اگر رات کو ہم روتے ہیں
کہیں ملتے نہیں دریا کے کنارے دن کو

کنارے سے آ لگنا: کشتی وغیرہ کا ساحل پر آ کر ٹھہرنا۔

پیری آئی آ گئے ہیں ہم کنارے گور کے
اب تو ذوقِ ہم کناری سے کنارا کیجیے

کُنج: گوشہ، کونا۔

باعث گردش ہوا یہ وحشت آبادِ وجود
بیٹھے تھے کنجِ عدم میں ہم جنوں! آرام سے

کُنجی: کلید۔

ہو گئی کنجی ہمیں موجِ نسیمِ نو بہار
تھا بہ رنگِ غنچۂ قفل اپنے لبِ خاموش پر

کنچنی: کنچن قوم کی عورت، ناچنے، گانے اور پیشہ کرانے والی عورت۔

اس پردہ نشیں سے کیا ہے نسبت
زہرہ تو ایک کنچنی ہے

کُندن: سب سے اعلیٰ درجے کا سونا، خالص سونا۔

حسن ہو کندن سا گالوں کا، جو نکلے خطِ سبز
لطف کیا اے جان! جب تک سونے پر مینا نہیں

___ سا بدن: عالمِ شباب میں گورے گورے پنڈے سے سُرخی جھلکنا۔

دمکتا ہے جو کندن سا بدن ہر ایک حلقے سے
تری جالی کی کرتی میں ہے عالم کامدانی کا

___ کی طرح دَمکنا: گورے پنڈے کا عالمِ جوانی میں سرخی مائل نظر آنا۔

کیوں دمکتا ہے وہ کندن کی طرح سر تا پا
گُل فشانی ہے، یہ، ناسخ! تری تقریر نہیں

کُلّی: اس قدر پانی جو غرارہ کرنے کے واسطے ایک مرتبہ منہ میں سمائے۔

ترا دہن ہے وہ شیریں کہ ایک کُلّی سے
بتاشا بن گئے سارے حباب دریا میں

کمال پیدا کرنا: کسی کام میں کامل ہو جانا۔

کمال اے ماہِ کامل! تُو نے گو پیدا کیا لیکن
ہلالِ عید ہو سکتا ہے ابرو ہو نہیں سکتا

____ حاصل کرنا: کسی کام میں مہارت حاصل ہو جانا۔

عشقِ لیلیٰ میں ہوا ہے قیس کو حاصل کمال
ہے یقیں زنجیر سے نکلے صدا خل خال کی

____ دکھانا: ہنر دکھانا، جوہر دکھانا۔

وصل کی شب بختِ بد اپنا دکھاتا ہے کمال
میرے گھر میں چاندنی آتے ہی بن جاتی ہے دھوپ

کماہی: جیسا۔

عیش ماہی یہاں کماہی ہے
یہ محل و مقرِ ماہی ہے

کمر اُکھڑ جانا: استخوانِ کمر کا کسی صدمہ سے اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

بارِ دامن سے اکھڑ جائے نہ کیوں میری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اترا

____ باندھنا: کسی کام پر مستعد ہو جانا۔

آسماں نے بخل پر اس درجہ باندھی ہے کمر
چشمۂ خورشید تک محتاجِ شبنم ہو گیا

____ بند: کمر میں لپیٹنے کا پٹکا یا جو شے کمر میں لپٹی ہو۔

ہے کہاں اُس کی کمر اور کمر بند کہاں
یہ تو ہے واہمۂ اہلِ نظر کی بندش

____ توڑنا: ظلم یا ایذا یا صدمہ سے دل شکستہ اور عاجز کر دینا۔

کمر تیری وہ ہے جس نے کمر توڑی ہے حسینوں کی
تری آنکھوں کے آگے اے صنم! آہو بچارا ہے

____ ٹوٹنا: انتہا کا رنج و صدمہ و اضمحلال و دل شکستگی واقع ہونا۔ مزید حوصلہ نہ رہنا۔

خط میں وہ مضموں کہ پڑھتے ہی جسے ٹوٹے کمر
نامہ بر کہتا ہے انعام ایک توڑا چاہیے

____ جھک جانا: کمر ٹیڑھی ہو جانا۔

تیرے ابروئے خمیدہ سی کہاں اے نوجواں!
جھک گئی ہے کہنہ ہونے سے کمر شمشیر کی

____ کرنا: گرہ باز کبوتر اُڑنے میں قلابازی کیا کرتے ہیں جو کبوتر قلابازی میں ناکام رہتا ہے وہ پستی کی طرف آنے لگتا ہے اس کو کمر کرنا کہتے ہیں۔

کیا ہی اے طفل! تری تابِ کمر کا ہے اثر
تیری ٹکڑی کے کبوتر بھی کمر کرتے ہیں

____ کس کر باندھنا: کمر بند یا دوپٹے کو کس کر کمر میں باندھنا۔

کس کے وہ باندھتے ہیں اپنی کمر کو کیوں کر
مجھ کو دشوار ہے مضمونِ کمر کی بندش

___ کی لچک: چلتے وقت نزاکت سے کمر کا بل کھانا۔

گلوں کی شاخ کو لچکاتی ہے نسیمِ عبث
کہ یاد ہے کمرِ یار کی لچک ہم کو

___ کھولنا: چلنے کا ارادہ ترک کرنا۔

ہم سفر ہوتا نہیں محبوب، بس کھولوں کمر
یہ سفر کیا اب تو دنیا سے سفر کا وقت ہے

کمرا: تین یا پانچ پٹ دار دروازوں کا مکان۔

رات دن ایسا! فراقِ یار میں روتا ہوں میں
اب مرا کمرہ نہیں کوٹھی ہے گویا چاہ کی

کمّل: بکری اور بھیڑ کے بالوں کا بنا ہوا اوڑھنے کا موٹا دری نما کپڑا جو طول و عرض میں کمبل سے کم ہو۔

اب کے جاڑے یوں بسر کرتا ہوں کوئے یار میں
خاک کا بستر ہے، کمل سایۂ دیوار کا

جنگ میں غالب امیروں پر نہ کیوں کر ہوں فقیر؟
زور چل سکتا نہیں کمل کے آگے شال کا

کملانا، کمھلانا: تازگی و شگفتگی سے محروم ہو جانا۔

عطش سے اِن کے بچے ہوں گے بے تاب
چمن کملائے گا زہرا کا بے آب

کنارا کرنا: دوری و علیحدگی اختیار کرنا۔

پیری آئی آ لگے ہیں ہم کنارے گور کے
اب تو ذوقِ ہم کناری سے کنارا کیجیے

___ نہ ملنا: دریا کا پاٹ ناپید ہونا۔

غمِ فرقت میں اگر رات کو ہم روتے ہیں
کہیں ملتے نہیں دریا کے کنارے [illegible] کو

کنارے سے آ لگنا: کشتی وغیرہ کا ساحل پر آ کر ٹھہرنا۔

پیری آئی آ لگے ہیں ہم کنارے گور کے
اب تو ذوقِ ہم کناری سے کنارا کیجیے

کُنج: گوشہ، کونا۔

باعثِ گردش ہوا یہ وحشت آبادِ وجود
بیٹھے تھے کنجِ عدم میں ہم جنوں! آرام سے

کنجی: کلید۔

ہو گئی کنجی ہمیں موجِ نسیمِ نو بہار
تھا بہ رنگِ غنچۂ قفل اپنے لبِ خاموش پر

کنچنی: کنچن قوم کی عورت، ناچنے، گانے اور پیشہ کرانے والی عورت۔

اس پردہ نشیں سے کیا ہے نسبت
زہرہ تو ایک کنچنی ہے

کُندن: سب سے اعلیٰ درجے کا سونا، خالص سونا۔

حُسن ہو کندن سا گالوں کا، جو نکلے خطِ سبز
لطف کیا اے جان! جب تک سونے پر مینا نہیں

___ سا بدن: عالمِ شباب میں گورے گورے پنڈے سے سُرخی جھلکنا۔

دمکتا ہے جو کندن سا بدن ہر ایک حلقے سے
تری جالی کی کرتی میں ہے عالم کامدانی کا

___ کی طرح دمکنا: گورے پنڈے کا عالمِ جوانی میں سرخی مائل نظر آنا۔

کیوں دمکتا ہے وہ کندن کی طرح سر تا پا
گُل فشانی [illegible]

کَندی: کیوڑے کا پھل۔

بلکہ تھوڑے طبیبوں کا ہے کلام
پہنچے جس کی بصر میں کندی تمام

کَنگھی: شانہ، چھوٹا کنگھا جس کے دونوں رُخ پر دندانے ہوتے ہیں۔

زہر گیسو کا بہت ہے اور تھوڑا سانپ کا
تیری کنگھی نے صنم! ہر دانت توڑا سانپ کا

___ کے دندانے: کنگھی کی باریک تیلیاں۔

زُلف تو کیا تیری کنگھی کے ہیں دندانے بھی قہر
زہر ایسا اے پری! دندانِ اژدر میں نہیں

کنواں ٹوٹنا: کنوئیں میں کوٹھی گر جانے، بالو زیادہ ہو جانے یا سوت بند ہو جانے سے پانی نہ رہنا۔

سفلہ ہو جاتا ہے وقتِ امتحاں بے آبرو
ہے دلیل اس ادّعا پر ٹوٹ جانا چاہ کا

کُنوز: خزانے، ذخیرے، ذخائر۔

ہیں کلیدِ کنوزِ علمِ خدا
آشنائے رموزِ علمِ خدا

کنول: شیشے کا لیمپ، دریائی پودے کا سفید پھول جو سطحِ آب پر کھلتا ہے۔

شاخِ مرجاں موجیں، عکسِ دستِ رنگیں سے بنیں
پرتوِ رُخ سے ہوئے روشن کنول تالاب میں

یوں میری آنکھیں عیاں ہیں، اشک کے سیلاب میں
جیسے، آتے ہیں نظر، ترتے کنول، تالاب میں

کنوئیں میں توا ہونا: بڑے بڑے عمیق کنووں کی تہ میں حلقۂ چاہ کے برابر لوہے کا توا جسے زنجیروں سے نصب کرتے ہیں اس توے کے سوراخوں سے پانی چھن کر آتا ہے۔

چشمۂ آب اور ہے یہ چشمۂ خورشید حُسن
ہو توے کی جا ترے چاہِ ذقن میں آئینہ

___ میں گرنا: جان دینے کی نیت سے کنوئیں میں کود پڑنا۔

عاشق کو رنج ہو، تو ہو معشوق کو بھی رنج
یوسف گرا کنوئیں میں زلیخا کی چاہ سے

کُنہ: حقیقت، ماہیت، اصلیت۔

کیا بشر کنہ ذاتِ حق پائے
جب نہ کنہ صفاتِ حق پائے

چشم عقل صحیح و سالم سے
کنہ قدرت تجھے نظر آئے

کب یہ لازم ہے جائیں کنہ کو بھی
نہ کھلے گی کسی کو کنہ کبھی

کنیزک: کہتر، معمولی لونڈی، چھوکری۔

پہنچے ایوانِ ششم پر جب نبیؐ
تھی خریدہ اک کنیزک مشتری

کونپل / کونپل پھوٹنا: نہایت باریک چھوٹے اور چمکیلے پتّے کا شاخ پھوٹ کر نکلنا۔

بڑھنا اُس طفل کا دلاتا ہے یاد
پھوٹنا شاخِ گل سے کونپل کا

گوتاہی کرنا: کمی کرنا۔

زندگی کرتی ہے کوتاہی ، شبِ فرقت دراز
حشر پر موقوف رکھتا ہوں نظارہ صبح کا

گوٹھا: بام، بالا خانہ، مکان کی اُوپر کی منزل۔

بامِ گردوں سے چلا تحت الثریٰ کو آفتاب
اُٹھ کے تہہ خانے سے جب وہ اپنے کوٹھے پر چلے

گوٹھی: (۱) کئی کمروں کا ایک منزلہ یا کئی منزل کا مکان۔
(۲) لکڑی کا اونچا اور گول چکر جسے کنویں کی تہہ میں مٹی وغیرہ نہ گرنے کی غرض سے ڈالتے ہیں، پھان۔

رات دن ایسا! فراقِ یار میں روتا ہوں میں
اب مرا کمرہ نہیں کوٹھی ہے گویا چاہ کی

گوچ کرنا: ایک پڑاؤ سے دوسرے مقام کو چلنا۔

کرنا کہیں نہ ساتھ رقیبوں کے جان کوچ
کر جائے گی بدن سے ابھی میری جان کوچ

گوچے کاٹنا/کونچے کاٹنا: ایڑی کے اوپر کے پٹھے کو کاٹ دینا، پاؤں قلم کرنا، جان سے مار ڈالنا۔

تو نے جس روز سے قاتل مرے کوچے کاٹے
بوالہوس نے ترے کوچے کا گزر چھوڑ دیا

گودکانہ: کودکہ (بچہ) کی طرح (بچوں کی طرح)۔

کودکانہ ہوتے ہیں مُردے بھی کاندھوں پر سوار
جانتے ہیں ایک ہم انجام اور آغاز کو

گودنا: اونچی جگہ سے نیچے کی طرف اپنے آپ کو گرا دینا۔

کھڑا ہے کیا تو کوٹھے پر پری رو کود پانی میں
ترے دیوانے پائیں گوہر مقصود پانی میں

گور: اندھا۔

ہو گیا ہوں انتظارِ آمدِ ساقی میں گور
نشے کے ڈوروں کی جا آنکھوں میں اب جالے ہوئے

گوڑے لگانا: تازیانہ مارنا۔

کوڑے نالوں کے لگاتا ہوں قدم اُٹھتا نہیں
کیا ہی! شب دیزِ شبِ فرقت بھی اڑیل ہو گیا

گوسوں دُور بھاگنا: انتہائے اجتناب وخوف ونفرت۔

وہ بلا ہے یہ شبِ فرقت کہ مارے ہول کے
جادۂ مشرق سے کوسوں بھاگتی ہے دور صبح

گوکب: روشن ستارہ۔

انتقالِ بروج ، جملہ عرب
جانتے ہوں تقابلِ کوکب

گون: کوئی نہیں۔

ابھی خورشید جو چھپ جائے تو ذرات کہاں
تُو ہی پنہاں ہو تو پھر کون بھلا پیدا ہو

آج واعظ کی کون سنتا ہے
پنبۂ گوش ہے سحاب نہیں

____ سا، کون سی: مطلب صرف لفظ کون سے ہے لفظ سا اور سی کو تابع مہمل خیال کرنا چاہیے۔ بہت سوں میں سے کوئی ایک۔

تو سرک بیٹھا تو ایسی بے کلی ہم کو ہوئی
عضو اپنا اپنی جا سے کون سا سرکا نہیں

بھا گئی کون سی وہ بات بتوں کی، ورنہ
نہ کمر رکھتے ہیں، کافر، نہ دہاں رکھتے ہیں

گونا: گوشہ۔

پچھم اور اُتر کے کونے سے چلی آتی ہے روز
بوئے زُلفِ یار لے لے کر ہوائے لکھنؤ

کونڈی سونٹا: سنگ خارا کا پیالہ اور بھنگ گھوٹنے کے لیے درخت نیب کی شاخ کا چھلا ہوا ڈنڈا۔

کیا ملیں، تکیے سے سائیں، کونڈی سونٹا چھوڑ کر
پاس ہے اکسیر کی بوٹی نہیں پروائے زر

کونے میں بیٹھ رہنا: گوشہ گزینی، گوشہ نشینی۔

مرنے سے پہلے جو مرنا ہو تو سُن لے تدبیر
بیٹھ رہ چپکے کسی کونے میں ہو جا خاموش

کوہِ بُوقبیس: مکہ میں خانہ کعبہ کے سامنے واقع پہاڑ کا نام جس پر ایک مسجد بھی ہے۔ جسے مسجد بوقبیس کہتے ہیں۔

ہے جو کوہِ بُوقبیس ایک اُس جگہ
اُس کے اُوپر جا کے با حالِ تبہ

کوئی: کسے، شخصے، کدامی۔

مے کشی مجھ سے چھڑاتا ہے بہ زور
ساقیا! زاہد بھی کوئی زور ہے

___ دم: دم بھر۔

زندگی کا کوئی دم مجھ کو مزا مل جاتا
مرے زخموں پہ جو قاتل نمک افشاں ہوتا

___ کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے: جتنے منہ اتنی باتیں ہیں۔

کوئی کچھ کہتا ہے دنیا میں کوئی کہتا ہے کچھ
معنیِ اشعارِ مہمل خواب کی تعبیر ہے

___ کسی کا درد بانٹ نہیں لیتا: اپنا رنج و غم اپنے ہی اُٹھانے سے اُٹھتا ہے۔

بانٹ لے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہیں
بارِ غم دنیا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے

کہاں: کس جگہ۔

ابھی خورشید جو چھپ جائے تو ذرات کہاں
تو ہی پنہاں ہو تو پھر کون بھلا پیدا ہو

___ سے لائے: لانے میں محتاج ہونا، نہ لاسکنا۔

طوطی کی ہے منقار ترے ہونٹ سے گو سرخ
پر لائے کہاں سے وہ ترے ناز کی آواز

___ کا ارادہ ہے: کدھر جاتے ہو۔

یوں ہو کے سبک دوش جو چلنے کو ہو طیار
کچھ تو کہو ناسخ کہ ارادہ ہے کہاں کا

کہتے ہیں: روایت ہے، مشہور ہے، زبانِ زدِ عام ہے، لوگ کہتے ہیں۔

کہتے ہیں مارا گیا، بے جرم، تیغِ یار سے
کوچۂ قاتل میں، ناسخ نام، جو بے چارہ تھا

رکہنا: منہ سے بولنا، کلام کرنا۔

ایسا ہے بدن صاف کہ لوٹا جو زمیں پر
سب کہنے لگے گوہرِ غلطاں ہے یہ گھوڑا

___ ماننا: کسی کی ہدایت، فہمایش پر عمل کرنا۔

غیر کے آگے نہ ہو مان مرے کہنے کو
اے صنم! کرتی ہے تاثیر نظر پتھر میں

کُہنہ: پرانا، قدیم، بوسیدہ، فرسودہ، سال خوردہ۔

سر برہنہ ہیں جو یہ رند نہ بگڑنا ان سے
کہنہ ہو جائے گی زاہد تری دستار نئی

کہنے پر چلنا: ہدایت کے موافق کاربند ہونا۔

نہیں چلتا مرے کہنے پہ مرا سروِ رواں
ایک وہ تھے کہ کیا حکم تو اشجار چلے

___ کو: برائے نام۔

بزمِ جاناں میں، کبھی بات نہ نکلی منہ سے
کہنے کو شمع کی مانند، زباں رکھتے ہیں

کہوا چھوڑنا: کسی سے کوئی بات جبراً کہلا لینے کے بعد اُسے نجات دینا۔

خضر سے کہوا ہی چھوڑوں گا، ترے خنجر تلے
آبِ آہن کی حلاوت آبِ حیواں میں نہیں

کہیں: کسی وقت، بدرجہا، بدرجۂ غایت۔

ناسخ کہیں جلد آ کے کہے قاصدِ جاناں
خط لیجیے دلوائیے انعام ہمارا

اس سے بہتر ہے کہیں عریاں پھرنا! اے جنوں!
جامۂ ہستی نہایت اب پُرانا ہو گیا

کیا: (۱) کس قدر، کتنا (۲) اچھی طرح، خوب، عمدہ، بہت اچھا۔

خم کے خم اِس ناتوانی میں پچا جاتا ہوں میں
ایک تنکا جذب کر لیتا ہے کیا سیلاب کو

کیا اوج دو روزہ ہے، تو کیا گاتا ہے؟

___ بڑا کام ہے: آسان کام ہے، بہت سہل ہے، کچھ مشکل نہیں ہے۔

مجھ سے پہلے دے رقیبوں کو اگر پیغامِ موت
کیا بڑا یہ کام ہے پیکِ قضا کے سامنے

___ بلا ہے: کچھ بھی اُس کی ہستی نہیں، کوئی چیز نہیں۔

سر جھکا ناسخ! اُسی کے سامنے
کیا بلا ہیں بُت؟ خدا معبود ہے

___ تاب ہے: کیا مجال ہے۔

تاب کیا حاسد کی جو پکڑے کبھی میری زباں
شمع ہے لیکن اُسے گل گیر کی حاجت نہیں

___ جانے: نہیں معلوم، نہ معلوم۔

کیا جانے کیسی ہوتی ہے ناسخ عدو کی شکل
یہاں کوئی جز حبیب، حضورِ نظر نہیں

___ چیز ہے: کوئی چیز نہیں، ہیچ۔

سجدے کرتا ہوں بتِ نا آشنا کے سامنے
بندے ہیں کیا چیز؟ میں کہہ دوں خدا کے سامنے

___ حال کیا: کیسا برتاؤ کیا۔

عشق میں رشک ہمیشہ سے چلا آتا ہے
دیکھو قابیل نے کیا خون کیا بھائی کا

___ حقیقت ہے: کچھ حقیقت نہیں، حقیر ہے۔

کس قدر پُر نور ہے سایہ مرے محبوب کا

___ ذکر ہے: ناقابلِ بیان شے ہے، قطعاً انکار کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔

سیکڑوں آہیں کروں پہ ذکر کیا آواز کا
تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا

___ سمجھ کر: ناحق، عبث، اپنی بساط وفہم کے خلاف سمجھ کر۔

کیا سمجھ کر کوئے مہ رویاں میں پھر جاتا ہے تو
آفتِ عشقِ گزشتہ تجھ کو ناسخ یاد ہے

___ ضرور ہے: کچھ اس کی ضرورت نہیں۔

دونا ہے حُسن، سانپ نے ڈالی ہے کینچلی
مُوباف کیا ضرور ہے؟ گیسوئے یار میں

___ طاقت ہے: کیا مجال ہے۔

آسماں کی کیا ہے طاقت جو چھڑائے لکھنؤ
لکھنؤ مجھ پہ فدا ہے، میں فدائے لکھنؤ

___ غضب کیا: بڑا قہر کیا، بڑا ستم کیا۔

مل کے مسّی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیروں کو نیلم کر دیا

___ غضب ہے: اندھیر ہے، قہر ہے، ستم ہے۔

کیا غضب ہے شکر محسن کا بشر کرتے نہیں
ہے زبانِ برگ سے ہر گل ثنا خوانِ بہار

___ فائدہ: یہ امر بے فائدہ ہے، فضول ہے، بے نتیجہ ہے۔

مُردہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا
کیا فائدہ جو روضہ ہو اے مہرباں بلند

___ قہر ہے: کیا غضب ہوا۔

زندگی بھر تو صفائی رہی کیا قہر ہوا
ہے مری خاک سے، قاتل کا مکدر دامن

___ کرنا: مسلسل کوئی کام کرنا۔

ہوتی ہے آفتِ خط، قہر خدا سے نازل
یہ صنم ہم پہ جو بے داد کیا کرتے ہیں

___ کروں: مجھے درکار نہیں، سخت مجبور ہوں۔

حاجتِ سبحہ نہیں، دل میں تجھے کرتا ہوں یاد
کیا کروں سو دانے، کافی ایک دانہ ہو گیا

وہ نہیں بھولتا جہاں جاؤں
ہائے میں کیا کروں کہاں جاؤں

___ کرے: مقامِ مجبوری ہے، کچھ کر نہیں سکتا۔

چاہتا ہے مل کے جسمِ صاف سے ہو جائے ایک
کیا کرے پاتا نہیں اے جان قابو آئینہ

___ کہیں: کچھ کہتے نہیں بنتا، کہا نہیں جاتا، مجبوری کا جتاتا ہے۔

کیا کہیں وحشت ہے جاں داروں کو ہم سے جس قدر
سایہ اپنا وادیِ وحشت میں آہو ہو گیا

___ کہیے: کیا کہیں کا مترادف ہے۔ نہایت اعلیٰ ہونا۔

کیا کہیے! تیغ ابروئے قاتل کی آب کی
عکسِ مژہ سے کٹتی ہے بوتل شراب کی

___ کیجے: مجبوری ہے۔

پیٹ کا بھرنا تو کچھ مشکل نہیں
کیجے کیا حرص بے اندازہ سے

___ کچھ سُنا چاہتا ہے: کیا گالیاں یا کوسنے سُننے کو جی چاہتا ہے۔

جو کہتا ہوں اُس سے کہ سُن شعر میرے
تو کہتا ہے کیا کچھ سُنا چاہتا ہے

___ مال ہے: کیا چیز ہے، کوئی چیز نہیں، ہیچ ہے۔

کیا مال رعبِ فقر کے آگے ہے سلطنت؟
رویا میں ، سر سے افسرِ نوشیرواں گرا

___ مزہ ہو: بڑا لطف ہو۔

کیا! مزا ہو اگر گرجنے سے
تجھ کو سننے نہ دے گجر بدلی

___ ہوا: کوئی تعجب نہیں، مقامِ حیرت نہیں، کچھ ہرج نہیں، کیا ہرج ہوا، کیا عیب ہوا۔

اژدہے بھی بارہا آئے دفینوں میں نظر
کیا ہوا گر نیک کے نزدیک بد مدفوں ہوا

خوش نہ ہوتا تو کبھی ہنس کے نہ کہتا پھر مانگ
کیا ہوا، اُس سے جو سائل میں ہوا بوسے کا

___ ہی: کوئی چیز نہیں ہے، کچھ نہیں ہے، ہیچ ہے۔

بس رہے وردِ زباں ہی ناسخ
آپ ہیں دوست تو دشمن کیا ہے

کیچڑ: کیچ، گیلی مٹی، دلدل، گل، زمین پر آب و گل کا باہم مخلوط ہو کر جا بجا پھیلا ہونا۔

برسات میں پھرتا ہوں جو اُس کا متجسس
ساقیں مری کیچڑ میں ہیں مزدور کی ساقیں

کینچلی: ایک قسم کا سفید چتی دار پوست جو سانپ کے بدن سے اُترتا ہے، اُوپر کی کھال۔

دُور کرتے ہیں نہانے میں صنم مُوباف کو
کینچلی برسات میں ہے بارِ جسمِ مار پر

___ ڈالنا: جو سفید سوراخ دار پوست سانپ کے جسم پر چڑھ جاتا ہے اُس سے سانپ کا باہر نکل آنا۔

سانپ جیسے کینچلی ڈالے وہ یوں عریاں ہوا
جو حسیں ہے جسم پر اُس کے عبث پوشاک ہے

کید: مکر، فریب، حیلہ، دھوکا، بداندیشی، داؤ یا خفیہ تدبیر۔

کروں تجھ سے حکایتِ دلنشین
دیکھ کر کید و فطانتِ دلنشین

کیڑا لگنا: پشمینہ یا کاغذات میں متعدد کیڑوں کا پیدا ہو کر سوراخ کر دینا۔

کیوں بال خورے کا ہے خطِ یار میں گماں
ہم سے سنو لگا ہے یہ، کیڑا کتاب میں

کیس: سرخ رنگ کی کلغی جو مرغ کی کھوپڑی پر ہوتی ہے۔

چشمِ اربابِ قناعت میں تفاوت کچھ نہیں
تاجِ شاہی میں خروسِ خانگی کے کیس میں

کیسۂ دلاک: بدن ملنے کا دستہ، حمامی کی تھیلی۔

میل سب چُھٹ جائے گی مجھ سے بدن ملوائیے
ہاتھ میرے ہیں زیادہ کیسۂ دلاک سے

___زر: اشرفیاں یا روپے رکھنے کی تھیلی۔

سب کریں تیری ستائش، خود ستائی ہے عبث
بند کر منہ کو، دہانِ کیسۂ زر کھول دے

کیسی: چاہے جس طرح، کس طرح۔

جی لڑا دیتا ہے کیسی ہوں زمینیں سنگلاخ
خامہ تیشہ ہے تو ناسخ کوہ کن سے کم نہیں

کوئی کیا جانے کھلاڑی! کھیلتے ہو کیسے تم
بارہا اس گنجفے کو تم نے برہم کر دیا

___ہی: چاہے جس طرح کی بھی، کتنی ہی۔

ہیں مضامینِ عذارِ آتشینِ یار گرم
ہو زمیں کیسی ہی ٹھنڈی میں کہوں اشعار گرم

کیش: مذہب، دین، اعتقاد۔

ہے جو موجود خدا پھر بُت بدکیش بھی ہے
رو بھی ہے قوس بھی ہے تیر بھی ہے کیش بھی ہے

کیفیت: مزہ، لطف۔

کیفیتیں جو خم میں ہیں زمزم میں وہ کہاں
بھولا ہے کعبہ خانۂ خمار دیکھ کر

کیمیا بنانا: رانگے یا پارے یا تانبے کو آگ پر گرم کر کے ادویہ یا جنگل کی بوٹیوں کے ذریعہ سے چاندی یا سونے کی ہیئت میں مبدل کرنا۔

وصل کی دولت ملی جذبِ دلِ بے تاب سے
کیمیا ہم نے بنائی ہے مگر سیماب سے

کیوں کر: کس طرح۔

دلا! ہر چند ساحر منہ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیوں کر بند کرتے ہیں

___نہ ہو: کیا کہنا، حق بجانب ہے، مرحبا۔

کون سی طرزِ سخن ہے جو اسے آتی نہیں
کیوں نہ ہو شاگرد ہے ناسخ ہر اک استاد کا

کھانا: طعام۔

کہا یہ ہم نے کہ آئی ہے آگ مقتل میں
ترے بغیر جو کھانا طباق میں آیا

___پکانا: کھانا تیار کرنا، غذا تیار کرنا۔

کھانے پکا پکا کے دلاتے ہیں فاتحے
مردہ غذائے کرم ہوا درمیانِ گور

کھپنا رکھنا: مقبولِ خاطر و منظورِ نظر ہونا، گزرنا۔

کھپ گئی رنگت سنہری یوں دلِ بے تاب میں
جس طرح سے ڈوب جاتا ہے طلا سیماب میں

کھپرا: اینٹ کی طرح کا چوڑا مستطیل نما ظرف جس کے طول میں کنارے ڈول دار ہوتے ہیں، یہ کھپریل کی چھت میں استعمال ہوتا ہے۔ کھپریل کے نیچے کا چوڑا حصہ۔

دروازے میں زنجیر کی جا مار سیاہ
کھپریل میں کھپرا جو ہے سو بس کھپرا

کھپریل: مکان کی چھوائی میں استعمال ہونے والا مٹی وغیرہ کا ظرف۔

دروازے میں زنجیر کی جا مار سیاہ
کھپریل میں کھپرا جو ہے سو بس کھپرا

کھٹکا: اندیشہ، خوف۔

کھٹکا نہیں جہاں میں، ملا جس کو داغ عشق
دیکھو کہ ایک خار، نہیں لالہ زار میں

کھٹکنا: ناگوار معلوم ہونا، تہر معلوم ہونا، برا معلوم ہونا۔

کیوں نہ کھٹکوں آسماں کو رات دن میں ناتواں
آبلے کی شکل اس میں مجھ میں عالم خار کا

کھرنڈ: زخم کے منہ پر خشک ہو جانے کے بعد ابھری ہوئی سخت پپڑی جم جانا۔

اگر ہو چھاہا پر سمندر، یقیں ہے ہو خاک دم میں جل کر
سنا جو ہو آفتاب محشر، کھرنڈ ہے داغ آتشیں کا

___ نوچنا: کھرنڈ کو چٹکی کے زور سے اس طرح دفعتاً علیحدہ کر دینا کہ زخم سے خون نکل آئے۔

ہم سر عریاں سے نوچیں داغ سودا کے کھرنڈ
فصل گل میں ہے ہر شاخ پہ دستار سرخ

کھلاڑی: کسی کھیل کا کھیلنے والا۔

کوئی کیا جانے کھلاڑی! کھیلتے ہو کیسے تم؟
بارہا اس گنجفے کو تم نے برہم کر دیا

کھلنا: ظاہر ہونا، ثابت ہونا۔

کھل گئی جادو بیانی بزم میں ناسخ کی آج
کر دیا میں نے اُسے تقریر میں سو بار بند

کھلونے والا: کھلونے بنانے اور بیچنے والا۔

وہ گڑیاں ہوں یقیں ہے سالہا ہے آپ ہی چھوٹے
بنائیں گر کھلونے والے فوارہ مری گل کا

کھلے دروازے: رات کو مکان کے دروازے مقفل کرنے کی بجائے پٹ کھول دینا۔

کھلے دروازے ہر شب چین سے سوتے ہیں ہم جب سے
دیا ہے خانۂ ویراں کو عہدہ پاسبانی کا

کھلیوں میں اڑانا: خوش طبعی کی حرکتوں، مزاح کی باتوں، دل لگی کے مشغلوں سے کسی کو بنانا یا بہلانا۔

باغ میں اس گل کو لے جا کر ہنسایا چاہیے
کھلیوں میں عندلیبوں کو اڑایا چاہیے

کھنچنا: کسی کا کسی کی جانب کشش سے رجوع ہونا، کشیدہ ہونا۔

حوریں جنت کی کھنچی آتی ہیں، دنیا کے حسیں!
کب ہے بہتر سرمۂ تسخیر میری خاک سے؟

گو جان جائے غم نہیں لیکن نہ بات جائے
وہ کھنچ رہا ہے مجھ سے تو میں بھی کشیدہ ہوں

کھوپری / کھوپڑی: کاسۂ سر۔

ٹھوکر لگا کے چلتے ہیں جس کھوپڑی کو لوگ
کس بادشاہ کا یہ سر پُر غرور ہے

کھوٹا پیسا بھی کام آتا ہے: خراب اور ناکارہ آدمی یا چیز بھی کبھی کارآمد ہوتی ہے۔

ہے مثل سچ کبھی کام آتا ہے کھوٹا پیسہ
صنم دیر ہوئے طالب ایماں ہم سے

کھوج لگنا: پتا چلنا۔

نہ اس نور مجسم کا لگا کھوج
پھرے ایسے کہ ہارے چاند سورج

کھونسنا: دیوار وغیرہ کے سوراخ میں کسی چیز کا داخل کر دینا۔

بال زلفوں کے دیے کھونس اُس نے جو ٹوٹے ہوئے
سانپ کی بانبی میں سمجھا رخنۂ دیوار کو

کھویا جانا: حیراں ہونا۔

مانندِ عکس آپ بھی کھویا گیا ہوں میں
پیشِ نگاہ جب سے وہ آئینہ رو نہیں

کھیت رہنا: میدانِ کارزار میں کام آنا، قتل ہونا۔

مانندِ دانہ خال پہ ہم خاک میں ملے
نکلا جو اُس کا سبزۂ خط کھیت اب رہے

کھیس: دیسی بناوٹ کا ایک قسم کا موٹا کپڑا، دوسوتی کا چادرا جو اوڑھنے اور بچھانے کے کام آتا ہے یا اس میں بناوٹ کے بیل بوٹے ہوتے ہیں۔

ہے تصور میں جو ہم خواب آج وہ گل پیرہن
چشمِ بلبل ہے جو بُلبُل چشم ہے یاں کھیس میں

کھیل جاننا: کسی کام کو ایسا آسان جاننا جیسے کھیل ہو۔

بہت جانے لگا ہے اب جو بازی گاہِ طفلاں میں
دلا! تو جانتا ہے کھیل شاید عشق بازی کو

ـــ سمجھنا: کسی کام کو کھیل جاننا۔

جان پر کھیلنے کو کھیل سمجھتے ہیں ہم
یہ نہ اے جان! کہو کوئی بھی جاں باز نہیں

کھینچ لانا: کسی کو زبردستی سے لے آنا۔

یوسف کی طرح کھینچ ہی لاؤں گا دیکھنا
ظالم مرا خیال زلیخا کا خواب ہے

کھینچنا: جذب و کشش سے کسی کو اپنی طرف رجوع کرنا، نالہ و آہ دل سے نکالنا۔

تھی زلیخا ایک زن اتنی تو ہمت کر دلا!
مثلِ یوسف اُس کو گھر سے جانبِ بازار کھینچ

ہجرِ ساقی میں پڑے ہو گئی جل کر کباب
جانے قاتل اے صراحی! آہ آتش بار کھینچ

گ

گات: جسم، عورت کا اوپر کا دھڑ، لباس۔

نہ تری گات بری ہے نہ تری بات بُری
نظر آئی نہ مجھے تیری کوئی بات بری

ہیں حسیں اور بھی پر تجھ میں ہے ہر بات نئی
دھج نئی، وضع نئی، گات نئی، بات نئی

گاڑنا: دفن کرنا۔

کوچۂ محبوب کے نزدیک ہم گاڑے گئے
قصرِ جنت کیوں ہمارے واسطے جھاڑے گئے

گال: رُخسار۔

دورِ حُسنِ یار نے عالم دکھایا گال کا
سیکڑوں عاشق ہیں سائل ایک دانہ خال کا

ـــ چھونا: گال کو ہاتھ سے مس کرنا۔

تیغ قاتل نے علم کی، گال اُس نے چھو لیے
ہے زیادہ رستمِ دستاں سے جرأت ہاتھ میں

___ سے گال جدا نہ ہونا: وصل میں ہم آغوشی کی حالت۔

رہا ہوں تجھ سے میں اے ماہ ایک سال جدا
نہ ایک دم تو بھلا گال سے ہو گال جدا

___ ملنا: ہاتھ سے گال کو بار بار اور زور زور سے مس کرنا۔

میرے ہاتھوں کو فقط ہے گال ملنے کی ہوس
منہ تمھارا چوم لے، یہ ہے دہن کی آرزو

گالوں کو ہاتھ لگانا: گال چھونا۔

خط جو اُس محبوب کا بنتا نہیں، ہے یہ سبب
ہاتھ گالوں کو لگائے تاب کیا حجام کی

گالی دینا: دشنام طرازی۔

ے کشو! کب رعد کی آواز ہے
محتسب کو دیتی ہے گالی گھٹا

گاتا: اپنے مطلب کی بات کہنا۔

کیا اوجِ دو روزہ ہے، تو کیا گاتا ہے؟
پھر سوئے حضیض آسماں لاتا ہے

تنکا جو ہوا سے اُڑ کے ہوتا ہے بلند
آخر وہ زمین پر ضرور آتا ہے

گاؤ خوری: گائے کا گوشت کھانا۔

آ رہی ہے تن پرستی حق پرستی کے عوض
رہ گیا ہے گاؤ خوری سے نشان اسلام کا

گٹکری: گانے کے وقت آواز کو حلق میں پیچ دار کرنا۔

گٹکری ہے گلے میں کافر کے

گجر بجنا: گھڑیال کا بجایا جانا۔

وصل کی شب ہو چکی اے اشک بجتا ہے گجر
ہم نشیں گھڑیال اب ہو پانی کے گھڑیال کا

گچ: گچ، چونا، سفیدی اور دریا کی ریت سے تیار کیا ہوا چونا جو پلاسٹر میں استعمال کیا جاتا ہے۔

گچ و زرنیخ و سرب و مردا سنگ
سرمہ جس سے بنائیں آسیا سنگ

گچھا: ایک نوع کی بہت سی چیزوں کا اکٹھا گندھا ہونا مثلاً موتیوں وغیرہ کا یک جا بحالت مجموعی گندھا ہونا۔

موتیوں کا نہیں گچھا یہ تیرے بالے میں
آیا ہالے میں نظر عقدِ ثریا مجھ کو

گدیہ: بھیک مانگنے کے لیے، دریوزہ گری کے لیے، دریوزہ گری، بھیک، گدائی۔

فقر کے عالم میں بھی اپنی وہی ہے عمدگی
بہر گدیہ چاہیے کاسہ سرِ فغفور کا

گدھا: خر، سفید یا خاکستری رنگ کا گھوڑے کی نسل (خاندان) کا چھوٹے قد کا بار برداری اور سواری کا جانور۔

چلے جاتے ہیں جو کعبے کو گدھوں پر زاہد
مذہب عشق میں تشہیر اسے کہتے ہیں

گزارا: کسی طرح بسر کرنا، گزر اوقات۔

تیس دن رکھتا ہے دن دنیا میں وہ خورشید رُو

گذر کرنا: کسی طرف جانکلنا۔ کسی راہ سے گزرنا۔

شاید گزر کرے یوں ہی وہ رشکِ آفتاب
مثلِ فلک رنگاؤں میں بیت الحزن کبود

___ ہونا: کسی کی طرف جانکلنا۔

مجھ سے اول خانۂ زنداں میں تھا مجنوں تو کیا
ہر محل میں پہلے ہوتا ہے گزر مزدور کا

گذرنا: کسی طرف جانکلنا، مرجانا۔

گردن یہ بلند اس کی ہے، گلشن میں جو گزرا
قمری نے کہا سروِ خراماں ہے یہ گھوڑا

پوچھا جو رو کے یار نے ناسخ کے حال کو
ہنس کر کہا، رقیب شقی نے، گزر گئے

گر: موچی۔

کفشِ گر، کفشِ پا بناتے ہیں
موزہ ساز اپنا فن دکھاتے ہیں

گر پڑنا: نیچے آرہنا۔

کیوں نہ گر گر پڑوں چڑھ چڑھ کے میں اے جذبۂ شوق
طالع پست یہاں، یار کی دیوار بلند

___ جانا: رشک کرنا، شرمندہ ہونا۔

گر گئے گلبن چمن میں رشک سے تیرے حضور
آبِ زرِ گل صاف قاروں کا خزانہ ہو گیا

گرا پڑنا: کسی چیز پر ٹوٹا پڑنا، کسی چیز کی حد سے زیادہ رغبت کرنا۔

طائرِ مضموں گرے پڑتے ہیں پروانوں کی طرح
کنجِ تنہائی میں یہاں سے کلکِ آتش بارِ شمع

گراں ہونا: شاق ہونا، حد سے زیادہ ناگوار ہونا۔

نامے لکھتے جو ہوئے ہیں مری خاطر کو گراں
ہو گیا ان دنوں بازار میں ارزاں کاغذ

گرجنا: بادل میں رعد (بجلی) کا شور ہونا۔

کیا! مزا ہو اگر گرجنے سے
تجھ کو سننے نہ دے گجر بدلی

گرد: ماند، مات، ہیچ، بے قدر، دھول۔

بے ہوا سر گشتہ ہے میرا غبار
سامنے اُس کے بگولا گرد ہے

___ اُٹھنا: ہوا کے زور سے غبار کا زمین سے بلند ہونا۔

جب خرامِ ناز کو تُو اے پری پیکر! اُٹھا
ہر قدم پر جائے گرد، ایک فتنۂ محشر اُٹھا

___ جھاڑنا: خاک آلودہ اشیا کو غبار سے پاک کرنا۔

جسمِ خاکی کو یہیں چھوڑیں عدم کی راہ لیں
اب وطن کو چلیے گردِ دشتِ غربت جھاڑ کر

___ جھڑنا: گرد آلودہ شے سے غبار کا علیحدہ ہونا۔

ایسا ہے تُو خورشید جہاں تاب پری رو
سو بار عوض گرد کے دامن سے جھڑی دھوپ

گرد رہنا: گھیرے رہنا، چمٹے رہنا، لپٹے رہنا، ہر وقت ساتھ ساتھ لگے رہنا۔

بہ رنگِ ہالہ مہینوں ہی گرد رہتے ہم
نظر جو چاند میں آتی تری جھلک ہم کو

___ نامہ: وہ نقش یا تعویذ جو گم شدہ کے واپس آنے کے واسطے لکھا جاتا ہے، (لغوی معنی: شہرنامہ! گرد پہلوی زبان میں شہر کو کہتے ہیں)۔

گردِ نامہ خطِ مشکیں ہے ترا اپنے لیے
تجھ سے کیا کر سکیں وحشت میں ہم اے یار! گریز

گرداب: بھنور۔

ایک قطرہ مری آنکھوں سے ابھی ٹپکا ہے
پڑ گئے سیکڑوں گردابِ خطر میں دریا

گردان کبوتر: اُڑنے والا کبوتر جو کبوتر باز کے گھر کو خوب پہچانتا ہو اور دوسرے کے گھر پر نہ جائے، پلٹا ہوا۔

ہے کبھی کوچۂ جاناں میں، بدن میں ہے کبھی
طائرِ روح ہے گردان کبوتر اپنا

گردش میں ہونا: حرکت میں ہونا۔

جب تلک گردش ہے اُس کو اک جہاں گردش میں ہے
مثلِ فانوسِ خیالی آسماں گردش میں ہے

گردن پر خط کھینچنا: جب کسی شخص کو تلوار سے قتل کرتے ہیں تو قتل سے پہلے گردن پر کھریا مٹی سے یا کسی اور چیز سے خط کھینچ دیتے ہیں پھر تلوار کو اُسی خط کے نشاں پر تاک کر مارتے ہیں۔

زندگی کیا جب نہ آئے خطِ یار
کھینچ دے گردن پہ اب جلاد خط

___ پر خون ہونا: کسی کے قتل کرنے کا عذاب گردن پر ہونا۔

سب خلق کا خون تیری ہی گردن پہ ہے ساقی!
[illegible] کو تیرِ اُٹھاتی نہیں مزدور کی گردن

___ پر وبال ہونا: کوئی عذاب گردن پر ہونا جب تک کہ اُس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے۔

لیا کیوں عشق ابرو چھوڑ کر طاقِ حرم میں نے
نہیں شمشیرِ قاتل، یہ وبال اِس کا ہے گردن پر

___ جھکنا: انفعال ہونا، شرمندگی ہونا۔

کیوں کر ترے آگے نہ جھکے حُور کی گردن
بجلی کی کمر، شعلے کا منہ، نُور کی گردن

___ ڈھلکنا: مرنے کے وقت گردن کا ایک جانب لٹک جانا۔

اب تک نہ عیادت کو گیا او بُتِ غافل!
ڈھلکی ہوئی ہے ناتجِ رنجور کی گردن

___ کاٹنا: گردن سے سر جدا کرنا، قتل کرنا۔

سر پھوڑ کے سودائی نے کیا مفت میں دی جان
تھی کاٹنی فرہاد کو شاپور کی گردن

___ کا ڈورا: وہ سیاہ ڈورا جو ردِ نظرِ بد کے خیال سے گلے میں پہنتے ہیں۔

ڈورا مرے صنم کی، جو گردن کا دیکھ لیں
زنّار رکھیں صاحب اسلام دوش پر

___ کی زنجیر: وہ زنجیر جو دیوانے کی گردن میں ڈال دی جاتی ہے۔

میری گردن کی بھی زنجیر اُتروایے آپ
آپ نے اپنے گلے کا جو اُتارا توڑا

گَردَنی: گھوڑے پر ڈالنے کا کپڑا جو گردن سے لے کر پٹھوں تک پڑا رہتا ہے۔

وہ ماہ ہے تُو کہ چاندنی سی
تیرے گھوڑے کی گردنی ہے

گَردَہ نان: گول روٹی، ٹکیہ۔

خُورشید کو دیکھو آسماں کو دیکھو
اتنے بڑے خوان میں ہے اِک گردۂ ناں

گُرگ: بھیڑیا (درندہ)۔

تُو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بشر دیوانے ہیں
گُرگ دیکھے گا تو کتا باؤلا ہو جائے گا

گرگٹ: چھپکلی کی صورت کا ایک جانور جسامت میں اُس سے خاصا بڑا، رنگ اُس کا دراصل زردی مائل ہوتا ہے وہ مختلف رنگ بدلنے پر قادر ہے۔

کیا ہے گرگٹ آسماں کے سامنے
بدلے اِک اِک دم میں سو سو بار رنگ

گَرم: اُردو میں بلیغ اور بلند مضمون سے مراد ہے۔

ہیں مضامین عذارِ آتشیں یار گرم
ہو زمیں کیسی ہی ٹھنڈی میں کہوں اشعار گرم

___ بازاری ہونا: کسی بات کی عام طور پر شہرت یا رغبت یا پسندیدگی ہونا۔

گرم بازاری تجلی کی ہوئی
جب کہ موسیٰ کو ہوا سودائے عشق

___ کرنا: کسی کام میں مستعد اور سرگرم کرنا۔

گرم تم کتنا کرو اپنے سمندِ ناز کو
کب پہنچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو

___ ہونا: کسی چیز کا دھوپ کی گرمی یا آگ کی آنچ سے تپنا، غصہ میں آنا۔

سوزِ غم سے ہو گیا ہے آگ سب میرا لہو
پھینک دی قاتل نے ایسی ہو گئی تلوار گرم

کس مرتبہ باہم ہے مزاجوں میں تخالف
جب گرم ہوا یار تڑپ کر میں ہوا سرد

گرمانا: گرم ہونا۔

ایسی اپنے لاشۂ سوزاں سے گرمائی زمیں
بن گیا گنبد ہماری قبر پر تب خال کا

گرمی: موسم گرما۔

گرمی میں نکلتے ہو مہک جاتی ہیں گلیاں
کیوں عطر سے اے جان! پسینہ نہیں اچھا

___ کرنا، گرمیاں کرنا: گرم جوشی و اختلاط کرنا۔

بہت کر کر کے گرمی غیر سے وہ سوخت دیتا ہے
جبھی واسوخت کے موزوں ہم اکثر بند کرتے ہیں

گرنا: گر پڑنا، درماندہ ہونا۔

ایسے گرے ہیں ہم کہ نہ اُٹھیں گے حشر تک
تابوت ہی نہ چاہیے ہم کو نہ پالکی

گرہ دینا: سالگرہ کی تقریب میں سال بہ سال گانٹھ باندھنا جس سے ترقی عمر کا شمار ہوتا ہے۔

کیا گرہ دینے میں نادانی سے کرتے ہیں خوشی
فی الحقیقت ہوتی ہے کم، عمر انساں ہر برس

___ میں باندھنا: اپنے قابو میں کرنا۔

اس قدر ہے اہلِ دنیا میں دناءت کا رواج
بس ہو تو مثلِ صدف باندھیں گرہ میں آب کو

گریبان پُرزے ہونا: گریبان چاک چاک ہونا۔

ہم وہ مجنوں ہیں کہ جو خورشید رو آیا نظر
صبح ساں اپنا وہیں پرزے گریباں ہو گیا

___ پھاڑنا: حرکتِ مجنونانہ۔

سب گریباں اپنے اپنے پھاڑیں اُس خورشید پر
ہے یہی چاکِ گریباں سے اشارہ صبح کا

___ پھٹنا: گریبان چاک ہونا۔

پھٹ گئے لاکھ گریباں مری حالت پر
صبح کا ہجر کی شب چاکِ گریباں نہ ہوا

___ تار تار کرنا: گریبان پھاڑنا۔

جنوں! تار تار اب کروں میں گریباں
کہ ناصح کو درکار تارِ رفو ہے

___ تار تار ہونا: جنوں میں گریبان چاک ہونا۔

بسانِ شانہ کف یا جنوں میں ہے پُرخار
برنگِ زلف گریبان تار تار ہوا

___ ٹکڑے ہونا: گریباں چاک چاک ہونا۔

رشک جو آتا ہے ناسخ! نکہتِ بلبل پر مجھے
جب کھلا غنچہ مرا ٹکڑے گریباں ہو گیا

___ چاک کرنا: گریبان پھاڑنا۔

چاک کرتی ہے گریباں دیکھ کر

___ میں سر ہونا: فکرمند ہونا۔

فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے، گریباں میں کبھی

گِریانی: گریہ کرنے والا۔ رونے سے مشابہ۔

کرے انصاف گریباں میں کبھی ڈال کے منہ
مدعی اپنے سخن ہائے گریانی کا

گُریز کرنا: دور دور بھاگنا۔ نفرت کرنا۔

میں تو دل دیتا ہوں کرتا ہے وہ دلدار گریز
ہے عجب جنس کرے جس سے خریدار گریز

گڑھا: مغاک، غار۔

دشتِ غربت میں مرے مر رہنے کو
جو گڑھا آیا نظر وہ گور ہے

گڑھے میں پڑا ہونا: قبر میں مدفون ہونا۔

مردہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا
کیا فائدہ جو روضہ ہے اے مہرباں بلند

گزک کرنا: افیون یا بھنگ پی کر منہ کا ذائقہ بدلنے کے لیے شیرینی کھانا، یا چانڈو مدک وغیرہ پی کر کچھ تر مال چکھنا یا شراب پی کر نمکین یا ترش چیز یا گوشت کی کوئی چیز کھانا۔

اس چشمِ مست کے ہوں تصور میں بادہ کش
کیوں کر کروں گزک نہ ہرن کے کباب کو

گزند پہنچنا: صدمہ پہنچنا۔

نیش عقرب سے زیادہ رات بھر پہنچی گزند

گسستہ عناں: شترِ بے مہار، بجاز، آزاد جو کسی کا کہا نہ مانے اور جو دل چاہے سو کرے، سرکش۔

گسستہ ہوتی ہے ظالم عنانِ اختیارِ دل
مگر تیرے سمندِ ناز کو پھر عزمِ جولاں ہے

گسل: توڑنا، توڑنے والا۔

ثابت قدم ہم اپنی وفا پر جو ہیں سو ہیں
ناسخ ہزار بار وہ پیماں گسل ہوا

گل: چراغ یا شمع کی بتی پر کھرنڈ ایسا نظر آنا۔

نسیمِ باغ ہے دودِ چراغ اب بے دماغی میں
تری فرقت میں ہر گل مجھ کو گویا شمع کا گل ہے

___ **برگ**: پھول کی پتی۔

دیوان بھی ہوا جو، گریباں کے ساتھ چاک
گل برگ اڑتے پھرتے ہیں، باد بہار میں

___ **پیادہ**: بے بُو کا گلاب۔

کبھی جو سیرِ چمن کو وہ نے سوار گیا
گلِ پیادہ یہ سمجھے گلِ سوار آیا

___ **پھولنا**: نئی بات کا ظہور ہونا، طرفہ بات کا انکشاف ہونا۔

گلستانِ شہادت گاہ میں یہ طرفہ گل پھولا
بنایا شاخِ [گل] قاتل نے اپنے دستِ پُرخوں کا

___ **تکیا**: گال کے نیچے رکھنے کے لیے چھوٹے اور نرم تکیے۔

میں وہ بلبل ہوں کہ اے گل! ترے گل تکیوں سے
بوسہ لے لینے کو نکلیں گے مرے پر باہر

___ **خن**: انگیٹھی۔

جائے گل بے یار انگارے نظر آنے لگے
پیش ازیں گلشن جو تھا اب مجھ کو گل خن ہو گیا

___ **داغ**: زخم کا نشان۔

دیے فلک نے مرے سر کو کتنے ہی گل داغ
گلہ نہیں کوئی پاؤں تلے جو خار آیا

___ **دام**: پھولوں کا جال۔

مرا رعنا غزال آ کر، لحد پر، جا نہیں سکتا
کہ ہے گل دام کا عالم، یہاں پھولوں کی چادر میں

___ **دستہ باندھنا**: ڈورے سے پھولوں اور پتوں کو قرینے سے باندھ کر کسی گلاس پر رکھ دینا۔

ترے رخسار کا مضمون جو اے جانِ جہاں! باندھا
تو گویا ہم نے اک گل دستۂ باغِ جناں باندھا

___ **سوار**: بے حد خوش بودار گلاب۔

دوڑے جلو میں ہو کے پیادہ بہ رنگِ گرد
دیکھے گلِ سوار جو اُس نے سوار کو

___ **شکر**: گل قند۔

غیرتِ شیریں ہے او فرہاد! وہ شیریں ادا
گل شکر ہیں ہونٹ، پوریں نیشکر کی انگلیاں

___ **کرنا**: شمع یا چراغ کو بجھا دینا۔

پہلے کر لیتا ہوں گل اپنے سیہ خانے کی شمع
تب کہیں مضمون پاتا ہوں شبِ دیجور کا

___ کھانا: آگ میں گرم کیے ہوئے چھلّے وغیرہ سے ہاتھ اور سینے کو دغوانا۔

جاتی ہیں شاخِ گل مجھ ناتواں کو بلبلیں
کیا ہی خوش اسلوب میں نے اپنے تن پر کھائے گل

___ کھلنا: طرفہ بات کا ظاہر ہونا۔

یہ گل کھلے ہیں تمہارے ہی ہجر میں صاحب
ہمارے دیکھتے ہو داغ، آفریں دیکھو

___ گیر: پھول پکڑنے والا۔

خط کترتا ہے ترا اے شمع زوا حجام آج
کیوں نہ سمجھوں ایک اب مقراض اور گل گیر کو

گلا کاٹ مرنا: خودکشی کرنا۔

اے جاں! کوئی اپنا گلا کاٹ مرے گا
انکا! نہ یوں ناز سے شمشیر گلے میں

___ کاٹنا: خودکشی کرنا۔

مرتے ہیں آپ، گلا کاٹ کے عاشق، اس پر
یہ، دلا! ابروئے خم دار، ہے شمشیر نہیں

___ کٹانا، کٹوانا: قتل ہونا۔

گلا مقتل میں ہم نے کیا مزہ لے لے کے کٹوایا
مگر کھولا ہے قاتل، قدر تو نے، آب خنجر میں

___ گھونٹنا: گلا دبانا۔

عشق سے یہ ہے کہ دم میرا خفا ہوتا ہے
گھونٹتا ہے جو کوئی مست گلا مینا کا

گلاب: ایک خوش بودار پھول جو عموماً ہلکا سرخ (گلابی) ہوتا ہے۔ سرخ، زرد اور سفید رنگ کا بھی ہوتا ہے، گلاب کے پھولوں کا عرق۔

گلشن پہ گر وہ ساقی مے کش کرے نگاہ
بوئے شراب آئے جو سونگھیں گلاب کو

ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراقِ ساقی میں
کہ ہے گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا

___ چھڑکنا: عرق گلاب کے چھینٹے دینا۔

میں غش سے، اس کے چھڑکتے ہی، ہوشیار ہوا
کسی صنم کا پسینہ ہے، یہ گلاب نہیں

___ کھینچنا: عرقِ گلاب کا کشید کیا جانا۔

جو دواں ترے لب سے گوں کو برگ گل سے مثال
کھنچے شراب گلوں سے گلاب کے بدلے

گلابی: شراب رکھنے کی شیشی۔

جامِ مے کیوں نہ رنگِ گل نہ ہنسے
دستِ ساقی میں اب گلابی ہے

گلال: ایک سرخ پھول جس کے اندر سیاہ دھبہ ہوتا ہے، گل لالہ، خشخاش کا پھول۔

آگے تری بہار کے یہ رنگِ گل اڑا
ہیں دامنِ نسیم میں تودے گلال کے

___ اڑانا: سنگھاڑے، جو یا چاول کے باریک پسے ہوئے آٹے میں ابرق یا مختلف قسم کے رنگ ملا کر ہولی کے موسم میں اچھالنا۔

طرفہ ہولی کھیلتا ہے باغ میں وہ رشکِ گل
ہے گلال اُس کو اڑانا روئے گل سے رنگ کا

گلگشت: پھولوں کے درمیان چہل قدمی۔

جان پائے گا چمن اے گل! تری گل گشت سے
ہر شجر میں مرغِ جاں کا آشیاں ہو جائے گا

گلو بُریدہ: گلا یا گردن کٹی ہوا۔

مرغِ گلو بریدہ کی مانند ساقیا!
ہر دم بطِ شراب اُچھلتی ہے ہجر میں

گِلوری: پان بنا کر اس طرح لپیٹ دینا کہ مثلث کی صورت ہو جائے اس مثلث نما پیکر کو گلوری کہتے ہیں۔

رہے گلوری مبارک تمھارے دانتوں کو
بنے ہیں ہونٹ چبانے کو بس ہمارے دانت

گِلہ کرنا: شکوہ کرنا۔

یہی صیاد گلہ کرتا ہے ناسخ! ہر صبح
نالۂ مرغِ گرفتار نے سونے نہ دیا

گلی: کوچہ۔

دوستو! جلدی خبر لینا کہیں ناسخ نہ ہو
قتل آج اُس کی گلی میں کوئی بے چارہ ہوا

گلے تک پانی ہونا: ڈوب جانے کی حالت قریب ہونا۔

وفورِ اشک سے، ہے کیوں گلے تلک پانی؟
ہمارا کاسۂ سر، کاسۂ حباب نہیں

___ کا توڑا: گردن میں سونے کی زنجیر۔

میری گردن کی بھی زنجیر اتروایے آپ
آپ نے اپنے گلے کا جو اُتارا توڑا

___ لگانا: ہم کنار ہونا، سینے سے لگانا۔

پیار کرتا ہوں لگاتا ہوں گلے
ہو گیا اُس کے برابر نامہ بر

___ میں اُترنا: پیٹ میں جانا۔

کیا بادہ کشو نقل سے ہو گی برہم
قطرے ابھی اُترے نہیں دو چار گلے میں

___ میں اٹکنا: پانی یا نوالے کا گلے سے پیٹ میں نہ اُترنا۔

لاغر ہیں ہم ایسے کہ نگل جائے جو چیونٹی
اٹکے نہ ہمارا بدنِ زار گلے میں

___ میں پانی ٹپکانا: دم نکلتے وقت حلق میں پانی چوانا۔

احباب سے مانگوں میں اگر، نزع میں پانی
ٹپکائیں نہ آبِ دمِ شمشیر گلے میں

___ میں پھانسی ہونا: گلے میں ڈالنے والی وہ شے جس سے پھانسی دی جائے۔

ہے ملکِ نصاریٰ میں تمنا یہی ناسخ
پھانسی ہو وہی زُلفِ گرہ گیر گلے میں

___ میں تحریر ہونا: آواز کو گلے میں طرب انگیز کرنا، کنکری کرنا۔

آواز ہے مانندِ مزامیر گلے میں
تحریر ہے گویا تری تقریر گلے میں

___ میں ڈالنا: پیرہن پہننا، لباس پہننا۔

ڈالی اِدھر گلے میں اُدھر ٹکڑے ہو گئی
اے رشکِ ماہ پہنی قبائے کتاں عبث

____ میں زنجیر ڈالنا: مکمل قابو کر لینا۔

تدبیر سے سودا نہ گیا زلفِ پری کا
زنجیر نہ ڈالے کہیں تقدیر گلے میں

____ میں طوق پڑنا: کسی کو باندھنے اور روکنے کے لیے کڑا ڈالنا جو زنجیر سے بندھا ہوتا ہے، اسیر کیا جانا۔ دیوانے کو باندھنا۔

طوق ہالے کا پڑا اُس کے گلے میں کس لیے
چاند بھی شاید اُسی کے عشق میں مجنوں ہوا

____ میں ہاتھ ڈالنا: گردن میں ہاتھ ڈال کر متقاضی ہونا۔

سودا ہے مجھے شیشہ پہ اے بادہ فروشو!
کیوں ہاتھ نہ ڈالوں سرِ بازار گلے میں

گُناہ کرنا: کوئی ایسا فعل کرنا جس کے کرنے کی مذہب میں ممانعت ہو۔

بھلا تکبر و غیبت سے زاہدو! حاصل؟
یہ رند کیا ہی مزے کے گناہ کرتے ہیں

گِنتی: شمار۔

چشمِ محبوب کی تسخیر کو پڑھتا ہوں عمل
گنتی کے واسطے بے وجہ یہ بادام نہیں

گنجِ قارون: قارون کا خزانہ (مجازاً) بہت بڑا خزانہ، بے انتہا دولت۔

جو اُس خورشید رُو کے عشق میں ہاتھ آئے اے ناسخ!
تو ذروں کی طرح دم میں اُڑا دوں گنجِ قاروں کو

گنجفہ: ایک کھیل جو تاش کے پتوں کی طرح کھیلا جاتا ہے۔ تاش کے برخلاف اس کا پتا گول گتے کا ہوتا ہے۔ گنجفے کی آٹھ بازیاں اور چھیانوے پتے ہوتے ہیں اور تین کھلاڑیوں میں کھیلا جاتا ہے۔

کوئی کیا جانے کھلاڑی! کھیلتے ہو کیسے تم؟
بارہا اس گنجفے کو تم نے برہم کر دیا

گندم نما جَو فروش: گندم دکھا کر جو بیچنے والا (اصطلاحاً) جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو، مکّار، دغاباز، فریبی، دھوکے باز۔

کیوں جو فروش کرتے تھے گندم نمائیاں
خود ذوق تھا جناب کو نانِ شعیر کا

گنڈا: دفعیۂ آسیب یا ازالۂ مرض کے واسطے چند کالے دھاگے باہم ملا کر اسم یا افسوں پڑھ کر گلے یا کمر وغیرہ میں باندھنا۔

تب غم سے ہوا یہ حال میرا تیری فرقت میں
کہ گنڈا ضعف سے طوقِ گراں ہے میری گردن پر

گُنگِ مادر زاد: جو بول نہ سکے، بولنے سے معذور، پیدائشی گونگا۔

نطقِ عیسیٰ سے زیادہ ہے اثر میں اُس کی بات
کھول دیتا ہے زباں وہ گنگِ مادر زاد کی

گنگا اُترنا: مشکل کام کو انجام دینا۔

جلد گنگا اتر کہ زیست مری
ہے بسانِ حباب اے قاصد

____ پار: گنگا کی دوسری طرف۔

ہم چلے اپنے وطن کو ہو کے غربت میں فقیر
کشتیِ دریوزہ پر ہے عزم گنگا پار کا

____ میں چراغ بہانا: ہندوؤں کا گنگا کے کنارے چراغ جلا کر بہاؤ پر چھوڑ دینا۔

ہوئے ہیں عکس فگن میرے داغ گنگا میں
کہاں بہاتے ہیں ہندو چراغ گنگا میں

گِننا: خیال کرنا، فرض کرنا، تسلیم کرنا۔

گنتا ہوں سر کو بوجھ میں ناکام دوش پر
رکھتا ہے جب سے تیغ، گل اندام، دوش پر

گنواری باتیں: دہقانوں کی سی باتیں۔

یاد آتا ہے ترا کیا کے عوض کا کہنا
ہائے پھر کب میں سنوں گا وہ گنواری باتیں

گواہ رکھنا: گواہی دینے والوں کو بنا بر تصدیق بہم پہنچا سکنا۔

شام سے تا صبح، فرقت میں نہیں مجھ کو قرار
میں گواہ اے طفل رکھتا ہوں جوان و پیر کو

گور کے کنارے آ لگنا: قریب المرگ ہونا۔

جو وہاں جانے لگا پہنچا کنارے گور کے
رہ رو ملکِ عدم ہیں وہ روانِ کوئے دوست

گورا: صبیح۔

دیکھیے اس گلشن میں گورے سانولے سرخ و سفید
خوب نظارہ کیا گل ہائے رنگا رنگ کا

حسن کو چاہیے انداز و ادا ناز و نمک
لطف کیا گر ہوئی گوروں کی طرح کھال سفید

____ بدن: صبیح رنگ کا جسم۔

گورے بدن پر اُس کے نہیں پیرہن سفید
یہ نسترن سفید ہے وہ یاسمن سفید

____ پنڈا: جسم صبیح، گورا بدن۔

موئے کھل کھل کے گورے پنڈوں پر
ہو کفن، برگِ یاسمن اپنا

____ گورا: حسین و صبیح۔

دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائے گی تجھ پر اگر
گورا گورا جسم نازک سانولا ہو جائے گا

گوسالہ: گائے کا ایک سال کا بچہ، بچھڑا۔ اُس سونے کے بچھڑے کا نام جسے سامری جادوگر نے حضرت موسیٰ کی غیر موجودگی میں جادو کے زور سے منہ سے بولتا ہوا بنایا تھا اور بنی اسرائیل سے اسے پوجنے کے لیے کہا تھا۔

کیا جو عہد موسیٰ سے بجا لایا میں اے ناسخ
بہت گوسالے چلائے نہ چھوڑا میں نے یاروں کو

گوگرد: گندھک۔

اور جو ہو پہاڑ سے جاری
قیر، گوگرد، مومیائی بھی

گولیوں کا مینہ برسنا: بہت زیادہ گولیاں چلائی جانا۔

ہوا ہے رعد برق انداز، میری جان کو ظالم
تری فرقت میں مجھ پر، گولیوں کا، مینہ برستا ہے

گوٹا: طلائی روغن یا طلائی سفوف جس سے کوئی شے مطلا بنائی جائے، افشاں، آبِ زر۔

کیا سنہرا رنگ ہے جو عکس سے
آئینے پر صاف گوٹا ہو گیا

گوندھنا: پانی یا شربت یا دودھ میں مٹی یا میدہ یا کسی چیز کا برادہ ملا کر مسلنا اور ملایا نا۔

کر پسینے سے طلائی نقرۂ زنجیر کو
کالبد تیرا بنایا گوندھ کر اکسیر کو

گہنا: جواہرات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیز یا پھولوں کا گجرا وغیرہ جو زیبائش کے لیے پہنا جائے۔

مل گیا سونے کے گہنوں سے سنہرا جوڑا
رنگ کہتے نہیں اکسیر اسے کہتے ہیں

گیاہ: گھاس۔

جما ہے بزم ستم میں، رقیب سبز قدم
میں کیوں کر اُسے اکھاڑوں، وہ کچھ گیاہ نہیں

گیدڑ بھبکی / بھبکی: محض دکھاوے کے لیے دھمکانے والی حرکتیں۔

تا کجا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں
الغیاث اے شیر یزداں الغیاث

گیندا: ایک قسم کا پھول زرد اور سبزی مائل رنگ کا، گلِ صد برگ۔

دل خوں ہے مرا بہ رنگِ لالہ
گیندے کی روش سے ہے بدن زرد

گیندے کا پھول: گیندا، گلِ صد برگ۔

ہو گئے ہیں پھول گیندے کے تری فرقت میں ہم
غم سے اے گل! زرد ہیں سر تا قدم افگار ہیں

گینڈے کی ڈھال: وہ مذ ور اور موٹا گوشت جو گینڈے کے چاروں شانوں پر ہوتا ہے، جس کو سپر کے کام لاتے ہیں۔

موذی کو بعدِ مرگ بھی آرام ہے محال
کس طرح زیرِ تیغ نہ گینڈے کی ڈھال ہو

گھات میں ہونا: کسی کی فکر و تجسس میں ہونا۔

سرکشی کیا کر رہا ہے گھات میں ہے آسماں!
پنجۂ خورشید میں انداز ہے سرچنگ کا

گھائل: زخمی، وہ کپ تو اجو سرتا پا خون کی طرح سرخ ہو۔

کیا ہے نسبت ماہِ نو کو، ابروئے خم دار سے
تیغ کی صورت ہے پر اس کا کوئی گھائل نہیں

دم بہ دم پڑتی ہے اے تاج! جو شمشیر نگاہ
جو پیک اُس نے اُڑایا بس وہ گھائل ہو گیا

گھٹا: ابر۔

جلد ہو مست، یہی کر رہی ہے شور گھٹا
ساقیا! دیر نہ کر دیکھ تو! ہے زور گھٹا

____ آنا: ابر آنا۔

رات آئی تری فرقت میں جو اے یار! گھٹا
میری آنکھوں کی طرح ہو گئی خوں بار گھٹا

____ برسنا: ابر کا پانی برسانا۔

روتے روتے اشک آنکھوں میں نہیں
ایسی برسی ہو گئی خالی گھٹا

____ٹوپ: پینس یا سکھ پال یا بگھی یا ہودج وغیرہ کا بہت بڑا غلاف جو گرد و غبار اور بارش سے محفوظ رکھنے کے لیے ڈالتے ہیں۔

لازم اُس مینہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے
نہ بھگو دے تری سکھ پال کا سب توڑ گھٹا

____جھومتی آنا: چاروں طرف سے گھٹا کا گھرنا جس طرح کوئی شخص نشے کی حالت میں ہر طرف کو گرتا اور جھومتا ہے۔

جھومتی آتی ہے متوالی گھٹا
ہے یہ مست آج کی کالی گھٹا

____گھرنا: ابر کا چاروں طرف سے آنا۔

سبزہ ہے گل ہیں، گھری ہے دونوں پر کالی گھٹا
رنگِ خط ہے سبز، چہرہ سرخ، ہے گیسو سیاہ

گھٹانا: کم کرنا۔

وصل کی شب ہو چکی احسان کر
اک گھڑی گھٹتے ہیں گھڑیاں گھٹا

گھٹی: بہت سی مصفی و مسہل و ہاضم دواؤں کی پڑیا جو جوش کر کے شیر خوار بچوں کو پلائی جاتی ہے۔

طفلی ہی سے ہے شوقِ شراب آب کی مانند
گھٹی مری پیری میں بھی زنہار نہ چھوٹی

گھر: مکان۔

اتنی مدت سے ہوں میں وادیِ غربت میں خراب
کہ وطن جاؤں تو پاؤں نہ کبھی گھر اپنا

____باہر: گھر کے اندر اور گھر کے باہر، کوچہ و بازار ہر جگہ، دیس پردیس۔

چشمِ عاشق میں برابر ہے ولا گھر باہر
ایک سا جلوۂ معشوق ہے اندر باہر

____برباد کرنا: اثاث البیت کو یا گھر کی دولت کو لٹانا، گھر لُٹانا۔

گھر مرا ایک جنوں تُو نے جو برباد کیا
سیکڑوں خانۂ زنجیر کو آباد کیا

____بنانا: مکان تعمیر کرنا۔

گھر بناؤں خاک اِس وحشت کدے میں ناصحا
آئے جب مزدور مجھ کو گورکن یاد آ گیا

____بند کرنا: شطرنج کی چال میں بادشاہ کو پابند اور مجبور کرنا۔

تعجب کیا کوئی ادنیٰ اگر غالب ہو اعلیٰ پر
پیادے بھی شہِ شطرنج کا گھر بند کرتے ہیں

____بیٹھے پانا: گھر سے باہر نکل کر دوڑ دھوپ نہ کرنا اور کامیاب ہونا۔

گھر میں بیٹھے یار کو جو چاہے پاؤں سو بخیر
جب تلک خانے میں آئینہ ہے بے تمثال ہے

____بیٹھے مول لینا: بازار نہ جانا اور گھر کے دروازے ہی پر سودا خرید لینا۔

گھر بیٹھے ہم نے مول لیا ہے یہ دردِ سر
سودائے عشق کو نہیں بازار سے غرض

____ جلنا: گھر میں آگ لگنا۔

ہوا مشتعل بے طرح عکس تیرا
اب آئینے کا گھر جلا چاہتا ہے

____ چھوڑ دینا: مکان میں بود و باش نہ رکھنا۔

اُس ستم گر کو یہاں تک تو مرے ساتھ ہے ضد
میں نے گھر ڈھونڈ نکالا تو وہ گھر چھوڑ دیا

____ خالی ہونا: مکان کا غیر آباد ہونا۔

اس خرابے میں نہیں ہے کوئی دو دن آباد
آج معمور جو ہیں ہوں گے وہ گھر کل خالی

____ سُونا ہو جانا: مکان سے بہت سے آدمیوں کا نکل جانا اور تھوڑے آدمیوں کا رہ جانا۔

گھر مرا فرقت میں سُونا ہو گیا
گنجِ مدفن کا نمونہ ہو گیا

____ سے باہر آنا: گھر سے باہر برآمد ہونا۔

اپنے جامے [سے] وہیں ہو گئے باہر لاکھوں
گھر سے پوشاک بدل کر جو وہ باہر آیا

____ سے باہر قدم نکالنا: گھر سے باہر جانا۔

باہر قدم نکالیں جو ہم گھر سے کیا مجال
یہ ضعف ہے کہ آپ سے باہر نہ ہو سکے

____ سے نکالنا: گھر میں نہ رہنے دینا۔

جو دعوائے خدائی ہے نکال اغیار کو گھر سے
خدا نے اے صنم! باہر کیا جنت سے شیطاں کو

____ سے نکلنا: گھر سے باہر آنا۔

یہی سبب ہے مرے گھر سے کم نکلنے کا
بہت خیال ہے پیری میں دم نکلنے کا

____ سے نکلوانا: گھر میں نہ رہنے دینا۔

تم نکلواتے ہو جب گھر سے تو ہم دیوانے
تھامے دروازے کی زنجیر کھڑے رہتے ہیں

____ کاٹے کھانا: مکان میں دل گھبرانا، مکان میں جی نہ لگنا۔

بے یار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شہتیر جو لگا ہے وہ اژدر سے کم نہیں

____ گھر: خانہ بہ خانہ، اِس گھر سے اُس گھر اور اُس گھر سے اِس گھر اور یوں ہی مسلسل۔

ترے جویا ہیں اے محبوب یہ بھی
پھرا کرتے ہیں گھر گھر چاند سورج

____ لینا: مکان کو خرید کر یا کرائے پر لے کر بود و باش کرنا۔

میں ناتوان تا نہ وہاں تک پہنچ سکوں
لیتا ہے گھر وہ اپنے لیے میرے گھر سے دُور

____ میں بیٹھنا: کہیں نہ جانا۔

گھر میں اب چین سے بیٹھوں کہ وہ سودا نہ رہا
گردشِ کوچہ و بازار سے کچھ کام نہیں

____ میں پاؤں رکھنا: مکان میں داخل ہونا۔

مجال کیا کہ ترے گھر میں پاؤں میں رکھوں
یہ آرزو ہے، مرا سر ہو تری چوکھٹ ہو

____ میں قدم رکھنا: مکان میں داخل ہونا۔

تیرے گھر میں نہیں جاتے جو قدم
کیا مرے تلوے جلا کرتے ہیں

گھڑی: ساعت۔

وصل کی شب ہو چکی احسان کر
اک گھڑی گنتے ہیں گھڑیالی گھٹا

____ پہاڑ ہونا: ایک ایک لمحے کا گزرنا مشکل ہونا۔

جو گھڑی ہے نظر آتی ہے مجھے ایک پہاڑ
ہیں غضب فرقت محبوب کی بھاری راتیں

گھڑیالی: گھڑیال بجانے والا۔

وصل کی شب ہو چکی احسان کر
اک گھڑی گنتے ہیں گھڑیالی گھٹا

گھسیٹنا: کسی جانب کھینچ کر لے چلنا۔

جب میر گھسیٹا مر گئے ہائے
ہر ایک نے اپنے منہ کو پیٹا

ہاتف نے کہی یہ اس کی تاریخ
افسوس کہ موت نے گھسیٹا

گھل گھل کر مر جانا: کسی غم میں تحلیل ہو کر فنا ہو جانا۔

مر گیا گھل گھل کے ناسخ! آدمی کیا دیکھیے
لے گئے آخر ملک اس کا جنازہ دوش پر

گھلنا: تحلیل ہونا۔

ایسا گھلا ہوں کاکل پیچاں کے عشق میں
ہر استخوان شانہ کا دندانہ ہو گیا

گھنگرو: کسی دھات کے جوف دار گول دانے (خول) جن کے اندر کنکر یا دانے ڈالے گئے ہوتے ہیں اور حرکت سے چھن چھن کی آواز دیتے ہیں۔ پازیب وغیرہ میں لگے ہوتے ہیں۔

جی اُٹھے مردے ہزاروں جس کے گھنگرو کی صدا
واسطے زندوں کے لایا، موت کا پیغام، رقص

گھنگھور گھٹا: گہری گھٹا۔

آگ برسے، تو نہیں جائے عجب، فرقت میں
ہے [یہ] وہ دل سوزاں، نہیں گھنگھور گھٹا

گھورنا: کسی کو دیر تک بغور دیکھنا۔

ہم گھورے ہی جائیں گے تو ہر چند خفا ہو
ٹلنے کی نہیں ایسی ہے اس وقت اڑی آنکھ

گھوڑا چمکانا: گھوڑے کو تیز رو کرنا۔

چمکاتے ہی جاتا ہے زمیں سے جو فلک پر
سب کہتے ہیں خورشید درخشاں ہے یہ گھوڑا

____ ران کے نیچے ہونا: گھوڑے کی سواری ہونا۔

رکھتا ہے قدم فخر سے اب چرخ بریں پر
سلطان زماں کے جو تہ راں ہے یہ گھوڑا

گھوڑے کی گردنی: وہ کپڑا، کمبل جو گھوڑے کی گردن پر ڈالتے ہیں۔ بالاپوش اسپ کو کہتے ہیں۔

وہ ماہ ہے ٹو کہ چاندنی سی
تیرے گھوڑے کی گردنی ہے

گھونٹ: اس قدر پانی یا شربت یا دودھ جو ایک مرتبہ پیا جا سکے۔

پیاس میں یاد جو شبیر کی آئے ناسخ
گھونٹ کیوں کر نہ لہو کے ہوں دمِ آب مجھے

گھونگھٹ: دوپٹے کے جھرمٹ کا سرے ایک بالشت کے قریب نیچے ہونا جس میں چہرہ چھپا رہے۔

کس قدر گھونگھٹ میں تاباں ہے وہ روئے آتشیں
روشنی ایسی چراغِ زیرِ داماں میں نہیں

ل

لات چلانا: زور سے لات مارنا۔

ہاتھ اُٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پاؤں

لاتحصیٰ: جس کا احاطہ نہ کیا جا سکتا ہو۔

نہیں محصور لطف ہائے خدا
کہ یہ ہیں لاتعد و لاتحصیٰ

لاتعد: جس کا شمار ممکن نہ ہو۔

اور بھی حکمتیں ہیں اس کے سوا
حکمتیں لاتعد و لاتحصیٰ

لاسا: لیس دار شے جس میں کوئی چیز چمٹ جائے، چڑیوں کا شکار کرنے کے لیے بھی اسے استعمال کرتے ہیں۔

چھٹے ہے لاسا سی جو لائی شراب
پاؤں اپنے مے کدے میں جم رہے

لاشہ اُٹھانا: کسی کا جنازہ اٹھانا۔

ہمیشہ زیرِ بار اپنی محبت میں زمانہ ہے
اُٹھاتے ہیں جو مجھ کو وہاں انھیں لاشہ اُٹھانا ہے

لاف زنی کرنا: شیخی بگھارنا، ڈینگ مارنا، بڑے بول بولنا۔

حسن کی لاف زنی کرتے ہیں وہ چاٹ کے خاک
کب بھلا حسنِ قبول اس قدر اکسیر میں ہے

لافتیٰ: کوئی تو جوان نہیں مگر (علی)۔ ''لافتیٰ الا علی'' کی طرف اشارہ۔

گواہ اس پہ ہے سورۂ ہل اتیٰ
وہ بے مثل ہے دال ہے لافتیٰ

لاکھ: بہت زیادہ، کتنا ہی۔

لاکھ کافر کو کیا تو نے مسلماں ناسخ
ہے یہ افسوس کہ تو آپ مسلماں نہ ہوا

—— پر بھاری ہونا: غالب اور لاثانی ہونا۔

گرچہ ہے فکرِ سخن خاطرِ ناسخ کو گراں
لاکھ پر، تو بھی ہے، یہ شاعرِ کامل بھاری

لاگ: عداوت، رنجش۔

دوست سے ان دنوں لگا ہے جو دل
کسی دشمن سے مجھ کو لاگ نہیں

لال: ایک قسم کا چھوٹا طائر جو سرخ رنگ اور خوش آواز ہوتا ہے، اس کے لال پروں پر سفید بُندکیاں ہوتی ہیں، سرخ رنگ۔

صیاد! کیا ہی رنگِ حنا کا اثر ہے واہ!
لالوں سے کم نہیں ہیں عصافیر ہاتھ میں

یہ پھنک رہا ہے مرا جسم آتشِ غم سے
کہ طوق بھی مری گردن میں لال رہتا ہے

___ بھبھوکا: نہایت سرخ۔

ہو جائیں خوب لال بھبھوکا سے ہاتھ پاؤں
مہندی لگا کے باندھیے پتے چنار کے

___ لال: سرخ۔

یہ لال لال بھلا نشہ کے کہاں ڈورے
تمھاری آنکھیں جُدا دیدۂ غزال جُدا

___ ہونا: تمازتِ آفتاب سے یا آگ کی آنچ سے سرخ ہونا، غصے میں منہ تمتمانا، برافروختہ ہونا۔

کیا! لال ہوئی ہیں مری زنجیر کی کڑیاں
پڑتی ہے غضب! وادیِ وحشت میں کڑی دھوپ

غصے سے وہ گل جو لال ہو گا
ہو جائے گی ساری انجمن زرد

لالچ: طمع۔

حُسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر
اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا

لالی: سُرخی۔

روزِ ناسخ کا تو نقشہ ہو چکا
اب شفق کی بھی دکھا لالی گھٹا

لالے ہونا: کسی امر کا مشکل ہونا، مشکل درپیش ہونا۔

تجھ پر اے رشکِ چمن! نرگس اگر بیمار ہے
باغ میں لالے کو اپنی زیست کے لالے ہوئے

لامع: روشن، چمکیلا۔

سب براہین تجھ میں ہیں واضح
آشکارا و واضح و لامع

ان میں ایک آفتاب لامع ہے
دہر بھر پر، یہ روز طالع ہے

لائی: شراب خانے کی غلیظ مٹی یا گاد، لیس دار کالا کیچڑ۔

مسجد میں کس طرح سے قدم رکھوں واعظا!
چپٹی ہے لائی خانۂ خمار پاؤں میں

لاتجزّی/لاتجزا: جس کے ٹکڑے نہ کیے جاسکیں۔

تیغِ قاتل سے تمنا ہے یہ زخموں کی مجھے
کہ ہر اک جزوِ بدن لا تجزّی ہووے

لآلی: موتی۔ (لؤلؤ کی جمع)۔

دیکھتے ہی خندۂ دنداں نمائے یار کو
رشتۂ نظارہ بس سلکِ لآلی ہو گیا

لب پر آہ ہونا: آہ کرنا، اُف کرنا۔

ہوئی [ہے] مجھ کو، جرس سے یہ بات اب ثابت
شکستہ دل جو ہوا، اُس کے لب پر آہ نہیں

___ خشک ہونا: تشنگی کا غلبہ ہونا۔

میری آنکھیں روتی ہیں ناسخ! اسی افسوس میں
آہ ہم تر ہوں لب آلِ پیمبر خشک ہو

___ ہلنا: کچھ کہنا۔

پھر ہوا ضبطِ فغاں دشوار اے ناسخ! مجھے
پھر قیامت زا ہوا ہلنا لبِ خاموش کا

لبادہ: لباس، جاڑے کے موسم میں لباس کے اوپر کا ڈھیلا ڈھالا پنڈلی تک لمبا جامہ، جُبّہ۔

ہیں پاؤں تک جو بال ترے سر کے اے جنوں
جاڑے میں ہو گیا ہے لبادہ سمور کا

لَبَن: دہی، لسی، چھاچھ۔

تھے انگلیوں سے کوثر و تسنیم موج زن
نہرِ لبن ہوا قدحِ شیر ہاتھ میں

لپٹ کر رونا: ہم بغل ہوکر رونا۔

رویا لپٹ کے میں تو، لگا کہنے ہنس کے یار
مانندِ ابر برق ہے تیرے کنار میں

___ کر سونا: ہم آغوش ہوکر سونا۔

کیا چین ہو محبوب سے سوؤں جو لپٹ کر
دن رات دعا ہے کہ کہیں آئے زمستاں

زعم میں اپنے لپٹ کر یار سے سویا میں رات
دن ہوا تو تکیۂ پہلو نظر آیا مجھے

لپکا: چسکا، عادت۔

جان جب تک ہے یہ لپکا ہے نظر بازی کا
کہ رگِ جاں ہے جسے تارِ نظر کہتے ہیں

لتاڑنا: ملامت کرنا، خراب و پامال کرنا۔

گیا میں عالمِ وحشت میں جب سیرِ بیاباں کو
لتاڑا شیرِ قالیں کی طرح شیرِ نیستاں کو

لَٹ: منجملہ بہت سے بالوں کے چند بالوں کا مجموعہ، ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے بالوں کی لڑی۔

لٹک آئی جو بازو پر کوئی لٹ زلفِ پیچاں کی
کیا سونا سوگند اُس نے، ترے سونے کے جوشن کو

لَٹَک آنا: آویزاں ہوکر کسی جگہ آ جانا۔

لٹک آئی جو بازو پر کوئی لٹ زلفِ جاناں کی
کیا سونا سوگند اُس نے، ترے سونے کے جوشن کو

لَچَک: نرم شے کی خمیدگی کی صفت۔

گلوں کی شاخ کو لچکاتی ہے نسیم عبث
کہ یاد ہے کمرِ یار کی لچک ہم کو

لچکانا: نرم چیز کو جھکانا۔

گلوں کی شاخ کو لچکاتی ہے نسیم عبث
کہ یاد ہے کمرِ یار کی لچک ہم کو

لَچَکنا: نرم شے کا جھکنا۔

خرام میں جو لچکتا ہے قد نزاکت سے
کرے نہ بند کمر کو یہ پیچ و تاب جدا

لدُنّی: فطرت/قدرت کی طرف سے عطا کردہ علم۔

علی تھا عالمِ علمِ لدنی
علی تھا کاشفِ سرِ سلونی

لذّت: مزہ ملنا۔

ملتی ہے عاشق کو لذت فرقتِ معشوق میں
اختیاری جبر ہے سرخاب سے سرخاب کا

لڑکپن: بچپن، طفولیت۔

جنوں تھا مجھ کو جب میں طوق منت کا پہنتا تھا
پری زادوں سے ناسخ عشق ہے مجھ کو لڑکپن سے

لڑکھڑانا: پاؤں پھسلنا۔

لڑکھڑاؤں گا عروج نشہ میں تو دیکھنا
ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خم گردوں ہوا

لطف: خوبی، اچھائی، نکتہ یابی۔

اے مفضل! کیا بیان و عیاں
سبب لطف خلقت انساں

—— اُٹھانا: مزہ اُٹھانا۔

لطف اُٹھاؤں جو وصل جاناں کا
اتنی طاقت مرے بدن میں نہیں

لعنت برسنا: لعنت کی بوچھاڑ ہونا، ہر شخص کا لعنت کرنا۔

برسے لعنت دشمنانِ مرتضیٰ کی خاک پر
ہر برس بارانِ رحمت کا وہاں امساک ہے

لقوے کا آزار: بیماری، جس میں منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

کیا ہی! منہ کرتا ہے ٹیڑھا دیکھتا ہے جب مجھے
کردے، یارب! روئے دشمن، لقوے کا آزار، کج

لکڑی مارے سے پانی جدا نہیں ہوتا: باہمی مخاصمت سے رشتہ داری و یگانگی میں فرق نہیں آتا۔ ہم جنس کی مفارقت کسی بلا یا آفت سے نہیں ہوتی۔

کسی بلا میں نہیں چھوٹتے، جو ہیں ہم جنس
کہ چوب مارے سے ہوتا نہیں ہے آب جُدا

لکھوٹا: (لاکھا کی تصغیر) کسی ڈبے پر لاکھ کی مہر کرنا۔

واں لب گوہر فشاں پر پان کا لاکھا نہیں
ہے حفاظت کو لکھوٹا دُرجِ مروارید پر

لکھے موسیٰ پڑھے خدا: ایسا بدخط لکھنا کہ جو اپنے سے زیادہ فائق ہو وہی پڑھ سکے کیونکہ موسیٰ پیغمبر تھے اُن سے بالاتر خداوند کریم کی ذات ہے جو پیغمبروں کا بھی خالق ہے۔

تصویرِ صنم میں کر اے کلکِ ازل!
پنہاں ہے نگ سے یا نگہ کا ہے خلل؟

جز عالمِ غیب کون جانے یہ راز؟
لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے مثل

لگا: تعلق، نسبت۔

بیاں کیا ہو سکے عمرِ رواں کی مجھ سے چالاکی
کہ اس تو سن سے لگا ہے نہ ترکی کو نہ تازی کو

لگاوٹ: عاشقوں کو اپنا گرویدہ کرنے کے لیے معشوقوں کی حرکات، چرب زبانی۔

نہ لگ چلوں میں کبھی اب یہ جی میں ٹھانی ہے
تری طرف سے ہزار اے پری! لگاوٹ ہو

لن ترانی: "تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا" حضرت موسیٰ کے حوالے سے تلمیح جب اُنھوں نے ذاتِ باری تعالیٰ کا جلوہ دیکھنے کی خواہش کی تھی۔ یہاں مراد لاف و گزاف و تکبر کی باتیں کرنا ہے۔

منزلت اپنی تُو اے آتش کے پرکالے! نہ بھول
بندہ عاجز ہے خدا کو لن ترانی چاہیے

لَنْدَن: انگلستان کا دارالسلطنت۔

گریہ ہے ترسا بچوں کے غم میں، ناسخ جوشِ اشک
کیا تعجب، غرق، ہو جائے جو لندن، آب میں

لُنْڈھانا: رقیق چیز کو بہا دینا۔

محتسب بے رحم نے ایسے لنڈھائی ہے شراب
ہو گئی ہے آج راہ خانۂ خمار بند

لَنکا: جزیرۂ سراندیپ۔

حویلی ہو گئی لنکا کی طرح اے یار! سونے کی
تیرے پرتو سے ہوتی ہے گلی دیوار سونے کی

لَنگر کرنا: جہاز یا کشتی کو ٹھہرانا۔

جوشش مضموں سے طوفاں زا ہوئی ناسخ! یہ بحر
کشتیِ طبعِ رواں کو ہم نے اب لنگر کیا

لَنگڑوانا: کسی کے پاؤں کا لنگ کرنا۔

جلوہ فرما تو اگر ہو گا تو ہو گی طرفہ سیر
بزم سے بھاگے گی لنگڑواتی ہوئی اے یار! شمع

لو: کلمۂ زائد جو حُسنِ کلام کے واسطے کبھی کبھی بولا جاتا ہے۔

بے گنہ کرتا ہے اے ناسخ! ہزاروں کے وہ خوں
دوسرا دنیا میں لو چنگیز خاں پیدا ہوا

لوٹنا: غلطاں ہونا۔

اُس پری کے کوچے میں لوٹیں گے ہم دیوانہ وار
سایۂ دیوار کا ہم کو اثر ہو جائے گا

لُوکا: آگ کا شعلہ۔

چار خط میرے کیے ہائے تلف
کہیں لوکا لگے دشمن کو شتاب

لوکشف: اگر وہ معاملہ ظاہر کرے، اللہ رب العزت کی طرف سے کسی چیز کا بذریعہ الہام و کشف معلوم ہونا، کشف: تصوف کی ایک اصطلاح۔

تمام اُس پر اسرار تھے منکشف
ولا ہیں یہی معنی لوکشف

نیرِ اعظم سمائے یقیں
لوکشف شرح ماجرائے یقیں

لوہار: آہن گر، حداد۔

جنوں اپنا زبردست اس کے آگے کیا ہیں زنجیریں
خطا اس میں لوہاروں کی نہ کچھ تقصیر لوہے کی

لوہے میں ڈوبا ہونا: اسلحہ آہنی وزرہ بکتر سے خوب مسلح ہونا، یا اُن جملہ آلات آہنی میں جو قیدی کو پہنائے جاتے ہیں گرفتار ہونا مثلاً طوق، زنجیر، بیڑی وغیرہ سب پہنے ہونا۔

وہ دیوانہ ہوں سر سے پاؤں تک ڈوبا ہوں لوہے میں
بنانی چاہیے مانی میری تصویر لوہے کی

لہر: موج۔

ابھی پھیلائے لہروں کی طرح سے ہاتھ مرجاں بھی
اگر اُترے نہانے کو وہ بحرِ جود پانی میں

____ آ جانا: خیال آنا، میلانِ طبع ہونا۔

آ جائے اُس کو لہر، ادھر آنے کی کہیں
لہریں گنا کروں میں کہاں تک کنارِ گنگ

لہریں گننا: بے کار کام کرنا۔

آ جائے اُس کو لہر، ادھر آنے کی کہیں
لہریں گنا کروں میں کہاں تک کنارِ گنگ

لہو پینا: کڑھنا، غم کھانا، خون جلانا۔

کیا غمِ ہجر بھلا کم ہے لہو پینے کو
ہوں وہ مجنوں کہ مجھے حاجتِ فصاد نہیں

___ تھوکنا: تپ دق یا مرضِ سل ہو جانا جس میں مریض لہو تھوکنے لگتا ہے۔

ساقی بغیر میں یہ لہو تھوکتا نہیں
منہ سے شراب وصل نکلتی ہے ہجر میں

___ ٹپکنا: خون کے قطرے گرنا۔

ساقی! ٹپک رہا ہے لہو، ہجرِ یار میں
منہ شیشۂ شراب کا ناسور ہو گیا

___ چھوٹنا: خون کا داغ لگا نہ رہنا۔

دیکھنا! قاتل نہ چھوٹے گا کبھی میرا لہو
حلقۂ زنجیر ہیں جوہر تری شمشیر کے

___ خشک کرنا: کسی کو انتہائے رعب، رنج یا دل آزاری سے لاغر کر دینا۔

لہو سارے بدن کا کر دیا ہے خشک فرقت نے
مگر اے آہ تجھ سے خشک آنسو ہو نہیں سکتا

___ خشک ہونا: خون سوکھ جانا، غم یا خوف سے جسم میں خون نہ رہنا۔

خشک غم سے لہو ہوا ناسخؔ!
کیا کہوں شعر تر جدائی میں

___ رونا: خون کے آنسوؤں سے رونا۔

رات ہولی کی جو آئی تو لہو رو رو کر
راہِ جاناں سے عجب رنگ میں مَیں ڈوب آیا

___ سفید ہونا: بے مہری و سنگ دلی ہونا۔

کیوں ہو نہ جائے اہلِ جہاں کا لہو سفید
الفت کا کر گیا ہے جہاں سے فرار رنگ

___ کا پیاسا ہونا: کسی کے قتل کرنے کی تدبیر و خواہش کرنا۔

پیاسا، رہے ہمارے لہو کا، یوں ہی رقیب
تلوار کی طرح ہو، اگر غرق، آب میں

___ نکلنا: زخم کا خون دینا۔

فرقتِ ساقی میں نکلے گا لہو جائے شراب
اب دہانِ شیشہ زخموں کا دہن ہو جائے گا

لے: لو۔

آج سے وحشت فزوں ہر روز ہے
لے، مبارک ہو! دلا! نوروز ہے

___ اُڑنا: کسی کو ساتھ لے کر پرواز کرنا۔

جذب میرا لے اڑا جو رات کو تیرا پلنگ
اے پری رُو! صاف اورنگِ سلیماں ہو گیا

لیالی: (لیل کی جمع) راتیں۔

عاشق روئے لیالی ہوں میں دیوانہ مزاج
سنگ زن کیوں نہ ہر اک طفلِ دبستاں ہووے

لیث: شیر، اسد۔

ان ضعیفوں کا حال کر تو نظر
مکڑی میں لیث میں تامل کر

لیزم ہلانا: ورزش کا ایک لچک دار آلہ جس میں لوہے کی زنجیر اور بہت سی کٹوریاں پڑی ہوتی ہیں اور اسے ہلانے میں چھم چھم بولتی ہیں۔ پہلوان اور کسرتی آدمی اس کو ہلا ہلا کر جسمانی کسرت کرتے ہیں۔

مجھ سے ہلواتا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کے
اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو مگدر اٹھا

م

ماتھا: پیشانی۔

پھوڑ ڈالا ہے سر اپنا بت سے تیرے عشق میں
برہمن کے ماتھے پر سرخی نہیں سیندور کی

ماجرائے یقیں: قابلِ یقین بیان، احوال یا واقعہ۔

نیرِ اعظم سائے یقیں
لو کشف شرح ماجرائے یقیں

مار ڈالنا: جان سے ہلاک کرنا، قتل کرنا۔

چشمۂ خورشید کا، چشمۂ حیواں کرے
ورنہ یا رب مار ڈالے گی شب فرقت ہمیں

___ رکھنا: نابود کرنا، غائب کر دینا، بے بس کر دینا۔

تیرے آگے نہ چلے جان سیہ مار کے پیچ
زلف پیچاں نے اُسے مار رکھا مار کے پیچ

___ گیری: سانپ پکڑنے کا عمل، فن۔

کہا کچھ کان میں اور چھو لیا گیسوئے شب گوں کو
کہاں تاثیر ایسی مار گیری میں ہے افسوں کو

مارا پڑنا: کشتہ ہونا، اس قدر نقصان اُٹھانا کہ جان پر صدمہ ہو۔

یا رب! وہ دن دکھا کہ تری تیغ قہر سے
ماری پڑے یہ حرص مجھے ہو غزائے حرص

___ جانا: قتل کر دیا جانا۔

کہتے ہیں مارا گیا، بے جرم، تیغ یار سے
کوچۂ قاتل میں، ناسخ نام، جو بے چارہ تھا

مارے: کی وجہ سے، کے باعث۔

جبیں کیوں کر برہمن مارے سجدوں کے نہ گھس ڈالیں
ہوا ہے تیرے سنگ آستاں سے ہر صنم پیدا

ماسکہ: معدے کی وہ قوت جو غذا پر عمل کرتی ہے۔

قوتِ جاذبہ ہے اوّل اگر
دوسری ماسکہ ہے باور کر

مالا: چند دانے ڈور کے حلقے میں پروئے ہوئے وہ نشان جو تکوار پر ہوتا ہے۔

تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے
اے پری! مالا سروہی کا، یہ مالا ہو گیا

مانجھی: ملاح، ناخدا۔

بتاؤ مانجھیو! تم کو قسم ہے گنگا کی
کدھر وہ کھیل رہے ہیں شکار مچھلی کا

ماندہ پڑنا: عاجز ہونا، بیمار ہونا۔

دشت میں ماندہ پڑا ہوگا کہیں سائے کے ساتھ
بڑھ گیا آگے ہزاروں کوس میں ہم زاد سے

مانگ: سر کے بالوں کے بیچ کی سیدھی لکیر جو بالوں کو دائیں بائیں تقسیم کرتی ہے۔

مانگ سب کہتے ہیں جس کو سانپ کی ہے وہ لکیر
کینچلی مُوباف ہے اور اُس کی چوٹی مار ہے

مانی: ایک قدیم مشہور رومی نقاش ومصور مانی، مجوسیوں میں مانوی فرقے کا بانی، ارژنگ نامی کتاب اس کی تصنیف بتائی جاتی ہے۔

کھینچتا تھا وہ بہت قامتِ جاناں کی شبیہ
حال آخر کو کیا دار نے کیا مانی کا

ماوا/ماوائے: گھر۔ لوٹ کر آنے کی جگہ۔

عقل سے خالی ہے، خُم خانے سے ہے جس کو گریز
خُم وہ ہے ناسخ! کہ ماوائے فلاطوں ہو گیا

تُو یہ حالات کر دے اُن سے عیاں
ہیں یہ ماوائے وحشیانِ جہاں

ماہِ تاباں: چمکنے والا چاند، پورا چاند، ماہِ تمام۔

آگے اُس خورشیدِ تاباں کے جو ہوتا ہے خجل
ماہِ تاباں ابر سے کہتا ہے جلدی آڑ کر

ماہیانِ چشمۂ خورشید: (ماہی کی جمع ماہیان) سورج میں نظر آنے والی مچھلیاں۔

ماہیانِ چشمۂ خورشید آتی ہیں نظر
مچھلیاں بالے کی ہیں یا عارضِ پُر نور پر

مایُحتاج: جس کی حاجت ہو (ضرورتِ انسان کی چیزیں)۔

ایک کا ایک کو کیا محتاج
کہ نہ ہو احتیاج مایحتاج

کہ ہر اک کو خدا نے مایحتاج
کر کے پیدا دیا بہت سا رواج

مآل: انجام، نتیجہ، خاتمہ۔

عارضِ جسم و مال کرتا ہے
خیریت پر مآل کرتا ہے

مُباح: جائز، حلال۔

کیا عجب گر مے کشی ہو، عہدِ پیری میں مُباح
شرب واکل طفل ہے، منہ میں اگر، دنداں نہیں

مبارک باد دینا: کسی سے کہنا کہ فلاں بات تم کو مبارک ہو۔

روک لے، اِک بات کی بات اپنے دست و تیغ کو
دے لیں اے قاتل! رقیبوں کو مبارک باد ہم

مُبتَدَعات: (مبتدع کی جمع) بدعت، نئی نئی باتیں۔

یونہی پیدا ہوتی ہیں مبتدعات
ایسی چیزیں ہیں اصل مخترعات

مُبتَہِج: شاداں۔

مبتہج تھا بہت ، بہت مسرور
ہوئی حاصل مسرتِ موفور

مُبدِع: نئی بات یا چیز پیدا کرنے والا۔

یہ چراگاہ ہے یہ مزرع ہے
یہ مکان و محل کا مبدع ہے

جب کہ بے جان کا بھی ہو صانع
کیوں نہ جان دار کا ہو پھر مبدع

مُبرَوص: برص زدہ، اس بیماری کا حامل جس میں جلد کے رنگ کے خلیے کام نہیں کرتے اور کھال سفید ہو جاتی ہے۔

حُسن ہے چیز دگر، رنگ ہے گورا تو کیا
یوں تو مبروصوں کے بھی ہوتے ہیں اندام سفید

مُبصِر: بصارت والا، دیکھنے والا۔

گلابی کامری کا ہے تو ہم ہر مبصر کو
لہو میرا نہیں جو چھوٹتا شمشیرِ قاتل سے

مُبطِل: باطل کرنے والا، غلط ثابت کرنے والا۔

کہتے کافر، ملاحدہ بے پیر
دیکھو ہوتی ہے مبطل تدبیر

مُتَداوِل: ہاتھوں میں پھرنے والی چیز، مروج۔

اُن زمانوں میں ، ہیں گزشتہ جو
متداول نہ اس طرح ہوئے ہو

مُتَدَبِّر: تدبیر کرنے والا۔

متفکر کو ہے یہی عبرت
متدبر کو ہے یہی عبرت

مُتَرَصِّد: امید رکھنے والا۔

مال ہوتا ہے جو کسی کا فنا
مترصد ہے پھر بھی ملنے کا

مُتَّسِق: منظم، مرتب۔

متسق ہیں امور صالح سے
وفق ہے تحکم سے مصالح سے

مُتَسَلِّی: مطمئن، تسلی پایا ہوا، خوش۔

کروں اس شبہ کا جواب بیاں
متسلی ہوں سُن کے تا انساں

مُتَضَرِّر: جسے نقصان ہوا ہو، جس کو ضرر یا صدمہ پہنچا ہو، جس کے چوٹ لگی ہو۔

یہ دلائل ہوا ہے ثابت یوں
متضرر ہوں آپ ، غیر بھی ہوں

متضرر نہ ہو دماغ کبھی
گُل نہ ہو عقل کا چراغ کبھی

مُتَضَرِّع: رونے والا، عاجزی کرنے والا۔

متضرع رہیں حضورِ خدا
کہ نہ جائے یہ نعمتِ عظمیٰ

مُتعال: بزرگ، بڑا۔

کس نے کتے کو یہ سکھائے خصال
بجز خداوند ایزدِ متعال

دیکھ تدبیر ایزدِ متعال
عین حکمت ہے گریہ اطفال

بجز خداوند قادر متعال
دوسرے سے یہ حکمتیں ہیں محال

مُتعالی: بزرگ، بڑا، بلند۔

کوئی پوچھے اگر ہیں کیا معنے
متعالی لطیف ہونے کے

مُتفطِّن: ذہین، خیال رکھنے والا، لحاظ والا۔

متفطن کیا ہے لوگوں کو
سمجھیں تا نفع ادویہ جو ہو

مُتَفَکِّر: فکر کرنے والا (غور کرنے والا)۔

متفکر کو ہے یہی عبرت
متدبّر کو ہے یہی عبرت

مُتَکَفِّل: ضامن، کفیل۔

متکفل امور کا کس نے
آدمی کو کیا ہے سوچ اسے

متوالا: نشے میں سرشار و مست، بھاری پتھر جو کسی کے ہلاک کرنے کو پہاڑ پر سے لڑھکاتے ہیں۔

بنا دے شیشۂ مے اُس کو بھی آتے ہی متوالا
جو پھینکے مے کدے میں محتسب سنگ فلاخن کو

متوالی گھٹا: وہ گھٹا جو برسنا ہی چاہتی ہو۔

جھومتی آتی ہے متوالی گھٹا
ہے یہ مست آج کی کالی گھٹا

متوالے لگانا: پتھر لڑھکانا۔

ہے کشو خوب آج متوالے لگانا چاہیے
محتسب آتا تو ہے ذرہ لیے تعزیر کو

مِٹنا: بے نشان ہونا۔

کسی کے مٹانے سے مٹتا ہوں کوئی؟
ترے کوچے میں نقش دیوار میں ہوں

مٹی خراب رہنا: پریشان و سرگرداں و برباد رہنا۔

ناسخ! رہی جو دُور، کسی جلوہ گاہ سے
مٹی رہی خراب، ہمارے غبار کی

___ خراب کرنا: خاک اُڑانا، کسی چیز کو خراب کرنا، بگاڑنا۔

بنتا جو جامِ بادہ تو ہوتا میں رند شاد
سبحہ بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی

___ دینا: میت کو قبر میں اُتارنے کے بعد حاضرین کا تھوڑی تھوڑی مٹی لے کر قبر میں ڈالنا۔

کوئی مر جائے تو ممسک ہاتھ سے مٹی نہ دے
خود جو ہو بیمار بنوا کر ورق کھا جائے زر

___ عزیز ہونا: دفن کیا جانا، عزیز و اقارب یا کسی پسندیدہ شخص کے ہاتھوں دفن کیا جانا۔

مٹی مری عزیز ہوئی بارے خاک کو
کیا گور نے بغل میں لیا مجھ کو پیار سے

مُٹھی: انگلیوں اور انگوٹھے کا اکٹھا ہو کے بھنچا ہوا ہونا۔

کُھل گئی ہے جس سے مُٹھی پنجۂ خورشید کی
اِس قدر پُر نور ہیں اُس فتنہ گر کی انگلیاں

مثال دینا: وجہ شبیہ دیکھ کر کسی کو کسی شے سے تشبیہ دینا۔

کس طرح دوں چاہِ کنعاں سے بھلا اُس کو مثال
عکسِ یوسف بھی ترے چاہِ ذقن پر بار ہے

مثلِ حاتم: عرب کے ایک قبیلے کا سردار جو اپنی سخاوت کی وجہ سے بہت مشہور ہوا اور حاتم طائی کہلایا، یہاں مراد حاتم کی طرح۔

نام رہ جاتا ہے دنیا میں تواضع کے سبب
اپنی قامت کو خمیدہ مثلِ حاتم کیجیے

مَثوبَت: صلہ۔

بعض اشرار کی عقوبت کو
اور ابرار کی مثوبت کو

مَجبول: پیدا کیا ہوا، جبلت کیا ہوا۔ جبلت/فطرت میں شامل۔

حق تعالیٰ نے کس طرح یہ بات
کی ہے مجبولِ طبعِ حیوانات

مُجرا: مودبانہ سلام۔

ہر روش پر تیرے ہی مجرے کو
کھڑے ہیں باندھ کر قطار درخت

مَجلس بَرہَم ہونا: محفل بکھر جانا، محفل اُجڑ جانا۔

کیا بادہ کشو محفل مے ہو گئی برہم
قطرے ابھی اُترے نہیں دو چار گلے میں

مِجمَر: انگیٹھی، وہ برتن جس میں خوشبو پھیلانے والی یا دھونی دینے والی چیزیں جلاتے ہیں، اگردان، عوددان، بخور۔

پارہ ہائے دلِ سوزاں مری آنکھوں میں نہیں
نکلے ہیں روزنِ مجمر سے یہ اخگر باہر

اے شعلہ صفت! روزنِ مجمر کی طرح سے
رہتی ہے ترے روزنِ دیوار میں گری

مَجوف: جس کا پیٹ یا جوف بڑا ہو، بڑے پیٹ والا، (اندر خالی جگہ ہو) دبیز۔

پھر مجوف اسے بنایا ہے
جب ہوا جوف بوجھ، پھر کیا ہے

مُجھ میں دَم نہیں: نہایت ناتواں ہوں۔

سانس لے سکتا تھا وہ مجھ ناتواں میں دم نہیں
کیوں نہ سب مجھ کو کہیں مجنوں کی یہ تاثیر ہے

مجھے کیا: مجھے مطلب نہیں، پرواہ نہ ہونا، غرض نہ ہونا، تعلق نہ ہونا۔

نخلِ بُریدہ ہوں مجھے کیا برگ و بار سے
شاخِ شکستہ ہوں نہیں مطلب بہار سے

____ کیا ہوا ہے: میری کیا حالت ہو گئی، میں کس حال میں مبتلا ہوں۔

پوچھ اے ناسخ نہ کچھ میری اُداسی کا سبب
آپ میں دن رات حیراں ہوں ہوا ہے کیا مجھے

مچھلی: ماہی، بازو کے اندر کا کسی قدر اُبھرا ہوا گوشت، مچھلی کی صورت کا کان میں پہننے والا زیور۔

عبث وہ کھیل رہے ہیں شکار مچھلی کا
کہ رشک ہے یہ دلِ بے قرار مچھلی کا

بے قراری کا ہوں پُتلا مثلِ موج اے بحرِ حسن
کیوں نہ ہر بازو کی مچھلی ماہیِ بے آب ہو

بوسے لیتی ہے ترے بالے کی مچھلی اے صنم!
ہے ہمارے دل میں عالم ماہیِ بے آب کا

___ کا چارہ: وہ چیز جو کانٹے میں لگا کر مچھلی کا شکار کرتے ہیں۔

لگا لے کانٹے میں ٹکڑا کوئی مرے دل کا
جو چارہ چاہیے اے گل عذار مچھلی کا

مُحاذات: مقابلے، آمنا سامنا ہونا۔

یہ محاذات ضروری اے دانا!
کہ ثوابت سے انتزاع ہوا

مُحاذی: مقابل، رُوبرُو۔

ایک اک دل میں ہیں کئی سوراخ
تو محاذی ہیں شش میں بھی سوراخ

محاسن: داڑھی۔

تھی محاسن گردِ روئے پاک پر
جس طرح سے ہالہ ہو گردِ قمر

مُحاق: چاند کا گھٹاؤ، قمری مہینے کے آخری سیاہ ترین ایام۔

یہ جو ہے گاہ بدر و گاہ ہلال
ہیں محاق و خسوف و نقص و کمال

خورشید مثلِ ماہ ہے گویا محاق میں
روزِ فراق بھی شبِ دیجور ہو گیا

مَحال: (محل کی جمع) مقامات۔

ہیں محالِ تمتعِ انساں
نزہت ان میں ہے آدمی کی عیاں

مُحَبَّت کرنا: چاہنا، پیار کرنا۔

دل کو دل سے راہ ہو ایسی محبت کیجیے
اپنے گھر کا اُس کے گھر میں اس طرح در توڑیے

مُحتَبَس: مقید، روکا ہوا، بند کیا ہوا۔

جوفِ انساں میں وہ حرارت ہے
محتبس ہے خدا کی قدرت ہے

مُحتَرِز: احتراز کرنے والا، بچنے والا، پرہیز کرنے والا۔

متمتع راستی سے ہوں اکثر
محترز ہوں مفتروں سے بشر

مُحتَمَل: احتمال والا، احتمال کیا ہوا، امکانی، مشکوک۔

اور یہ بھی ہے محتمل ہوتا
کہ مراد اس سے ہو یہی گویا

پس یہی محتمل ہوا اب تو
کہ صفت اس کلام کی یوں ہو

مَحرُور: گرم، بخار میں مبتلا۔

مثلِ موسیٰ ہو مسیحا کو ید بیضا نصیب
ہاتھ لگ جائے اگر میرے تنِ محرور سے

مَحرُوم پھرنا: مایوس پلٹنا، خالی ہاتھ لوٹنا، مراد پوری نہ ہونا۔

دہن ہے چشمۂ آبِ بقا، خط خضر ہے اُس پر
پھرا جو دل مرا محروم یہ گویا سکندر ہے

___ چلنا: مایوس پلٹنا، خالی ہاتھ لوٹنا، مراد پوری نہ ہونا۔

مرے گھر سے چلا محروم جب چور
کہا میں نے رہا مجھ پر ترا قرض

___ رکھنا: حاجت پوری نہ ہونے دینا۔

سخت دل جو ہیں اُنھیں محروم رکھتا ہے فلک
بیضۂ فولاد سے بچہ کہاں پیدا ہوا

مَحفِل تہ و بالا ہونا: محفل بگڑ جانا، محفل گرم کرنا، جلسہ عروج پر ہونا۔

محفل تہ و بالا ہوئی اے طفلِ مغنّی!
جائے رگِ گردن ہے بم و زیر گلے میں

___ سے اُٹھانا: محفل میں نہ بیٹھنے دینا۔

محفل سے اُٹھانے کا، جب قصد کیا اُس نے
دانستہ میں غش لایا، تزویر اسے کہتے ہیں

___ سے اُٹھنا: محفل سے چلا جانا۔

ہو صفائے دل کے آگے خاک آئینے کی قدر
میری محفل سے مکدّر ہو کے اسکندر اُٹھا

مُحَقَّرہ: (محقّر کی تانیث) حقیر، معمولی، کم حیثیت۔

کب امورِ معظمہ کی مثال
ہے امورِ محقّرہ سے محال

مِحَک: کسوٹی۔

محک سے ہو دوچنداں جس طرح حسنِ زرِ خالص
سنہرا رنگ چہرے کا چمک اُٹھا ہے گیسو سے

مُحکَم: مضبوط۔

جسم جان دار ہوتے ہیں محکم
قوتیں پاتے ہیں بوجہ اتم

مَحمِل: آلۂ باربرداری، اُٹھانے کا آلہ۔

اور بھی اس میں لطفِ صنعت ہے
طرفہ تر محملِ تجارت ہے

مِحنَت بَرباد: محنت رایگاں (ضائع) کرنا۔

کس ضعف میں خط لکھا ہے اے بادِ مراد
للہ نہ کرنا مری محنت برباد

مَحو ہونا: مٹنا۔

فقر سے ایسی مری خاطر کو ہے چسپیدگی
محو، اعضا سے نشانِ بوریا ہوتا نہیں

مَحُوط: گھومنے والی جگہ، گھومنے والا کمرہ، گھرا ہوا، جس کے گرد دیوار ہو۔

روشنی خانۂ محوط کی
دور سے کس طرح نظر آئی

مخترعات: (اختراع کی جمع) نئی نکالی ہوئی چیز۔

یوں ہی پیدا ہوئی ہیں مبتدعات
ایسی چیزیں ہیں اصل مخترعات

مخذول: ذلیل کیا ہوا، خوار۔

تھا عجب چیز ماتی مخذول
ہے عجب کی جگہ وہ نامعقول

ہوئے دارین میں عدو مخذول
حق نے منصور کر دیا ہم کو

شکر اے ناسخ کہ میں منصور ہوں
جو علی کا ہے عدو مخذول ہے

مُخطّط: خوب صورت، حسین۔

تمھارے روئے مخطط کا منہ چڑاتے ہیں
یہ مہر و ماہ، پری رو! گہن کے پردے میں

مَدّ: وہ لمبا خط جو فرد حساب میں یا عرض داشت میں داہنی طرف سے بائیں طرف کو عرض کاغذ پر کھینچا جاتا ہے اور اس کے نیچے سے حساب یا مضمون شروع کیا جاتا ہے۔

قاصد! یہ کہیو! غور سے عرضی کو دیکھیے
مد ہے شبیہ آپ کی زار و نزار کی

سُرعت ایسی تھی کہ تامدِ نگاہ
اک قدم میں قطع کرتا تھا وہ راہ

مَدار: آکھ/آک۔

آوارہ یوں ہوا و ہوس میں ہیں پیر جی
جس طرح اُڑتی پھرتی ہے بڑھیا مدار کی

___ کی بڑھیا: آکھ/آک ڈوڈے میں سے نکلے ہوئے روئیں جو ہوا میں اُڑتے ہیں۔

آوارہ یوں ہوا و ہوس میں ہیں شیخ جی
جس طرح اُڑتی پھرتی ہے بڑھیا مدار کی

مُدام: ہمیشہ، دائم، متواتر، مسلسل، لگاتار۔

دودھ ہی کی رہے غذا جو مدام
جسمِ اطفال میں نہ ہو احکام

مُدّت میں: بہت عرصے میں۔

ناسخ بڑا غبی ہے خدا جانے کس طرح
مدت میں ایک نام ترا یاد ہو گیا

مُدّتوں: عرصہ دراز تک۔

اشنان کشن جی نے کیا ہے جو مدتوں
اب تک اُسی اثر سے ہے رنگِ چمن کبود

___ سے: زمانہ دراز سے۔

ہے یوں ہی مدتوں سے حسینوں کا دور دور
کچھ آج سے زمانے میں دورِ قمر نہیں

مُدرَک: جس کا ادراک کرنا ممکن ہے، جو ادراک میں آیا ہو۔

یہ جو کہیے کہ ربِ ارض و فلک
نہیں ہوتا ہے عقل سے مدرک

مدھم: ماند، بے رونق۔

تیرے ناخن کے برابر ہو سکیں کیا ماہ رُو
حُسن میں کرتا ہے مدھم یہ ستارا چاند کو

مَرچلنا: مرنے کے قریب ہونا، حالت پتلی ہونا، مرنے سے کچھ روز پیش تر کمزور اور نحیف ہو جانا۔

مر چلا ہوں اُمید واری میں
ایسی ہاں سے، وہ، کرتے کاش، نہیں

___ رہنا: کہیں جا کر بہت دیر تک نہ آنا۔

روئے جاناں دیکھ کر جیتا ہے کون
مر رہا جا کر مرا ہر نامہ بر

مرا: میرا کا مخفف ہے۔

زبس کہ ہے جوشِ داغِ ہجراں، ہوا مرا سینہ باغِ رضواں
برائے گل گشت جائے غلماں، خیال پھرتا ہے اک حسیں کا

مراد پوری ہونا: مقصد حاصل ہونا۔

خدا سے کب ہوئی پوری مراد ظالم کی
چھپایا باغِ ارم کو کیا جو در پیدا

مُراء: کھانا ہضم ہونا۔

دوسرا ہے چنے لفظ غذا
نام مشہور ہے اسی کا مُراء

مُرتاض: ریاضت کرنے والا، سرسبز و شاداب جگہ، حسین و جمیل، سدھایا ہوا شخص، سرکش نفس کو تابع دار بنانے والا۔

کعبے سے کم نہیں ہے وہ مرتاض حاجیو!
قدِ خمیدہ صورتِ محراب ہو گیا

مرتبہ بلند ہونا: رتبہ عالی ہونا۔

کیوں نہ مژگاں سے رہیں ابروئے خم دار بلند
[illegible]

مَرتع: چراگاہ۔

حسینوں کی لگی رہتی ہیں آنکھیں سبزۂ خط پر
بجا ہے گر اسے کہیے غزالوں کا یہ مرتع ہے

مَرتے دَم: آخری وقت، حالتِ نزع میں۔

انسان دل میں کہتے ہیں حیرت سے مرتے دم
تنہا عدم کو ہم چلے دنیا میں سب رہے

مُرجھانا: افسردہ کرنا۔

اے عندلیب ہیں تیرے گل ہائے باغ کیا
مرجھائے میری آہ گلِ آفتاب کو

مُردہ/مردا/مردار: سیسے اور رانگ سے بنایا گیا مرکب۔

گچ و زرنیخ و سرب و مردا سنگ
سرمہ جس سے بنائیں آسیا سنگ

___ کر دینا: کسی عارضے کا انسان کو ناتواں و بے حس و حرکت کر دینا۔

ناتوانی نے کیا، مُردہ، مجھے جیتے جی
پیرہن تن پہ ہے، مانندِ کفن، ان روزوں

مَرزُوق: جنھیں رزق دیا گیا ہو (یعنی مخلوق)، جسے غذا دی گئی ہو، خوش قسمت، شاد، فن سے مستفیض۔

جتنے روئے زمیں کے تھے مرزوق
جتنے روئے زمیں کے تھے مخلوق

اُس میں مرزوق کی فلاح نہیں
[illegible]

مُرغِ قبلہ: مرغ کی شکل کا نشان جو قبلہ نما کے اندر قبلہ کی سمت ظاہر کرنے کو نصب کیا جاتا ہے۔

آرام سے وہی ہے، جو پھیرے خدا سے منہ
دیکھو ہے مرغِ قبلہ نما، اضطراب میں

مَرگھٹ: شمشان، وہ مقام جہاں اہلِ ہنود کے مُردے جلائے جاتے ہیں۔

جلاؤ غیروں کو مجھ سے جو گرمیاں کر کے
تمھارے کوچے میں تیار ایک مرگھٹ ہو

مَرمَر: بڑی دشواری سے۔

ہجر میں مر مر کے جب کاٹا شبِ دیجور کو
سمجھے ہم کافور میت صبح کے کافور کو

مَرنا: عاشق ہونا، فدا ہونا، کسی امر کا خواہاں ہونا۔

کون ہے وہ نہیں مرتا جو تیری قامت پر
کیوں نہ ہر سروِ چمن قامتِ بے جاں ہوتا

لوٹتے ہیں خاک میں آنکھیں لگی ہیں سوئے بام
مرتے ہیں معراج پر افتادگانِ کوئے دوست

مَروارید: وہ گول دانے جو سیپی کے اندر سے نکلتے ہیں، موتی، دُر، گوہر، زیورات اور دوا میں مستعمل۔

واں لبِ گوہر فشاں پر پان کا لاکھا نہیں
ہے حفاظت کا لکھوٹا درجِ مروارید پر

مِروحہ: پنکھا (راحت کی چیز)۔

عہدۂ حیدر سے ملے مروحۂ جنبانی کا
ہوئے جبریل کے اس واسطے شہپر پیدا

___ جنباں: ہلتا ہوا پنکھا، جنبش میں پنکھا۔

رات دن ہے یہ مروحۂ جنباں
کبھی سستی ہو، ممکن اس سے کہاں

مَرْوَہ: ایک خوشبودار گھاس کا نام، ایک خوشبودار پھول کا نام۔

سینہ مروہ ہے، دل صفا ان کا
موجِ زم زم ہے بوریا ان کا

مَرہم رکھنا: زخم پر مرہم لگانا۔

آفتاب و صبح کا عالم دلِ زخمی میں ہے
داغِ غم چمکا جو رکھا مرہم کافور کو

___ کی بتّی: وہ بتی دوا کی جو زخم کے قرحے میں مواد صاف کرنے اور زخم کا التیام کرنے کی غرض سے رکھی جاتی ہے۔

مرہم کی بتی بنتی ہے بتی چراغ کی
سوزش یہ آج تک مرے داغِ کہن میں ہے

مُرید ہونا: کسی مرشد کی بیعت کرنا۔

کرتے ہو اہلِ زمیں پر ظلم مثلِ آسماں
نوجوانو! ہو گئے ہو کیا مرید اس پیر کے

مزاج برہم کرنا: ناراض کر دینا۔

یہ دلِ نالاں جو ہے مانندِ شانہ چاک چاک
مثلِ زُلف اس نے مزاجِ یار برہم کر دیا

___ برہم ہونا: ناراض ہونا۔

لائی نادانی سے بوئے گُل صبا جو صبح صبح
کیا مزاجِ کاکُلِ شب رنگ برہم ہو گیا

____ پوچھنا: حال احوال دریافت کرنا۔

گو نہیں پوچھتے ہرگز وہ مزاج
ہم تو کہتے ہیں ، دعا کرتے ہیں

____ کیسا ہے: طبیعت کا حال پوچھنا۔

ناسخ یہی تجھ سے پوچھتا ہے
کیسا ہے مزاجِ یار قاصد

مزامیر: منہ کے باجے، مُرلیاں، عبرانی بانسریاں یا سارنگیاں، الغوزے وغیرہ؛ (مجازاً) مطربوں کے سب ساز۔

حقہ کشی میں بھی ہیں خوش آوازیاں بتو!
نیچے نہ کہیے ہیں یہ مزامیر ہاتھ میں

مَزبَلَہ: گندگی ڈالنے کی جگہ، گھورا، کوڑی۔

بد تر ہے مزبلے سے بھی دیکھیں جو کھول کر
ظاہر میں معبدے سے بھی بہتر ہے شانِ گور

مَزج: ملنا، ملانا، دل لگی۔

مزج اخلاط ہے سبب اس کا
اور کوئی سبب ہے کب اس کا

کون سی طبع ، بے شعور کی اصل
مزج اخلاط کر دیا بے وصل

مَزرَع: کھیت، وہ زمین جو قابلِ کاشت ہو۔

خط جو نکلا ہے ترے منہ پہ پڑی ہے میری آہ
سبز مزرع ہوگیا ہے برق کی تاثیر سے

مَزروعات: پیدا کیے ہوئے۔

جانور بھی ہیں اُس کی مخلوقات
بے زباں بھی ہیں اُس کی مزروعات

مُزمِن: دیرینہ، کہنہ۔

اُن کے تن موردِ ضرر ہوتے
مزمن امراض بیشتر ہوتے

مزہ آنا: لطف معلوم ہونا۔

ملی فراق میں کیسی ہی نعمتِ عظمیٰ
مزا نہ خاک ہمارے مراق میں آیا

____ پڑجانا: چسکا پڑ جانا۔

پڑ گیا ہے شراب کا جو مزا
ہے مرے ذائقے کو پانی تلخ

____ دینا: لطف دینا۔

موذیوں پر قہر یا رب لطف سے خالی نہیں
کیا! مزا دیتا ہے لٹنا خانۂ زنبور کا

____ ملنا: لطف ملنا۔

زندگی کا کوئی دم مجھ کو مزا مل جاتا
مرے زخموں پہ جو قاتل نمک افشاں ہوتا

مزے کا: دل چسپ۔

بھلا تکبر و غیبت سے زاہدو! حاصل؟
یہ رند کیا ہی مزے کے گناہ کرتے ہیں

____ لوٹنا: بہت لطف اُٹھانا۔

خواب میں سارے مزے وصل کے ہم لوٹتے ہیں
بند آنکھیں ہیں مگر بند کوئی کام نہیں

مژگاں: پلکیں۔

خجلتِ دندانِ جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا

مِس: تانبا۔

آہک و مس و زیبق و قلعی
مثل فولاد و آہن اور کئی

مَسا: شام، شام کا وقت۔

اُس سے سب پر ہے نعمت عظمیٰ
لوگ غافل ہیں اُس سے صبح و مسا

مَساس: جسم کا لمس، مس کرنے سے ہے، جسم اور بعض اعضا پر ہاتھ پھیرنا۔

رہ گیا میں مسوس کر دل کو
کب منیر مجھے مساس ہوا

مَست ہونا: نشے میں سرشار ہونا، پُرشہوت ہونا۔

جلد ہو مست، یہی کر رہی ہے شور گھٹا
ساقیا! دیر نہ کر دیکھ تو! ہے زور گھٹا

مُسترشِد: مرید، ہدایت چاہنے والا۔

خدا ہے اگر مُرشدِ مصطفیٰ
تو حیدر ہے مسترشدِ مصطفیٰ

مُستَمسَک: چنگل میں آیا ہوا، جھپٹا مارا ہوا، (مجازاً) ثبوت، دلیل۔

نظر سے جو پوشیدہ ہو آفتاب
تو عالم ہو مستمسکِ ماہتاب

مُستَنبِط: کرنے والا، چننے والا، چھانٹنے والا (مجازاً)، اخذ کیا گیا (اخذ شدہ)۔

بادۂ جنت سے مستنبط ہوا یہ مسئلہ
باغ میں اے محتسب! کیوں کر نہ ہوں مے خوار ہم؟

مُستَوی: صحیح اعضاء والا۔

بچہ پیدا ہو مستوی الخلقت
پائے وہ جنس نوع کی صورت

مستی ٹپکنا: حرکات و سکنات سے جوشِ جوانی ظاہر آنا، پُرشہوت ہونا۔

مستی ٹپک رہی ہے سراپائے یار سے
موجیں شراب کی ہیں قبا پر اتو نہیں

مُسَخَّر: تسخیر کیا ہوا، قابو یا گرفت میں لیا ہوا۔

اُس پری رو کے مسخر کرنے میں حیران ہوں
ورنہ آساں جانتا ہوں دیو کی تسخیر کو

مُسکرانا: تبسم کرنا۔

مسکرائے ہو تو اِک بوسہ بھی دو ہونٹوں کا
جاں بہ لب ہوں مرے مرجانے کا سامان کرو

مَسلَخ: مذبح، ذبح خانہ، وہ جگہ جہاں جانوروں کو ذبح کر کے ان کی کھال کو اُتار کر صاف کیا جائے۔

صحنِ گلشن پر گمانِ مسلخ قصاب ہے
بے فراقِ یار میں مجھ کو پنجرے کی آب ہے

خاک ہم مسلخ عالم کا تماشا دیکھیں
ہستی اپنی نگہِ دیدۂ قربانی ہے

مُسلمان کرنا: غیر مذہب کے انسان کو کلمہ پڑھا کر حلقۂ اسلام میں شامل کرنا۔

لاکھ کافر کو کیا تو نے مسلماں ناسخ!
ہے یہ افسوس کہ تو آپ مسلماں نہ ہوا

مسند: فرش یا چوکی، تخت وغیرہ پر بچھایا ہوا غالیچہ، چادر یا سوزنی وغیرہ، تکیہ گاہ۔

بہت پھولو نہ مسند پر ندیموں کی خوشامد سے
یہاں ملتا ہے عہدہ مدح خواں کو نوحہ خوانی کا

مَسہری: ایک قسم کا پلنگ جس کی پٹیاں چوڑی اور نقشی ہوتی ہیں پائے کرسی کے پائے کی طرح بلند ہوتے ہیں ہر پائے کی چوٹی پر ایک حلقہ آہنی بھی نصب ہوتا ہے تاکہ اُس میں ڈنڈے لگا کر چھپر کھٹ بنا سکیں سرہانے اور پائنتی بالشت بھر کا اونچا کٹہرا بنا ہوتا ہے۔

اجل کے آتے ہی سونا پڑا ہے خاک میں غافل!
بس اِک دم میں مسہری ہو گئی بے کار سونے کی

مِسّی: سنون، دانتوں پر ملنے کے لیے ماجو پھل، لوہ چون اور توتیا وغیرہ کو پیس کر بنایا ہوا سیاہ سفوف۔

مسّی سے ہو رہا ہے جو اُس کا دہن کبود
یاں سنگ کودکاں سے ہے سارا بدن کبود

___ کی دھڑی: مسّی کی سیاہی کا ہونٹوں پر جما ہونا۔

یہ روئے کہ شرمندہ کرے اودی گھٹا کو
دیکھے جو نہ دم بھر تری مسّی کی دھڑی آنکھ

___ لگانا: دانتوں اور لبوں کو سنون کی مالش سے کسی قدر سیاہ تاب کرنا۔

لوں اب تو بوسے شوق سے پنہاں رہیں گے نیل
مسّی لگا کے یار نے مجھ کو دکھائے ہونٹھ

___ ملنا: دانتوں پر سنون کی مالش کرنا۔

مل کے مسّی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیروں کو نیلم کر دیا

مَشام: سونگھنے کی حس۔

یا زلف کی بو سے تھا معطر یہ مشام
یا مار سیہ کرتے ہیں آ کر بدبو

مُشَبّک: جالی دار چیز، چھلنی۔

تیرِ غم سے دل، مشبک ہو کے، ایسا خوش ہوا
سمجھے ہم کوئی درِ جاناں میں روزن ہو گیا

مُشتری: خریدار۔

نقد آمرزش فقط کیا، دو مجھے کچھ اور بھی
تم ہوئے جو مشتری یاں نرخ عصیاں بڑھ گیا

مُشتمِل: جڑا ہوا، ملا ہوا۔

خوار ہے نکلا جو کوئی صحبتِ ہم جنس سے
جب تلک دریا سے قطرہ مشتمل ہے پاک ہے

مَشحُون: بھرا ہوا، پُر۔

اکثر آیات میں یہ ہے مضمون
اکثر آیات اس سے ہیں مشحون

مشغلہ ہونا: کسی کام میں مصروف ہونے کا ذریعہ ہونا۔

بیڑیاں حدّاد پہناتے ہیں میرے پاؤں میں
کوئی دم دستِ جنوں کو مشغلہ ہو جائے گا

مشغوف: جس کے دل میں بات بیٹھ گئی ہو شغف رکھنے والا، عاشق، دیوانہ۔

طاعتِ حق میں وہ رہے مصروف
عمل نیک پر رہے مشغوف

مشغول رہنا: کسی کام کو کرتے رہنا۔

اپنے کاموں میں رہو مشغول تم اے غافلو!
اُس کی باتوں پر نہ جاؤ ناسخ اک دیوانہ ہے

مشک بار ہونا: کستوری برسانا مراد خوشبو بکھیرنا ہے۔

جو وصف لکھنے لگا میں خدنگِ مژگاں کے
تو خامہ صفحے سے تا زیر مشک بار ہوا

مَشک بھرنا: مشکیزہ چرمی میں پانی یا اور کوئی مائع بھرنا۔

بھر کے مشکیں آبلوں کی، اب پلا دیجے سبیل
پڑ گئے ہیں پیاس سے، کانٹے، زبان خار میں

___ دانہ: مشک، ہرن کے ناف میں برادے اور دانے کی شکل میں ہوتی ہے۔ اُس دانے کو مشک دانہ کہتے ہیں۔

میں نے ڈالا ہے جو ڈورا موئے زلفِ یار کا
مشک دانہ ہے مری تسبیح کا جو دانہ ہے

___ نافی: کستوری ہرن کی ناف سے نکلنے والی مشک۔

مرے زخموں کی وہ تدبیر سے اک دم نہیں غافل
منگائے مشکِ نافی گر نمک داں ہوگئے خالی

مُشکیں کسنا: کسی کے دونوں بازوؤں کو پیچھے باندھ کر اوّل بے بس کرنا اور پھر چار چوٹ کی مار مارنا۔

گنہ گار اب جو میرا بال بال آیا نظر ناسخ!
وہ اپنی کاکلِ مشکیں سے مشکیں میری کستا ہے

مُشَوّش ہونا: تشویش، فکر، پریشانی، تردد میں مبتلا ہونا۔

دیکھیے کیا ہو عشق میں ناسخ
دل مرا ان دنوں مشوش ہے

مَصرُوف رہنا: کسی کام میں مشغول رہنا۔

تا رہیں سجدۂ معبود میں ناسخ! مصروف
سر سے اس واسطے ہوتے ہیں سب انساں پیدا

مُصطَلَق: بنو المصطلق۔ عرب کا ایک قبیلہ۔

تھی جو قومِ مُصطلق واں زشت کام
صولتِ اسلام سے بھاگے تمام

مُصیبت نہ بھولنا: سختی کا یاد رہنا۔

کبھی مصائب دشتِ جنوں نہ بھولوں گا
تمام نوکِ زباں ماجرائے خار ہوا

مُضغہ: لوتھڑا، گوشت کا ٹکڑا۔

تجھ کو مضغے سے کر دیا انسان
کبھی بچہ، کبھی ہوا تو جوان

مضمون باندھنا: خیال کو شعر میں نظم کرنا۔

دیوان میں سادی ہی جگہ چھوڑ دی میں نے
مضمون یہ باندھا تری نازک کمری کا

___ بندھنا: کوئی خیال یا مطلب نظم کیا جانا۔

بندھ سکے مضموں نہ میری وحشتِ پُر زور کا
مثلِ سودائی کوئی باندھے اگر زنجیر سے

___ سوجھنا: کوئی بات یا نکتہ اچانک ذہن میں آنا۔

سوجھے مضموں جو بیاضِ رُخِ جاناں کے مجھے
ہو گیا رنگِ مرکب دمِ تحریر سفید

مُطرِب: گانے والا، موسیقار۔

بین کی آواز دل کش اس قدر ہوتی نہیں
کر رہی ہیں سحر اُس مطرب پسر کی انگلیاں

مُطلّا: سنہری، طلائی، زرّیں، مُذہّب۔

جو چُنتے ہیں پیشانی پر آپ افشاں
یہ صفحہ مطلا ہوا چاہتا ہے

معالم: نشانات، علامات، نشانیاں، عالم، دنیا، جہان۔

ہوں زرہ پوشِ معالم تیرے جوہر کے مقر
تیغ ساں کردے جو خوں خوارِ فلک عریاں مجھے

مُعاملہ: لین دین۔

سیم و زر ہے معاملوں کے لیے
ہیں جواہر کہ خلق جمع کرے

مُعجزہ کرنا: قوتِ انسانی سے باہر کام کرنا۔

چھوڑ کر چہرے پہ زلفیں معجزہ اُس نے کیا
ایک پل میں بڑھ گئی رات اور دن کم ہو گیا

مُعذّب: عذاب پانے والا، عذاب کیا ہوا (پہنچایا ہوا)۔

جائے بے توبہ دارِ دنیا سے
[illegible] معذب عذابِ عقبیٰ سے

مُعذُور رکھنا: عذر کو تسلیم کرنا اور عذر کرنے والے سے پھر کچھ تعرض نہ کرنا۔

چومتے ہی لب مے گوں کو جو لپٹا تجھ سے
رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا

مَعنی: مطلب، مراد۔

معنی یہ ہیں کہ باغ میں ہم مے کشی کریں
جنت میں جو شراب خدا نے حلال کی

مُغتنم: غنیمت، شمار کیا ہوا، قابلِ شکر۔

کوئی دمِ فرصت جسے مل جائے سمجھے مغتنم
رہ گیا ہے جس نے رکھا کام کل پر آج کا

مَفاصل: جسمانی ہڈیوں کے جوڑ۔

ہوں رگیں یا مفاصل و اعماق
نہیں ان کو نفوذ کرنا شاق

مُفت میں: بے فائدہ۔

سر پھوڑ کے سودائی نے کیا مفت میں دی جان
تھی کاٹنی فرہاد کو شاپور کی گردن

مُفرط: گھٹانے والا۔

جو مفرط علی کی محبت میں ہیں
بلا شبہ راہِ شقاوت میں ہیں

مُفسِدا/مُفسدہ: وجہ، خرابی، جھگڑا۔

ناخنِ فکر سے نادان تُو دل ریش ہے کیا؟
مفسدہ کچھ بھی نہیں مصلحت اندیش ہے کیا؟

مُفسدی: خرابی والے۔

جب کہ رہتے تمام بے محمل
مفسدی دو تھے اس میں اے عاقل

مُفصّل: واضح، تفصیلی، جزئیات کے ساتھ، وضاحت کردہ۔

دور ہوں لیکن مفصل ہے عیاں سب حالِ یار
یہ تصور کشف ہے اعجاز ہے اشراق ہے

مُفلس رہنا: بے زر رہنا، محتاج رہنا۔

جو ہیں حسین وہ مفلس کبھی نہیں رہتے
گلوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے دیکھو زر پیدا

مُقابل ہونا: سامنے ہونا۔

مقابل آپ کی آنکھوں سے آہو ہو نہیں سکتا
انھی کے آگے جادوگر سے جادو ہو نہیں سکتا

مُقادیر: مقدار کی جمع۔

ہیں مقادیر کی جو تمثلات
بے مقدر یہ ہوتے ہیں دن رات

مُقاربت: قرب، قربت، نزدیکی۔

نر جو وقتِ مقاربت پھاندے
تو نہ دشوار ہو جماع اُسے

مَقبرے کی جالی: وہ سوراخ دار دروازے یا غرفے جو مقبروں کی دیواروں میں بنائے جاتے ہیں۔

آسمان پر نظر جو کی شب ہجر
سمجھے ہم مقبرے کی جالی ہے

مقبلان: (مقبول کی جمع) قبول کیا ہوا، مانا ہوا۔

ساتھ لے تو ان کو وقتِ ابتہال
ہیں یہ چاروں مقبلانِ ذوالجلال

مَقبوح: خراب، بُرا۔

احقر ان کو ہوئے مشبہ یہ
نہیں مقبوح جانتے کہ وہ مہ

مُقتضا: چاہا ہوا، مقصد، مطلب۔

مصلحت کا ہے مقتضا ایسا
کہ اسی طرح بعض ہوں پیدا

مُقدّر میں ہونا: تقدیر میں ہونا، قسمت میں ہونا۔

ہے مقدر میں، جلوں داغِ فراقِ یار سے
جاتا تھا جل بجھوں گا شعلۂ رخسار سے

مقر: جائے قرار، مسکن، جائے بود و باش۔

ہوں زرہ پوشِ معالم تیرے جوہر کے مقر
تیغ ساں کر دے جو خوں خوارِ فلک عریاں مجھے

عیش ماہی یہاں کہاں ہے
یہ محل و مقرِ ماہی ہے

مُقر: اقرار کرنے والا، ماننے والا۔

جو ہیں اتباعِ مانی نقاش
وہ خدا کے مقر ہیں وہ اوباش

عجز و تقصیر کے ہوئے ہیں مقر
صنع تقدیر کے ہوئے ہیں مقر

مِقراض: قینچی۔

خط کترتا ہے ترا اے شمع رُو! حجام آج
کیوں نہ سمجھوں ایک اب مقراض اور گل گیر کو

مُقَلِّب: حالت کو پلٹ دینے والا، کیفیت یا صورت کو بدلنے والا۔

ہے مقلب قلوب کا جو خدا
کیا! ہو دل پر اختیار اپنا

مُقَنَّع رماہِ مقنع: وہ چاند جو حکیم ابن عطا معروف بہ ابن مقنع نے اجزائے سیمابی کی ترکیب سے بنا کر شہر نخشب کے قریب ایک کنویں سے ہر شب چار مہینے تک نکالا تھا (وہ کانا تھا اس لیے چہرے پر مُقَنَّع (نقاب) ڈالتا تھا ماہِ نخشب، ماہِ سیام۔

غرور اوج دو روزہ کا عبث ہے تجھ کو اے اسفل!
میں مثلِ ماہِ گردوں ہوں، تو مثلِ ماہِ مقنع ہے

مُقَوِّم: سیدھا رکھنے والا۔

سب مقوم ہیں سب مدبر ہیں
جو مصالح ہیں سب وہ ماہر ہیں

مُقَیَّش: سونے چاندی سے بنا ہوا چپٹا تار۔

چاہیے مقیش اُس مہ رو کی جوتی کے لیے
چرخِ گردن پر اب اے خورشید زریں تار کھینچ

مَکارِہ: (مکرہ کی جمع) رنج، مشکلات، مکروہات، کراہت کی باتیں یا امور۔

ان مکارہ سے پاتے ہیں وہ نجات
دونوں عالم میں پاتے ہیں درجات

مَکْنُون: چھپا ہوا۔

پسینہ اپنے ماتھے کا نہیں جھاڑا ہے انگلی سے
یہ اُس بے قدر نے توڑا ہے سلکِ دُرِ مکنوں کو

مُکھڑا: چہرہ۔

اے پری! مکھڑا ملا ہے کیا ہی پیارا چاند کو
رات میں نے تیرے دھوکے میں پکارا چاند کو

مَکّھی: مگس۔

تو وہ سونے کا پتلا ہے اگر بیٹھے کوئی مکھی
وہیں ہو سونا مکھی کی طرح اے یار! سونے کی

مُگدر اُٹھانا: مگدر اُٹھا کر زورِ بازو آزمانا۔

مجھ سے ہلواتا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کے
اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو مگدر اُٹھا

____ ہلانا: مگدر اُٹھا کر دائیں بائیں آگے پیچھے ہاتھوں کو گردش دینا۔

تُو نے مگدر ہلائے، کیوں نہ کریں
باغِ عالم میں افتخار درخت

مِلاپ ہونا: صلح ہونا، اتفاق ہونا۔

آدمی میں، آدمی تم، کیوں نہ ہو باہم ملاپ؟
حرف کو دیکھو کہ کیا ہم جنس سے مدغم ہوا

مَلاحِدہ: (ملحد کی جمع) مذہب سے پھر جانے والے۔

کیا شقی ہیں ملاحدہ اظلم
نہیں اقرار صانعِ عالم

ملانا: دو چیزوں کو پاس پاس رکھ کر ان کی باہمی مشابہت کا موازنہ کرنا۔

مجھے سمجھو کہ عاشق ہے اُسے سمجھو ہے دیوانہ
ملاؤ گر مری تصویر سے تصویر مجنوں کو

ملاحت: موہناپن، خوب صورتی، سانولا حسن۔

سب سفاہت ہے سب حماقت ہے
حمق و نادانی و ملاحت ہے

ملائک نقالہ: موت کے بعد اٹھانے والے فرشتے۔

مے خانے سے ملائک نقالہ لے نہ جائیں
مرجاؤں میں تو لوگ رہیں پاسبان گور

مَلَخ: ٹڈی (ٹڈی دل)۔

ملخ و ژالہ کی مضرت کو
اور غارت گر زراعت کو

دیکھ تو خلقتِ ملخ بھی ذرا
اس کی خلقت میں صنعتوں کو بھرا

ہیں ملخ ریزہ اور وہ حیوان
دیکھ سکتا نہیں جنھیں انسان

مَلگجی: وہ پوشاک جو دست مالی سے یا استعمال سے شکن پڑ کر اور کثیف ہو کر بدرنگ و بدقطع ہو جائے۔

چھایا ہو ہمارے داغ دل پر
ٹوپی جو تمھاری ملگجی ہے

مَلمَل: ایک قسم کا نہایت باریک کپڑا۔

دے دوپٹا تو اپنا ململ کا
ناتواں ہوں، کفن بھی ہو ہلکا

ملنا: بہم پہنچنا، دستیاب ہونا، کسی کے خلاف سازش کرنا۔

کب سے ناسخ کی جستجو تھی مجھے
آج وہ خانماں خراب ملا

راز اپنے کھل گئے خط کی طرح
مل گئے غیروں سے اکثر نامہ بر

ملنا دلنا: کسی چیز کو ہاتھ کا دباؤ بار بار دے کر مس کرنا۔

بولے وہ مل دل کے میرے دل کو اپنی زلف میں
خوش ہوا اے ناسخ! پھپھولا میں نے توڑا سانپ کا

مَلولوں: (ملول کی جمع) غمگین، رنجیدہ، اُداس، ملال والا۔

اگرچہ، آئی ہے برسات، پھول پھولے ہیں
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولوں کی

مُمسِک: کنجوس، بخیل۔

نقدِ جاں کیسۂ قالب سے جو نکلے، نکلے
دیکھ ممسک کہیں تھیلی سے نہ ہو زر باہر

مَملو: بھرا ہوا، لب ریز۔

کس ادا سے آپ نے خالی کیا جام شراب
ساغر اپنی عمر کا مملو نظر آیا مجھے

زاہدا! بے فائدہ میری سیہ کاری نہیں
علم مملو ہیں کتابوں میں مرکب ساز سے

مَن جانا: کسی کا کسی کے منانے سے خوش اور رضامند ہو جانا۔

رُوٹھے ہوئے تھے آپ کئی دن سے من گئے
بگڑے ہوئے تمام مرے کام بن گئے

مَناہت: فطری طور پر نشو و نما کے لیے موزوں، روئیدگی۔

ہیں زمینیں منابت و اخشاب
اس سے ہوتے ہیں ہیمہ و احطاب

مِنّت: خوشامد۔

منتوں سے بوسہ دینے کو جو تو راضی ہوا
وائے قسمت مجھ کو اب تیرا دہاں ملتا نہیں

____ کا طوق: وہ حلقہ یا گنڈا جو کسی خاص مانی ہوئی مراد کے لیے بچے کو مقررہ مدت تک پہنایا جائے۔

یار نے پہنا ہے منت کا دلا! اک اور طوق
کیوں نہ وحشت ہو زیادہ، مجھ کو اگلے سال سے

مُنتزع: باہر کھینچ لینے والا، اُکھڑنے والا، اکھاڑنے والا۔

جن ستاروں سے بُرجوں کی شکلیں
منتزع ہوتی ہیں کھلے ہیں انھیں

مُنتظر رہنا: جس کا انتظار کیا جائے، جس کی راہ دیکھی جائے۔

محو خطِ عارض محبوب کا
منتظر رہنے لگا مکتوب کا

مُتمتّع: فائدہ حاصل کرنے والا۔

ہو خاک کوئی منعم ظالم سے متمتع
حلقوم آب تیغ سے، ہوتا ہے تر کہاں؟

متمتع راستی سے ہوں اکثر
محترز ہوں مضرتوں سے بشر

مَنّتیں بڑھنا: نذر و نیاز مانی ہوئی ادا کی جانا، منت کے طوق وغیرہ اُتارے جانا۔

منتیں ہم وحشیوں کی بڑھتی ہیں روزِ وفات
طوق ہر سال اور پہنائے کہو حداد سے

____ کرنا: خوشامد کرنا۔

منتیں کر کر کے احساں کرتے ہیں ہم مے پرست
جام اگر خالی نظر آیا تو شیشہ خم ہوا

مُنجیرا: پھول کی دو دو بیز پیالیاں چینی کی صورت جس کے وسط میں سوراخ ہوتا ہے اُس سوراخ میں ڈوری پرو کر ایک کو دوسرے پر موسیقی کے تال سُر کے مطابق بجاتے ہیں۔

بزمِ عشرت میں ہیں طبلے غافلو! طبلِ رحیل
یہ منجیروں کی صدا بانگِ درا سے کم نہیں

مُنحنی: لاغر، کمزور، نحیف۔

اگر عزمِ سفر ہے اے صنم! مجھ کو بھی لیتا جا
بنا ہوں منحنی ہو کر میں اب چھلا نشانی کا

مُندَرا: ایک قسم کا بالی نما گول زیور جو کان میں پہنا جاتا ہے۔

ہو گیا جوگی وہ قاتل، پر ہے خوں ریزی کی دھن
بدلے مندری کے پڑا رہتا ہے چکر کان میں

مُندرِس: مٹا ہوا، منسوخ، گھسا ہوا، پھٹا پرانا، کہنہ۔

مندرس سب علوم ہو جاتے
ہیں جو آداب کس کو پھر آتے؟

مَندِیل: وہ رومال وغیرہ جو ٹوپی کے اوپر یا بغیر ٹوپی کے سر پر لپیٹا جائے، پگڑی، چھوٹی دستار، عمامہ۔

کیا آمدِ محتسب ہے ساقی
مندیل جو شیشے نے سجی ہے

مُنڈانا: بالوں کو استرے سے صاف کرانا۔

منڈائیں اُس نے زلفیں رہ گیا ہے خال عارض پر
گریزاں ہو گیا مارسیہ گویا کہ بچھو سے

مُنڈنا: بالوں کا استرے سے صاف ہونا۔

بعد منڈنے کے بھی ہے رنج رساں
زلفِ جاناں ہے کالا ناگ نہیں

مُنعَقِد: جم جانے والا، جما ہوا، بند جنے والا، مقرر، قائم۔

کوئی جسم لطیف کہتا ہے
منعقد صاف آب دریا ہے

مُنفِذ: نفوذ کرنے یا کرانے والا، سرایت کرنے والا۔

پوست ایسا ہو جس میں راہ نہ ہو
ہر منفذ کچھ اشتباہ نہ ہو

دہن و گوش کے ہیں منفذ ایک
مخرجِ آب اور ماخذ ایک

مَنفَذوں: راہیں، روشن دان، منفذ کی جمع۔

دہن کیسہ پر ہوں جیسے بند
ہے ان منفذوں کے ایسے بند

مُنقاد: مطیع، عاجزی کرنے والا۔

یہی تکلیف ہے رعیت پر
رہیں منقادِ حکم سر تا سر

لالہ و گل کیا کہ ہے منقاد نافرمان تک
باغ میں مانند جُو جاری ہے فرمانِ بہار

مِنقارِ موسیقار: زمزمہ، نغمہ، چونچ، مضراب۔

نکلے برقع سے شرارے آتشِ رخسار کے
جالی میں روزن ہیں کیا منقار موسیقار کے

مُنقل: انگیٹھی۔

کہا یہ ہم نے کہ آئی ہے آگ منقل میں
ترے بغیر جو کھانا طباق میں آیا

مُنکشِف: عیاں، ظاہر، افشا کیا ہوا، کھلا ہوا۔

منکشف خورشید ہو جاتا ہے آتے ہی ادھر
بارک ظلمت کدے میں ان دنوں پاتی ہے دھوپ

منگانا: کسی جگہ سے کوئی چیز طلب کر کے اپنے پاس مہیا کرنا۔

مرے زخموں کی وہ تدبیر سے اک دم نہیں غافل
منگائے مشکِ ناتی گر نمک داں ہو گئے خالی

منوال: ڈھنگ، طور، دستور۔

اس سے منوال پھر نکلتے ہیں
دوسرے سال پھر نکلتے ہیں

منہ کھلنا (۱): پانی برسنا بند ہو جانا۔

منہ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا
لال وہ مجھ پر ہوا رونا بھی کم ہو جائے گا

مُنھ/منہ کھلنا (۲): تہذیب کے دائرہ سے خارج ہو کر بولنا، ہمت وحوصلہ۔

پوچ گوئی میں کھلے گر منہ ہے غفلت کی دلیل
پے بہ پے خمیازے اکثر لاتی ہے تاثیرِ خواب

غیر کا منہ ہے کہ لے بوسے ترے او ظالم!
نیلگوں ہو گئے ہوں گے یہ عذار آپ سے آپ

___ اُترنا: منہ اُداس ہو جانا، چہرے سے ملول اور متفکر ہونے کے آثار ظاہر ہونا۔

ترے جلوے سے ایسا ہر کتابی رو کا منہ اُترا
کہ گویا مصحفوں میں ہو گیا عالم حمائل کا

___ بگاڑنا: زخمی کرنا، سخت سزا دینا، اتنے زخم لگانا کہ منہ بگڑ جائے۔

منہ بنائے کیوں ہے قاتل! پاس ہے تیغ نگاہ
باغ میں ہنستے ہیں گل تو منہ بگاڑا چاہیے

___ بنانا: کسی شے کی ناپسندیدگی سے منہ کج ہونا، منہ کی ہیئت بدل کر اپنی بے رغبتی و ناراضی و ناگواری طبع ثابت کرنا۔

چپ اگر بیٹھتے ہیں ہم تو بگڑ بیٹھتے ہو
منہ بنا لیتے ہو کچھ منہ سے اگر کہتے ہیں

میرے قلب باصفا سے جو مشابہ ہے بہت
منہ بنا کر دیکھتا ہے وہ ستم گار آئینہ

___ بند کرنا: بُرا بھلا نہ کہنے دینا، خاموش کر دینا، خاموش ہو جانا۔

ہو نہ برہم تجھ کو دیتے ہیں جو یوسف سے مثال
بند منہ کس نے کیا ہے مردمِ بازار کا

سب کریں تیری ستائش، خودستائی ہے عبث
بند کر منہ کو، دہانِ کیسۂ زر کھول دے

دلا! ہر چند ساحر منہ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیوں کر بند کرتے ہیں

___ بند ہونا: خاموشی ہونا۔

تیر سے نالے نکلتے ہیں پیاپے ہجر میں
منہ مرا ہوتا نہیں مثلِ لبِ سوفار بند

___ پر چڑھنا: مقابلہ کرنا۔

میرے ہوتے تیرے منہ چڑھتا ہے دیکھ!
ہے بڑا دنیا میں سرہنگ آئینہ

___ پر دامن رکھ کے رونا: منہ ڈھانک کر گریہ وبکا کرنا۔

روئے تا صبح اپنے منہ پر رکھ کے داماں تو سہی
اب کے یاں پائے نہ اک تارِ گریباں تو سہی

___ پر ناک نہ ہونا: نہایت بے حیا وبے شرم ہونا۔

آگے اس گل کے دعوی خوشبو
باغباں گل کے منہ پہ ناک نہیں

___ پونچھنا: رومال سے منہ صاف کرنا۔

واہ! کیا رنگ ہے! گویا کہ ٹپکتا ہے شباب
منہ وہ پونچھے تو ابھی سرخ ہو رومالِ سفید

____ پیٹنا: رنج و غم کرنا، ماتم کرنا۔

جب میر گھسیٹا مر گئے ہائے
ہر ایک نے اپنے منہ کو پیٹا

____ پھر جانا: بے رُخی ہونا، رُخ بدل جانا۔

بات جب کرتے ہیں ہم، حاسد کا پھر جاتا ہے منہ
یہ تھپیڑا دیو کا ہے یا ہماری بات ہے

____ پھیرنا: منحرف ہونا۔

آرام سے وہی ہے، جو پھیرے خدا سے منہ
دیکھو ہے مرغِ قبلہ نما، اضطراب میں

مزاج میں یہ حیا ہے کہ پھیر لیتے ہیں منہ
جو وہ نظارہ مردم گیاہ کرتے ہیں

____ تو دیکھو: بے تُکی بات نہ کرو۔

صورت حال دو عالم منعکس ہے دل میں صاف
منہ تو دیکھو یوں بنائے گا ارسطو آئینہ

____ ٹیڑھا کرنا: تنفر و آزردگی کی وجہ سے منہ بگاڑنا۔

کیا ہی! منہ کرتا ہے ٹیڑھا دیکھتا ہے جب مجھے
کر دے، یا رب! روئے دشمن، لقوے کا آزار، کج

____ چڑانا: کسی کے آزردہ کرنے کے واسطے منہ ٹیڑھا کرنا۔

تمھارے روئے مخطط کا منہ چڑاتے ہیں
یہ مہر و ماہ، پری رو! گہن کے پردے میں

____ چوم لینا: دہن کا بوسہ لینا۔

میرے ہاتھوں کو فقط ہے گال ملنے کی ہوس
منہ تمھارا چوم لے، یہ ہے دہن کی آرزو

____ چُھپا کر بھاگنا: ملنے جلنے سے گریز کرنا۔

مل گیا رستے میں تو بھاگا چھپا کر منہ کو ہائے
کہہ دیا، کہہ دو نہیں ہیں، گر میں اُس کے گھر گیا

____ چُھپانا: خجلت یا ندامت کے باعث یا پھر ویسے ہی روپوشی کرنا۔

پری زادوں نے منہ اپنا چھپایا مارے خجلت کے
اسے سوچو ذرا، کیا حُسن ہے اولادِ آدم کا

____ خدا کی طرف ہونا: خدا پر بھروسا کرنا۔

اُس پہ آفت نہیں منہ سوئے خدا ہے جس کا
طائرِ قبلہ نما کاہے کو بسمل ہو گا

____ دیکھنا: کسی کے چہرے کا نظارہ کرنا۔

منہ دیکھیں آفتاب پرست آفتاب کا
سرکا دے اپنے چہرے سے کونہ نقاب کا

____ دھونا: پانی سے چہرے کی کثافت دور کرنا۔

تُو نے منہ، دریا میں دھویا، جو اے رشکِ چمن!
شاخِ گل موجیں بنیں، پُھولا ہے گلشن، آب میں

____ زور: ایسا گھوڑا جو سوار کے قابو میں نہ ہو، سرکش، بے لگام۔

بیچ میں رکھتا نہیں زنہار جُو دشتِ عدم
توسنِ عمرِ رواں بھی کس قدر! منہ زور ہے

دم بخود صورِ قیامت ہو جو نالاں ہوں میں
پر یہ چپ رہتی نہیں، ہے بڑی منہ زور گھٹا

___ سرخ ہونا: جوشِ شباب میں یا نشے کے عالم میں منہ پر سرخی آنا۔

مے گل گوں سے ہوا سرخ مرا روئے سفید
کیمیا گر یوں ہی چاندی کو بھی زر کرتے ہیں

___ سُفید ہونا: شرم، خوف یا رنج وغم سے چہرے کا رنگ اُڑ جانا۔

منہ مرا غم سے یہ ہے اے بت بے پیرا سفید
کھینچیں تصویر تو ہو کاغذ تصویر سفید

___ سیاہ کرنا: گناہ کا ارتکاب کرنا، منہ پر کالک ملنا۔

سیاہ منہ کرو زاہد کا اس طرح رندو!
کہ ہو نہ ریش سے تا حشر یہ خضاب جدا

___ سیاہ ہونا: منہ کالا ہونا، منہ دکھانے کے قابل نہ رہنا، ذلت وخواری ہونا، بے عزت وبدنام ہونا۔

ہے گماں خط کا جسے تجھ پر، ہو اُس کا منہ سیاہ
پڑ گیا ہے عکسِ زلف، آئینہ رُخسار میں

___ سے بات نکلنا: کچھ کہہ سکنا۔

ترے آگے جو کوئی بات نکلے یہ نہیں ممکن
زبانِ شمع گو لگتی نہیں محفل میں تالو سے

___ سے بات نہ نکلنا: زیادہ رعب میں آکر قوتِ گویائی دفعتہً سلب ہو جانا۔

نہ نکلی بات منہ سے کھا کے اِک تلوار قاتل کی
دہانِ زخم نے گویا مرا زخمِ دہاں باندھا

___ سے پھول جھڑنا: نرم زبانی وشیریں کلامی مراد ہے۔

پُھول جھڑتے ہیں ترے منہ سے جو اے رنگیں بیاں
نکتہ چیں آیا تری محفل میں گل چیں ہو گیا

___ سے کچھ کہنا: کوئی بات کہنا۔

چُپ اگر بیٹھتے ہیں تو بگڑ بیٹھتے ہو
منہ بنا لیتے ہو کچھ منہ سے اگر کہتے ہیں

___ سے نکالنا: جو بات دل میں چھپائی گئی ہو اُسے کہنا۔

ذرا تھا اثر کا اُس کو سو وہ بھی نکل گیا
نادم ہوا ہوں منہ سے میں نالہ نکال کے

___ سے نیک وبد نکالنا: اچھی بُری باتیں کہنا، بُرا بھلا کہنا۔

کیا منہ سے نیک و بد میں نکالوں کہ غیر جنس
اخبار لکھتے ہیں سحر و شام دوش پر

___ فق ہو جانا: خوف یا اندیشہ یا گھبراہٹ سے چہرے کا رنگ اُڑ جانا۔

کس گل کا منہ چمن میں ترے آگے فق نہیں
یہ رنگِ گل اُڑا ہے، اُفق میں شفق نہیں

___ کرنا: کسی طرف جانے کا قصد کرنا۔

مجھ کو نوائے بلبلِ شیراز یاد ہے
کیا لکھنؤ کہ منہ نہ کروں، ہو اگر بہشت

___ کی رنگت سفید ہونا: خوف وہراس یا مایوسی ندامت سے چہرے کا رنگ اُڑ جانا۔

یاس میں رنگت ہے مثلِ یاسمن منہ کی سفید
وصل جو مجھ کو میسر اُس سمن بر کا نہیں

___ کھلنا: بات کرنا۔

پوچ گوئی میں کھلے گر منہ ہے غفلت کی دلیل
پے بہ پے خمیازہ اکثر لاتی ہے تاثیر خواب

___ لال ہونا: نشے میں، جوشِ شباب میں یا غصے کی حالت میں چہرہ تمتمانا۔

منہ لال ہے جو نشۂ دولت سے، خوش نہ ہو!
کچھ اور ہی دکھائے گا تجھ کو خمار رنگ

___ میں پانی بھرنا: کسی چیز کو دیکھ کر کمال رغبت ہونا۔

پانی بھر آتا ہے قاتل یاں دہانِ زخم میں
میان لے لیتا ہے جب منہ میں زباں تلوار کی

___ میں دانت نہ ہونا: پوپلا ہونا۔

موتیوں سے بھریں گے وہ ناحق
غم نہیں دانت اگر دہن میں نہیں

___ میں زبان لینا: اقسام مساس میں سے، ایک قسم کا مساس ہے۔

پانی بھر آتا ہے قاتل یاں دہانِ زخم میں
میان لے لیتا ہے جب منہ میں زباں تلوار کی

___ میں لینا: منہ کے اندر کوئی چیز رکھنا۔

کیا نزاکت ہے، کہ منہ میں، پان جب اُس نے لیا
سبزۂ خط سا، نظر آنے لگا، زنگار میں

___ نکال کے جھانکنا: پردے یا دروازے یا پانی کے باہر سر نکال کر نظارہ کرنا۔

حسن ایسا ہے ترا جو روز و شب شمس و قمر
منہ نکالے جھانکتے ہیں خیمۂ افلاک سے

منہامنہ: لبالب۔

بھر جائے اگر بادہ منہا منہ نہ کروں بس
مے خواری میں ہے ظرف مرا خُم سے زیادہ

منہدی رمہندی: حنا، ایک پودے کے پسے ہوئے پتوں کی لئی جسے ہاتھوں اور پاؤں کو آراستہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ اثر منہدی کی رنگت کا ہے یا اعجاز ہے
پنجۂ صیاد میں مرغِ چمن گل ہو گیا

میری آنکھوں میں جو دیکھے لختِ دل بولا وہ گل
کیا ہی گل منہدی نظر آئی کنارِ جُو مجھے

آئینے میں لختِ دل کی دیکھی پلکوں پر بہار
کیا ہی گل منہدی نظر آئی کنارِ جُو مجھے

___ چھوٹنا: منہدی کے رنگ کا ہاتھ پاؤں سے جُدا ہو جانا۔

نبضیں بھی مری چھوٹ گئیں منتظری میں
منہدی تیرے پاؤں کی مگر یار نہ چھوٹی

___ لگانا: منہدی کے سوکھے یا گیلے پتے پیس کر ہاتھ پاؤں پر لگانا، نقش و نگار بنانا۔

ہو جائیں خوب لال بھبھوکا سے ہاتھ پاؤں
منہدی لگا کے باندھیے پتے چنار کے

___ ملنا: منہدی لگا کر ہاتھ ملنا تا کہ اُس کی رنگت رچ جائے۔

باغ باں بھی کیوں نہ گل منہدی لگائے پائے سرو
تو ملے منہدی جو اے سروِ خراماں! پاؤں میں

مُوادِ زبوں: نحیف، کمزور، خراب چیز۔

نہیں رکھتے نہیں مواد زبوں
شہتر ہو کہ نوعِ افتیموں

مُوباف ڈالنا: چوٹی پر گوندھ پٹھ اور رنگین وسفید کپڑے کی بتیاں لپیٹنا اب اس کا رواج اس قدر کم ہے کہ قریب قریب متروک ہو۔

نقرئی پٹھے کا ڈالا نہیں تو نے! مُوباف
ہے سیہ سارا بدن اور دُمِ مار سفید

مَوت آنا: مرجانا، قضا آنا۔

شب فراق میں لیٹوں اگر میں بستر پر
یقیں ہے موت ہی آ جائے خواب کے بدلے

___ کا پیغام: آثارِ مرگ۔

بھیجنا خط کا کیا اُس بت نے ترک
اب خدایا موت کا پیغام بھیج

___ نزدیک آنا: آثارِ مرگ نمودار ہونا۔

لے چلی ہے وطن سے وحشت دور
بارے نزدیک موت آئی ہے

موتی برسنا: ابرِ نیساں کا برسنا کیوں کہ اُس کے برسنے سے صدف میں موتی پیدا ہوتا ہے۔

ہمیں کیا ابرِ نیساں سے اگر گوہر برستے ہیں
کہ اپنی کشت پر تو جائے آب اخگر برستے ہیں

___ بہنا: موتی لُٹانا۔

قسمت ہے دستِ موج میں دریائے فیض سے
موتی بھی بہہ رہے ہیں یہاں خار وخس کے ساتھ

___ جھیل: لکھنؤ عیش باغ میں ایک تالاب تھا، اب اُس تالاب میں پانی نہیں ہے بلکہ زراعت ہوتی ہے البتہ اُس سرزمین کا نام اب بھی موتی جھیل ہے۔

جب سے ہے پنہاں نظر سے عیش باغ
چشمِ گوہر بار موتی جھیل ہے

___ کا چونا: مروارید سوختہ کا سفوف جسے اُمرا چونے کی جگہ پان میں استعمال کرتے ہیں۔

آب خجلت سے نہ ہوں کیوں میرے مروارید اشک
جب لگائے وہ صنم موتی کا چونا پان میں

___ کی آب: آبِ گوہر، موتی کی چمک۔

گوہر مضموں لیے پھرتے ہیں دیواں شہر شہر
ہے رواں میرا سفینہ، موتیوں کی آب میں

___ کی لڑی: سلکِ گوہر، ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی۔

اپنی تری موتی کی لڑی سے جو لڑی آنکھ
توڑے گی نہ اے جان! اب اشکوں کی جھڑی آنکھ

موتیا: بیلے کی ایک عمدہ قسم جس کی منہ بند کلی موتی سے مشابہ ہوتی ہے۔

ہو گئے ہیں دیکھ کر اُس رشکِ گل کو باغ میں
موگرا ، بیلا ، چنبیلی ، موتیا ، شبو، سفید

موتیوں سے مُنہ بھرنا: کسی کو زرو جواہر سے مالا مال کردینا۔

موتیوں سے بھریں گے منہ ناسخ
غم نہیں دانت اگر دہن میں نہیں

___ کا مالا: موتیوں کا ہار جو گردن میں پہنا جائے۔

اشک، مالا موتیوں کا، دودِ گُل کے شعلے تاج
رکھتی ہے تختِ لگن میں شوکتِ شاہانہ شمع

___ کا ہار: موتیوں کا مالا۔

کیا صفائی ہے کہ میرے آنسوؤں کے عکس سے
اے پری تیرے گلے میں موتیوں کے ہار ہیں

مور چال: سبک خرامی، دونوں ہاتھوں کے بل ٹانگیں اونچی اور خمیدہ کر کے چلنے کی صورتِ حال۔

کیا کم تھیں یہ مژہ کی صفیں میرے قتل کو
قائم جو فوجِ خط نے صنم مور چال کی

مورچے کا کھا جانا: زنگ کا آہنی شے کو بوسیدہ و ردی کر دینا۔

دل میں ایمن ہو نہ خوں خوارو! جو دشمن ہے ضعیف
مورچہ دیکھو تو کھا جاتا ہے کیا تلوار کو

مور چھل ہلانا: مور کی دم کے پروں سے بنایا گیا پنکھا جھلنا۔

مورچھل، ناداں ہلاتے ہیں کسے، حیران ہوں؟
ہڈیاں بھی تربتِ فغفور و خاقاں میں نہیں

___ ہونا: کسی پر مورچھل ہلایا جانا۔

جو کہ ادنیٰ ہیں خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہیں
مورچھل افسر پہ ہوتا ہے دُمِ طاؤس کا

مَوزونی: موزونیت، درستی۔

میری موزونی کی او قاتل ذرا تاثیر دیکھ
تیر جو آ کر لگا مجھ کو ترازو ہو گیا

مَوسم آنا: کسی فصل کا سال کے اندر اپنے وقتِ معینہ پر عود کرنا۔

کی ہے یاں شدت سے شدت برشگالِ اشک نے
کیوں نہ واں آ جائے موسم سبزے کے آغاز کا

___ ہونا: کسی فصل کا اپنے وقتِ معینہ پر سال کے اندر ہونا۔

شگوفہ تازہ جنوں داغ ہجر کا پھولا
خبر کسے ہے کہ کب موسمِ بہار ہوا

مُوفُور: تمام۔ بہت زیادہ، وافر، بافراط۔

مبہج تھا بہت ، بہت مسرور
ہوئی حاصل مسرتِ موفور

مُوقِن: یقین کرنے والا۔

اُن کو لازم ہے جو کہ مومن ہیں
صنعتِ ایزدی کے موقن ہیں

مُوگرا: بڑا موتیا، دوہرا موتیا۔ بیلے کی قسم کا ایک پھول ہے۔

ہو گئے ہیں دیکھ کر اُس رشکِ گل کو باغ میں
موگرا ، بیلا ، چنبیلی ، موتیا ، شبو ، سفید

مُول لینا: خریدنا۔

نقد جاں لائی ہے تا لے مول نور اُس ماہ سے
مشتری رکھا ہے نام اتنے لیے برجیس کا

مَولِد: پیدائش، ولادت۔

زیست بھر مجھ کو رہا خوں ریز محبوبوں سے کام
روزِ مولد نال کٹوائی ہے کیا جلاد سے

مَولسری: ایک درخت کی قسم ہے جس کا پھل میٹھا، کسیلا، بیر سے چھوٹا اور کھرنی سے مشابہ ہوتا ہے، اس کا پھول بھینی بھینی مہک کا حامل ہوتا ہے۔ یہاں مراد مولسری کے پھولوں کی بناوٹ یا کڑھے ہوئے پھولوں کا ایک ریشمی کپڑا ہے۔

طرفہ چمنِ حُسن میں ہے نخل، ترا قد
کُرتہ ہے جو اے سروِ رواں! مولسری کا

موم روغن: ایک قسم کا روغن جو چنبیلی کے تیل میں موم کو پکا کر تیار کیا جاتا اور ہونٹوں یا پھٹے ہوئے ہاتھ پاؤں پر ملا جاتا ہے، ایک طرح کی ویسلین۔

بعد مدت، وصل، شہد و موم میں ہوتا ہے پھر
اس کے ہونٹوں کے لیے اب موم روغن چاہیے

مومیائی: پہاڑ سے نکلی ہوئی ایک سیاہ رنگ دوا جو اکثر سخت چوٹ یا ہڈی ٹوٹ جانے کے موقع پر دودھ وغیرہ میں ملا کر پلائی جاتی ہے، سلاجیت۔

اور جو ہو پہاڑ سے جاری
قیر، گوگرد، مومیائی بھی

مُونت: روزانہ خوراک، توشہ۔

صنعتیں ہیں لطیف انھیں دشوار
کہ مونت عظیم ہے درکار

مَوہِبت: بخشش، عطا، تحفہ، نذر۔

بلکہ یہ موہبت زیادہ ہو
دولتِ معرفت زیادہ ہو

موہَنی: موہ لینے والی کشش، سحر کر دینے والی خوب صورتی۔

دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق
تیری آنکھوں میں موہنی ہے

مُؤیَّد: جس کی تائید کی جائے، جس کو مدد پہنچائی جائے، جس کی حمایت کی جائے۔

یہ لکھا تھا اُس پہ، رسولِ خدا
مؤید ہے منصور بالمرتضیٰ

مَہابت: شان و شوکت، ڈر، غصہ، بزرگی۔

نہ ہو وقر و صلابتِ مرداں
نہ ہو قدر و مہابتِ مرداں

مُہام: (مہم کی جمع) کارِ نمایاں، خطرناک اور دشوار اُمور۔

کہ بجز حکمتِ حکیم مہام
ہوں سر انجام اس طرح کے کام

مَہتابی: ایک قسم کی آتش بازی جس کا شعلہ سفید نیلگوں ہوتا ہے اور جس کے روشن کرنے سے چاندنی سی چھٹک جاتی ہے، انار۔

شعلۂ رخسارِ جاناں نے لگا دی ہے جو آگ
ماہِ تاباں آج مہتابی ہے آتش باز کی

مَہد: جھولنا۔

باتیں کرتے تھا سدا ماہِ فلک
مہد جنباں اُس کے رہتے تھے ملک

مُہر کرنا: مہر پر سیاہی لگا کر کاغذ پر چھاپنا یا مہر کو لکھوٹے پر جما کر نقش کر دینا۔

جواب اُس نے نہ بھیجا اور ہم نے خط لکھے اتنے
کہ مہریں کرتے کرتے مٹ گیا نقش اپنی خاتم کا

___ کَن: مہر کھودنے والا (بنانے والا)۔

نام ور ہوتے ہی ہو جاتے ہیں اکثر بے نشاں
مہرکن کہتے ہیں جس کو گورکن سے کم نہیں

___ کُھدنا: تانبے پر یا نرگس پر کسی کے نام کا کندہ ہونا۔

گور بھی کُھد رہی ہے مہر کی طرح
آپ خوش ہو گئے خطاب ملا

مہکنا: خوشبو دینا، خوشبو میں بسر ہونا۔

وہ اپنے گھر میں ہے خوشبو سے سب کلیاں مہکتی ہیں
نہاں ہے رنگِ گل اور نکہتِ گل آشکارا ہے

مُہلت مانگنا: کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے وقت مانگنا، آسانی طلب کرنا۔

یہ تڑپنے میں مزا مجھ کو ملا ہے بعد ذبح
موت سے ملتی تو اور اِک دم کی مہلت مانگتا

مُہم سر کرنا: معرکہ جیتنا لڑائی فتح کرنا۔

خوب سا نظارۂ قاتل نہ خنجر کیا
سر دیا لیکن مہم عاشقی کو سر کیا

مہمان جانا: کسی کے گھر بلاتے پر جانا، مہمان بننا۔

کتنے روزوں سے غم نہیں کھایا
اُس کے گھر آج میہماں جاؤں

___ رہنا: عارضی طور پر کسی کے گھر قیام کرنا، بطور مہمان کہیں قیام کرنا۔

روزِ روشن تیرہ بختی سے نہ دیکھا عمر بھر
شب کی شب گویا میں اِس محفل میں مہماں رہ گیا

___ ہونا: عارضی طور پر کسی کے گھر رہنا۔

ارمغانِ داغ سودا لے چلی سوئے وطن
دو دن اِس وحشت سرا میں ہم بھی مہماں ہو گئے

مہمانی کرنا: کسی کو کھانا کھلانا۔

اس قدر اے غم! نہ میرے استخوانوں کو گھلا
کرنی ہے اِک دن سگِ جاناں کی مہمانی مجھے

مُہنال/منہ نال: وہ پیتل جست یا چاندی کی تحر وطی نلی جو حقہ کی نے کے آگے لگاتے ہیں۔ منہ نال۔

رشک منہ نال پہ ہے کیا اس کو
رنگ بدلا جو تیرے چنبر کا

مہوس: بہت ہوس رکھنے والا۔

موا ہے حسرتِ زر میں مہوس کیا مناسب ہو
اگر لگوائیں اینٹیں قبر میں دو چار سونے کی

مہینا/مہینہ: تیس، انتیس یا اکتیس دن کی معین مدت، سال کا بارھواں حصہ، ماہ، ماس، شہر۔

خوش عبث ہوتے ہیں ناداں، ماہِ نو کو دیکھ کر
اِک مہینہ عمر کا، ہوتا ہے کم، ہر ماہ میں

میان: نیامِ تیغ، غلافِ شمشیر۔

پانی بھر آتا ہے قاتل یاں دہانِ زخم میں
میان لے لیتا ہے جب منہ میں زباں تلوار کی

میتا: مردار (مردہ جسم)، میت۔

اُن کا میتا نظر نہیں آتا
اُن کا جیتا نظر نہیں آتا

میٹھا میٹھا درد ہونا: کم کم درد ہونا جو سہا جائے، لطف انگیز درد۔

آج ہوتا ہے دلا! درد جو میٹھا میٹھا
دھیان آیا ہے تجھے کس کے لب شیریں کا

میٹھی پوئی چلنا: گھوڑے کی خوش خرامی، اعتدال کے ساتھ۔

جس جگہ، چلتا ہے، میٹھی پوئیوں تیرا فرس
ذائقہ میں، وہاں، برابر خاک [کے] شکر نہیں

___ میٹھی باتیں کرنا: شیریں کلامی۔

کرے کیوں کر نہ میٹھی میٹھی باتیں
کہ ہے اُن کا دہان و کام شیریں

___ میٹھی نظروں سے دیکھنا: لطف کی نگاہ سے دیکھنا، نظرِ عاشقانہ، محبت کی نظر۔

جو میٹھی میٹھی نظروں سے وہ دیکھے
کہوں آنکھوں کو میں بادام شیریں

میٹھی نظروں سے وہ کیا دیکھے مجھے
اُس پری کی آنکھیں ہیں بادام تلخ

مَیدان جیتنا: معرکہ جیتنا۔

جیتے میدان وصفِ ابروئے خمدار سے
ہو جیتے جنگِ سخن میں غالب اِس تلوار سے

___ چھوڑ کر بھاگنا: عرصۂ کارزار میں پیٹھ دکھانا۔

کوئے قاتل کو چلے، وحشت میں یوں، صحرا سے ہم
بھاگتے ہیں جس طرح سے، تیر میداں چھوڑ کر

میری آنکھوں سے دیکھو: جس محبت وعقیدت سے میں دیکھتا ہوں اُسی طرح تم بھی دیکھو۔

میری آنکھوں سے اگر دیکھے تُو اپنے حُسن کو
ہو ابھی زنجیر تیری زلفِ پیچاں پاؤں میں

___ قسمت میں بربادی ہے: برباد ہونا میری تقدیر میں لکھا ہے۔

میری قسمت میں ہے بربادی عجب کیا ہے اگر
کاغذِ بادی بنے کاغذ مری تصویر کا

میرے ساتھ ضِد ہے: عمداً میرے خلاف کام کرتا ہے۔

اُس ستم گر کو یہاں تک تو مرے ساتھ ہے ضد
میں نے گھر ڈھونڈ نکالا تو وہ گھر چھوڑ دیا

___ لیے: میرے واسطے۔

اے دوستو! نوروز مقرر ہے آج
خورشید اریکۂ حمل پہ ہے آج

ثابت یہ دلیل ہے کہ بے تابی میں
میرے لیے روز و شب برابر ہے آج

میزان: ترازو، تکڑی، تلا، دو پلڑوں والا وزن معلوم کرنے کا آلہ۔

فلک نے جب کہ تیرے حسنِ عالم سوز کو تولا
تو کوہِ طور کو میزاں میں بس پاسنگ ٹھہرایا

مُیَسّر ہونا: بہم پہنچنا، نصیب ہونا۔

سدِ راہ کس و ناکس ہے مرا شہرۂ فقر
ورنہ کب مجھ کو میسر کوئی درباں ہوتا

میسرا/میسرہ: حضرت خدیجہ کے غلام کا نام، جو سفرِ شام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

میسرا تھا جو خدیجہ کا غلام
وہ گیا تھا ہمرہِ خیرالانام

میگوں: شراب کے رنگ کا، گلابی، سُرخ وغیرہ۔

چومتے ہی لبِ میگوں کو جو لپٹا تجھ سے
رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا

میل: وہ سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں، سلاخ، حد لگاد۔

وصفِ چشمِ سیہ میں کلک ہے میل
سرمہ داں ہے یہاں دوات نہیں

ہیں میلِ سرمہ ساعد و بازو جو سوکھ کر
ہاتھ اپنا تیرے گیسوؤں کا شانہ ہو گیا

___ چھٹنا: بدن کی کثافت دور ہونا۔

میل سب چھٹ جائے گی مجھ سے بدن ملوایئے
ہاتھ میرے ہیں زیادہ کیسۂ دلاک سے

___ سُرما: سُرما ڈالنے والی تیلی یا سلائی، سُرچو۔

میلِ سرمہ بن گئے گھل گھل کے تیرے ہجر میں
پیشِ ازیں تھے اے پری پیکر! یہ زانو آئینہ

___ کی بتّی: بدن پر رگڑا دینے سے جو بتی میل کی بن جائے۔

بتی اُس کے میل کی، بتی اگر کی بن گئی
ریزہ ریزہ میل، صندل کا برادہ ہو گیا

میلے کپڑے: دھونے والے کپڑے۔

کپڑے تمھارے میلے کسی نے جو رکھ دیے
صندل سی آج ہو گئی ہے سندلی میں بو

مَیمُون: بندر (چمپنزی بندر)۔

دیکھ تدبیرِ خلقتِ میمون
مثلِ انساں ہے صورتِ میمون

میں: ضمیر متکلم۔

وہ چلا جب! میرے گھر سے میں ہی کیا رونے لگا!
چھید جو دیوار میں تھا چشمِ گریاں ہو گیا

___ خوب سمجھتا ہوں: میرے ذہن میں سب کچھ آتا ہے۔

میں خوب سمجھتا ہوں، مگر دل سے ہوں لاچار
اے ناصحو! بے فائدا سمجھاتے ہو مجھ کو

___ کہاں تم کہاں: ایک دوسرے میں بُعد المشرقین ہے، ملیں نہ ملیں۔

ملاقات باہم رہی حشر پر
کہاں میں کہاں تو کہاں لکھنؤ

مینا: نقاشی کا سبز کام جو شیشہ یا سونے چاندی کے ظروف پر بنایا جائے۔

رخسارِ طلائی نے نکالا ہے عبث خط
سونا ہے شگفتہ اور یہ مینا نہیں اچھا

مینہ برسنا: بارش ہونا۔

مینہ برستا ہے جلد آ ساقی
یاد اب توبۂ شراب نہیں

ن

نابُود: غارت ہوا، مٹا ہوا۔

چلی تلوار دریا پر، یہ تیرے آشناؤں میں
ہزاروں سر حباب آسا ہوئے نابود پانی میں

ناتراشیدہ کُندہ: بے وقوف، جاہل، ناشائستہ آدمی۔

جو کندے ناتراشیدہ ہیں اُن کو فیضِ صحبت کیا
سوا اِس کے کہ پایا مرتبہ چوبِ مسند کا

ناخنِ فکر: پنجۂ فکر۔

ناخنِ فکر سے نادان تو دل ریش ہے کیا؟
مفسدہ کچھ بھی نہیں مصلحت اندیش ہے کیا؟

نادنوں: نادانوں (ضرورتِ شعری کے تحت تخفیف کی گئی ہے)۔

ہے دعا ہر آن میں ان کی قبول
نادنوں پر قہر کا ہو گا نزول

نارسا: جو رسائی والا نہ ہو، پہنچ نہ سکنا۔

سفلے کو گو کہ پر لگیں لیکن ہے نارسا
پہنچے کبھی ہوا سے نہ کاہ آسمان پر

نار و جناں: آگ اور جن۔

کیوں کر قسیم نار و جناں ہو نہ مرتضیٰ
نائب ہے وہ جنابِ بشیر و نذیر کا

نارُون: انار۔

باغِ جہاں کا حال دگرگوں ہے، کیا عجب!

ناڑا: زرد اور سُرخ رنگا ہوا کچا سوت جس کو اہلِ ہنود کلاوا کہتے ہیں۔

جلد رنگ اے دیدۂ خوں بار اب تارِ نگاہ
ہے محرم اُس پری پیکر کو ناڑا چاہیے

ناز اُٹھانا: ناز برداری کرنا۔

جو اٹھائے نازِ محبوب، اُس جواں میں زور ہے
ورنہ یوں کہنے کو تو سارے جہاں میں زور ہے

نازُک بَدَن: ایک قسم کا لطیف بیر، جس کا چھلکا باریک ہوتا ہے۔

مرتا ہوں میں کسی کی نزاکت پہ دوستو!
بہرِ جریدتین ہو نازک بدن کی شاخ

ناس: خراب، برباد، تباہ۔

ساری دنیا میں پھر نہ اُگتی گھاس
جتنے دریا ہیں سب کا ہوتا ناس

ناسور کا منہ: وہ سوراخ جس سے ناسور کا مواد بہتا ہے۔

ہم نے جو پٹی بنائی ہے ترے مُوباف کی
نافۂ مشکیں ہوا ہے منہ ہر اِک ناسور کا

____ کی بتی: مرہم یا روغن سے لت کیا ہوا کپڑا جو ناسور کے سوراخ میں اُس کے عمق (گہرائی) کے اندازے کے موافق رکھ دیا جاتا ہے۔

وادیِ ایمن ہے اِک مدت سے تاریک اے کلیم!

ناطقہ بند کرنا: بولنے نہ دینا، عاجز کر دینا۔

ناطقہ بند کیا تُو نے ہر اک ناطق کا
مشرک مکہ ہوئے صورت عزیٰ خاموش

نافرمان: جامنی رنگ کا ایک پھول، ایک قسم کا گل لالہ۔

سبزہ ، ریحاں ، شگوفہ ، نافرماں
صنف ہائے شقائق نعماں

لالہ و گل کیا کہ ہے منقاد نافرمان تک
باغ میں مانندِ جُو جاری ہے فرمانِ بہار

نافہ / نافے: مشک کی تھیلی۔

دھوئے بال اُس نے جو دریا میں بنے نافے حباب
بن گیا تا تارِ بوئے مشک سے ہر تارِ موج

ناقوس: وہ سنکھ جو ہندو یا دوسرے غیر مسلم یا مشرک پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔ ایک قسم کی بہت بڑی کوڑی، گھونگا، گھنٹا۔

کافرِ عشقِ بتاں ایسا ہوں گر ہو جاؤں قتل
شورِ حلقومِ بریدہ سے اُٹھے ناقوس کا

ناک بھوں چڑھانا: تُرش رُو ہونا۔

میں گیا جب اُس کے گھر ایسی چڑھائی ناک بھوں
ہو نہ مسکن کی یہ صورت روئے مہماں دیکھ کر

___ رگڑنا: نہایت عاجزی و خوشامد کرنا۔

ناک رگڑے ہر پری کیوں کر نہ اُس کے سامنے
بدلے نتھنی کے سلیماں کی ہے خاتم ناک میں

ناگ: انتہائی زہریلا سیاہ رنگ کا سانپ۔

کیا! نسبت اُس کے کاکلِ مُشکیں سے ناگ کو
مُو باف سی کہاں ہے بھلا کینچلی میں بُو

نال کٹنا: بچوں کی ناف کا کاٹا جانا، جو بوقت پیدائش بہت لمبی مثل رسی کے ٹکڑے کے ہوتی ہے۔

زیست بھر مجھ کو رہا خوں ریز محبوبوں سے کام
روزِ مولد نال کٹوائی ہے کیا جلاد سے

___ گڑنا: بچوں کی ناف کا جو بوقتِ پیدائش بہت بڑی مثل رسی کے ٹکڑے کے ہوتی ہے کاٹ کر زچہ خانہ کی زمین میں دفن کیا جانا۔

نال گڑتا ہے کبھی اور لاش گڑتی ہے کبھی
جو زچہ خانہ ہے وہ اِک روز ماتم خانہ ہے

نالش کرنا: کسی کے جبر و ظلم کی شکایت، گریہ و زاری۔

اے پری پیکر! ستم سے تُو نہیں آتا ہے باز
تیری میں نالش کروں پیشِ سلیماں تو سہی

نالکی: ایک کھلی سواری جو زمانہ شاہی میں بہت معزز تھی اور خلعت میں عطا ہوتی تھی۔

یافت از شاہِ زمن نالکی و تاریخش
گفت دل "نالکی از شاہِ زمن یافت وزیر"

نام حاصل ہونا: نام وری ہونا۔

نامِ نیک اہلِ حکومت کو کہاں حاصل ہوا
خلق میں مشہور اک تو شیرواں عادل ہوا

___ خاک میں مل جانا: ناموری باقی نہ رہنا۔

وصل کی شب پر ہوئی ہے تیزیِ رفتار ختم
خاک میں نام اُس کے آگے مل گیا شب دیز کا

___ خدا: فضلِ الٰہی سے، قدرتِ الٰہی سے۔

سرو ہے باغِ جہاں میں وہ صنم نامِ خدا
ہے بجا اُس کو پسند آئے جو کپڑا چھال کا

___ رکھنا: موسوم کرنا۔

سبزۂ بے گانہ باغِ حسن سے کرتا ہے دور
نام رکھا باغباں ہم نے ترے حجام کا

___ روشن ہونا: زمانے بھر میں ناموری ہونا۔

نام ہے روشن زمانے میں مرا اشعار سے
سر جھکا جب فکر میں زانو پہ، میں خاتم ہوا

___ رہنا: مرجانے کے بعد نام باقی رہنا۔

نام رہ جاتا ہے دنیا میں تواضع کے سبب
اپنی قامت کو خمیدہ مثلِ خاتم کیجیے

___ کاٹنا: دفتر سے یا اُس تحریر سے جس میں نام لکھا ہے نام پر خطِ تنسیخ کھینچ دینا۔

دشمن ایسا ہے ہماری جان کا وہ قاصدا
کاٹ ڈالا دیکھ کر خط میں ہمارے نام کو

___ کا دشمن ہونا: کسی کے نام کو اچھے خطاب سے لکھتے یا مشہور ہوتے نہ دیکھ سکنا۔

دشمن ایسا ہے ہماری جان کا وہ قاصدا
کاٹ ڈالا دیکھ کر خط میں ہمارے نام کو

___ کو: برائے نام۔

شاہ کہتے ہیں اُسے جس سے گدا پائیں مراد
نام کو دنیا میں یوں تو جو گدا ہے شاہ ہے

___ کھدنا: نگینہ یا تانبے کے پتر پر نام کے حروف کندہ ہونا۔

ایسا کوئی گم نام زمانے میں نہ ہو گا
گم ہو وہ نگیں جس پہ کھدے نام ہمارا

___ کھودنا: نگیں پر یا تانبے کے پتر پر نام کے حروف کو کندہ کرنا۔

سوزنِ خارِ جدائی سے سویدا کی طرح
اے پری! کھودا ہے میں نے دل میں تیرے نام کو

___ لے کر پکارنا: کسی کو پکارتے وقت اُس کے معروف نام سے مخاطب کرنا۔

خوف آتا ہے رقیبِ بُوم سیرت سُن نہ لے
نام لے کر کیا تجھے ناسخ! پکارے رات کو

___ لینا: تذکرے کے وقت کسی کا اسمِ معروف اپنی زبان پر لانا۔

رشک سے، لیتے نہیں نام، کہ سُن لے نہ کوئی
دل ہی دل میں تجھے ہم یاد کیا کرتے ہیں

___ مٹنا: دنیا میں کوئی نام لینے والا باقی نہ رہنا، دنیا میں ناموری باقی نہ رہنا۔

اس قدر روئے ہیں تیرے جور سے اہلِ جہاں
نام صفحے سے جہاں کے مٹ گیا چنگیز کا

___نہیں: مطلق وجود باقی نہیں، کالعدم۔

کس مرتبہ مجھ کو غمِ فرقت نے سکھایا
اشکوں میں نہیں مثلِ گہر نام تری کا

___ہونا: شہرت ہونا۔

راز پوشی کاش ہم کو بھی سکھائے عندلیب
نام شبنم کا ہو اور آنسو بہائے عندلیب

نامۂ اعمال سیاہ ہونا: نامۂ اعمال میں بے شمار گناہوں کا ارتکاب لکھا جانا۔

جس طرح بعد سفیدی کے نہ ہوں بال سیاہ
ہو الٰہی! نہ میرا نامۂ اعمال سیاہ

نانِ شعیر: جَو کے آٹے کی روٹی۔

کیوں جو فروش کرتے تھے گندم نمائیاں
خود ذوق تھا جناب کو نانِ شعیر کا

نائے: بنسری۔

ہیں یہ آلات مثلِ انگشتاں
متواتر جو نائے پر ہوں رواں

نبات: مصری۔

یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو
مہرباں! بات ہے نبات نہیں

نبّاش: کفن چور۔

آج تُو پوشاک پر مرتا ہے، تُو کل دیکھیو
جائے گا نبّاش تیری، لاش عریاں چھوڑ کر

نَبت: روئیدگی، اُگاوٹ، نباتات۔

ان نباتات کا ہے نبت اس میں
جو کہیں بھی جہان میں نہ ملیں

نبضِ پیچاں: پریشان نبض۔

ہے یہ ناساز طبیعت ہجر میں سازِ نشاط
نبضِ پیچاں جانتا ہوں ساز کی ہر تار کو

___دیکھنا: نبض پر ہاتھ کی انگلیاں رکھ کر اُس کی حرکت دیکھنا اور اُس حرکت سے بیماری تشخیص کرنا۔

جب مری نبض لگا دیکھنے ظاہر یہ ہوا
نور ہے دستِ مسیحا میں کفِ موسیٰ کا

نبضیں چھوٹنا: نزع کے وقت یا غش میں نبضوں کا ساقط ہوجانا۔

تری قاتل بھووں پر چھوٹتی ہیں کیا مری نبضیں!
کہ خنجر غش میں آ کر چشمِ جوہر بند کرتے ہیں

نبھنا: طوعاً کرہاً بسر ہوئے جانا۔

بیڑی بھی خار دار ہے جیسے خارِ دشت
اُلفت نبھی جنوں مرے پاؤں سے خار کی

نٹ: بازی گر۔

رسیوں پر دوڑتے ہیں تیری آنکھوں کے حضور
پیش تر نٹ باندھ کر شاخِ غزالاں پاؤں میں

نجات دینا: تکلیف وایذا سے چھڑانا۔

اے اجل دی تُو نے بارِ جسم سے آ کر نجات
کب سے مری پیٹھ پر یہ خاک کا پشتارہ تھا

___ ملنا: تکلیف وایذا سے آزاد ہونا۔

صدمۂ صبح سے نجات ملی
کر گئی مجھ کو بے خبر شبِ وصل

___ ہونا: چھٹکارا پانا۔

نجات ہو گی عذابِ حساب سے سب کو
جو پہلے روزِ قیامت، مرا حساب ہوا

نجّار: بڑھئی۔

جتنے بنا ہیں اور ہیں نجار
نہ ہو کام ایک ہاتھ سے زنہار

نچوڑنا: کسی چیز کو دبا کر عرق نکالنا۔

کر چکے زاہد! نمازیں، مینہ برستا ہی نہیں
دامنِ تر اب تو اے ساقی! نچوڑا چاہیے

نخست: پہلا، اول، ابتدائی، روزِ ازل۔

روزِ نخست جوہری بازار جب کھلا
ہیرے کے دانت لعل کے ظالم نے پائے ہونٹھ

اہلِ غفلت اگر کریں شبہا
یہیں روزِ نخست چاہیے تھا

نخلِ بُریدہ: برگ وبار سے عاری خشک درخت۔

نخلِ بُریدہ ہوں مجھے کیا برگ و بار سے
شاخِ شکستہ ہوں نہیں مطلب بہار سے

نخلِ وادیِ ایمن: وادیِ ایمن کا وہ روشن درخت جہاں حضرت موسیٰ کو انوارِ الٰہی دکھائی دیے۔

اے سراپا نور نخلِ وادیِ ایمن ہے تُو
بولتا ہے پر جہاں تیرے دہن میں شاک ہے

نخلہ / بطنِ نخلہ: مکے اور طائف کے درمیان ایک وادی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔

بطنِ نخلہ میں جو تھے خیر البشر
لایا ایماں لشکرِ جن آن کر

نخیل: کھجور کا درخت۔

ہیں وہ کشت و نخیل اور اعناب
چاہیے بہر انتفاعِ دواب

نذر دینا: کسی بڑے کے سامنے تحفہ پیش کرنا۔

وہ رندِ بادہ کش ہوں کہ تُو کیا ہے زاہدا
قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی

___ کرنا: پیش کرنا۔

کر چکے پاؤں کو صحرا میں تو خاروں کی نیاز
کوہ پر سر کو بھی چل کر نذرِ خارا کیجیے

نرالی: دنیا سے نئی، عجیب۔

پُر ہیں آنکھیں تو جام خالی ہے
گردشِ آسماں نرالی ہے

نَرجِس / نَرگِس: آنکھ۔

ہے اے عزیز و حضرتِ یوسف کے خواب سے
رتبہ زیادہ حضرتِ نرجس کے خواب کا

نِرخ بڑھ جانا: زیادہ قیمت ہو جانا۔

نقدِ آمرزش فقط کیا، وہ مجھے کچھ اور بھی
تم ہوئے جو مشتری یاں نرخِ عصیاں بڑھ گیا

نَردُبان: سیڑھی، زینہ۔

پست کیا پستی میں ہوں رکھتے ہیں جو ہمت بلند
جانتا تھا نردبانِ عرش یوسف چاہ کو

نرگس پھولنا: گل نرگس کا شگفتہ ہونا، کھلنا۔

گرے تھے ایک دن دو چار آنسو چشمِ جاناں سے
بجائے سبزۂ نرگس پھولتی ہے میرے مدفن پر

نزدیک آ پہنچنا: قریب آ جانا۔

وصل میں صبح جو آ پہنچی ہے ناسخ نزدیک
آہوں کے چلنے لگے تیر شہاب آخرِ شب

___ ہونا: قریب ہونا، باہم وصل ہونا۔

یاد ہے رات کو تم ہوتے تھے ہم سے نزدیک
دُور سے کرتے تھے اے جان! اشارے دن کو

نُزہَت: بے عیبی، خوبی، پاکیزگی، تفریح۔

ہیں محالِ تمتع انساں
نزہت ان میں ہے آدمی کی عیاں

نَس: رگ۔

ہمارے دل کو ہوئی زلفِ یار جزوِ بدن
نسوں کی طرح نہ ہو گا کبھی یہ جال جدا

نِسبُت دینا: کسی کو کسی سے تناسب کرنا۔

دی لبِ ساقی نے جو نسبت مئے گل رنگ کو
رشک سے دنیا میں غائب آبِ حیواں ہو گیا

___ ہونا: تناسب ہونا۔

نسبت اے گل! کیا ہے؟ تیری چشمِ خواب آلود سے
طور نرگس میں ہے میرے دیدۂ بے خواب کا

نَسْتَرَن: ایک قسم کا گلاب جس کے پھول بہت خوشبودار ہوتے ہیں، سیوتی کا پھول، گل نسرین۔

گورے بدن پر اُس کے نہیں پیرہن سفید
یہ نسترن سفید ہے وہ یاسمن سفید

نسرِ طائر: ستاروں کے ایک جھرمٹ کا نام جس کی شکل اُڑتے ہوئے گدھ سے مشابہ ہے۔

ہے شبہ نسرِ طائر ، اُسی دم شکار ہو
پھینکے اگر وہ تیرِ نگاہ ، آسمان پر

نَسطورا: آتش پرستوں کا پیشوا یا نسطوری مسلک کا بانی۔

واں جو نسطورا تھا راہب اُن دنوں
دیکھ حضرت کو لگا کہنے وہ یوں

نِسناس: بن مانس، ایک قسم کا بے دُما بندر۔

نہ ہم شکلِ نبیؑ کا کچھ کیا پاس
لگے برسانے مینہ تیروں کا نسناس

نسیمِ خُلد: جنت کی ٹھنڈی خوشبودار ہوا (صبح کی ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا)۔

موئے دل کش تھے سبط نہ جعد تھے
تھے معطر تر نسیم خلد سے

نشان پانا: پتا پانا، سراغ پانا۔

ہمارے نام کو کیا آج جان بھولے ہو
کہیں نہ پاؤ گے ڈھونڈے سے کل نشاں اپنا

___ پڑ جانا: نقش بن جانا۔

نشاں اُس کے قدم کے پڑ گئے جب میری تربت پر
یہ سمجھا میں کہ میری خاک پر پھولوں کی چادر ہے

___ رہ جانا: علامت یادگار باقی رہنا۔

آ رہی ہے تن پرستی حق پرستی کے عوض
رہ گیا ہے گاؤ خوری سے نشان اسلام کا

___ گاڑنا: جھنڈا گاڑنا۔

آج اُس محبوب کے دل کو مسخر کیجیے
عرشِ اعظم پر نشانِ نالہ گاڑا چاہیے

___ ملنا: سُراغ ملنا۔

مجھ کو پیری میں ملا اُس جانِ عالم کا نشاں
صبحِ دم جس طرح ملتا ہے سُراغِ آفتاب

نِشانہ کرنا: نشانہ بنانا۔

جس کو کیا نشانہ ہوا دم میں بے نشاں
ہر پر ہے شہ پر ملک الموت تیر کا

___ ہونا: نشانہ بننا۔

تڑپے ترا حسود تہِ تیغِ آفتاب
تیرا عدو نشانہ ہو تیرِ شہاب کا

نِشانی: علامت۔

کیفیتیں ہیں یاد مے نابِ وصل کی
آنکھیں نشانی ہیں شبِ مہتابِ وصل کی

___ کا چھلا: حلقۂ انگشت کو بطور اپنی یادگار کے کسی کو دینا۔

لکھوں کیا حال میں دیوانہ اپنی ناتوانی کا
ہوا طوقِ گراں گردن میں وہ چھلا نشانی کا

نشترِ فصاد: فصد لگانے والے کا وہ نوک دار آلہ جسے وہ فصد کھولنے یا شگاف دینے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

پھرتے پھرتے سب اُتر آیا ہے تلووں میں لہو
خارِ صحرا ہیں زیادہ نشترِ فصاد سے

نشتر لگانا: کسی عضو پر نشتر چبھونا۔

نشتر لگائے اشک رگِ ابرِ تر میں آج
دکھلا دوں جی میں ہے مژۂ اشک بار کو

نشہ اُتارنا: کسی کے غرور یا متکبرانہ خیالات کو زائل کرنا۔

دکھا کے باغ میں آنکھیں چڑھی ہوئیں اپنا
وہ نشہ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا

___ اُترنا: نشہ فرو (ختم) ہونا۔

کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں
چڑھ گئی! ابتری سودا کی جو نشہ اُترا

___ چڑھنا: نشہ غالب ہونا۔

چومتے ہی لبِ میگوں کو جو لپٹا تجھ سے
رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا

___ سے بہکنا: نشے میں بدحواس ہونا۔

غافلو، نشۂ دولت سے نہ اتنا بہکو
دیکھنا کاسۂ سر کاسۂ سائل ہو گا

___ کا اُتار: نشہ فرو ہونے کی حالت۔

یہی تو رٹ لگی رہتی ہے مجھ کو مستی میں
چڑھاؤں جام کوئی، نشہ کا اُتار ہوا

___ کا چُور کرنا: کیفِ شراب کا شرابی کو بدمست و بدحواس کرنا۔

غم نہیں محتسب جو توڑا خم
نشہ نے چُور کر دیا ہم کو

نشیلی آنکھیں: نشے میں چُور آنکھیں۔

آ گئیں یاد جو رونے میں نشیلی آنکھیں
اشک ٹپکے مری آنکھوں سے سیہ لال سفید

نصیب مِلنا: اچھی یا بُری ہونا۔

نہ کوئی مال دنیا کا اُٹھا لے جائے گا سر پر
زمانے میں نصیب ایسے ملے بس ایک قاروں کو

___ میں لکھا ہونا: نوشتۂ تقدیر ہونا۔

لکھے تھے میرے نصیب میں رنج
تیرا نہیں کچھ گناہ قاصد

___ ہونا: میسر ہونا۔

بیعت خدا سے ہے مجھ کو بے واسطہ نصیب
دستِ خدا ہے نام مرے دست گیر کا

نصیبوں میں ہونا: تقدیر میں ہونا۔

کیا نصیبوں میں ہے سیہ روئی
کرے واعظ کے منہ کو پان سیاہ

نظّارہ کرنا: کسی کو یا کسی طرف دیکھنا۔

صبح جب دیکھی کفن کا دھیان مجھ کو آ گیا
گور یاد آئی کیا جس دم نظارا شام کا

نظر آنا: کوئی چیز دکھائی دینا، سوجھنا۔

خودبیں ہوا جو میں وہی آیا مجھے نظر
آئینہ صاف عارضِ جانانہ ہو گیا

___ بدلنا: دیکھنے میں فرق آنا، تیور بدلنا۔

میں نے جو دیکھا اور ارادے سے
ہنس کے بولا کہ وہ نظر بدلی

___ پتھر میں تاثیر کرتی ہے: نظر بد ہونے سے پتھر تک ٹوٹ جاتا ہے۔

غیر کے آگے نہ ہو مان مرے کہنے کو
اے صنم! کرتی ہے تاثیر نظر پتھر میں

___ پر چڑھنا: کسی کی نگاہ میں باوقعت ہونا۔

نہیں چڑھتا ہوں کسی کی بھی نظر پر ناسخ
یار کی نظروں سے افسوس میں ایسا اُترا

___ پڑنا: نظر آنا۔

نظر پڑا دلِ بے تاب جب مرا پُر داغ
ہوا گمان اُسے فلس دار مچھلی کا

___ رکھنا: نگہبانی کرنا۔

رات دن سوئے در و بام نظر رکھتے ہیں
نظر آ جاؤ کبھی ہم بھی بصر رکھتے ہیں

___ سے دُور ہونا: آنکھوں سے اوجھل ہونا۔

کہتے ہیں اس کو کیا کہ میں روتا ہوں رات دن
اک غیر کا پسر جو ہے میری نظر سے دُور

___ سے نظر ملنا: ایک دوسرے کو دیکھ لینا۔
مری نظر سے جو تیری کبھی نظر مل جائے
تو جان جاں سے، دل دل سے، سیم بر! مل جائے
___ کرنا: دیکھنا۔
گُرمی ہوتی ہے بے دردوں کو سیرِ باغ میں
ہم نے جس گُل پر نظر کی اِک دلِ صد پارہ تھا
___ لگنا: نظر ہو جانا۔
نہ لگ جائے کہیں تجھ کو نظر نرگس کی ڈرتا ہوں
اِدھر سے پھیر لے گل گشت میں رُخسارِ گلگوں کو
___ میں ٹھہرنا: کسی چیز کا نگاہ میں جچنا۔
دیکھنے والے ہیں اشکوں کے تلاطم ناسخ
کیا بھلا ٹھہرے کوئی اپنی نظر میں دریا
___ میں سمانا: حُسنِ صورت یا حُسنِ سیرت یا حُسنِ عمل کے اعتبار سے آنکھوں میں جگہ کرنا۔
سمائے گو نہ ہم اُس کی نظر میں ایک دن لیکن
غبار اپنا پس از مُردن ہے سرمہ چشمِ دشمن کو
___ میں کھپنا / کھبنا: مرغوبِ نظر ہونا۔
کھپ رہا ہے سب حسینوں کی نظر میں آئینہ
دیکھو! ہے طاؤس تک ہر ایک پر میں آئینہ
نظروں سے اُترنا: نظروں سے گر جانا۔
نہیں چڑھتا ہوں کسی کی بھی نظر پر ناسخ
یار کی نظروں سے افسوس میں ایسا اُترا
___ سے اوجھل ہونا: نگاہ سے دُور ہونا۔
کوئی دم اوجھل نہ ہو نظروں سے او خورشید رُو
بعد مدت آج میری چشمِ تر کھاتی ہے دھوپ

___ سے دُور ہونا: نظروں سے اوجھل ہونا۔
چاہتا ہوں دور نظروں سے نہ ہو وہ شہ سوار
مثلِ آہو باندھ دوں آنکھوں کو میں فتراک سے
___ سے گرنا: نگاہ میں کسی چیز کا بے قدر و حقیر ہو جانا۔
شرمندۂ شاہِ کربلا ہے پانی
کیا فیض سے محروم رہا ہے پانی

گرتے ہیں جو اشکِ چشم ثابت یہ ہوا
گویا نظروں سے گر گیا ہے پانی
___ میں سمانا: مقبولِ نظر ہونا۔
جب سے نظروں میں سمائی ہے کمر ایذا میں ہوں
رنج دیتا ہے بہت آنکھوں میں پڑنا بال کا
نعرہ کرنا: دفعتاً زور سے چلانا۔
مانگی باراں کی جو ہم بادہ پرستوں نے دُعا
رعد نے سنتے ہی اِک نعرہ کیا آمیں کا
نفرت رکھنا: کسی چیز سے تنفر کرنا۔
ہے اُنس چینِ گیسوئے مشکیں سے جس قدر
رکھتا ہوں نفرت اتنی ہی، چینِ جبیں سے میں
___ ہونا: سخت بیزار ہونا۔
ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراقِ ساقی میں
کہ ہے گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا
نفوذ: سرایت کرنا، داخل ہونا، جذب ہونا۔
ہوں رگیں یا مفاصل و اعماق
نہیں ان کو نفوذ کرنا شاق

نُفور: نفرت کرنا، کراہت کرنا، بھاگنا، گریز، تنفر۔

مسکنوں سے جو آدمی ہوں نفور
کریں جنگل میں قریوں کو معمور

نِقاب اُلٹنا: چہرے سے نقاب اُٹھانا۔

شب جو اُلٹی اُس نے، روئے حیرت افزا، سے نقاب
چاندنی مثلِ سفیدی رہ گئی دیوار پر

___ چھوڑنا: جالی دار کپڑا چہرے پر ڈال لینا۔

اپنے رخسار پہ چھوڑے نہ کبھی تُو جو نقاب
بنے، اے صبحِ اُمید، اَبلقِ ایام سفید

نُقرہ: چاندی۔

تا سمجھ لے کہ جب خدا چاہے
کوہ نقرہ بنا دے ان کے لیے

نَقش: مہر وغیرہ پر کھدی ہوئی تحریر۔

جواب اُس نے نہ بھیجا اور ہم نے خط لکھے اتنے
کہ مہریں کرتے کرتے مٹ گیا نقش اپنی خاتم کا

___ مِٹنا: تحریر یا تصویر یا کھدے ہوئے حروف کا نشان کالعدم ہونا۔

جواب اُس نے نہ بھیجا اور ہم نے خط لکھے اتنے
کہ مہریں کرتے کرتے مٹ گیا نقش اپنی خاتم کا

___ ونگار: کاغذ یا عمارت یا کپڑے وغیرہ پر گل کاری کی ہیئتِ مجموعی۔

اصل صورت کے مٹے جاتے ہیں سب نقش و نگار
[illegible]

نقشہ/نقشا: چہرے کی مجموعی ہیئت۔

اُس پری کے چہرے کو تشبیہ کس سے دیجیے
جس کا ہر نقشِ قدم دکھلائے نقشہ حور کا

___ اُتارنا: کاغذ پر کسی کی تصویر کھینچنا۔

عکس ڈالا زُلف کا آئینۂ رُخسار میں
صبح کے قرطاس پر نقشہ اُتارا شام کا

___ آنکھوں کے سامنے ہونا: کسی چیز کا ڈول عالمِ تصور میں پیشِ نظر ہونا۔

سارے نقشے سامنے آنکھوں کے ہیں
نقش ہیں نقش و نگارِ لکھنؤ

___ کھینچنا: نقشہ اُتارنا۔

قوسِ قزح کو دیکھ کے ثابت یہ ہو گیا
کھینچا ہے نقشہ ابر نے ابروئے یار کا

نَقل کرنا: ایک تحریر کا پورا مضمون ہو بہو دوسرے اوراق پر لکھنا، بھانڈوں کا مختلف طبقے یا پیشے کے لوگوں کی دستار و گفتار و رفتار کا چربہ اُتار کر اہلِ محفل کو خوش کرنا۔

نقل کی ہے دفترِ تقدیر کے دیوان میں
کاتبِ تقدیر قائل ہیں میری تحریر کے

متصل محفل میں جو روتی بھی ہے ہنستی بھی ہے
کر رہی ہے میری تیری نقل اے دل دار! شمع

نُقوشِ حَصیر: چٹائی/بوریے کے جسم پر پڑ جانے والے نشان۔

تن پروروں کی تیغِ زباں سے نہ تھی پناہ
[illegible]

نِکل پڑنا: پوشیدہ مقام سے دفعتاً نمایاں ہونا۔

سیکڑوں مردے نکل پڑتے ہیں ہر ٹھوکر کے ساتھ
فتنۂ محشر ہے وہ جس کا رکھا ہے نام، رقص

___ جانا: باہر کہیں چلے جانا۔

ناتوانی نے نکل جانے کا ڈر تو کھو دیا
یار کو اب اپنے مر جانے سے دھمکاتا ہوں میں

___ چلنا: شہر کے باہر یا گھر کے باہر چلنا۔

نکل چلا ہوں کہ اُس کی کہیں خبر مل جائے
خدا کرے مجھے رستے میں نامہ بر مل جائے

نِکلنا: سیر کو جانا، ثابت ہونا۔

نکلے جو ہوا وار پہ وہ برقِ تجلی
کیوں کر نہ ہو عالم کو گماں تختِ پری کا

ہو گیا وہ مست عکسِ چشم مے گوں دیکھ کر
ساغرِ مے سے سوا نکلا اثر میں آئینہ

نِکو: نیک۔

بے مثال اس کی اے نکو کردار
نوعِ انساں جو پڑتی ہے بیمار

نِکہت: خوشبو۔

تجھ کو جس گل پیرہن نے اک نظر دیکھا کبھی
نکہتِ گل کی روش جامے سے باہر ہو گیا

نگ: نگینہ۔

ہے گلشنِ خوبی وہ پری رُو بہ سلیماں
خاتم میں ترے کیوں نگ ہو عقیقِ شجری کا

نِگاہ پڑنا: نظر کا پڑنا۔

نگہ پڑتی ہے کس کی اے فلک تیرے ستاروں پر
قبائے یار میں جس روز سے چمکی کا دستہ ہے

___ جانا: نظر کا کسی طرف اُٹھنا۔

جو وہ خورشیدِ تاباں خلق سے پوشیدہ ہے گھر میں
بجائے ذرہ، جاتی ہیں نگاہیں، دیدۂ تر میں

___ کرنا: دیکھنا۔

کی نگہ میں نے لبِ شیریں پہ آج
کہ گیا وہ کافر خود کام تلخ

___ نہ ٹھہرنا: نگاہ کا نہایت مصفا چیز کو دیکھ کر پھسلنا۔

نگہ ٹھہرتی نہیں اپنے عکس پر اُس کی
شعاعِ حُسن سے آئینہ آفتاب ہوا

نِگلنا: کسی چیز کو دانتوں سے بغیر چبائے حلق کے نیچے اُتار لینا۔

دیکھ کر عنبر کو، یاد آئی، جو وہ زُلفِ سیاہ
موجۂ دریا نگل جانے کو اژدر ہو گیا

نماز ادا کرنا: نماز پڑھنا۔

جب وہ مسجد میں ادا کرتے ہیں
تب نماز اپنی قضا کرتے ہیں

___ پڑھنا: نماز ادا کرنا۔

کر چکے زاہد! نمازیں، مینہ برستا ہی نہیں
دامنِ تر اپنا تو اے ساقی! نچوڑا چاہیے

____ قضا کرنا: وقتِ مقررہ پر نماز نہ پڑھنا۔

جب وہ مسجد میں ادا کرتے ہیں
سب نماز اپنی قضا کرتے ہیں

نمک: ملاحتِ حُسن۔

جو نمک تجھ میں ہے کہاں اُس میں
کیوں نہ پھیکا ہو رنگ سونے کا

____ سودہ: نمک چھڑکنا۔

کیا ہے مذکورِ مرہم کافور
جب نمک سودہ ہو نہ داغ اپنا

نُموئے اَنام: مخلوق کی تخلیق۔

وہی ہے ذوالجلال و الاکرام
اُسی خالق سے ہے نموئے انام

ننگا: برہنہ۔

بام پر ننگے نہ آؤ تم شب مہتاب میں
چاندنی پڑ جائے گی میلا بدن ہو جائے گا

ننگے سر: برہنہ سر۔

ننگے سر رہنے دے ناصح! ہے غضب داغِ جنوں
شعلے بن جائیں گے سارے پیچ ابھی دستار کے

نَوبَت: کم سے کم چار نقارے اور ایک دھونسہ اور ایک دھونسہ اور ایک قرنا اور دو شہنا اتنے سامان کا بحالت مجموعی ایک نام نوبت ہے۔

بادشاہی خوش نہیں آتی ہے نوشاہوں کی طرح
تین دن کو اے فلک کیا چاہیے نوبت ہمیں

____ بجنا: نقاروں کے تال پر شہنا نوازی ہونا۔

کی میں نے جو غم سے سینہ کوبی
نوبت یہ صبح کی بجی ہے

____ پانا: سرکار شاہی سے خلعت کے طریق پر دروازے پر علی الدوام نوبت بجنے کا ایما ہونا، یہ زمانۂ شاہی میں عزت افزائی کا ایک قرینہ تھا۔

کیا ہی حاسد ہے فلک جس نے کہ نوبت پائی
دم میں مانندِ حباب اُس نے نقارا توڑا

نُوچے کھانا/ نُوچ کھانا: لالچ میں بے رحمی کی حد تک دوسرے سے فائدہ اُٹھانا۔

یہ نوچے کھاتے ہیں زندوں کو کان پور کے لوگ
کہ جیسے کھاتے ہیں مردوں کو زاغ گنگا میں

نَو دن: نیا دن۔

جاگتے ہیں رات تارے پھر، تو دن سوتے رہیں
رات دن یکساں ہے اپنے دیدۂ بیدار کو

نُور برَسنا: مراد ہے اُوپر سے نیچے کی جانب روشنی آنا۔

شب تاریک ہے، پَر، نُور گلیوں میں برستا ہے
ہوا ثابت یہی کاشانۂ جاناں کا رستہ ہے

____ چھنّا: سوراخ دار شے سے روشنی باہر جانا۔

اے صنم نامِ خدا چھنتا ہے دن رات اس سے نور
یہ تیری جالی کی کرتی بھی عجب غربال ہے

____ کا پُتلا: نُورانی صورت، نہایت حسین۔

جب نہانے کو ہوا عُریاں وہ پُتلا نُور کا
حوض میں روشن برنگِ شمع فوارا ہوا

___ کا تڑکا: صبح صادق۔

کھل گیا ہے جب شبِ تیرہ میں عُریاں تو مجھے
نُور کا تڑکا نظر آیا ہے او مہ رُو! مجھے

___ کا دریا: سراپا نُور، مجسم نُور۔

تیرے پرتو نے کیا گنگا کو دریا نُور کا
جس نے دیکھا لہر کو سمجھا وہ شعلہ طور کا

___ کی: نہایت حسین۔

کیوں کر نہ ترے آگے جھکے حور کی گردن
بجلی کی کمر، شعلے کا منہ، نور کی گردن

نورہ: بال صفا پاؤڈر چونے اور ہڑتال کو ملا کر بناتے ہیں۔

نورہ لگوائیں تا کہ دور ہوں بال
اور ناخن کٹیں کہ ہوں خوش حال

نُوش کرنا: اکل و شرب کرنا، کھانا، پینا۔

نوش کر شوق سے جی کھول کے، صرفہ کیا ہے؟
خوف بدہضمی کا ناسخ! نہیں غم کھانے میں

نُوکِ زُبان ہونا: برزبان ہونا، یاد ہونا۔

کبھی مصائبِ دشتِ جنوں نہ بھولوں گا
تمام نُوکِ زباں ماجرائے خار ہوا

نُوکر ہونا: کسی مقررہ مشاہرے کے عوض کسی کی کارفرمائی کا تابع ہوجانا۔

آتے جاتے تجھے دیکھوں نہ ملے غیر کو بار
کاش ہو جاؤں میں نوکر تری دربانی پر

نِہال کرنا: اچھے سلوک سے خوش و خرم کرنا۔

جلو میں سال گرہ کے جو آئی فصلِ بہار
کرے گی باغِ جہاں کو نہال سال گرہ

___ ہونا: خوش ہونا۔

بُوٹا سا قد تیرا جو دیکھا
نرگس کی ہوئیں نہال آنکھیں

نہالی: بستر کے نیچے بچھانے کا گدا۔

باغ پامال کر دیا تُو نے
ہر نہال اے صنم! نہالی ہے

نہانا: غسل کرنا۔

جب نہایا میں تو آیا غسلِ میت کا خیال
قطع جب ہونے لگے کپڑے کفن یاد آ گیا

___ دھونا: غسل کرنا۔

جب نہا دھو کر نکل آیا وُہ دریائے حُسن
دامِ ماہی گیر سمجھیں مچھلیاں تالاب کو

نہ بچنا: محفوظ نہ رہنا، جاں بر نہ ہونا۔

بچے نہ آپ کی تلوار کا کبھی زخمی
اگر ہو رشتۂ جاں سوزنِ مسیحا میں

نہیں: کلمۂ نفی۔

نہیں سے باز تم آؤ! نہیں تو ہم ہی نہیں
نہیں ہے خوب یہ ہر دم نہیں نہیں، دیکھو

___ تو: ورنہ۔

نہیں سے باز تم آؤ، نہیں تو ہم ہی نہیں
نہیں ہے خوب یہ ہر دم نہیں نہیں، دیکھو

___ کرنا: انکار کرنا۔

مر چلا ہوں اُمید واری میں
ایسی ہاں سے، وہ، کرتے کاش، نہیں

نیاریا: خاک روبوں میں سے اکثر سناروں کی انگیٹھی کی خاک مول لے کر پانی میں دھوتے ہیں اور جو کچھ سونا چاندی اُس خاک کے دھونے سے حاصل ہوتا ہے اُسے فروخت کر کے منفعت اُٹھاتے ہیں ایسا کرنے والے کو نیاریا کہتے ہیں اور مجازاً ہر شخص کو کہتے ہیں جو خود رس بے انتہا ہو یا جزوی امور میں بھی اپنے فائدے پر نگاہ رکھے۔

یہ رنگت اُس کی سنہری ہے گر نہائے کبھی
نیاریے کریں حمام سے بھی زر پیدا

نیائش: تعریف، زاری، وہ دعا جو نہایت زاری سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی جائے۔

گو نہ اللہ کی ستائش کی
گو نہ اللہ کی نیائش کی

نیچہ: بانس یا نرکل کپڑے سے مختلف ترکیب سے لپٹا ہوا جس میں گٹا باندھ کر حقے پر رکھتے ہیں۔

حقہ کشی میں بھی ہیں خوش آوازیاں بتو
نیچے نہ کہیے ہیں یہ مزامیر ہاتھ میں

نیرنگ: جادوگری، طلسم، فسوں، سحر۔

دل میں کچھ قائل ہوا تقدیر کے نیرنگ کا

نیشِ عقرب: بچھو کا ڈنگ۔

نیشِ عقرب سے زیادہ رات بھر پہنچی گزند
بند کر دے اختروں کے خانۂ زنبور صبح

نیشکر: گنا، پونڈا، اوکھ، ایکھ۔

یار کی شیریں ادائی کا جہاں میں شور ہے
پور جو انگلی کی ہے وہ نیشکر کی پور ہے

نیکی کرنا: اچھا سلوک کرنا۔

رات دن غافل! بدوں سے بھی کیا کر نیکیاں
کیا بُرا ہے اس میں کچھ تیرا بھلا ہو جائے گا

نیل پڑ جانا: چوٹ کھانے سے مضروب مقام کی جلد کا نیلا ہو جانا۔

پیٹا جو میرے غم میں وہ منہ نیل پڑ گئے
تھی یاسمن سفید سو ہے یاسمن کبود

نیلم: جواہرات میں سے ایک قسم ہے جس کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔

مل کے مسی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیروں کو نیلم کر دیا

نیند آنا: غنودگی طاری ہونا۔

نیند آئے گی [کہ] موت آئے گی ہجر یار میں
دیکھیے کیوں کر ہوں اپنے دیدۂ بیدار بند

___ اُڑ جانا: بے تاب و بے چین ہونا۔

بے طرح آج مری نیند اُڑی جاتی ہے

___ اُڑانا: نیند نہ آنے دینا۔

جھنکار کیوں نہ نیند اُڑایا کرے کہ ہے
زنجیر بہر دیدۂ بیدار پاؤں میں

نئے سرے: نئے سرے سے۔

پھر نئے سر سے ہوا جوشِ جنوں آئی بہار
پھر مرے پاؤں کو زنجیریں ہیں درکار نئی

و

واجب ہونا: لازم ہونا۔

جلا نہ آتشِ سودائے عشق سے جو یاں
تو واجب اُس پہ جہنم کا بس عذاب ہوا

وادیِ غربت میں: پردیس میں۔

جان کر کانٹا مسافر بیچ کے رکھتے ہیں قدم
اس قدر میں وادیِ غربت میں لاغر ہو گیا

وار پار: اِس طرف سے اُس طرف۔

بھاگا دریا یہ میرے اشکوں سے
ہو گئے وار تھے جو پار درخت

___ لگانا: وار کرنا۔

لگا اِک وار پورا، ہے جگہ عبرت کی او قاتل!
تری تلوار پر میرا دہانِ زخم خنداں ہے

وارنا: صدقہ کرنا، کوئی چیز کسی پر سے اُتارنا۔

ذبح کر اُس غیرتِ گلشن پہ مجھ کو وار کر
بس یہی صیاد سے ہے التجائے عندلیب

واز: کھلا۔

یوں وہ کہتے ہیں پیٹ لوگوں کا
واز بنتا اگر بسانِ قبا

واسطہ دینا: ایسے نام لینا کہ اُن کے توسط سے سامع کے دل پر اثر ہو۔

جلد میرا پیام بر نہ پھرا
واسطہ گو دیا پیمبر کا

وافی: پورا، کامل۔

بہر عبرت یہ پند کافی ہے
عاقلوں کو فلاح وافی ہے

والسابحات: تیرنے پھرنے والے اجرامِ فلکیہ۔ آیت کی طرف اشارہ "والسابحات سبحا"۔

آج یہ مجھ پر کھلے ہیں معنیِ والسابحات
ہر ستارہ میرے بحرِ اشک میں پیراک ہے

واں: وہاں کا مخفف ہے۔

صاف قاصد کو واں جواب ملا
میرے خط کا یہی جواب ملا

واہ: کلمۂ تحسین۔

واہ! کیا رنگ ہے! گویا کہ ٹپکتا ہے شہاب
منہ وہ پونچھے تو ابھی سُرخ ہو رومال سفید

___ کرنا: تعریف کرنا۔

کچھ تو اِن روزوں رسائی تا اثر پیدا ہوئی
واہ وہ کرنے لگا ہے سُن کے میری آہ کو

___وا/واہ وا رے: کلمۂ تحسین۔

ہتھکڑی بیڑی کو، ٹکڑے ایک جھٹکے میں کیا
زور ہی جوشِ جنوں ہے واہ وا رے ہاتھ پاؤں

واہب: بخشش، عطا۔

کتنی انواع منفعت بخشی
گھاسوں کو واہب عطا پانی

وَبال: عذاب، پریشانی کا باعث۔

کیا بارِ زلف ہے کمرِ یار پہ وبال
ایذا اٹھائی کس نے نہ موذی کو پال کے؟

وَجَب: بالشت۔

سمجھوں زیادہ اُس کو میں دونوں جہان سے
پاؤں جو اُس گلی میں جگہ دو وجب سے کم

اے تاج دارو! مُلک کہاں مغتنم یہ ہے
قابو میں گر لحد کی زمیں دو وجب رہے

وَجد ہونا: وجد میں آنا، جھومنے لگنا، وجد کی حالت طاری ہونا۔

دھونے واں بال ہوا یاں دل پہ داغ کو وجد
رقص کرتے ہیں اگر دیکھتے ہیں مور گھٹا

وَجَع: جوڑوں کا درد۔

رنج ہوتے ہیں جمع اعضا میں
جمع ہوتے ہیں وجع اعضا میں

وِحشت کرنا: جانوروں کی طرح بھڑکنا اور دور بھاگنا۔

گریزاں وہ سہی قد کیوں ہے میری اشک باری سے

وُحُوش: (وحشی کی جمع)، وحش اور جمع الجمع وحوش، معنی جنگلی جانور۔

ہیں وحوش و طیور اس سے بری
نہیں اُن کو یہ احتیاج ذری

وَدُود: مہربان، محبت کرنے والا۔

جب ہوئی حکمتِ خدائے ودود
کہ بڑے میوے ان سے پائیں وجود

وَرزش کرنا: ڈنڈ پیلنا یا اور کوئی جسمانی محنت کا کام کرنا تاکہ بدن چاق وچست رہے۔

نازکی دیکھو کہ ورزش کر کے کہتا ہے وہ گل
شاخِ گل کی اب کلائی کو مروڑا چاہیے

وَرَقِ زر: سونے کا ورق۔

پان اکسیر کی بوٹی دہنِ یار میں ہو
ورقِ نقرہ لپیٹیں ورقِ زر ہو جائے

وَرَق لپیٹنا: چاندی سونے کے ورق کو گلوری پر منڈھنا۔

پان اکسیر کی بوٹی دہنِ یار میں ہو
ورقِ نقرہ لپیٹیں ورقِ زر ہو جائے

___ِ **نُقرَہ:** چاندی کا ورق۔

پان اکسیر کی بوٹی دہنِ یار میں ہو
ورقِ نقرہ لپیٹیں ورقِ زر ہو جائے

وَرَم ہونا: کسی عضو کا سوج جانا۔

رہنے دے اے آسماں! یوں ہی مجھے زار و نزار

وَزان: چلتی ہوئی۔

جو یہ بادِ وزاں کبھی ٹھہرے
جیسے چلتی ہے اک ذری ٹھہرے

وَسمہ: نیل کی پتّی، خضاب۔

سیہ کاری ہی حاصل ہے سیہ کاروں سے ملنے میں
معین وسمہ بالوں کے سیہ کرنے میں صابوں ہے

وِصال ہونا: معشوق سے وصل ہونا، انتقال ہونا۔

تا حشر ہے فراق مُوا گر فراق میں
ناسخ! کہیں وصال میں میرا وصال ہو

وَصل ہونا: معشوق سے ملنا۔

کیا! اگلا مہینا! اجی! ہو جائے ابھی وصل
شوال سے خالی کا مہینہ نہیں اچھا

وَصلی: خوش نویسی کی مشق کے لیے دوتہا دبیز چکنا کاغذ۔

لگ گئی پیٹھ مری ہجر میں یوں بستر سے
جس طرح وصلی میں کاغذ سے ہو چسپاں کاغذ

وُضو توڑنا: ارادے میں کامیاب نہ ہونے دینا۔

دیکھ لینا کہ ترا ہم بھی وضو توڑیں گے
محتسب تُو نے اگر شیشہ ہمارا توڑا

____ کرنا: کہنیوں تک ہاتھ دھونا، منہ دھونا کلّی کرنا۔

تُو نے دریا پر کیا جس دن وضو بہر نماز
بن گئی محراب طاعت ابروئے خم دارِ موج

وَطن چُھٹنا: غریب الوطن ہونا۔

ہیں جفائیں، جو یہی، اہلِ وطن کی ناسخ!
مجھ سے، چُھٹتا نظر آتا ہے، وطن، ان روزوں

____ سے نکل جانا: غریب الوطن ہونا۔

سنساں مثلِ وادئ غربت ہے لکھنؤ
شاید کہ ناسخ آج وطن سے نکل گیا

وَعدہ وفا کرنا: ایفائے وعدہ کرنا، وعدہ پورا کرنا۔

شوق میں آ گئی ہے جان مری ہونٹوں پر
آج اے جان! کرو وعدہ وفا بوسے کا

وفا کرنا: عہد وپیماں ایفا کرنا۔

شوق میں آ گئی ہے جان مری ہونٹوں پر
آج اے جان! کرو وعدہ وفا بوسے کا

وَفق: موافق، مطابق، سازگار۔

متفق ہیں امور صالح سے
وفق ہے حکم سے مصالح سے

وُفور: کثرت، زیادتی، بہتات، زور، شدت۔

آندھیاں خوف ناک، مینہ کا وفور
شدتِ برد گرمیوں کا ظہور

وَقت بے وَقت: گاہ بے گاہ۔

وقت بے وقت آ گیا ہے بیش تر وہ آفتاب
ہو گئی ہے بارہا شامِ شبِ دیجور صبح

____ پر: وقت معینہ کی پابندی کے ساتھ۔

خار تدبیر ہے پیشِ گُلِ تقدیر عبث
وقت پر باغ میں آتی ہے بہار آپ سے آپ

____ ہونا: کسی بات کا وقت روبکار ہونا۔

یہ حُسن و عشق ہیں ہر حال میں شریک بہم
کہ آیا غش مجھے اُس کا جو وقتِ خواب ہوا

وَقُر: (وقار کی تخفیف) عزت، مان۔

نہ ہو وقر و صلابتِ مرداں
نہ ہو قدر و مہابتِ مرداں

وَلوَلہ ہونا: جوش ہونا۔

کیسی تخفیف اے طبیبو! فصلِ گُل آنے تو دو!
پھر وہی میرے جنوں کا ولولہ ہو جائے گا

وہ: ضمیر واحد غائب و جمع غائب، ضمیر اشارہ دونوں طرح درست ہے، اُس قدر۔

ترا دہن ہے وہ شیریں کہ ایک کُلّی سے
بتاشا بن گئے سارے حباب دریا میں

____ بھی دن ہوگا: ارمان کا جملہ ہے، کاش وہ بھی دن ہو جب اپنا ارمان پورا ہوگا۔

کرتا ہوں میں وحشت میں گریباں کو چاک
اور غم نے کیا سینۂ سوزاں کو چاک

ہو گا کوئی وہ بھی دن الٰہی کہ کروں
سرنامۂ مکتوبِ عزیزاں کو چاک

____ بھی گھڑی ہو: کاش ایسی مبارک گھڑی آئے۔

دے نامہ بر آ کے در پہ دستک یا رب
پہنچے مجھے مکتوب یکایک یا رب
ہو وہ بھی گھڑی کہ لوگ آ آ کے کہیں
آیا خطِ یار ہو مبارک! یا رب!

____ دن گئے: ایامِ گذشتہ یا ایامِ سابقہ کا سا حال اب نہیں ہے۔

وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھ سے سیدھی آنکھ تھی
جب نہ تب میں اب تو پاتا ہوں نگاہِ یار کج

____ کیا کہنے لگے: وہ یہ کہنے لگے (اِس جملے میں لفظ ''کیا'' استفہامیہ نہیں ہے)۔

بوسہ مانگا جو دہن کا تو وہ کیا کہنے لگا
تو بھی مانندِ دہن اب کہیں نا پیدا ہو

____ ہَمیں ہیں: وہ کام ہمارے سوا کسی سے نہیں ہوتا، ہمارے سوا دوسرا یہ پاس نہیں رکھتا۔

وہ ہمیں ہیں عشق سے لڑتے ہیں جو خم ٹھونک کر
ورنہ ناسخ اِس قدر کس پہلواں میں زور ہے

وَہاں: اُس جگہ۔

جو وہاں جانے لگا پہنچا کنارے گور کے
رہ روِ ملکِ عدم ہیں رہ روانِ کوئے دوست

وَہیں: اُسی جگہ، اُسی وقت۔

سنہری ایسی [ہے] رنگت گیا لب دریا
تو ہو گیا وہیں پانی تمام سونے کا

خون رُلاتا وہیں ناسور بنا کر گردوں
زخم بھی گر مرے تن پر کبھی خنداں ہوتا

ہ

ہاتھ: دست، سبب سے، وجہ سے۔

اس دل کے ہاتھوں چمن سے گزرا نہ ایک دن
پیری میں یاد کیا کروں عہد شباب کو

____ اُٹھانا: کسی امر کو ترک کرنا، حربہ کرنا، مارنا پیٹنا۔

ہاتھ اٹھا کر دونوں عالم سے خدا کے سامنے
کیا میں اس وحشت سرا میں غیر وحشت مانگتا

ہاتھ اٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پاؤں

____ آنا: میسر ہونا، دستیاب ہونا۔

ید بیضا سے ہاتھ آئی یہ بات
حُسن محتاج کب ہے زیور کا

____ باندھنا: بطور تعزیر کے ہاتھ کو رسی سے باندھنا۔

ہاتھ میرے یار کی زنجیر در سے باندھ دیں
اور زنجیریں نہ بنوائیں عبث حداد سے

____ بدن کو لگانا: بدن کو مس کرنا۔

اس کے بدن کو ہاتھ لگاؤں یہ کیا مجال
ہے ملتفم جو بوسے ملیں پشت خار کے

____ بڑھنا: کچھ چھونے یا کچھ لینے کے لیے کسی جانب ہاتھ کا متوجہ ہونا۔

ڈال دی محبوب نے زنجیر بہر انتقام
جب ہمارا ہاتھ سوئے زلف پیچاں بڑھ گیا

____ پاؤں بے کار ہونا: ضعف پیری سے یا نقاہت جسمانی وناتوانی سے ہاتھ پاؤں کا کام نہ کرنا۔

اب نہ وہ چاک گریباں ہے نہ وہ دامانِ دشت
ناتوانی سے ہمارے دست و پا بے کار ہیں

____ پاؤں پیٹنا: بے کار کوشش کرنا۔

اے جنوں! کچھ ناتوانی کے مناسب حکم کر
پیٹنے سے دوڑنے سے اب تو ہارے ہاتھ پاؤں

____ پاؤں پھول جانا: گھبراہٹ میں یا زیادہ خوشی میں ہاتھ پاؤں کا کام نہ کرنا۔

تیرے آنے کی خبر دیتا ہے جب پیک صبا
کیا ہی اے گُل! پھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں

____ پاؤں تیار ہونا: ہاتھ پاؤں کا گداز اور پُرکشش ہونا۔

کر دیا ہے قاق ایسا عشق کے آزار نے
پیش ازیں تیار تھے ناسخ! ہمارے ہاتھ پاؤں

____ پاؤں ٹوٹنا: بخار چڑھنے سے پہلے اعضا شکنی ہونا یا نشہ پینے والوں کو نشہ پینے کے وقت معین پر جب اُن کو نشہ پانی بہم نہ پہنچے پر اعضا شکنی ہونا۔

محتسب نے مے کدے میں کیا کوئی توڑا ہے خُم
ٹوٹتے ہیں آج کیوں ساقی ہمارے ہاتھ پاؤں

____ پاؤں دھونا: دست و پا کی شُست وشو کرنا۔

آتش رنگ حنا سے مچھلیاں پکنے لگیں
آپ نے دھوئے جو دریا کے کنارے ہاتھ پاؤں

___ پاؤں مارنا: ذبح ہونے کے بعد مذبوح کا تڑپنے میں ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا، کوشش کرنا۔

دیکھ پائے گورے گورے جو تمھارے ہاتھ پاؤں
زیست بھر مانندِ بسمل کیوں نہ مارے ہاتھ پاؤں

___ پاؤں نکالنا: دست و پا کی حرکات سے شوخی، گستاخی کرنا۔

ہاتھ اُٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پاؤں

___ پاؤں ہارنا: ضعف و ناتوانی میں دست و پا کا کام کرنے کے لائق نہ رہنا۔

اے جنوں! کچھ ناتوانی کے مناسب حکم کر
بیٹھے سے دوڑنے سے اب تو ہارے ہاتھ پاؤں

___ پاؤں ہلانا: کچھ کام کرنا، بےکار نہ رہنا، سعی و کوشش کرنا۔

اور کون اس بحر میں ناسخ ہلائے دست و پا
فکر یاں غواص ہے طبعِ رواں تیراک ہے

___ پھیلانا: کسی سے کچھ مانگنا۔

گر چلیں راہِ طلب میں توڑ ڈالوں اپنے پاؤں
بس کبھی ساقی کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہوں میں

___ توڑ دینا: قوت ختم کر دینا، بےبس کر دینا۔

میری بیڑی کی طرح توڑ دے حدّاد کے ہاتھ
اے جنوں! تجھ کو خدا نے دیے فولاد کے ہاتھ

___ ٹھُڈی میں ڈالنا: خوشامد کرنا، منت کے طور پر ٹھوڑی کو چھونا۔

کبھی جو ہاتھ اُس محبوب کی ٹھڈی میں ڈالا ہے
کہا ہے توڑ تو لو گے نہ تم سیب زنخداں کو

___ چوم لینا: تعظیم سے ہاتھوں کا بوسہ لینا۔

ہاتھ اُس کے چوم لیتا ہوں تو کیا کہتا ہے وہ
ہیں لکیریں یا کوئی لکھی ہے آیت ہاتھ میں

___ چھوڑنا: حربہ کرنا، وار کرنا۔

قتل کرتا رہا اغیار کو قاتل ناسخ
نہ کوئی ہاتھ سروہی کا اِدھر چھوڑ دیا

___ خالی رہنا: روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔

دستِ شمشیر کی مانند نہیں عیب اگر
رہتے ہیں ہاتھ جواں مردوں کے اکثر خالی

___ خشک ہو جانا: ایک قسم کا عارضہ ہے جس میں ہاتھ خشک ہو کر بےکار اور بےحس و حرکت ہو جاتا ہے۔

دیکھ کر آغازِ خط اُس گل کی آنکھیں تر ہوئیں
کیوں بنایا آئینہ دستِ سکندر خشک ہو

___ دُکھنا: ہاتھ میں درد ہونا۔

بال سر سے جو لپٹے تو دُکھے یار کے ہاتھ
ایسی ہوتی ہے بھلا کب کوئی دستار دراز

___ دوڑنا: تیز دستی۔

اس قدر دوڑا تری زلفوں کے چھونے کو صنم!
ہاتھ میرا آج شانے کی طرح شل ہو گیا

___ دھونا: صاف کرنا، پاک کرنا، کسی امر سے صبر کر لینا، کوئی چیز ترک کرنا۔

مے ناب سے ہاتھ دھویا جو تم نے
[illegible]

___ **سے جانا:** کوئی شے ہاتھ میں آ کر پھر قبضے سے نکل جانا۔

نہیں غم نقدِ جاں گو ہاتھ سے جائے
نہ میں عطار سے لوں گا دوا قرض

___ **شل ہونا:** ہاتھ کا زیادہ کام کرنے سے تھک کر یا کسی اور سبب سے کام کرنے کے لائق نہ رہنا۔

حسرتِ دل نہیں دنیا میں نکلی ناسخ
ہاتھ شل ہوتے میسّر جو گریباں ہوتا

___ **قلم ہونا:** زمانہ شاہی کی تعزیر کے موافق ہاتھ کاٹا جانا۔

تیغ ابروئے صنم کی جو لگے لکھنے شبیہ
ہو گئے صاف قلم مانی و بہزاد کے ہاتھ

___ **کانپنا:** ہاتھ میں رعشہ ہونا۔

شعلے نکلے مری رگ سے جو لہو کے بدلے
شعلے کی طرح لگے کانپنے فصاد کے ہاتھ

___ **کی چھڑی:** سبک لکڑی جو ہر وقت ہاتھ میں رہے۔

نرگس کی طرح پنجۂ مژگاں سے نہ چھوڑے
اے جان ترے ہاتھ کی پائے جو چھڑی آنکھ

___ **کی لکیریں:** وہ گہرے خطوط جو کفِ دست میں ہوتے ہیں۔

ہاتھ اُس کے چوم لیتا ہوں تو کیا کہتا ہے وہ
ہیں لکیریں یا کوئی لکھی ہے آیت ہاتھ میں

___ **کی مچھلی:** کفِ دست کا گوشت۔

آتشِ رنگِ حنا سے وہ صنم کہتا ہے
ہاتھ میں مچھلیوں کی جا ہوں سمندر پیدا

___ **کھینچنا:** کسی امر سے دست بردار ہونا، کسی امر کو ترک کرنا۔

خاک میں مل جائے گا خارِ بیاباں کی طرح
ہاتھ اپنا کاوشوں سے اے غریب آزار کھینچ

___ **لگانا:** مس کرنا۔

چھوتا ہے چھاتیاں عبث اُس بحرِ حسن کی
ناسخ ستم ہے ہاتھ لگانا حباب کو

___ **لگنا:** کسی چیز سے ہاتھ چھو جانا۔

مثلِ موسیٰ ہو مسیحا کو یدِ بیضا نصیب
ہاتھ لگ جائے اگر میرے تنِ محرور سے

___ **ملنا:** کفِ افسوس ملنا۔

میرے مرنے سے کفِ افسوس گلگوں ہو گئے
اُن کو خالی ہاتھ ملنا بھی حنا سے کم نہیں

___ **میں دوڑانا:** کسی کام میں ہاتھ کو جلد جلد رواں کرنا، تیز دستی کرنا۔

جنوں نے ہجر کی شب ہاتھ دوڑایا ہے جب اپنا
گیا ہے چاک تا جیبِ سحر اپنے گریباں کا

___ **میں ہاتھ لینا:** اپنے ہاتھ میں دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔

ہاتھ میں جو ہاتھ اُس کا لے لیا اس جرم پر
ہتھکڑی پہنی ہے میں نے ایک مدت ہاتھ میں

ہاتھوں ہاتھ: دست بدست۔

پیر صاحب نہ خفا ہو تو ابھی ہاتھوں ہاتھ
تا سرِ پیرِ مغاں آپ کی دستار چلے

ہادِم: ڈھانے والا، اجاڑنے والا۔

نہی سے خواری کرے جس دم وہ محبوبِ خدا
سیل سے ہو کیوں نہ ہادم خانۂ خمار کا

ہار: پھولوں کا مالا۔

کون ایسا ہے چڑھا دے جو مری تربت پہ
رات کے ہار جو محبوب اُتارے دن کو

—— تربت پر چڑھانا: قبر پر پھولوں کے ہار چڑھانا۔

کون ایسا ہے چڑھا دے جو مری تربت پہ
رات کے ہار جو محبوب اُتارے دن کو

ہارون: پیغمبر حضرت ہارونؑ۔ حضرت موسیٰؑ کے بھائی۔ جب حضرت موسیٰؑ نے لکنت کے باعث اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہارونؑ سے تقویت پہنچائی۔

کیا جو عہدِ موسیٰ سے بجا لایا میں اے ناسخ
بہت گوسالے چلائے نہ چھوڑا میں نے ہاروں کو

ہالِک: ہلاک ہونے والا۔

ہیں ازل اور ابد کے یہ مالک
یہی باقی ہیں اور سب ہالک

ہالہ: روشنی کا گھیرا جو پورے چاند کے گرد نظر آتا ہے۔ ایسا ہی حلقہ مقدس چہروں کے گرد تصاویر میں بنا دیا جاتا ہے۔

ماہِ تاباں بچھن ہوا ہالہ ہوا مارِ سیاہ
چودھویں شب گر خیالِ کاکلِ شب گوں ہوا

ہامان: فرعون کا وزیر۔

کیا کلیم اللہ سے نسبت ہے اس ناپاک کو
چاہیے فرعون کو، دے اپنے ہاماں کا جواب

ہامون: صحرا۔

باغ و بستان و کوہ و ہاموں کے
سب مہیا ہوئے ہیں تیرے لیے

آنکھ بھر کر دشت کو دیکھا تو جیحوں ہو گیا
ٹھوکریں کھا کھا کے میری کوہ ہاموں ہو گیا

معلق سایہ ہے ہم راہ جل جانے کی دہشت سے
کیا یہ گرم میری گرم رفتاری نے ہاموں کو

ہاں کرنا: اقبال و اقرار کرنا۔

مر چلا ہوں اُمیدواری میں
ایسی ہاں سے، وہ، کرتے کاش، نہیں

ہائے وہ بھی کیا زمانہ تھا: گذشتہ زمانے کو افسوس سے یاد کرنے کا جملہ۔

ہائے! کیا! وہ بھی زمانہ تھا جو کرتے تھے بسر
وصل کی شب جاگنے میں، روزِ فرقت خواب میں

ہتھکڑی پہننا: مجرموں کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈالنا۔

ہاتھ میں جو ہاتھ اُس کا لے لیا اس جرم پہ
ہتھکڑی پہنی ہے میں نے ایک مدت ہاتھ میں

ہتھیار: تلوار، چھری، پیش قبض وغیرہ۔

کھول ڈالے وہیں اے قاتلِ عالم ہتھیار
دیکھ لی جس نے تری تیغ و سپر کی بندش

___ کھول ڈالنا: کمر سے تلوار وغیرہ علیحدہ کر دینا۔

کھول ڈالے وہیں اے قاتل عالم ہتھیار
دیکھ لی جس نے تری تیغ و سپر کی بندش

ہتھیلی: کفِ دست۔

ہتھیلی رکھ دے کہ پڑ جائے بس ابھی ٹھنڈک
جبت ہے آج جلن اپنے داغ سودا میں

___ کا پھپھولا: کمال نازک چیز جو ذرا سے صدمے سے ٹوٹ جائے۔

بزم میں پاتا نہیں جو ساقی گلفام کو
جانتا ہوں میں ہتھیلی کا پھپھولا جام کو

___ کی مچھلی: کفِ دست کا گوشت۔

دونوں حنائی ہاتھ دہکتے ہیں آگ سے
مچھلی کفِ صنم کی سمندر سے کم نہیں

ہچکی: وہ ہوا جو آواز کے ساتھ گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے نیز وہ حالت جو نزع اور جان کنی کے وقت ہوتی ہے۔

ہیں روانہ کوئے قاتل سے عدم کو قافلے
بسملوں کی ہچکیوں میں زنگ کی آواز ہے

___ آنا: گلے سے ایک قسم کی آواز بار بار آنا، بلبک۔

جو ہچکی آئی تو میں خوش ہوا کہ موت آئی
کسی کو یار کا اتنا بھی انتظار نہ ہو

___ لینا: مرنے کے وقت ہچکی کا آنا۔

ہچکیاں لے لے کے شیشوں کی طرح دم توڑیں ہم
کیا بکی ہے ساقی، بیالی شکن کی آرزو

ہدم: گرانا، برباد کرنا۔

خانۂ دل نہ کرو ہدم اے اصحاب الفیل
مثل کعبہ یہ کسی بندے کی تعمیر نہیں

ہڈی: استخواں۔

تاریک کیوں ہے غم کدہ اپنا کہ رات بھر
ہڈی ہر ایک شمع سی جلتی ہے ہجر میں

ہر: یہ لفظ مجموعۂ افراد میں فرداً فرداً ذکر کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔

ہیں حسیں اور بھی پر تجھ میں ہے ہر بات نئی
دھج نئی، وضع نئی، گات نئی، بات نئی

ہرزہ: بے ہودہ، یاوہ۔

عشرتوں میں گناہ گار بنیں
ناز و نعمت میں ہرزہ کار بنیں

___ درائی: بکواس کرنا، بے ہودہ، یاوہ گوئی۔

مثل جرس ہے ہرزہ درائی عبث دلا!
دنیا سے کر گئے ہیں مرے ہم زبان کوچ

ہرکارہ: جاسوس، مخبری کا پیادہ، ڈاکیا، بھیجا ہوا آدمی۔

شاہ مرداں سے نہیں مخفی کوئی راز جہاں
ہیں ملک ہرکارے، اُن کے ہر طرف کو ڈاک ہے

ہرن کا کالا ہونا: آہو کا رنگ سیاہ ہو جانا۔

ہو گیا چشم سیاہ یار پہ سودا ہمیں
مثل آہو پھرتے پھرتے دھوپ میں کالے ہوئے

____ کا کاہلا ہو جانا: شدت آفتاب سے ہرن کا سست و ماندہ ہو جانا۔

گرمیِ رُخسار سے بیمار ہو گی چشمِ یار
دھوپ کی شدت سے آہو کاہلا ہو جائے گا

____ کی شاخ: ہرن کا سینگ۔

ہم وحشیوں کے بخت جو برگشتہ ہیں سو ہیں
سیدھی کسی طرح نہ ہو جیسے ہرن کی شاخ

____ ہو جانا: ہرن کی طرح کہیں سے کہیں چلا جانا، دُور چلا جانا، کافور ہو جانا۔

پھر ہرن ہو گئی مری وحشت
پھر وہ رعنا غزال آ پہنچا

ہزار: کتنا ہی زیادہ۔

ہزار ضعف ہے پر زورِ عشق ہے، سو ہے
ہوئے ہیں پیر مگر بخت ہے جواں اپنا

ہزارا: فوارہ۔

ہے تصور نوکِ مژگاں کا جو ہر دم سامنے
دیدۂ گریاں ہمارا اب ہزارا ہو گیا

ہِزَبر: ایال دار شیر (شیر ببر)۔

ہوئے آج پیدا علی ولی
ہزبر الٰہی وصیِ نبیؐ

شجاعِ عرب صاحب ذوالفقار
ہزبرِ خدا، شاہِ دُلدل سوار

ہل اتیٰ: کیا آیا ہے۔ (سورۃ الدھر کے ابتدائی کلمات "هل أتى على الإنسان حين من الدهر لم يكن شيئاً مذكوراً")۔

گواہ اس پہ ہے سورۃ ہل اتیٰ
وہ بے مثل ہے دال ہے لافتیٰ

ایثار دیکھنا کہ عیاں ہل اتیٰ میں ہے
مسکیں کے بعد ذکر یتیم و اسیر کا

ہلالی: روشنی، چمک دار۔

منزلِ ماہ تیرے جلوے سے
آج دالان کی ہلالی ہے

ہلکا: سبک۔

دے دوپٹا تُو اپنا ململ کا
ناتواں ہوں، کفن بھی ہو ہلکا

ہلنا: جنبش کرنا، کہیں کو سرک جانا، تھوڑی دور ہٹ جانا۔

کیا ہلیں، تکیے سے سائیں، کونڈی سوٹا چھوڑ کر
پاس ہے اکسیر کی بوٹی نہیں پروائے زر

ہَم پاس: ہم سے۔

خاتمِ جم بھی جو ہو، ہم پاس، لے لے غم نہیں
پر نشانی کا جو چھلا ہے سو رہزن چھوڑ دے

____ کہاں: ہم نہ ہوں گے۔

صبحِ شبِ وصال کے، ہوتے ہی ہم کہاں
ہے زہر ساقیا! قدح آفتاب میں

ـــــ نہ کہتے تھے: ہم پہلے کہہ چکے تھے، ہم نے پہلے کہہ دیا تھا۔

نہ کہتے تھے، اُسے ترسا بچے نے، اے ناسخ!
اسیر کر ہی لیا گیسوئے چلیپا میں

ہمارا کیا کام: ہماری کوئی ضرورت نہیں۔

کام اوروں کے جاری رہیں ناکام رہیں ہم
اب آپ کی سرکار میں کیا کام ہمارا

ہماری جان کو جلاد ہے: ہم کو ہلاک کرتا ہے، ہم کو قتل کرتا ہے۔

روز تیرا خط بنا کر قتل کرتا ہے ہمیں
کیا ہماری جان کو جلاد یہ حجام ہے

ہمارے نزدیک: ہماری رائے میں۔

موت اے ضعف! نہیں ورنہ ہمارے نزدیک
کوچۂ یار تو کیا باغ ارم دُور نہیں

ہمّت کرنا: جرأت کرنا۔

تھی زلیخا ایک زن اتنی تو ہمت کر دلا!
مثلِ یوسف اُس کو گھر سے جانب بازار کھینچ

ہم صفیرو: سریلی آواز کے ساتھ سیٹی بجانے والے پرندوں کا غول۔

کہاں پرواز کی، اے ہم صفیرو میں نے، گلشن میں
قفس میں بس پھڑکنے کو ہوئے ہیں بال و پر پیدا

ہمیان: نقدی کی تھیلی۔

لے کے ہمیان درہم و دینار

ہمیشہ سے چلا آتا ہے: پُرانا چلن ہے، رسم قدیم ہے۔

عشق میں رشک ہمیشہ سے چلا آتا ہے
دیکھو قابیل نے کیا خون کیا بھائی کا

ہمیں: ہم ہی کی جگہ بولتے ہیں، فقط ہم۔

چپکے چپکے، ہمیں، رو رو کے بہاتے ہیں سیل
تب برستی ہے جو چلاتی ہے سو بار گھٹا

ـــــ کیا: کچھ غرض نہیں۔

ہمیں کیا ابرِ نیساں سے اگر گوہر برستے ہیں
کہ اپنی کشت پر تو جائے آب اخگر برستے ہیں

ہنڈوانہ: تربوز، کالک بھی کہتے ہیں، تربوز جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

خربزہ ، ہندوانہ اور خیار
اور مانند اُس کے اے ہوشیار!

ہنڈولا: دو جانب دو ستون گاڑ کر اوپر کی جانب دو سوراخ ہوتے ہیں ایک ایسی لکڑی دونوں سوراخوں میں نصب کرتے ہیں جس میں چار چار پہلو کے چرخ خط چلیپا کی مثال لگتے ہوتے ہیں دونوں چرخ کے وسط میں دو دو پہلو کے درمیان ایک ڈنڈا اور ہر ڈنڈے میں ایک گہوارہ لکڑی کا آویزاں ہوتا ہے اُس چرخ کو ہاتھ کی جب حرکت دیتے ہیں تو نیچے کا گہوارہ اُوپر کو اور اوپر کا نیچے کو بار بار آتا جاتا ہے اسی جھولے کو ہنڈولا کہتے ہیں۔

ظاہرا گردشِ گردوں ہے ہنڈولے کی طرح

ہَنس دینا: یکا یک خنداں ہو جانا، بشاش ہو جانا۔

ہنس دیا تُو نے تو گویا تیرے دانتوں سے صنم!
عقدۂ مشکل دہانِ تنگ کا حل ہو گیا

____ کر ملنا: خندہ روئی سے پیش آنا۔

جھک جھک کے شیشے ملتے ہیں ہنس ہنس کے جامِ مے
یہ مے کدہ مقام نہیں ہے غرور کا

ہنسنا: چہرے سے خوشی اور بشاشت کا اظہار ہونا۔

بلبلو! گل ہنسیں تو کیوں نہ رُکوں
کہ ہنسی کا مرا مزاج نہیں

ہنسنے کی جگہ: خندہ کرنے کا محل۔

کیسی ہنسنے کی جگہ ہوتی ہے رو دیتا ہوں میں
ہجر میں گل کو بھی گویا میں نے شبنم کر دیا

ہنسوانا: کسی پر خندہ زنی کرنے کی دوسروں کو تحریک دینا۔

خود ہنستے ہو اغیار سے، ہنسواتے ہو مجھ کو
یہ زور ہنسی ہے کہ رُلا جاتے ہو مجھ کو

ہنسی: مزاح، دل لگی۔

خود ہنستے ہو اغیار سے، ہنسواتے ہو مجھ کو
یہ زور ہنسی ہے کہ رُلا جاتے ہو مجھ کو

____ آنا: خنداں ہونا۔

ہنسی آتی ہے اُس گل کو ہماری اشک باری سے
شگفتہ ہوتے ہیں گُل جس روشِ ابرِ بہاری سے

____ سے کہنا: مزاحاً کوئی بات کہنا۔

کہتے ہیں وہ، ہنسی سے ناسخ کو
شاعری کا تجھے شعور نہیں

____ کا مزاج: طبیعت میں ظرافت کا مادہ ہونا۔

بلبلو! گل ہنسیں تو کیوں نہ رُکوں
کہ ہنسی کا مرا مزاج نہیں

____ میں اُڑانا: مذاق میں کسی بات کو عمداً ٹال دینا۔

گریباں چاک ہیں اب تک سنا تھا میرا اِک نالہ
ہنسی میں گل اُڑا دیتے ہیں بُلبل تیرے شیون کو

ہَنگام: وقت، موقع، نوبت۔

اپنی کہتا ہے مؤذن غیر کی سنتا نہیں
رکھ لے ہنگامِ اذاں اُنگلی نہ کیوں ہر کان میں

ہو جانا: کہیں آ کر چلا جانا۔

باغ میں اِک بار اگر وہ لالہ رُو ہو جائے گا
رنگِ گل غیرت سے پنہاں مثلِ بُو ہو جائے گا

____ چکنا: تمام ہونا یا ہونے کے قریب ہونا۔

خوں فشاں رہتی ہیں آنکھیں ہو چکی جب سے شراب
کیوں نہ بھر آئے مرا دل، شیشہ خالی ہو گیا

ہو چلا تھا سرد میں تو تیرے اُٹھ جانے کے ساتھ
داغِ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا

ہَوا آنا: کسی طرف سے باد کا جھونکا آنا۔

اُٹھنے لگی ہے کیوں مرے زخمِ کہن سے ٹیس
آتی ہے شاید آج ہوا کوئے یار کی

___ بدلنا: ہوا کا رُخ بدلنا یعنی جس طرف کی ہوا چلتی ہو اُس کے خلاف دوسری طرف کی ہوا چلنا شروع ہونا، صورتِ حال برعکس ہو جانا۔

آتی جاتی ہے جا بہ جا بدلی
ساقیا! جلد آ ہوا بدلی

___ پھرنا: ہوا بدلنا۔

ہوا ایسی پھری گل زار کی اُس گل کے جاتے ہی
چراغ گل ہوئے گل جنبشِ بادِ بہاری سے

___ ٹھنڈی ہونا: ہوا کا سرد ہونا۔

ٹھنڈی ہوا ہے سرو لب جُو ہے باغ ہے
اِک گل سے ہم کنار ہوں، دل باغ باغ ہے

___ چلنا: ہوا کا جنبش میں آنا۔

چلتی ہے اُس بُت کی فرقت میں دلا! بادِ بہار
باغ میں تُو بھی دمِ آتش فشاں دو چار کھینچ

پیری میں ہوئے نالۂ گرم اپنے دلا سرد
معمول ہے چلتی ہے دمِ صبح ہوا سرد

___ چلی آنا: چلتے ہوئے ہوا کا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا۔

پچھم اور اُتر کے کونے سے چلی آتی ہے روز
بوئے زُلفِ یار لے کر ہوائے لکھنؤ

___ دار: ایک قسم کی کھلی ہوئی کرسی نما سواری جسے کہار اُٹھاتے ہیں، اسے تام جھام بھی کہتے ہیں۔

نکلے جو ہوا دار پہ وہ برقِ تجلی
کیوں کہ نہ ہو عالم کو گماں تختِ پری کا

___ سے اُڑنا: نہایت لاغر اور ناتواں ہونا۔

لاغر ایسا ہوں کہ میں اکثر ہوا سے اُڑ گیا
میرے پیکر میں ہے عالم کاغذِ تصویر کا

___ کا جھونکا: ہوا کی جنبش جو دفعتہً محسوس ہو۔

کیا کروں باغ سے آئے جو صبا کے جھونکے
آ رہے ہیں یہ ہمیں خوابِ فنا کے جھونکے

___ و ہوس: آرزو، خواہش، خام خیالی، حماقت۔

آوارہ یوں ہوا و ہوس میں ہیں پیر جی
جس طرح اُڑتی پھرتی ہے بڑھیا مدار کی

___ ہو جانا: غائب ہو جانا، کافور ہو جانا۔

بوئے گل ہوں ابھی چاہوں تو ہوا ہو جاؤں
باغِ عالم میں درختوں کی روش لنگ نہیں

ہُوا: آمادہ ہوا، مستعد ہوا، کوئی کام کرنے لگنا۔

عُریاں دیکھ کر جو لپٹنے کو میں ہوا
تیوری چڑھائی آپ نے کپڑے اُتار کے

ہوتے ہوئے: موجودگی میں۔

اس گنہ پر منتقم دوزخ میں مجھ کو ڈالتا
کوچۂ جاناں کے ہوتے گر میں جنت مانگتا

ہَوَس نِکلنا: ارمان نکلنا، آرزو پوری ہونا۔

کون سی نکلی ہوس میرے دلِ مایوس کی
درکنار اے جانِ جاں! حسرت کنار و بوس کی

ہوش اُڑ جانا: ہوش جاتے رہنا۔

فرقتِ یار میں کیا ہوش اُڑے جاتے ہیں
شہ پرِ خواب ہے جو پر ہے مرے بالیں کا

___ اُڑا دینا: کسی کے حواس پراگندہ (منتشر) کرنا۔

فرقتِ یار میں کیا ہوش اُڑے جاتے ہیں
شہ پرِ خواب ہے جو پر ہے مرے بالیں کا

تیری محفل وہ چمن ہے جس میں اے رشکِ پری
عاشقوں کے ہوش اُڑتے ہیں بجائے عندلیب

ہوش اُڑتے ہیں جو سنتا ہوں تری آواز کو
کیا ترے پردے سے نسبت پردہ ہائے ساز کو

بھاگ کر کب مجھ سے جاں بر کوئی اے قاتل! ہوا؟
اُڑ چلا گر ہوش اپنا، طائرِ بسمل ہوا

___ آنا: غفلت دور ہونا، عقل آنا۔

شبِ سیاہ نہ دیکھی نہ میں نے روزِ سیاہ
کبھی نہ ہوش تمھارے فراق میں آیا

___ بجا رہنا: ہوش قائم رہنا۔

ہوش کب حسرتِ دیدار میں رہتے ہیں بجا
ہو گیا حضرتِ موسیٰ سا پیمبر بے ہوش

___ رہنا: حواس بجا رہنا۔

ہوش جب تک مجھے رہتا ہے یہی کہتا ہوں
ساقیا اتنی پلا مے کہ مجھے کر بے ہوش

___ کہاں ہے: ہوش نہیں ہے۔

فاقہ مستی سے ہمیں بھی ہے بھلا ہوش کہاں
ہے اگر نشۂ دولت سے تونگر بے ہوش

___ میں آنا: بدحواسی دور ہونا، سمجھنا۔

ہوش میں آتے ہیں انساں مرگِ انساں دیکھ کر
یاد آتا ہے وطن گورِ غریباں دیکھ کر

___ نہ رہنا: بدحواسی طاری ہونا۔

قیسِ نالاں کو رہا رخصتِ لیلیٰ میں نہ ہوش
اِک جرس اور وگرنہ پسِ محمل ہوتا

ہَولی: ہندوؤں کا ایک بہت بڑا رنگین تہوار جب باہم رنگ سے کھیلتے ہیں۔

رات ہولی کی جو آئی تو لہو رو رو کر
راہِ جاناں سے عجب رنگ میں مَیں ڈوب آیا

___ جلنا: ہولی کی شب کو شہر کے چوراہوں پر لکڑی کے کندے جلائے جانا۔

جب جلی ہولی تو مانگی میں نے ناسخ! یہ دُعا
یا الٰہی! یوں ہی بھڑکے سینۂ دشمن میں آگ

___ کھیلنا: پھاگ کھیلنا، ہولی کے موسم میں ایک دوسرے پر رنگ، عبیر، گلال، قمقمے پھینکنا۔

طرفہ ہولی کھیلتا ہے باغ میں وہ رشکِ گل
ہے گُلال اُس کو اُڑانا روئے گل سے رنگ کا

ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر نے کلیات ناسخ کی تدوین کا دقیق اور محنت طلب کام انجام دیا اور اس اہم تدوینی کارنامے پر پی ایچ-ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ناسخ کے شعری مرتبے کے بارے میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے مگر اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ وہ اردو زبان کے ماہر اکابرین میں شامل تھے اس لیے اس کے کام کی تدوین کے ساتھ ساتھ اس بات کی بہت ضرورت تھی کہ اس نے اپنی شاعری میں جو غیر مروج الفاظ اور محاورات استعمال کیے ہیں، انھیں فرہنگ کی صورت میں مرتب و مدون کیا جائے۔ ناسخ کے استعمال کردہ الفاظ اور محاورات اردو ادب کا ایک نادر خزینہ ہیں جن کی تفہیم کئی وجوہ سے ضروری ہے۔ اول یہ کہ ان کا ادراک کسی بھی شاعر یا ادیب کو اظہار و بیان کے ایسے سانچے مہیا کرے گا جو اس کی تخلیقات کو زیادہ قوت اور ہنرمندی عطا کریں گے، دوم بہت سے الفاظ کی ایسی سطحوں سے متعارف کرائیں گے جو عموماً پیش نظر نہیں ہوتیں، سوم اردو کی مفصل لغت کی تکمیل میں معاون ثابت ہوں گے۔

ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر نے بڑی کاوش، لگن اور تگ و دو سے متعدد ایسے الفاظ و محاورات کے معانی تلاش کیے ہیں جو اہم لغات میں بھی دستیاب نہیں ہوتے۔ چونکہ ناسخ کو ایک وسیع ذخیرۂ الفاظ پر تصرف ہے جس کا دائرہ متعدد علوم وفنون کو اپنے حصار میں شامل کر لیتا ہے اس لیے اس قبیل کے کام کی ترتیب وتکمیل اردو زبان کی ایک اہم اور قابل ستائش خدمت ہے۔ امید ہے محققین، لغت نویس، اساتذہ اور طلبہ اس لائق توصیف کام کو سراہیں گے اور اس سے خاطر خواہ استفادہ کریں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا (پروفیسر ایمریطس)
ڈائریکٹر ادارہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند
سابق صدر شعبہ اردو، پرنسپل اورینٹل کالج و
ڈین کلیہ علوم شرقیہ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Punjab University Press